سہ ماہی

قندیل حق

لندن

QINDEEL-E- HAQ LONDON

شمارہ: 1
جنوری تا مارچ2018ء

مدیر: اے آرخان۔لندن



ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمد سے ہی کھایا ہم نے

اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے بے پناہ عشق

منظوم کلام سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے — یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا — نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا — کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے — ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند — ہر مخالف کو مقابل پہ بُلایا ہم نے
یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں — وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے
جل رہے ہیں یہ سبھی بغضوں میں اور کینوں میں — باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے — لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے
آج ان نوروں کا اِک زور ہے اِس عاجز میں — دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے
جب سے یہ نور ملا نور پیمبر سے ہمیں — ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے
مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت — اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام — دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں — لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
مورد قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم — جب سے عشق اس کا تہِ دل میں بٹھایا ہم نے
زعم میں ان کے مسیحائی کا دعویٰ میرا — افترا ہے جسے از خود ہی بنایا ہم نے
کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں — نام کیا کیا غمِ ملّت میں رکھایا ہم نے
گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو — رحم ہے جوش میں اور غیض گھٹایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ — تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے
تیری اُلفت سے ہے معمور مرا ہر ذرّہ — اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے
صفِ دشمن کو کیا ہم نے بہ حجت پامال — سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے
نور دکھلا کے تیرا سب کو کیا ملزم و خوار — سب کا دل آتش سوزاں میں جلایا ہم نے
نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے — اپنا ہر ذرّہ تری راہ میں اڑایا ہم نے
تیرا میخانہ جو اِک مرجع عالم دیکھا — خُم کا خُم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے
شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے — تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے
چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات — لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے
دلبرا مجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی — آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے
بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش — جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے
دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا — نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے
ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل — تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام — مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج
شور محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

مجلس ادارت

مدیر : اے آر خان

معاونین : اصغر علی بھٹی ۔ رند ملک ۔ جمیل احمد بٹ
نجم الثاقب کاشغری

ڈیزائننگ : کرشن احمد

فہرست مضامین

اداریہ — اے آر خان

قندیل حق کا پہلا شمارہ

''قندیل حق'' کا پہلا شمارہ آپکی خدمت میں پیش ہے۔اسے منظر عام پر لانے کی ضرورت اس لئے پڑی کہ اسلامی دُنیا میں جھوٹ کا دور دورہ لگاتار بڑھتا جارہا ہے۔مسلم ممالک میں جہالت کی اس قدر گھمبیر تاریکی چھائی ہوئی ہے کہ دولت ہونے کے باوجود جاہل اقوام کا قبلہ تک سیدھا نہیں رہا۔تمام اہل زمیں جھوٹ پرستی کے اس قدر ماہر ہیں کہ جس میں سے سچ تلاش کرنا بہت مشکل ہے۔تاریخ انسانی میں کئی سچائیوں نے بڑی طویل جدوجہد کے بعد اپنے آپ کو تسلیم کروایا۔مثلاً ''زمین گول ہے'' اس سچائی کے مدعی کو زہر نوشی کرنی پڑی۔بہت سے مفکر اور دانا موت کے منہ میں گئے۔مگر صاحبانِ اقتدار نے کسی کی ایک نہ سنی۔جب قدرے علوم کی روشنی بڑھی اور صاحبان اقتدار تک یہ روشنی پہنچی تو پھر حقائق کو تسلیم کیا گیا۔اسی طرح دنیا میں سینکڑوں ایسی سچائیاں جہالت کے اقتداری تاریک سائے تلے دبی پڑی ہیں۔اسی طرح آج کے زمانے میں ایک بڑی سچائی صاحبان اقتدار اور نام نہاد عقل وخرد کے محافظوں کی سمجھ سے بالاتر ہے۔اور قرآنی علوم ان سچائیوں کو نصف النہار کے سورج کی طرح بتا رہا ہے۔مگر عقیل و دانش مند لوگ اس کے قائل ہوتے جارہے ہیں۔اور نیک فطرت اور اپنے ذاتی علوم کا زعم نہ رکھنے والے ان سچائیوں پر غور کررہے ہیں۔

قرآنی علوم پر اعتماد کرتے ہوئے ان سچائیوں کے موید بن رہے ہیں۔یہ دو سچائیاں کیا ہیں۔ایک تو ''وفاتِ مسیح'' اور دوسری ''ختم نبوت'' ہے۔عجیب بات یہ کہ ان دونوں کا شور سارے عالم اسلام میں کم اور جہالت کے تاریک علاقوں میں بہت زیادہ ہے۔مثلاً پاکستان ،ہندوستان،اور اس کے ہمسائے ممالک میں بھی جہاں جہاں ان جاہلوں کی آواز کا اثر جاتا ہے۔وہاں بھی وہ لوگ جو قرآن کو پڑھتے نہیں بلکہ پوجتے ہیں۔وہ بھی اس پراپیگنڈہ سے متاثر ہوکر اسی عقیدے کی تائید کرتے ہیں۔حالانکہ مسلمانوں کیلئے تو قرآن اور حدیث اور سنت حکم اور عدل ہونی چاہیئے۔مگر آج جاہل مسلمانوں کا عدل اور حکم بھی کذب بیانی ہو چکا۔

اس سارے منظر کو غلط رنگ دینے والے ہر ملک اور علاقہ کے علمائے سُو ہیں جو کہ خود علم قرآنی کو خیر باد کہہ چکے ہیں۔تعلق باللہ سے فارغ ہیں۔صاحبان اقتدار کے درباری بن کر اپنی شکم پری میں مصروف ہیں۔اپنے آقا کو سگِ خانہ کی طرح دُم ہلا ہلا کر سلام کرتے ہیں۔اور اصل روحانی علوم سے فارغ ہوکر اپنی متاثرہ اقوام کی غلط تربیت میں سرگرم ہیں۔سارے عالم اسلام میں انتشار اور مایوسی نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ہر کوئی مسلم لیڈر اپنے اقتدار کے چکر میں دجال اور یاجوج ماجوج کا غلام بن کر رہ گیا ہے۔حتیٰ کہ سعودی بھی یہودی کے محتاج اور پیرو ہیں بلکہ سب عالم اسلام کے صاحبان اقتدار کا قبلہ وکعبہ یورپ امریکہ اور برطانیہ ہے۔علمائے سُو خوب اپنی فتویٰ فروشی ،ایمان فروشی ،میں مگن ہیں۔کبھی جہاد حلال قرار دیتے تھے اب اسے حرام قرار دیتے ہیں۔ان دو سچائیوں کو جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے قرآن سے حضرت محمد ﷺ کے صدقے سے پیش کیا۔ایک سو ستائیس سال سے یہ سارے علمائے سُو اس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔اس معزز شخص کا نام ہے۔''حضرت مرزا غلام احمد قادیانی'' جس کا دعویٰ ہے۔کہ وہ امام مہدی ہے۔اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنت انبیاء کے مطابق وفات پا چکے ہیں۔قرآن میں تیس آیات اس کی موید ہیں۔جس نے آنا ہے میدان میں آکر قرآن وحدیث کے مطابق مباحثہ یا مناظرہ کرلے۔

ختم نبوت

جس کا معنی صرف ختم ہی نہیں عربی میں اس کے معنے ،انگوٹھی ،مہر ،اعلیٰ کے بھی ہیں جو کہ عربی لغات اور قرآن سے بھی ثابت ہے۔کروڑوں لوگوں نے ''حضرت مرزا غلام احمد قادیانی'' کی بات کو مانا۔دو صد دس ممالک میں اس کے پیرو موجود ہیں اور تیزی سے اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔مالی و جانی قربانیاں پیش کررہے ہیں۔قرآن کے تراجم سو زبانوں میں مکمل کرنے کے قریب ہیں۔افریقہ و یورپ کے دل میں مساجد بنا کر لوگوں کے دل جیت چکے ہیں۔اس کے مقابلے میں صاحبان اقتدار کیا کررہے ہیں۔ان کے پیشہ ور چیلے علمائے سُو اسلام کو ساری دنیا میں اپنے بداعمال سے بدنام کررہے ہیں۔متشدانہ روّیہ اپنا کر طالبان کی شکل میں اسلام کے چہرے کو مسخ کررہے ہیں۔آج سارے عالم اسلام میں کوئی نیک یا معقول لیڈر شپ میسّر نہیں۔جن اسلامی ممالک کو اللہ تعالیٰ نے دولت سے نوازا ہے۔وہ دولت کے نشے میں زنا،شراب،جوا، بلکہ ہر برائی کو علمائے سُو کے فتاویٰ کے سہارے اپنا چکے ہیں۔اور جگ ہنسائی کا باعث بن چکے ہیں۔ان کو اُمت مسلمہ کا اتحاد عزیز نہیں، یکجہتی عزیز نہیں۔

یہ اپنے ہر عمل سے فرنگی کی راہنمائی میں اُمت مسلمہ میں انتشار پھیلا رہے ہیں۔بلکہ اپنے مسلمان بھائیوں کا قتل عام کررہے ہیں۔یہ رسالہ ''قندیل حق'' حتی المقدور ان حقائق سے گا ہے بہ گا ہے پردہ اُٹھاتا رہے گا۔سب سچائیوں کو آپ تک پہنچانے کے لئے کوشاں رہے گا۔کسی کے خلاف کوئی جھوٹ یا الزام تراشی بغیر ثبوت کے اس میں لکھی نہیں جائے گی۔اس رسالے کو اپنا رسالہ سمجھیئے۔غیر جانبدار ہوکر پڑھیئے۔پوری چھان پھٹک کیجئے۔بدظنی سے بچنے کے لئے ریفرنس چیک کریں۔تاکہ کسی بھی غلط فہمی کا ازالہ ہوسکے۔آپ نے کوئی حق اور سچ اس تک پہنچانا ہو تو اس کی ای میل،فون نمبرز پر رابطہ کرسکتے ہیں۔یہ سہ ماہی رسالہ ہوگا۔اگر مضامین اور سوالات زیادہ آنے لگے تو ماہانہ بھی جاری کیا جاسکتا ہے۔

آپ کا

اے آر خاں



پورے عالم اسلام میں صرف برصغیر میں ختم نبوت کے نام پر سیاست کی ضرورت کیوں پیش آئی؟؟

چوہدری اصغر علی بھٹی۔ نا ئیجر مغربی افریقہ

آج کل وطن عزیز میں مذہبی سیاست کا دور دورہ ہے۔ ہر کوئی ختم نبوت پر بات کر رہا ہے ٹی وی اینکر ہوں یا جناب ظفر اللہ جمالی۔ رانا ثناء اللہ صاحب ہوں یا کیپٹن ریٹائرڈ صفدر صاحب۔ سب ہی ختم نبوت پرلب کشائی فرما رہے ہیں۔ ہاں اگر کوئی حیران ومبہوط کھڑا ہے تو وہ ہے مولوی فضل الرحمن صاحب اور ہم نوا پارٹی۔ یعنی وہ جن کے آباء نے برصغیر میں ختم نبوت پر سیاست متعارف کروائی اور پھر ساری عمر اسے بیچ کر روٹی کھائی وہ پریشان ہیں کہ بولوں تو کیا بولوں۔ کل کسی شریر نے FACE BOOK پر ان کے گزشتہ ہفتے میں دیئے 5 مختلف متضاد بیانات اکھٹے کر کے چھاپ دیئے ہیں جن میں آخری تان جا کر امریکہ پر ہی ٹوٹی ہے۔

آپ کا بیان اول تھا۔ ختم نبوت کے حوالے سے شق میں ترمیم پروپیگنڈہ ہے

دوسرا بیان۔ شق میں ترمیم کی گئی ہے مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

تیسرا بیان۔ ترمیم واپس لی جارہی ہے۔ غلطی تسلیم کرنا ن لیگ کا بڑا پن ہے

چوتھا بیان۔ میرے فون اور حافظ حمد اللہ کے احتجاج نے حکومت کو ترامیم واپس لینے پر مجبور کر دیا۔ ان چار بیانوں کے بعد آپ چناب نگر (ربوہ) پہنچے یہاں آپ نے ختم نبوت کانفرس اٹینڈ کرنی تھی یعنی احمدی آبادی کی خبر لینا تھی تو آپ نے حسب روائیت بیان یوں بدل دیا۔

پانچواں بیان۔

حکومت نے امریکہ کے کہنے پر ختم نبوت قانون میں ترمیم کی۔ سب حیران ہیں کہ آخر وہ کیا مجبوری ہے کہ مولوی فضل الرحمٰن صاحب اور ان کا فرقہ ہر وقت اپنی توپوں کا رخ جماعت احمدیہ کی ہی طرف رکھتا ہے۔ آیئے میں آج آپ کو ان کی وہ خفیہ مجبوری دکھاتا ہوں جس پر یہ بے چین ہو کر یہاں تک کہہ جاتے ہیں کہ اگر سمندر کی تہہ میں دو مچھلیاں بھی لڑتی ہیں تو اس میں بھی احمدیوں کا ہی ہاتھ ہوتا ہے۔

بانی جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے 1880ء میں اپنی پہلی کتاب تصنیف فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے والی بشارات والہامات کا تذکرہ فرمایا اور پھر یہ تحریر و دعاوی کا سلسلہ آپ کی حیات برکات کے اخیر تک یعنی 1908ء تک جاری رہا۔ اِس عرصہ میں دیوبند کے 5 ابتدائی بزرگان حیات تھے۔

1۔ دیوبند کے موسس اعلیٰ: مولوی محمد قاسم نانوتوی

2۔ دیوبند کے قطب عالم: مولوی رشید احمد گنگوہی

3۔ دیوبند کے شیخ الحدیث: مولوی خلیل احمد سہارنپوری

4۔ دیوبند کے حکیم الامت: مولوی اشرف علی تھانوی

5۔ دیوبند کے امام الہند: مولانا ابوالکلام آزاد

ان میں سے موخر الذکر مولانا ابوالکلام آزاد تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جنازہ کے ساتھ لاہور سے قادیان تک گئے اور واپسی پر اپنی اخبار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ''فتح نصیب جرنیل'' اور اسلام کا عظیم مدافع قرار دیا۔ دنیا ان دیوبندی حضرات سے جاننا چاہتی ہے کہ پھر 1908ء کے بعد یہ کیا ماجرا ہو گیا کہ بعد میں آنے والے قدرے درجہ کے علماء دیوبند نے اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے لئے سخت زبان استعمال کرنا بنا لیا۔ یہ U-turn کیوں آیا اور کیسے آیا؟ اور آخر کس مجبوری نے اہالیانِ دیوبند کا قبلہ وکعبہ بدل کر رکھ دیا؟

دوسرا سوال: جو دنیا ان دیوبندی حضرات سے مزید حیران ہو کر پوچھتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اول المخالفین کی صف میں زیادہ بڑی تعداد میں غیر مقلدین کا گروہ نظر آتا ہے جن میں مولوی ثناء اللہ امرتسری، مولوی نذیر حسین دہلوی، مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی بشیر حسین بھوپالوی، اور غزنوی خاندان کے افراد وغیرہ ہیں جن سے حضور علیہ السلام کے تحریری بھی اور زبانی بھی مباحثے و مذاکرے ہوئے مگر پھر اچانک سین پلٹتا ہے اور دیوبندی حضرات کبھی احرار کی شکل میں اور کبھی محافظین ختم نبوت کے نام سے جماعت احمدیہ پر حملہ آور ہو جاتے ہیں اور پھر مخالفت بلکہ اندھی مخالفت کی پہلی صف کو سنبھال لیتے ہیں۔ اچانک مخالفین احمدیت کی صفوں میں یہ تبدیلی اور دیوبندی حضرات کا صف اول میں آنا۔ یہ حادثہ اسلام اور ختم نبوت سے محبت تھی یا کسی سیاسی مجبوری کا شاخسانہ؟

1905 کا وہ سربستہ راز

ظاہراً سادہ سے نظر آنے والے یہ سوال اپنے دامن میں بہت سی آفاقی سچائیاں سمیٹے ہوئے ہیں۔ بہت سی تلخ سچائیاں اور بہت سے تلخ حقائق۔ وہ دل کیسا ہوگا؟...

وہ آنکھ کیسی ہوگی؟... وہ زبان کیسی ہو گی ؟ ...وہ ہاتھ کیسے ہونگے ؟ جنہوں نے فاطمۃ الزہرا ؓ کی گود میں کھیلنے والے...علی المرتضیٰ ؓ کے بازووں میں جھکنے والے...سرکار دو عالم ﷺ کے کندھوں پر بیٹھ کر کلکاریاں مارنے والے سردارِ بہشت کو بھوکا پیاسا رکھ کرتڑپا تڑپا کرشہید کیا اور پھر نماز ادا کی ۔وہ مفتی صاحب کیسے ہونگے؟...اوراُن کا قلم کیسا ہوگا؟ جنہوں نے خانوادہ رسول ﷺ کے علی اصغر جیسے معصوم کم سن بچے پر پانی بند کیا اور پھر پانی مانگنے پر اس کے حلق پر تیر مار کر اُسے دکھوں سے آزاد کیا وہ جرنیل کیسے ہونگے؟...اور اُن کے سپاہی کیسے ہونگے ؟ جو خاندان نبوت کی پاک دامن تتلیوں جیسی شہزادیوں کو بھوکے پیاسے، ننگے سر اور ننگے پاوں اسیر کر کے پیدل چلاتے ہوئے بڑے فخر سے حاکم وقت کے دربار میں لے کر حاضر ہوئے ۔تاریخ اِن تمام سوالوں کو جواب دیتی ہے ۔ایک ایک ظلم کے پیچھے چھپے حقائق کو بے نقاب کرتی ہے اور چیخ چیخ کر یہ اعلان کرتی ہے کہ جب مذہب کے نام پر سیاست شروع ہوجائے تو آنکھوں پر اقتدار کے حصول کی پٹیاں بند جاتی ہیں ایسے میں ضرور کربلا کے سانحہ ہوتے ہیں۔ اور ایسے میں ضرور انجمن تحفظ اسلام بنتی ہیں۔کاتب وقت آج بھی تاریخ لکھ رہا ہے ۔اس لئے ان سوالوں کے جواب جاننے کے لئے ضروری ہے کہ تاریخ کے جھروکوں میں جھانکا جائے۔

آیئے آج ہم آپ کو سناتے ہیں 1905ء کے اُس سیاسی و مذہبی کھیل کی کہانی جس نے دیوبندی علماء کی راتوں کی نیندحرام کر دی...یعنی مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کا علمائے دیوبند پر وہ جوابی حملہ جسے تاریخ اب ’’حسام الحرمین‘‘ کے نام سے یاد کرتی ہے ...یعنی بریلوی اور دیوبندی فرقاتی لڑائی کا وہ منظر نامہ جس میں دیوبندی اور بریلوی امت کے علماء ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے کھیل میں احمدیت کو بھی گھسیٹ لیتے ہیں۔مگر یہ گھسیٹنے کی ضرورت کیوں پیش آئی ۔آیئے مذہبی دنیائے تاریخ کی ایک اور سیاسی مجبوری دیکھتے ہیں۔

بریلوی دیوبندی جھگڑا

گزشتہ صدی کے ہندوستان میں بریلوی دیوبندی جنگ اپنے عروج پر تھی ۔ دیوبندی حضرات بریلویوں کو مشرک، کافر، تو ہم پرست ، پیر پرست ، میلاد، عرس، قوالی، فاتحہ، نذر، نیاز، دسواں، بیسواں، چالیسواں وغیرہ کرنے والے بدعتی ،قبوری کے نام سے یاد کرتے اور انہیں قرآن وحدیث کے ذریعہ توحید کی طرف بلاتے بلکہ ان کو تجدید اسلام کی دعوت دیتے اور انہیں مکہ کے مشرکوں سے بدتر ہونے کا اعلان کرتے ۔ بلکہ مشہور دیوبندی مولوی عامر عثمانی تو بریلویوں کا تعارف اِن الفاظ میں کرواتے نظر آتے تھے۔

بریلوی تعارف دیوبندی نظر سے

’’بریلویوں سے کچھ بعید نہیں کیونکہ ان کے علم وفکر اور اخلاقی حالت کا جو اندازہ ان کی بے شمار تحریروں سے ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ جہالت وسفاہت کی کوئی قسم ایسی نہیں جن کا صدور ان سے ممکن نہ ہو۔ رکیک الکلام، آوارہ زبان، گھٹیا پیام، قرآن وحدیث سے جاہل، منطق وعلم کلام وادب سے ناآشنا، اللہ کی بجائے مردوں اور پیروں فقیروں سے مرادیں مانگنے والے دوسروں کی تحریریں مسخ کرنے والے، افتراء پردازی وہرزہ سرائی میں طاق و ماہر۔ اپنے سوا ہر شخص کو دوزخ میں دھکا دینے کا رسیا...یہی خرافت ،فتنہ پروری، ابوالفضولی، کفرسازی، ہرزہ سرائی ان کا دین و مذہب۔‘‘

(ماہنامہ تجلی دیوبندی یوپی، بحوالہ دیوبندی کتاب اعلیٰ حضرت احمد رضا خان کے کارنامے، صفحہ:34)

کچھ عرصہ تک تو دیوبندیوں کا پلّہ بھاری رہا۔مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد صورت حال بدل گئی۔ بریلوی فرقہ کو مولوی احمد رضا خان کی شکل میں ایک تیز زبان لیڈر میسر آ گیا اور پھر جو انہوں نے جوابی مسند سنبھالی تو الامان والحفیظ۔ وہ وہ الفاظ اور فتاویٰ سامنے آئے کہ دیوبندی اپنے تمام تر شیوخ الحدیث اور اقطاب عالم سمیت حیران و پشیمان نظر آنے لگے۔

دیوبندی تعارف بریلوی نظر سے

مولوی عامر عثمانی کی طرح سرخیل بریلویت جناب احمد رضا خان صاحب بریلوی نے بنفس نفیس دیوبندیوں اور وہابیوں کی تصویر جو اپنے فرقے کے لوگوں کو دکھائی وہ یوں تھی۔

’’فرقہ وہابیہ، شیطانیہ، ابلیس لعین کے پیرو، بے دین، مکار، سرکش، کافر، بدبخت، دین کے دشمن، خدا کے مشہور کافر معاند، مفسد گروہ شیطان، زیاں کار مردود، کمینے، کجی والے مشرک ، ظالم، ہٹ دھرم کافر، دوزخ کے کتے، فاجر کافر، دین سے خارج، کافروں کے منادی، جاہلوں کو دھوکہ دینے والے، کافروں کے راز دار، کافران گمراہ گر، سخت جھوٹے، مفتری، ظالم، ان کی کہاوت کتے کی طرح کجرو، مُضل، ملحد، ان کا کافر ہونا پہروں دن آفتاب سا روشن ، یہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی، انہیں بہرہ کر دیا۔ ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ وہ دین سے نکل گئے۔ خدا کی قسم وہ کافر ہو گئے۔ وہابی ، فاجر، متمرد، ان پر کفر کا حکم ہے۔ دہریئے۔ 100 کافروں سے بدتر ،قیامت تک ان پر وبال، گھناؤنی گندگیوں میں لتھڑے ہوئے ،کفری نجاستوں میں بھرے ہوئے۔ ہر کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہر ذلیل سے زیادہ ذلیل۔ ان کا ٹھکانہ جہنم۔‘‘

(حسام الحرمین۔73، 74، 75، 79 بحوالہ اعلیٰ حضرت، حیات اور کارنامے، صفحہ 31)

ناپاک کتے

مزید بعض دیوبندی حضرات کا نام لے کر فرماتے ہیں۔

''ابوالکلام آزاد، حسین احمد مدنی، مفتی کفائت اللہ دہلوی، خان عبدالغفار خاں سرحدی گاندھی، عبدالشکور لکھنوی، احمد سعید شبیر احمد عثمانی، عطاء اللہ شاہ بخاری، فرقہ احرار اشرار بھی فرقہ نیچریت کی ایک شاخ ہے اس ناپاک فرقے کے یہ بڑے بڑے مکلبین (کتے) یہ ہیں۔''

(تجانب اہل السنۃ صفحہ 160 بحوالہ اعلیٰ حضرت، حیات اور کارنامے صفحہ 27)

مولوی احمد رضا خان کو ارض حجاز میں سزا دلوانے کا پروگرام

برصغیر پاک و ہند کے طول وعرض میں بریلوی اور دیوبندیوں کی کفر و اسلام کی یہ جنگ بڑی مستقل مزاجی اور گرم جوشی جاری تھی کہ اسی دوران 1905ء کے حج کا موسم آن پہنچا۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب نے حج کے لئے حجاز عازم سفر ہونے کا پروگرام بنایا تو دیوبندیوں نے اُن کے پیچھے پیچھے مولوی خلیل احمد سہارن پوری کو بھجوانے کا پروگرام تیار کرلیا۔ اور اس دوران ایک طویل محضر نامہ تیار کر کے بہت سے لوگوں کے دستخط بھی لے لئے جس میں درج تھا کہ فلاں...بن...فلاں شہر کا رہنے والا ہے جو آج کل حجاز میں ہے۔ یہ شخص اعلیٰ درجے کا خواہش نفسانی اور بدعات میں مبتلا ہے۔ تمام مسلمانوں، خصوصاً علمائے کرام اور بزرگان دین کو فاسق اور گمراہ کہتا پھر رہا ہے اور لوگوں میں ان حضرات کے بارے میں نفرت پھیلاتا رہتا ہے اب تک اس نے سینکڑوں علمائے کرام کی تکفیر اور سب وشتم میں رسالے لکھ ڈالے ہیں۔ غلط عقائد لوگوں میں پھیلاتا رہتا ہے ہر گھر میں اس کی وجہ سے لڑائی جھگڑے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

(عقائد علمائے دیوبند اور حسام الحرمین مصنفین مولوی خلیل احمد، مولوی حسین احمد مدنی، مولوی منظور احمد نعمانی، مولوی تقی عثمانی صفحہ 25، دارالاشاعت اردو بازار کراچی نمبر 1)

مشہور دیوبندی مولوی حسین احمد مدنی پہلے ہی سے حجاز میں مستقل سکونت رکھتے تھے جبکہ شیخ محمد معصوم صاحب نقشبندی رامپوری اور مولوی منور علی صاحب دیوبندی شریف مکہ کے مشیروں میں شامل تھے۔ شیخ محمد معصوم صاحب نے اس محضر نامے کو آفندی عبدالقادر شیبی کنجی بردار خانہ کعبہ کے ذریعہ شریف مکہ تک پہنچوا دیا۔ شریف مکہ نے اس محضر نامے کو پڑھتے ہی مولوی احمد رضا خاں صاحب کی گرفتاری کے احکامات صادر فرمادیئے اور یوں مولوی صاحب کو گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا گیا۔

مولوی احمد رضا خان کو حجاز میں سزا کیوں دلوائی جائے؟؟؟

دیوبندی مولوی حسین احمد نجیب اس محضر نامے کی ضرورت کے متعلق فرماتے ہیں۔

''اس محضر نامے کو بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان میں چونکہ انگریزی حکومت اس شخص کی پشت پناہی کر رہی ہے جس کی وجہ سے اس کے خلاف عدالت میں کوئی کارروائی عمل میں نہیں آسکتی۔ لیکن خطہ عرب میں چونکہ مسلمانوں کی حکومت ہے اور وہ مسلمانوں اور علمائے اسلام کے ایسے بدخواہ کو قرار واقعی سزا دے سکتی ہے۔''

(عقائد علمائے دیوبند اور حسام الحرمین صفحہ 26-25)

مولوی احمد رضا خان حجاز کی جیل میں

مولوی احمد رضا خان صاحب کو فوری طور پر جیل میں ڈال دیا گیا۔ بعدازاں آپ کو شریف مکہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ چونکہ خاں صاحب کے عقائد ونظریات کے بارے میں کوئی ایسی کتاب مکہ مکرمہ میں دستیاب نہ تھی جس سے ان کے عقائد معلوم ہو سکتے البتہ مولوی عبدالسمیع رامپوری کی کتاب انوار الساطعہ پر ان کی ایک تقریظ موجود تھی اُسی تقریظ کو بنیاد بنا کر مندرجہ ذیل تین سوالات مرتب کر کے خاں صاحب کو دیئے گئے کہ آپ نے یہ لکھا ہے کہ

1۔ رسول اللہ ﷺ کو ازل سے ابد تک کی جملہ چیزیں معلوم ہیں۔

2۔ آپؐ سے کائنات کی ذرہ برابر چیز بھی پوشیدہ نہ تھی۔

3۔ آپ نے تقریظ کے آخر پر لکھا ہے وصلی اللہ علیٰ من ھو الاول والاخر والظاھر والباطن۔

اور حکم دیا گیا کہ ان تینوں سوالوں کے جواب فوری لکھو اور اپنا عقیدہ بیان کرو جب تک ان سوالوں کا جواب نہ دے دو گے تمہیں سفر کرنے کی اجازت نہیں۔

احمد رضا خان صاحب کا اپنا بیان

مولوی احمد رضا خان نے اپنے سفر مدینہ کا مکمل حال کتابی شکل میں شائع فرمایا ہوا ہے۔ آپ اس واقعہ کو یاد کر کے کہتے ہیں کہ

''ان میں سے بعض جواب میرے دیکھنے میں آئے جن میں فرمایا ہے کہ یہ خبیث کذابوں کا کذب خبیث ہے اس کو تو مکہ معظّمہ میں وہ اعزاز ملا جو کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔ وہابیہ کی تو کیا شکایت کہ وہ اعداء ہیں...ان کے افتراؤں نے بعض جاہل کچے سنیوں کو بھی میرے مخالف کر دیا تھا۔ یہ بہتان لگا کر کہ یہ معاذ اللہ حضرت شیخ مجدد کو کافر کہتا ہے اور جب مکہ معظّمہ میں علم غیب کا مسئلہ بفضلہ تعالیٰ باحسن وجوہ روشن ہو گیا تو اب یہ جوڑی کہ عیاذ باللہ یہ قدرت نبویؐ کو قدرت الٰہی کے برابر کہتا ہے کچھ نا سمجھ لوگ آیۃ کریمہ یاَیھا الذین امنوا ان جاء کم فاسقٌ بنباءٍ فتبینوا پر عمل نہ کرنے والے ان کے داؤں میں یعنی فریبوں میں آگئے۔ مدینہ طیبہ میں ایک ہندی صاحب شیخ الحرم عثمان پاشا کے یہاں کچھ دخیل تھے...یہ بھی ان کذابوں کی باتوں سے متاثر ہوئے۔

(اعلیٰ حضرت کا سفر مدینہ مصنفہ مولوی احمد رضا خان، صفحہ 46 ناشر مکتبہ اعلیٰ حضرت مزنگ لاہور)

مولوی احمد رضا خان صاحب کا جوابی حملہ

مولوی احمد رضا خان صاحب نے جیسے تیسے ان تینوں سوالوں کے جواب دے دیئے جس پر مسئلہ رفع دفع ہو گیا اور آپ کو سفر کرنے کی اجازت مل گئی۔ مگر خاں صاحب کو ان دیوبندی حضرات پر بہت غصہ تھا جن کی وجہ سے ان کو حجاز میں جیل کی ہوا کھانی پڑی تھی۔ اس لئے انہوں نے فوری واپسی کرنے کی بجائے حساب برابر کرنے کا پروگرام بنایا اور اپنے وکیل مفوض شیخ صالح کمال کے ذریعہ شریفِ مکہ کے پاس پیغام بھجوایا کہ:

''افسوس مجھ پر تو اس طرح لے دے ہو رہی ہے حالانکہ میں خواص اہل سنت سے ہوں مگر ایک شخص (مولوی خلیل احمد سہارن پوری جو یہ محضر نامہ لے کر گئے تھے) یہاں ایسا موجود ہے جو خدا کو جھوٹا اور شیطان کو رسول اللہ ﷺ کہتا ہے اس پر کسی قسم کا مواخذہ نہیں کیا جاتا۔'' مزید یہ کہ

1۔انہوں نے مولانا محمد قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس میں سے ختم نبوت کی تفسیر والے حوالے۔

2۔مولوی رشید احمد گنگوہی کی کتاب سے کہ اگر کوئی اللہ کی نسبت یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ اللہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کو کافر مت خیال کرو۔

3۔مولوی خلیل احمد کی کتاب براہین قاطعہ سے کہ شیطان کے علم کو جناب رسول اللہ ﷺ سے زائد سمجھتے ہیں۔

4۔مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب حفظ الایمان سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا علم زید وعمر بلکہ چوپایوں کے برابر ہے۔

5۔اسی طرح لکھا کہ ان دیو بندی حضرات کے بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ساتھ محبت کے تعلقات ہیں اور آگے آپ علیہ السلام کے متعلق تفصیل درج کی کہ آپؑ دعویٰ مہدویت و مسیحیت کے ساتھ ساتھ ختم نبوت کی وہی تفسیر فرماتے ہیں جو مولانا قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں درج کی ہے۔ یوں ان تمام حوالوں کو لیکر ان کا عربی ترجمہ کر کے علمائے حرمین کے سامنے فتویٰ کفر کے لئے پیش کر دیا اور اپنی اس تحریر کو ''المعتمد المستند'' کے نام سے معنون کر دیا۔

احمد رضا خان صاحب کا تیر ٹھیک نشانے پر

علمائے حرمین کی ایک بڑے تعداد نے دیو بندیوں کو کافر قرار دیتے ہوئے ان پر کفر کا فتویٰ صادر فرما کر مہریں لگا دیں۔ یوں مولوی احمد رضا خان صاحب خوشی خوشی واپس ہندوستان لوٹ آئے اور ان تمام فتاویٰ اور اپنی تصنیف ''المعتمد المستند'' کو اکٹھا کر کے حسام الحرمین کے نام سے شائع کر دیا۔ بلکہ بقول دیو بندی مولوی عبدالرحمن ''احمد رضا خان بریلوی نے حرمین شریفین کا وہ متبرک فتویٰ ہندوستان لا کر اتنی کثرت سے شائع کیا کہ مشرق ومغرب تہہ و بالا ہو گئے۔''

(اعلیٰ حضرت کے علمی کارنامے، صفحہ 16 مصنفہ مولوی عبدالرحمن مطاہری ربانی بک ڈپو کٹرہ شیخ چاند لال کنواں دہلی نمبر 6)

یوں دیو بندیوں کو لینے کے دینے پڑ گئے تھے حرم میں اُن کو قید کروانے کے جواب میں مولوی صاحب نے ان کے کفر کا فتویٰ حاصل کر لیا چنانچہ بریلوی مولوی ارشد القادری ایڈیٹر جام نور اسی حسام الحرمین کے فتویٰ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

خاتم النبیین کی تشریح میں جماعت احمدیہ بانی دیو بند کے مسلک پر ہے

''جماعت احمدیہ خاتم النبیین کے مضمون کی تشریح میں اسی مسلک پر قائم ہے جو ہم نے سطور بالا میں جناب مولوی محمد قاسم نانوتوی کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔''

(زیر وزبر، صفحہ 123، مصنفہ ارشد القادری شائع کردہ رومی پبلی کیشنز 38 اردو بازار لاہور)

اسی طرح ارشد القادری صاحب مزید احمدی اور دیو بندی نقطہ نظر کو اس طرح بیان کرتا ہے کہ: ''قادیانیوں کا یہ دعویٰ اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار نہیں کرتے بلکہ خاتم النبیین کے اس معنیٰ کا انکار کرتے ہیں جو عام مسلمانوں میں رائج ہے... اسی بناء پر مولوی محمد قاسم نانوتوی نے بھی عوام کے معنوں کو نادرست قرار دیا آپ تحریر فرماتے ہیں عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذّات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں **ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔''

پھر اس پر اپنا تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

i۔لفظ خاتم النبیین کے معنی کی تشریح کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ نانوتوی کے مسلک پر ہے۔

ii۔مرزا غلام احمد قادیانی اور مولانا نانوتوی دونوں کے انداز فکر اور طریقہ استدلال میں پوری پوری یکسانیت ہے۔

iii۔''اتنی عظیم مطابقتوں کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ اس مسئلہ میں دونوں کا نقطہ نظر الگ الگ ہے۔'' بلکہ آخر پر اپنا تجزیاتی فیصلہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ ''اگر قادیانی جماعت کو منکر ختم نبوت کہنا امر واقعہ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس انکار کی بنیاد پر دیو بندی

جماعت کو بھی منکر ختم نبوت نہ قرار دیا جائے۔''

(زیروزبر مصنفہ ارشد القادری ایڈیٹر جام نور، صفحہ 122 تا 124، روحی پبلی کیشنز 38 اردو بازار لاہور)

دیوبندیوں کو احمدیت کی دشمنی میں نمبر 1 ہونے کا خیال کیوں آیا؟

بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی۔ مولوی احمد رضا خان صاحب نے حرم سے نکلنے سے پہلے پہلے 3 باتیں حرمین کے علماء کو رٹا دیں۔

اول: دیوبندی منکر ختم نبوت ہیں۔

دوئم: ان کے بانی جماعت احمدیہ سے محبت واخوت کے تعلقات ہیں اور دونوں کا ختم نبوت پر یکساں موقف ہے۔ سوئم: یہ کہ یہ فرقہ گستاخ رسول ہے۔

دیوبند کو حرم کے علماء کے مزید 26 سوالوں کا سامنا

دیوبندی حضرات نے دوبارہ اپنی طاقت اکٹھی کی اور حرم کے ایک ایک مفتی کے پاس حاضر ہوئے اور بتایا کہ یہ آپ سے ظلم ہوگیا ہے۔ ہم ایسے نہیں ہیں۔ مولوی احمد رضا خان صاحب نے حوالے توڑ مروڑ کر پیش کئے ہیں۔ اس پر حرم کے علماء نے 26 سوالوں پر مشتمل ایک سوالنامہ تیار کر کے دیوبندیوں کے علماء کے لئے ہندوستان روانہ کر دیا جس میں سوال نمبر 10 تھا کہ کیا آپ حضرات حضور اکرم ﷺ کے بعد کسی نبی و رسول کو جائز سمجھتے ہیں؟

اسی طرح سوال نمبر 26 کہ آپ حضرات قادیانی (حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام) کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ جس نے مسیح و نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ سوال اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ بریلوی لوگ آپ حضرات کی جانب یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ آپ حضرات اس سے محبت رکھتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں۔'' (اعلیٰ حضرت حیات اور کارنامے، صفحہ 93-92)

دیوبندی تاریخ کا وہ TURNING POINT

دیوبندی تاریخ کا یہی وہ turning point یہاں وہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کی حسام الحرمین سے زچ ہوجاتے ہیں اور یہاں سے پھر وہ ایک طرف

☆ ''ختم نبوت کی تفسیر میں احمدی دیوبندی یکساں موقف رکھنے''

☆ یا ''احمدیت سے محبت رکھنے''

☆ ''یا احمدیت کی تعریف کرنے'' کے الزام کو دھونے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

تو دوسری طرف مولانا قاسم نانوتوی کی تحذیر الناس پر غلاف چڑھانے بلکہ طعن کرنے بلکہ ان کے موقف سے مکمل انحراف میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ اور یہیں سے ظلم کی اس اندھی رات کا آغاز ہوتا ہے جس میں احمدی نعشوں کو قبروں سے اکھاڑ باہر پھینکنا، بچوں بوڑھوں نوجوانوں حتیٰ کہ عورتوں پر ظلم کرنا، گھر بار کو لوٹ لینا، بیوت الذکر سے کلمہ طیبہ کو گندگی مل کر مٹا دینا، معصوم نمازیوں کو بموں سے اڑا دینا، کلمہ طیبہ سینے پر لگانے والوں کو جیل کی کال کوٹھڑیوں میں جھونک دینا، جہاد بن جاتا ہے اور یہ ہے وہ خفیہ راز اور خفیہ مجبوری جس میں دیوبندی علماء تمسخر اڑاتے، قبریں اکھیڑتے، بیوت الذکر گراتے قرآن جلاتے اور یہ نعرہ لگاتے نظر آتے ہیں کہ ہاں ''ہم احمدیوں سے وہیں سلوک کر رہے ہیں جو مکہ میں مشرکین مکہ معصوم مسلمانوں سے کیا کرتے تھے''۔

مجھے اقتدار ملے تو میں سب احمدیوں کو ذبح کر دوں گا

مشہور دیوبندی مصنف طاہر عبدالرزاق نے ''ختم نبوت کے محافظ'' کے نام سے مختلف علماء کے بیانات شائع کئے ہیں جس میں مولوی تاج محمود فیصل آبادی صدر تحفظ ختم نبوت مغربی پاکستان بڑی مسرت اور بڑے فخر سے اعلان کرتے نظر آتے ہیں۔

''خون کی ندیاں بہادوں گا اور سب احمدیوں کو ذبح کر دوں گا۔''

''اگر مجھے اقتدار ملے اور میں پاکستان کا سربراہ بنوں تو میرا فیصلہ...مولانا نے اپنا ہاتھ کھول کر بازو پھیلایا اور اسے تلوار کی طرح لہراتے ہوئے فرمایا کہ میں تو ان سب کا صفایا کر دوں گا یعنی خون کی ندیاں بہادوں گا۔ بچوں بوڑھوں عورتوں سب کو ذبح اور املاک کو آگ لگادوں گا۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

(ہفت روزہ لولاک فیصل آباد از پروفیسر محمد طاہر بحوالہ ختم نبوت کے محافظ از طاہر عبدالرزاق، صفحہ 37)

وہ جو کہتے ہیں کہ خود بدلتے نہیں اور قرآن بدل دیتے ہیں والی بات عملی طور پر نظر آنے لگے جاتی ہے۔ 1905ء کے بعد کے دیوبندی حضرات نے تحذیر الناس سے کیا انحراف کیا تمام اسلامی اقدار سے بھی کنارہ کش ہوگئے اور پھر صرف اور صرف ایک ہی اصول طے پا گیا کہ ہم نے دنیا کو دکھانا ہے کہ ہماری ختم نبوت کی تفسیر احمدیوں سے بالکل نہیں ملتی، بلکہ ہمارا احمدیوں سے کوئی ہمدردی کا رشتہ نہیں، بلکہ ہم تو احمدیوں کے اول المخالفین ہیں، بلکہ ہم تو ان کے ازلی دشمن ہیں، بلکہ ہم کو موقعہ ملے تو ہم ان کو ذبح کر دیں اور زندہ رہنے کا بھی حق چھین لیں، بلکہ ہم تو ان کو بموں سے اڑا دیں، ان کی مساجد کو ''مرزا واڑے'' کا نام دے دیں اور ان کے گھروں پر سے کلمہ طیبہ کو کھرچ ڈالیں، ان کو شعائر اسلام یہاں تک کہ السلام علیکم کہنے اور آذان دینے سے بھی روک دیں اور ان ''تمام نیک کاموں'' کا سہرا ہمارے سر پر ہو اور کاش ان تمام ''نیک کاموں'' سے ہمارے ماتھے پر لگا ''تحذیر الناس'' کا داغ ڈھل جائے اور کاش دنیا ہمیں یہ طعنہ کبھی نہ دے کہ ہمارے بانی مولانا قاسم نانوتوی نے ختم نبوت کی وہی تفسیر کی تھی جو آج احمدی کر رہے ہیں اس الزام کو دھونے کے لئے ہم سب کاموں کے لئے تیار ہیں خواہ وہ اسلامی اخلاق سے انحراف ہو یا ہمارے اسلاف کی تحریرات سے۔ ہم سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

***

پورے عالم اسلام میں صرف برصغیر میں انجمن تحفظ ختم نبوت بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

(علی سانگلوی

بریلویوں کی مشہور ویب سائٹ۔www.islamimehfal زیر عنوان ''تحذیر الناس کے دفاع کا تعاقب''میں بریلوی عالم دین رانا خلیل احمد صاحب دیوبندی علماء دین کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ جو دیوبندی حضرات کہتے ہیں ہم نے تحذیر الناس کی مختلف عبارات کو جوڑ کر غلط مفہوم بنا لیا ہے اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

مولانا قاسم نانوتوی نے صرف تحذیر الناس میں ہی نہیں اپنی دیگر کتب میں بھی ختم نبوت کے متعلق انہیں معنوں کو بار بار دہرایا ہے۔چنانچہ اپنی دوسری کتاب انوارالنجوم ترجمہ قاسم العلوم میں ختم نبوت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''خاتم النبیین کے معنی سطحی نظر والوں کے نزدیک تو یہی ہیں کہ زمانہ نبوی ﷺ گزشتہ انبیاء کے زمانے سے آخر کا ہے اور اب کوئی نبی نہیں آئے گا مگر آپ جانتے ہیں کہ یہ ایک ایسی بات ہے جس میں خاتم النبیین ﷺ کی نہ تو تعریف ہے اور نہ ہی کوئی بڑائی۔'' (انوارالنجوم ترجمہ قاسم العلوم،صفحہ 79-78)

پھر دیوبندی اعتراض کہ حضرت مولانا قاسم نانوتوی ختمیت زمانی کے قائل تھے اور اس کے منکر کو کافر سمجھتے تھے کے خلاف دلائل دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''نانوتوی صاحب کی عبارات میں یہاں تضاد پایا جاتا ہے کہ وہ خاتمیت زمانی مانتے بھی ہیں اور نہیں بھی مانتے۔تحذیر الناس کے ابتداء ہی میں خاتمیت زمانی ماننے کی قباحتیں وہ یوں بیان کرتے ہیں کہ''اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں نہ کہیئے اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارہ نہ ہوگی...بلکہ قاسم نانوتوی تو خاتمیت زمانہ کو سرکار ﷺ کی شان کے لائق ہی نہیں سمجھتا ملاحظہ ہو تحذیر الناس،صفحہ 11 کہ''شایان شانِ محمدی ﷺ خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی''۔

اسی طرح تحذیر الناس،صفحہ 34-33 پر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصوف نبوت کا اپنا موقف پیش کر کے لکھتا ہے کہ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''

اور پھر تحذیر الناس،صفحہ 17 پر لکھتا ہے کہ''وصف ایمانی آپ ﷺ میں بالذات ہوا اور مومنین میں بالغرض''اگر نبی بالذات ماننے سے آپ ﷺ کو آخری نبی ماننا لازم آتا تھا تو نانوتوی پرست ان مذکور دو عبارتوں کو سامنے رکھ کر بتلائیں کہ کیا آپ ﷺ کو مومن بالذات ماننے سے لازم نہیں آتا کہ آپ ﷺ آخری مومن ہیں اور آپ کے بعد کوئی بھی مومن نہیں ہے۔''

''دیوبندی خیانت''

رانا خلیل احمد صاحب مزید انکشاف کرتے ہوئے اسی عنوان''تحذیر الناس کے دفاع کے تعاقب''میں زیر عنوان''دیوبندی خیانت''فرماتے ہیں:

''دیوبند ہی سے مکتبہ راشد کمپنی نے تحذیر الناس شائع کی تو عبارت یوں بدل دی کہ''اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بالفرض آپ کے بعد بھی کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا۔''اور یوں...پیدا ہو...کی جگہ...فرض کیا جائے...لکھ کر چھپانے کی کوشش کی۔

رانا خلیل احمد دیوبندی علماء کو آڑھے ہاتھوں لیتے ہوئے مزید فرماتے ہیں۔

''مناظرین دیوبندیت جتنی چالیں چلیں مگر قاسم نانوتوی کے پوتے قاری طیب صاحب پوری دلیری کے ساتھ اپنے دادا کی تعلیم کو واضح کیا ہے کہ''ختم نبوت کا یہ معنی لینا کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا یہ دنیا کو دھوکہ دینا ہے۔ختم نبوت کے معنی قطع نبوت کے نہیں بلکہ کمال نبوت اور تکمیل نبوت کے ہیں''

(خطبات حکیم الاسلام،جلد 1،صفحہ 47)

نبوت بخش یا نبی تراش

قاری طیب نے مزید لکھا کہ

''حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں بلکہ نبوت بخش بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آ گیا نبی ہو گیا۔'' آفتاب نبوت،صفحہ 19اس پر دیوبند ہی سے عامر عثانی کو لکھنا پڑا کہ''حضرت مہتمم صاحب نے حضور کو نبوت بخش کہا تھا مرزا صاحب نبی تراش کہہ رہے ہیں حرفوں کا فرق ہے معنی کا نہیں۔''

(تجلی نقد و نظر،صفحہ 78)

آگے چل کر بریلوی علماء کرام متاخرین دیوبندی علماء کرام مثلاً مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور ان کی کتب سے

بھی ایسے ہی حوالہ جات ڈھونڈ نکالتے ہیں جو اُن کے خیال میں نہ صرف جماعت احمدیہ کے لئے احترام کے جذبات رکھتے تھے بلکہ ختم نبوت کی تفسیر میں بھی جماعت احمدیہ کے ہی شانہ بشانہ چل رہے تھے۔ چنانچہ مشہور مناظر بریلوی مولوی سید تبسم حسین شاہ بخاری کا تبصرہ پیش ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی ضمیمہ ختم نبوت

بریلوی مولوی سید تبسم حسین شاہ بخاری فرماتے ہیں۔

’’اب قادیانیوں کو ایسے دلائل کہاں سے حاصل ہوتے ہیں کہ وہ مرزا غلام احمد کی نبوت...کو سچی نبوت قرار دے سکیں اور کہہ سکیں کہ نبوت کی ضرورت ہر زمانے میں رہی ہے اس لئے ہم آپ کو پھر مؤلف جامع المجد دین‘‘ کے پاس لئے چلتے ہیں لکھتے ہیں۔

’’غرض بعثت مجددین ختم نبوت کی کتاب کا ایسا ناگزیر ضمیمہ ہے جس کے بغیر اس کتاب کا ختم سمجھنا ہی دشوار ہے اور نہ عقیدہ ختم نبوت کی اس دشواری کو آسانی سے حل کیا جاسکتا ہے کہ جب معمولی عقائد و اعمال ہی میں اختلال نہیں بلکہ کفر و شرک تک کے دینی مفاسد ہر زمانے میں نئے نئے پیدا ہوتے رہتے ہیں تو پھر آخر نبوت کی ضرورت کیسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوگئی۔‘‘

(جامع المجددین، صفحہ 119، 120 مولفہ عبدالباری)

اسی نبوت کی ضرورت کو مرزا قادیانی نے یوں بیان کیا:

’’ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔‘‘

(حقیقۃ النبوۃ، صفحہ 272)

تھانوی صاحب کو اگر نبوت کا ضمیمہ قرار دیا گیا ہے تو ظاہر ہے ان کی کتب کو ضمیمہ آیات قرآنی ہی کہہ سکتے ہیں۔ ختم نبوت کی کتاب کے اس ناگزیر ضمیمے یعنی مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق بھی اور اس کی کتب کے متعلق بھی ایک پر جوش مستانے کی یہ تحریر دل کی آنکھوں سے پڑھ کر عبرت حاصل کیجئے۔

’’آج جو شخص بھی دین اسلام کے چہرے کو پورے جمال و کمال کے ساتھ بالکل صاف و بے غبار جامع و کامل صورت میں از سر نو تجدید یافتہ اور ترو تازہ دیکھنا چاہتا ہے وہ عہد حاضر کے جامع المجددین (تھانوی صاحب) کی کتابی آیتوں کی طرف علماً و عملاً رجوع کر کے خود مشاہدہ کر سکتا ہے۔‘‘ (جامع المجددین، صفحہ 75)

(سپاہ دیوبند کے لئے لمحہ فکریہ از تبسم شاہ بخاری، صفحہ 442 تا 443)

مولوی سید تبسم حسین شاہ بخاری مولوی رشید احمد گنگوہی کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں کہ کسی نے ان سے یہ سوال کیا۔

’’سوال: مرزائی کے جنازہ کی نماز جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا نبی مانتے ہیں پڑھنی چاہیئے یا نہیں۔‘‘

جواب: ایسے مرزائی قادیانی کو اکثر علماء کافر فرماتے ہیں لہٰذا اُس کی صلوٰۃ جنازہ نہ پڑھنی چاہیئے۔

’’اب تو آنکھیں کھل گئیں کہ فتویٰ میں مرزائی قادیانی کو مطلق کافر نہیں کہا جا رہا بلکہ چند علماء ایسے بھی ہیں جو مرزائیوں کو کافر نہیں کہتے۔‘‘

(سپاہ دیوبند کے لئے لمحہ فکریہ، صفحہ 474، از تبسم شاہ بخاری)

برقع پوش کتابیں اور دیوبندی خیانت

انٹرنیٹ پر بریلوی عالم دین ابوالنعمان رضا صاحب کی طرف سے ’’اشرف علی تھانوی اور قادیانی بھائی بھائی‘‘ کے زیر عنوان برقع پوش کتابیں کے نام سے مضمون موجود ہے۔ یہ 29 صفحات کا مضمون ایک عجیب حیرت کدہ ہے۔ مضمون نگار ابتداء یوں کرتا ہے۔

آپ کے ذہن میں یہ سوال ضرور اُٹھ رہا کہ بھائی یہ برقعہ پوش خواتین اور برقعہ پوش مولوی تو دیکھے اور سنے ہیں لیکن یہ برقعہ پوش کتابیں؟؟ کیا آج کل کتابوں نے بھی برقعہ پہننا شروع کر دیا ہے؟؟ ان کا برقعہ کیسا ہوتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ سوال آپ کے ذہن میں پیدا ہو رہے ہونگے۔ جی ہاں...ایک کتاب ہماری نظر میں جس نے کئی سالوں سے برقعہ پہن کر ایک مولوی کو معزز و مجدد و حکیم الامت بنایا ہوا ہے...جی جناب اشرف علی تھانوی کی ہی بات کر رہے ہیں اور ان کی وہ کتاب جو کئی سالوں سے برقع پہنے اب بھی دیوبندی مکاتب سے پبلش ہو رہی ہے اس کا اصل نام ہے **المصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ** کراچی کے دیوبندی مکتبہ دارالاشاعت سے ’’احکام اسلام عقل کی نظر میں‘‘ میں اب بھی چھپ رہی ہے۔

اگر آپ کو سمجھ نہیں آئی تو سن لیجئے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کو حکیم الدیوبند نے اپنے نام کا برقعہ پہنا کر اضافہ کے ساتھ پبلش کر دی‘‘

آگے انہوں نے صفحوں کے صفحے آمنے سامنے درج کر کے دکھایا ہے کہ کس طرح مولوی اشرف علی نے لفظاً لفظاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے چوری کر کے اپنے نام سے شائع کر دیا اور ابھی تک شائع کر رہے ہیں۔ مثلاً

1۔ خنزیر کی حرمت کا فلسفہ ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ ص 24 کو **المصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ** کے ص 279 پر دیکھ سکتے ہیں۔

2۔ عفت اور اسلامی پردہ‘‘ کا فلسفہ ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ ص 45 تا 49 یعنی 5 صفحوں کے مضمون کو المصالح کے ص 166 تا 169 حرف بحرف دیکھ سکتے ہیں۔

3۔ پنج وقتہ نمازوں کے اوقات کی تعین کی وجہ ’’کشتی نوح‘‘ ص 63 تا 65 یعنی 3 صفحوں کے مضمون کو المصالح کے ص 73 تا 75 پر حرف بحرف دیکھ سکتے ہیں۔

4۔اسلامی نکاح کا فلسفہ ''آریہ دھرم'' ص 32 تا 33 کو المصالح کے ص 218 تا 219 پر حرف بحرف دیکھ سکتے ہیں۔

5۔''اسلام کا فلسفہ اخلاق'' کتاب ''نسیم دعوت'' ص 71 تا 72 کو المصالح کے 303 تا 305 پر حرف بحرف دیکھ سکتے ہیں۔

6۔''حقیقت دعا وقضا'' کتاب ''برکات الدعا'' ص 7 تا 8 اور ص 11 تا 12 کو المصالح کے ص 83، 84، 85 پر حرف بحرف دیکھ سکتے ہیں۔

7۔''قبور سے تعلق ارواح'' الحکم جلد 3 ص 302 پرچہ 23 جنوری 1899ء ملفوظات جلد اول ص 189 تا 191 کو المصالح کے ص 262 تا 265 پر دیکھ سکتے ہیں۔

ص 27 پر ابوالنعمان صاحب زیر عنوان ''فیصلہ آپ کریں'' فرماتے ہیں۔

''یہ کوئی الزام نہیں ہر شخص چشم عبرت سے ان حوالہ جات کو ملاحظہ کرسکتا ہے۔ مرزا قادیانی کی کتاب برکات الدعا 1892 میں آریہ دھرم 1895 میں اسلامی اصول کی فلاسفی 1896 میں الحکم 1899 میں کشتی نوح 1902 میں نسیم دعوت 1905 میں شائع ہو چکیں تھیں۔اس کے برعکس مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب المصالح ان کی اپنی تحریر کے مطابق یکم رجب بروز جمعرات 1344ھ کو ختم ہوئی جو 1916 بنتا ہے۔

آگے ص 28 پر زیر عنوان ''اصحاب مکاشفہ'' میں فرماتے ہیں:

''مرزا قادیانی نے اپنا ذاتی تجربہ لکھ کر اپنے آپ کو اہل کشف ثابت کیا تو دوسری طرف مولوی اشرف علی تھانوی نے مرزا کو ''اصحاب مکاشفہ'' میں شامل کر کے ان تمام دعووں کے سچ ہونے کا اعلان کر دیا۔دیوبندیوں کے (نامناسب الفاظ) مولوی قاسم نانوتوی نے ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے تحذیرالناس لکھ ماری جس کا فائدہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اٹھایا تو مربی دیوبند مولوی رشید گنگوہی نے مرزا غلام احمد کو مرد صالح ہونے کا فتویٰ دیا۔اور لدھیانہ کے بازاروں میں اس کا اعلان مولوی شاہ دین اور مولوی عبدالقادر نے روبرو مریدان منشی احمد جان ومتبعان قادیانی کے کیا۔تو دوسری طرف (نامناسب الفاظ) اشرف علی تھانوی نے مرزا غلام احمد قادیانی کو اصحاب مکاشفہ میں شمار کر کے رہی سہی کسر پوری کر دی۔ان ہی القابات کی بناء پر دیوبندی مکتبہ فکر ختم نبوت کے سلسلہ میں مشکوک تھا اور یہ راز داریاں اس کی بین ثبوت ہیں'' (یہ مضمون مشہور ویب سائٹ scribd) پر بھی موجود ہے۔

جاہلوں کی نشانی

ہندوستان ملک پورہاٹ متصل دلکولہ بلرام پور کٹیہار بہار میں دیوبندیوں اور بریلوی حضرات کے درمیان ایک مشہور مناظرہ ہوا جس میں دیوبندیوں کی طرف سے مولوی طاہر گیاوی اور بریلویوں کی طرف سے مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی پیش ہوئے۔ بریلوی مولوی صاحب نے مولانا قاسم نانوتوی کے عقیدہ ختم نبوت پر اعتراض کرتے ہوئے یہ بیان دیا۔

''ختم نبوت سے متعلق قرآن وحدیث میں واضح اعلان کے بعد بھی نبی کی آمد کو فرض کرنا کہاں کی دانشمندی ہے؟ مزید برآں یہ کہ ''خاتمیت محمدی ﷺ میں کچھ فرق نہ آئے گا'' یہی تو جاہلوں کی نشانی ہے دنیا کا قاعدہ ہے کہ اگر ایک قطار میں دس افراد کھڑے ہوں تو ان میں سے دسواں شخص آخری شخص کہلائے گا اور اب اس قطار میں اگر گیارھواں شخص کھڑا ہو گیا تو اب دسواں شخص آخری کہلانے کا حقدار نہیں ہوگا بلکہ گیارھویں شخص کو آخری کہا جائے گا اور یہی بات علمائے دیوبند کے حلق سے نیچے نہیں اترتی۔ریاضی کا یہ قاعدہ دنیا کے کسی کونے میں صحیح ہو تو ہو لیکن علمائے دیوبند کے نزدیک شائد یہ قاعدہ غلط ہے اسی لئے وہ حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کے پیدا ہو جانے پر حضور ﷺ کو ہی آخری نبی کہنے پر مصر ہیں۔''

(مناظرہ روداد کٹیہار مرتبہ شکیل احمد سبحانی ص 15 ناشر رضا اکیڈمی ممبئی 3)

''ایک گائے کے دو چور''

بریلویوں کے ساتھ ساتھ اہل حدیث یعنی غیر مقلدین بھی میدان میں آ گئے اور انہوں نے بھی اعلان کرنا شروع کر دیا کہ جماعت احمدیہ اور بانی دیوبند ختم نبوت کی تفسیر وتشریح میں ہم مسلک وہم مشرب ہیں۔اہلحدیث غیر مقلد حضرات کے مزعومہ شیخ العرب والعجم مولوی سید بدیع الدین شاہ راشدی صاحب تحذیرالناس ص ۱۲ کی تشریح درج کر کے لکھتے ہیں:

''نبوت کی جگہ کو تم نے خود توڑا ہے اس میں تم نے خود رخنہ اندازی کی ہے۔ مرزائی بھی تو ایک امتی ہی کو آگے کرتے ہیں آپ نے بھی امتی کو آگے کیا ہے۔ نبی کے پیچھے نہ آپ ہیں نہ وہ ہیں۔بات ایک ہی ہے تم ایک ہی گائے کے دو چور ہو''

(براۃ اہل حدیث ص ۵۰، ۵۱ مطبوعہ الدار الراشدیہ نزد جامع مسجد اہل حدیث راشدی گلی نمبر ا موسیٰ لین کراچی بحوالہ اہل سنت کی حقانیت کا ثبوت غیر مقلدین کے قلم سے مولفہ میثم عباس قادری رضوی ص ۸)

غیر مقلد مولوی ڈاکٹر طالب الرحمٰن صاحب کا فتویٰ

ڈاکٹر صاحب اپنی مشہور کتاب ''دیوبندیت تاریخ وعقائد'' میں تحذیرالناس پر تفصیلی بحث کے بعد آخری لائن کے طور پر خلاصۃً لکھتے ہیں کہ:

''جماعت احمدیہ خاتم النبیین کے معنوں کی تشریح میں اسی مسلک پر قائم ہے جو ہم نے سطور بالا میں جناب قاسم نانوتوی کے حوالہ جات سے ذکر کیا''

(دیوبندیت تاریخ وعقائد ص 175 مطبوعہ مکتبہ بیت الاسلام الریاض 4460149 بحوالہ اہل سنت کی حقانیت کا ثبوت غیر مقلدین کے قلم سے مولفہ میثم عباس قادری رضوی ص 14)

''دیوبندی اجرائے نبوت میں مرزا صاحب کے ہمنوا ہیں''

غیر مقلد مولوی محمود سلفی ابن مولوی اسماعیل کانگریسی نے تو ایک قدم مزید

آگے بڑھاتے ہوئے دیوبندیوں کو ہٹ دھرم قرار دے دیا آپ لکھتے ہیں:

''اگر دیوبندی اپنی انا کا مسئلہ نہ بناتے اور اپنے علمی گھمنڈ کی وجہ سے تکبر نہ کرتے اور اپنے غلط موقف سے رجوع کر لیتے تو حنفی علماء دو فرقوں میں تقسیم نہ ہوتے۔ دیوبندیوں نے اجرائے نبوت میں مرزا صاحب کی ہم نوائی کر کے تاریخ میں اپنا نام مستقل طور پر ہٹ دھرموں میں لکھوالیا۔

(علمائے دیوبند کا ماضی ص 10 مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنۃ لاہور)

اور ص 55 پر لکھا کہ مسئلہ نبوت مرزا صاحب نے مولانا قاسم نانوتوی صاحب ہی سے سیکھا ہے: (علمائے دیوبند کا ماضی ص 55 مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنۃ لاہور)

(بحوالہ اہل سنت کی حقانیت کا ثبوت غیر مقلدین کے قلم سے مولفہ میثم عباس قادری رضوی ص 14)

''چور کی داڑھی میں تنکا یا کچھ اور معاملہ''

اسلام کا مقدس مذہب مکۃ المکرمہ سے شروع ہوا۔ مدینۃ المنورہ میں آیا اور پھر بغداد ایران، فارس، مصر، شام سے ہوتا ہوا یورپ اور چین اور دنیا کے ہر کونے تک پھیل گیا۔ 15 صدیوں سے دنیا کی تاریکیوں کو روشن کرنیوالا دین مصطفیٰ آج دنیا کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں بقعہِ نور ہے مگر اس تمام عرصے میں اور ان تمام ملکوں میں، اور اس تمام مسافت میں کہیں بھی ختم نبوت کو اتنا خطرہ پیش نہیں آیا جتنا دیوبندیوں کے دیس میں اچانک پیش آ گیا۔ چنانچہ جتنی انجمن تحفظ ختم نبوت، جتنی کانفرنسز تحفظ ختم نبوت، جتنی تحاریک تحفظ ختم نبوت دیوبندیوں نے برصغیر میں اٹھائیں اور وہ بھی 1905ء یعنی حسام الحرمین کی اشاعت کے بعد نہ تو وہ بانی دیوبند کے زمانہ میں اٹھیں اور نہ ہی 15 سوسالہ پوری دنیا میں۔ حتیٰ کہ آج کے سعودی عرب میں بھی یہ نادر الوقوع کارنامہ سرانجام نہیں پایا۔

واقف کاران حال میں سے کوئی اسے مولوی احمد رضا خان کے طعنوں کی خفت مٹانے کا حربہ کہتا ہے تو کوئی دھن دولت سمیٹنے اور سستی شہرت حاصل کرنے کا ہتھیار۔ کوئی اسے تحریک پاکستان اور تحریک آزادی میں کانگریس اور ہندوؤں کی گود میں بیٹھنے کے شرمناک فعل کو چھپانے اور کوئی اسے سانحہ مسجد شہید گنج میں شرمناک کردار ادا کرنے کو بھلوانے کا ہتھکنڈہ قرار دیتا ہے۔ جو بھی ہو سب کچھ ہے مگر محبت رسول ﷺ بالکل نہیں ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں اہل حدیث علماء اس دوغلی کہانی کو کس نام سے سرفراز کرتے ہیں۔

دیوبندی مجلس تحفظ ختم نبوت کیوں بنا کر بیٹھے ہیں؟؟؟ مولانا ڈیروی

معروف غیر مقلد اہل حدیث مولوی عطاء اللہ ڈیروی صاحب اپنی کتاب ''تبلیغی جماعت عقائد وافکار نظریات اور مقاصد کے آئینہ میں'' تحذیر الناس اور اس میں درج مندرجات پر تفصیلی تبصرہ کرنے کے بعد ان الفاظ میں بحث کو سمیٹتے ہیں۔

''قابل غور مقام ہے کہ بانی مدرسہ دیوبند مولانا قاسم صاحب نانوتوی کے بیان کے مطابق اگر آپ کے بعد بھی نبی آ جائے تب بھی آپ خاتم الانبیاء ہوں گے۔ تو ایسی صورت میں مرزا غلام احمد قادیانی و دیگر جھوٹے نبیوں کے دعوائے نبوت کے خلاف سمجھنے میں آخر کیا جواز رہ جاتا ہے اور جماعت دیوبندیہ جب آپ ﷺ کے بعد ہر قسم کے نبی کے آنے کو ختم نبوت کے خلاف نہیں سمجھتی تو وہ مجلس تحفظِ ختم نبوت کیوں بنا کر بیٹھی ہے۔ اور کسی مدعی نبوت کیخلاف شور کس لئے مچاتی ہے؟

(تبلیغی جماعت عقائد وافکار نظریات اور مقاصد کے آئینہ میں ص 115 افکار مولوی عطاء اللہ ڈیروی صاحب از قلم ابوالوفا محمد طارق خان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

تحفظِ ختم نبوت والے برادران یوسف بلکہ قاتلین حسین رضی اللہ عنہ کی طرح ہیں۔ مولانا عطاء اللہ ڈیروی

مولوی عطاء اللہ ڈیروی صاحب مجلس تحفظ ختم نبوت والوں کی منافقت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''کیا اس جماعت کی مثال یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے دینا غلط ہوگا جو عمداً یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈال کر شام کے وقت باپ کے پاس روتے ہوئے آئے کہ یوسف کو بھیڑیئے نے کھا لیا ہے۔ اس جماعت کی مثال اس قوم کی ہے جس نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور اپنے اس جرم کو چھپانے کے لئے آج تک ماتم برپا کئے ہوئے ہیں''

(تبلیغی جماعت عقائد وافکار نظریات اور مقاصد کے آئینہ میں ص 116 افکار مولوی عطاء اللہ ڈیروی صاحب از قلم ابوالوفا محمد طارق خان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

مجلس تحفظ ختم نبوت دراصل اپنے سیاہ ماضی اور کفر کو چھپانے کا حفظ ما تقدم ہے۔ مولانا عطاء اللہ ڈیروی

مولوی عطاء اللہ ڈیروی صاحب مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کی ضرورت پر تبصرہ کرتے ہوئے انکشاف کرتے ہیں کہ:

''اس تمام قصہ کو معلوم کر لینے کے بعد اب دیوبندی علماء کی جانب سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کا سبب کھل کر ہمارے سامنے آ جاتا ہے اور وہ سبب ہے خوف! یعنی قادیانیوں کو کافر قرار دیئے جانے کے بعد ختم نبوت کے مسئلہ میں اپنے سیاہ ماضی کو دیکھتے ہوئے دیوبند کے علماء کو یہ خوف لاحق ہوا کہ بریلوی حضرات ان کے خلاف بھی کہیں کافر قرار دیئے جانے کی مہم نہ شروع کر دیں۔ چنانچہ حفظ ما تقدم کے طور پر دیوبندیہ نے مجلسِ تحفظ ختم نبوت قائم کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے دعویٰ کے اصل ذمہ دار یہ دیوبندی علماء ہی ہیں کیونکہ قادیانی مذہبی اعتبار سے حنفی دیوبندی ہیں اور ختم نبوت کے ضمن میں ان کی اس لغزش کا سبب دیوبندی علماء کی کتابیں ہیں''

(تبلیغی جماعت عقائد وافکارنظریات اور مقاصد کے آئینہ میں ص 143,142 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ)

’’ختم نبوت کی تفسیر میں دیوبند اور قادیان کا مؤقف یکساں ہے‘‘

بریلوی دنیا کے شیخ القرآن مولوی غلام علی قادری اشرفی اوکاڑوی صاحب کا ایک مقالہ بعنوان’’ التنویر لدفع ظلام التخذ یریعنی مسئلہ تکفیر‘‘ اشرف الرسائل میں 1996 میں شائع ہو جسے بعد میں جمعیت اشاعت اہل سنت پاکستان نے ایک الگ سے کتابی شکل میں شائع کر دیا۔ زیر نظر کتابچہ جو کہ 64 صفحات پر مشتمل ہے مولانا نے ثابت کرنے کے کوشش کی ہے کہ اکابرین دیوبند اور جماعت احمدیہ کا ختم نبوت کی تفسیر کے بارے میں سو فیصد یکساں مؤقف ہے۔

چنانچہ اوکاڑوی صاحب نے کتاب کے شروع کے 18 صفحات پر اصاغرین دیوبند کی تفاسیر اور بیانات کو درج کرنے کے بعد اس موضوع کو اٹھایا ہے کہ دیوبندیوں کا موجودہ مؤقف وہ نہیں ہے جو ان کے اکابرین کا تھا۔ اس لئے ان کے لئے ضروری ہے کہ یا تو اپنے اکابرین کے مؤقف کو غلط مان کر اس سے برات کا اظہار کریں یا اپنے موجودہ مؤقف سے انکار کریں اور احمدیوں کے ساتھ کھڑے ہوں اور اُن کو گالی دینا چھوڑ دیں۔ چنانچہ خاکسار ان کا ایک طویل اقتباس جو تقریباً 10 صفحات کا ہے پورا درج کرتا ہے۔

مولوی غلام علی صاحب نے تحذیر الناس ص ۳ کا مکمل حوالہ درج کر کے اپنے الفاظ میں درج ذیل نتیجہ نکالتے ہیں اس عبارت مذکورہ کو بغور پڑھئے اور دیکھئے کہ اس میں کتنے کفریات ہیں۔

☆ خاتم النبیین کے معنی سب سے آخری نبی کو عوام اور جاہلوں کا خیال بتانا۔

☆ تمام امت کو عوام اور نافہم ٹھہرانا۔

☆ بلکہ رسول اللہ ﷺ کو معاذ اللہ عوام نافہم کہنا کیونکہ خاتم النبین کا معنی لا نبی بعدی حضور ﷺ نے خود بیان فرمایا ہے۔

☆ معنی تفسیر وحدیث اور اجماع کے مخالفین کو اہل فہم بتانا۔

☆ معنی متواترہ وقطعی میں کچھ فضیلت نہ ماننا۔

☆ اس معنی متواترہ ومقام مدح میں ذکر کرنے کے قابل نہ جاننا۔

☆ یہ کہنا کہ اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے۔

☆ اگر حضور ﷺ کو آخری نبی مانا جائے اور اس وصف کو مقام مدح قرار دیا جائے تو معاذ اللہ خدا کی طرف زیادہ گوئی کا وہم ہونا (زیادہ گوئی بے ہودہ بکواس کو کہتے ہیں)

☆ اور حضور کی جانب نقصان قدر اور کم رتبہ ہونے کا احتمال پیدا کرنا ہے۔

☆ یہ کہنا کہ تاخر زمانی قدوقامت وشکل ورنگ وغیرہ ان اوصاف سے ہے جن کو نبوت اور فضائل میں دخل نہیں۔

☆ ختم زمانی کو کمالات سے شمار نہ کرنا اور یہ کہنا کہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کے اس (آخری نبی ہونا) کے احوال بیان کیا کرتے ہیں۔

☆ یہ کہنا کہ اگر حضور ﷺ کو خاتم النبیین بمعنی آخری نبی مانا جائے تو کلام اللہ میں بے ربطی اور بے ارتباطی لازم آتی ہے۔ اور جملہ **ما کان محمد ابا احدٍمن رجالکم** اور جملہ **ولکن رسول اللہ و خاتم النبیینمیں** کوئی تناسب نہیں رہتا۔

☆ یہ کہنا کہ خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء پر حضور ﷺ کی خاتمیت کی بناء نہیں ہے بلکہ بناء خاتمیت اور بات پر ہے۔

☆ حضور علیہ السلام کے سوا تمام انبیاء کی نبوت کو عرضی کہنا چنانچہ موصوف بالذات اور موصوف بالعرض کا مفہوم بیان کرتے ہوئے نانوتوی صاحب ص ۴ پر لکھا ہے کہ الغرض یہ بات بدیہی ہے کہ موصوف بالذات سے آگے سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ خدا کے لئے کسی اور خدا کے نہ ہونے کی وجہ اگر ہے تو یہی ہے یعنی ممکنات کا وجود اور کمالات وجود سب عرضی بمعنی بالعرض ہیں۔ انتہی بلفظہ اور عرضی کا معنیٰ خود یہ بیان کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ کبھی موجود کبھی معدوم۔ کبھی صاحب کمال اور کبھی بے کمال رہتے ہیں۔ سو اس طرح رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنی آپ موصوفی بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض۔ اوروں کی نبوت آپ کا فیض۔ پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ آپ پر سلسلہ نبوت (بایں معنی) مختتم ہو جاتا ہے۔ وصف کا معنی صفت، نبوت کا پیغمبری، خاتمیت کا خاتم ہونا، موصوف بالذات وہ ہستی ہے جس کو کوئی صفت اپنی ذات سے بغیر کسی واسطے کے حاصل ہوئی ہو اور موصوف بالعرض وہ ہستی ہے جس کو کوئی صفت اپنی ذات سے نہیں بلکہ کسی دوسرے کے واسطے سے حاصل ہوئی ہو مختتم ہو جاتا ہے۔‘‘

(التنویر لدفع ظلام التخذ یریعنی مسئلہ تکفیر ص 18 تا 21)

مولوی حسین احمد ٹانڈوی اور ختم نبوت

مولوی غلام علی صاحب اوکاڑوی نے آگے چل کر ایک اور دیوبندی مولوی حسین احمد ٹانڈوی کو درج کرتے ہیں ثابت کرتے ہیں کہ ان کی تفسیر ختم نبوت بھی آج

کے دیوبندیوں سے مختلف اور تحذیر الناس کی ترجمان تھی۔

''حسین احمد ٹانڈوی نے بھی نانوتوی کی اس تحقیق جدید سے مستفید ہو کر یہی کچھ لکھا ہے کہ مثلاً ختم نبوت کے دو معنی ہیں۔

اول۔ختم زمانی کہ جس کا مطلب ہے کہ خاتم کا زمانہ سب نبیوں کے آخیر میں ہو ...وہ اپنے پہلے والوں سے افضل ہو یا سب سے کم درجہ کا ہو یا بعض سے اعلیٰ اور بعض سے اسفل ہو۔

دوم۔ختم رتبی اور ذاتی اس سے عبارت ہے کہ مراتبِ نبوت کا اس پر خاتمہ ہوتا ہو۔اس سلسلہ میں کوئی اس سے بڑھ کر نہ ہو۔جتنے مرتبے اس سلسلے کے ہوں سب اس کے نیچے اور محکوم ہوں'' (الشہاب الثاقب ص83)

خاتم مرتبی کی وجہ سے ہر زمانے کا ہر مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطیع ہوگا۔ بانی دیوبند

بریلوی مولوی غلام علی اوکاڑوی صاحب مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کے اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''ٹانڈوی کی اس ترجمانی کا خلاصہ یہ ہوا کہ اگر خاتم النبیین سے ختم زمانی مراد لی جائے تو اس سے حضور علیہ السلام کا سب نبیوں سے افضل ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ آخرالزماں چاہے پہلے والوں سے افضل ہو یا سب سے کم درجہ کا یا بعض سے اعلیٰ اور بعض سے اسفل ہو۔اور خاتم ذاتی کا معنی چونکہ سب کا سردار اور رئیس اعظم ہے۔اگلے پچھلے اور اس کے زمانے والے سب اس کے خوشہ چین ہوں گے وہ ان میں سے کسی کا محتاج نہیں ہوگا۔لہٰذا بنظر اس کے علومرتبہ اور اس کی ذات والا صفات کے نہ زمانہ اول ضروری ہے نہ اوسط نہ آخر۔بالفرض اس کے زمانے میں کوئی نبی پیدا ہوجائے یا اس کے بعد۔اس زمین یا کسی اور زمین میں تجویز کرلیا جائے تو اس کی خاتمیت میں کچھ فرق نہیں آئے گا کیونکہ اس کے زمانہ میں یا اس کے بعد جو نبی پیدا ہوگا وہ اس خاتم ذاتی کا ظل ہوگا۔عکس ہوگا۔اس کی نبوت بالعرض ہوگی۔اس نے نبوت کا استفادہ اس خاتم ذاتی سے کیا ہوگا''

('التنویر لدفع ظلام التحذیر یعنی مسئلہ تکفیر ص22,21)

خاتم کا مضاف الیہ وصفِ نبوت ہے نہ کہ زمانہ نبوت۔بانی دیوبند

بریلوی مولوی غلام علی اوکاڑوی صاحب مولانا قاسم نانوتوی کو مزید حوالۃً پیش کرتے ہوئے دیوبندی موجودہ روش تفسیر کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''اسی بناء پر نانوتوی صاحب نے ص ۸ پر لکھا ہے چنانچہ اضافت الی النبیین بایں اعتبار کہ نبوت منجملہ اقسام مراتب ہے۔یہی ہے کہ اس مفہوم کا مضاف الیہ وصفِ نبوت ہے زمانہ نبوت نہیں...پھر اسی کو ص ۸ پر یوں بیان کرتے ہیں ''شایان شان محمدی خاتمیت مرتبی ہے نہ کہ زمانی۔'' اسی مضمون کو آگے یوں صراحتاً بیان کیا ہے۔

میری تفسیر کی رو سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں بھی کوئی نبی ہو تو بھی ختم نبوت میں کوئی حرج نہیں۔بانی دیوبند

''غرض اختتام بایں معنیٰ تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔'' (تحذیر الناس ص ۱۴)

اس عبارت کا صریح مطلب یہ ہوا کہ (خاتم زمانی) بقول نانوتوی صاحب اس میں یہ خرابی ہے کہ حضور اس صورت میں صرف انہیں انبیاء علیہم السلام کے خاتم ہونگے جو حضور سے پہلے تشریف لا چکے ہیں لیکن اگر خاتم کا وہ معنی تجویز کیا جائے جو نانوتوی صاحب نے بیان کئے ہیں۔تو اس میں یہ خوبی اور کمال ہے کہ اگر حضور کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو تو پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسے ہی خاتم النبین رہیں گے کیونکہ حضور کے زمانے میں جو اور نبی ہوں گے وہ بالذات نہیں بالعرض نبی ہو گے۔یعنی اپنی ذات سے نہیں بلکہ حضور سے ہی فیض حاصل کر کے نبی بنیں گے اس طرح خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔''

(التنویر لدفع ظلام التحذیر یعنی مسئلہ تکفیر ص23)

میری تفسیر کی رو سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میں بھی کوئی نبی ہو تو بھی ختم نبوت میں کوئی حرج نہیں۔بانی دیوبند

آگے چل کر بریلوی مولوی غلام علی اوکاڑوی صاحب مولانا قاسم نانوتوی صاحب کے حوالے سے ختم نبوت پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''پھر یہی نانوتوی صاحب تحذیر الناس میں لکھتے ہیں ''ہاں اگر خاتمیت بمعنیٰ اتصاف ذاتی بوصفِ نبوت لیجئے جیسا اس ہیچ مدان نے عرض کیا ہے تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد خارجی (جو انبیاء دنیا میں تشریف لا چکے ہیں ناقل) ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افرادِ مقدرہ (وہ نبی جو ابھی دنیا میں پیدا تو نہیں ہوئے لیکن ان کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیدا ہونا مقدر ہے حاشیہ) پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہوجائے گی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین

میں یا فرض کیجیے اسی زمین کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔

(تحذیر الناس طبع اول ص ۲۸ طبع ثانی ص ۲۵)

اب اس عبارت کا صاف صریح مطلب یہی ہوا کہ جو نبی پیدا نہیں ہوئے اور حضور کے بعد ان کا پیدا ہونا مقدر ہے ان سے حضور کا افضل ہونا ثابت ہو جائے گا اور خاتمیت محمدی میں بھی کوئی فرق نہیں آئے گا۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے بعد جو نبی پیدا ہونگے وہ سب کے سب اپنی ذات سے نہیں بلکہ حضور کے واسطے اور حضور ہی کے فیض سے نبی ہونگے'' (التنویر لدفع ظلام التحذیر یعنی مسئلہ تکفیر ص 24,23)

میری تفسیر کی رو سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میں آنے والے نہ صرف انبیاء بلکہ خاتم النبیین بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ظل ہونگے۔ بانی دیوبند

''پھر اسی مفہوم کو تحذیر الناس میں آگے یوں بیان کیا ہے ''اور انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل محمدی اور عکس محمدی ہے کوئی کمالِ ذاتی نہیں۔'' (ص ۲۹)

آگے لکھا ہے ''اس صورت میں اگر اصل و ظل میں تساوی بھی ہو تو بھی کچھ حرج نہیں کیونکہ افضلیت بوجہ اصلیت بھی ادھر رہے گی۔'' (تحذیر الناس ص ۳۰)

ان دونوں عبارتوں کا صریح مطلب بھی یہی ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد نبی پیدا ہوں تو حضور کی خاتمیت میں کچھ فرق نہیں آئے گا کیونکہ وہ نبی حضور ہی کا ظل اور عکس ہوں گے بلکہ اگر اصل اور ظل میں تساوی بھی ہو یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی خاتم النبیین اور وہ بھی خاتم النبیین ہوں تو بھی کچھ حرج نہیں کیونکہ بوجہ اصلی اور ذاتی نبی ہونے کے افضلیت پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہی ہو گی۔''

(التنویر لدفع ظلام التحذیر یعنی مسئلہ تکفیر ص 25,24)

میری تفسیر کی رو سے کسی اور دنیا میں خاتم النبیین بھی ہوں تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاتمیت میں کوئی حرج نہیں۔ بانی دیوبند

بریلوی مولوی غلام علی اوکاڑوی صاحب مولانا قاسم نانوتوی صاحب کے حوالے سے مزید انکشاف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آگے اور صاف لکھ دیا ''اب خلاصہ دلائل بھی سنیئے کہ درباره وصف نبوت فقط اس زمین کے انبیاء علیہم السلام ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح مستفید و مستفیض نہیں جیسے آفتاب سے قمر و کواکب بلکہ اور زمینوں کے خاتم النبیین بھی آپ سے اسی طرح مستفید و مستفیض ہیں یعنی ساتوں زمینوں میں سات خاتم النبیین ہیں مگر چونکہ باقی زمینوں کے خاتم ہمارے حضور علیہ السلام سے ہی فیض حاصل کرتے ہیں جیسے چاند اور ستارے سورج سے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاتمیت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''

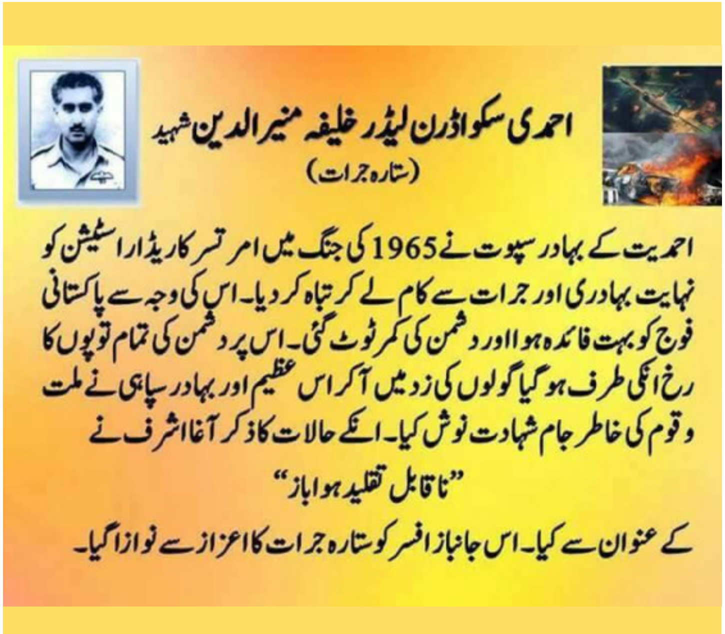
(تحذیر الناس ص ۳۲)(التنویر لدفع ظلام التحذیر یعنی مسئلہ تکفیر ص 25)

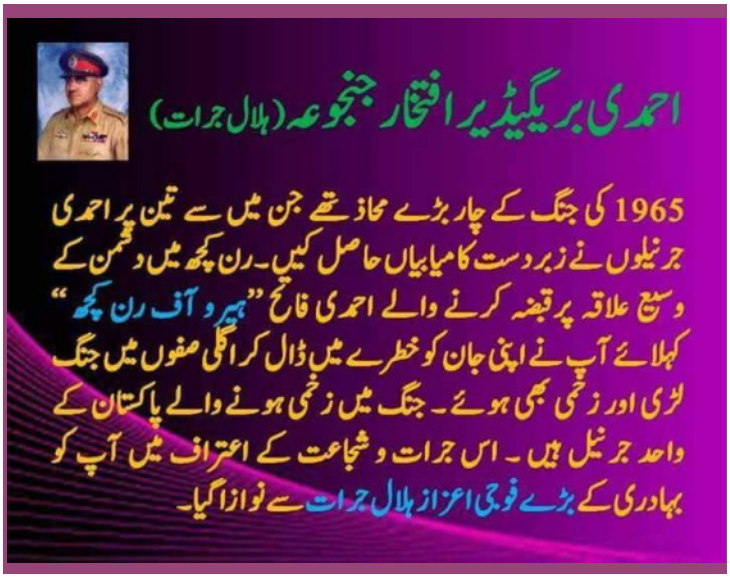
میری تفسیر کی رو سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماتحت انبیاء آپ کا ظل ہونگے جس سے ختم نبوت میں کوئی حرج نہیں۔ بانی دیوبند

مزید لکھا ہے کہ: ''جیسے نورِ قمر نورِ آفتاب سے مستفید ہے ایسے ہی بعد لحاظ مضامین مسطورہ فرق مراتب انبیاء کو دیکھ کر یہ سمجھیں کہ کمالات انبیاء سابق اور انبیاء ماتحت کمالاتِ محمدی سے مستفاد ہیں'' (تحذیر الناس ص 35)

ناظرین کرام! ذرا اس پر غور فرمایئے کہ انبیاء سابق تو وہ ہوئے جو حضور سے پہلے گزر چکے یہ انبیاءِ ماتحت کون سے ہوئے؟؟ وہی جن کا آنا حضور علیہ السلام کے زمانے میں اور حضور کے بعد دد پیدا ہونا جائز مانا ہوا ہے۔''

(التنویر لدفع ظلام التحذیر یعنی مسئلہ تکفیر ص 25)





ختم نبوت پر احمدیوں کا قصور کیا ہے

سی اے بھٹی

مولوی غلام علی اوکاڑوی صاحب نے دیوبندی سرخیل مولانا قاسم نانوتوی پر طنز کیا کہ ”انہوں نے ختم نبوت کے ایسے معنی گھڑے ہیں جن سے قیامت تک ہزاروں لاکھوں جدید نبیوں کے لئے بروزی، عرضی، ظلی، عکسی کی آڑ میں نبوت کا دروازہ کھول دیا“ (التنویر لدفع ظلام التحذیر یعنی مسئلہ تکفیر ص 26)

اس پر ایک اور بریلوی عالم دین جناب مولوی عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری صاحب نے درج ذیل حاشیہ چڑھا دیا نتیجۃً مندرجہ ذیل نکات مرزا صاحب کی شکل میں ظاہر ہوئے جو بالترتیب درج کئے جاتے ہیں۔

☆ نانوتوی صاحب نے انبیاء کے افراد مقدرہ بتائے تو مرزا صاحب نے انبیاء کے افراد مقدرہ میں سے خود کو گنوا دیا۔

☆ نانوتوی صاحب نے دیگر انبیاء کی نبوت کو بالعرض کہا تو مرزائے قادیان بھی اپنی نبوت کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیض، خود کو حضور کا ظلی اور بروزی نبوت کا حامل لکھتا رہا۔

☆ نانوتوی صاحب نے خاتمیت زمانی کو غیر اہل فہم کا خیال ٹھہرایا تو مرزا صاحب نے تصدیق کر دی۔

☆ نانوتوی صاحب نے لکھا کہ خاتمیت زمانی کو کمالات نبوت میں کوئی دخل نہیں تو مرزا جی نے تصدیق کر دی۔

☆ نانوتوی صاحب نے کہا کہ زیر بحث آیت خاتم النبیین میں جدید مدعیان نبوت کے سد باب کا کوئی موقع ومحل نہیں تو مرزا جی نے پھڑک کر کہا چشم ما روشن دل ماشاد۔

☆ نانوتوی صاحب نے خدا اور رسول کی بتائی خاتمیت زمانی کو ٹھکرا کر خاتمیت مرتبی تراشی تو مرزا صاحب نے اسے بسروچشم کہہ کر قبول کیا۔

☆ نانوتوی صاحب نے جس طرح مصرعہ کہا کہ حضور کے بعد ہزاروں نبی آ سکتے ہیں تو مرزا صاحب نے پیوند لگا دیا کہ میں بھی ان ہزاروں میں سے ایک ہوں۔

☆ نانوتوی صاحب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد انبیاء کا آنا تجویز کیا تو مرزا جی نے ان کی تجویز کو عملی جامہ پہنا دیا۔

☆ نانوتوی صاحب لکھا کہ حضور کے زمانہ میں کوئی نبی ہو یا بالفرض بعد زمانہ نبوی تجویز کیا جائے تو اس سے خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ مرزا صاحب پکارے کہ بعد زمانہ نبوی اور نبی آنے سے خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا تو لیجئے ہم خود ہی آ گئے۔

☆ نانوتوی صاحب نے کہا کہ خاتمیت کا مطلب سمجھنے میں بڑوں سے غلطی ہوئی اس لئے خاتمیت زمانی کی رٹ لگاتے رہے دراصل انہوں نے بے التفاقی برتی اصل مفہوم تک ان کا ذہن نہیں پہنچ سکا اور میرے جیسے کودک نادان نے غور وفکر کر کے اصل مفہوم بتایا اور ٹھکانے کی بات کہی ہے تو مرزا صاحب خوشی سے اچھل کر بولے آپ کا فرمان ہمارا دین ہو گیا۔ (التنویر لدفع ظلام التحذیر یعنی مسئلہ تکفیر ص 27,26)

”مرزا صاحب بھی نانوتوی کی طرح فنا فی الرسول کو ظلی نبی مانتے ہیں:

مولوی غلام علی اوکاڑوی صاحب دیوبندی سرخیل مولانا قاسم نانوتوی پر مزید طنز کرتے ہوئے بانی جماعت احمدیہ اور بانی دیوبند کی تفسیر ختم نبوت کا موازنہ ص 27 پر یوں پیش کرتے ہیں۔

”چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی نانوتوی صاحب کی طرح حضور کو سید الکل اور افضل الانبیاء ماننے کا دعویٰ کرنے کے باوجود اپنے آپ کو ظلی اور عکسی نبی ظاہر کرتا ہے“ آگے ص 30 پر مزید فرماتے ہیں یعنی نبوت کی یہ تقسیم کہ حضور کی نبوت اصلی ہے اور باقی انبیاء کی عکسی اور ظلی۔ یہ خالص مرزائی نظریہ کی تائید ہے۔ قادیانیوں اور ان کے ہم نواؤں کا یہ استدلال سراسر باطل ہے کہ جو شخص فنا فی الرسول ہو اور حضور کی کمال اطاعت واتباع سے اس کو یہ مقام حاصل ہو اس کو نبی کہہ سکتے ہیں اور اس سے حضور کی ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں آتا کیونکہ تمام کمالات کا اصل حضور ہی ہیں اور فنا فی الرسول کے کمالات ظلی اور عکسی طور پر ہیں۔ اگر اس استدلال کی رو سے فنا فی الرسول کو نبی اور رسول کہا جا سکتا ہے تو کیا جس شخص کو فنا فی اللہ کا مقام حاصل ہو، اسے اللہ کہا جائے گا۔“ (التنویر لدفع ظلام التحذیر یعنی مسئلہ تکفیر ص 27 اور 30)

اگر نانوتوی صاحب درست ہیں تو دیوبندیوں کو کسی قادیانی کو کافر کہنے کا کوئی حق نہیں۔ مولوی غلام علی قادری اوکاڑوی

بریلوی امت کے شیخ القرآن ساری بحث کو سمیٹتے ہوئے دیوبندی مولوی منظور احمد سنبھلی کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اگر بقول سنبھلی صاحب نانوتوی صاحب کی ص 3 کی عبارت ص ۱۴ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی اور کوئی نبی ہو تو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور رہتا ہے'' ص ۲۸ '' بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا'' اگر ان صریح کفریات کا قائل اپنے کفر سے توبہ نہ کرے اور ہزار ہا یہ اعلان بھی کرتا رہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین اور آخر الانبیاء نہ مانے وہ کافر اور ملحد ہے تو کیا اس سخن سازی سے اس کا وہ کفر مٹ جائے گا؟؟ اس صورت میں تو آپ کسی قادیانی کو بھی کافر نہیں کہہ سکیں گے۔ لیجئے میں آپ کے سامنے قادیانیوں کی عبارات پیش کرتا ہوں۔

۱۔امکان نبوت بعد از خاتم النبیین ﷺ کو ثابت کرتے ہوئے قادیانی صاحب لکھتے ہیں۔

مولوی قاسم نانوتوی صاحب تحذیر الناس ص ۲۱ پر فرماتے ہیں بلکہ **بالفرض بعد زمانہ نبوی**۔ پھر نتیجہ نکالتے ہیں پس آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا اور آپ کی شریعت کا کامل ہونا کسی طرح سے بھی ظلی نبوت کے دروازوں کو بند نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے برعکس پورے طور پر کھول دیتا ہے۔''

(تبلیغی ٹریکٹ ختم نبوت مطبوعہ قادیان ص ۱۵)

2۔اگر یہی معنی جو ہم نے بیان کئے ہیں نہیں اور خاتم النبیین کا معنی نبیوں کو ختم کرنے والا ہے تو یہ نہ کوئی فضیلت کی بات ہے اور نہ کوئی کسی قسم کی خصوصیت حضرت سرور کائنات کی ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ آخری نبی ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں۔ برخلاف اس کے جو معنی ہم نے پیش کئے ہیں ان سے آنحضرت ﷺ کی فضیلت تمام نبیوں پر ثابت ہے۔ (بحث خاتم النبیین ص ۹)

خدا را ضد اور تعصب کو چھوڑ کر دیانت اور انصاف سے غور فرمایا جائے کہ قادیانی صاحب کی ان عبارات اور نانوتوی صاحب کی عبارتوں میں کیا فرق ہے۔

3۔جماعت احمدیہ کا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت سرور کائنات فخر دو عالم احمد مجتبیٰ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور قرآن مجید آخری اور کامل شریعت ہے۔ اور اب کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آنحضرت ﷺ کا تابع نہ ہو۔ (نبوت کی حقیقت احمدیہ کتب خانہ قادیان ص ۳)

4۔اہل فہم پر روشن ہے کہ قادیانی اور دیوبندی تحریر میں کوئی فرق نہیں۔ قادیانی یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مخالف مولوی جو معنی خاتم النبیین یعنی آخری نبی زماناً کرتے ہیں وہ آنجناب کے شایان شان نہیں اور یہی بانی دیوبند نے کہا کہ خاتمیت زمانی نبی کریم ﷺ کے شایان شان نہیں۔

5۔خاتم النبیین کے معنی ختم کمالات۔ ہاں اگر ختم کمالات لیا جائے یعنی یہ کہا جائے کہ اکمل اور اتم طور پر نبوت کی انتہا نعمت آپ پر ختم ہے تو ہم کہیں گے کہ بے شک اس معنی سے نبوت آپ پر ختم ہے۔ (خاتم النبیین کتب خانہ احمدیہ قادیان ص ۲،۷)

6۔خاتم النبیین اور آخر الانبیاء کے معانی اگر اس آخری کے یہ معانی ہیں کہ اس کے بعد کوئی نہیں تو صرف تاخر زمانی میں کوئی خوبی نہیں اور نہ آنحضرت ﷺ کے شایان شان ہے۔ آنحضرت ﷺ آخری نبی اس معنی سے ہیں کہ اب تمام انعامات جس میں نبوت بھی داخل ہے حاصل کرنے کا آخری ذریعہ آنجناب ﷺ کی ذات با برکات ہے **ملخصاً**۔ (خاتم النبیین کتب خانہ احمدیہ قادیان ص ۸)

قادیانی کی یہ تقریر بالکل تحذیر الناس کی ص ۳ کی عبارت کا پرچہ ہے۔

7۔میں ایمان لاتا ہوں اس پر کہ ہمارے نبی محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور ہماری کتاب قرآن کریم ہدایت کا وسیلہ ہے اور میں ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ ہمارے رسول آدم کے فرزندوں کے سردار اور رسولوں کے سردار ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا۔ (ترجمہ آئینہ کمالات اسلام)

8۔میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب کو مانتا ہوں جو قرآن و حدیث کی رو سے مسلمہ الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوگئی۔

(تبلیغ رسالت جلد ۲ ص ۲)

یہ عبارات قادیانی مذہب سے منقول ہیں۔ قادیانی مرزا اور اس کے اذناب کی اس قسم کی عبارات بیسیوں پیش کی جا سکتی ہیں مگر اس کے باوجود خاتم النبیین کے معنی میں تحریف کرتے ہیں اور محمد قاسم نانوتوی کی طرح ختم ذاتی، ختم مراتب اور افضل الانبیاء وغیرہم کے خود ساختہ معنی کرتے ہیں۔'' (التنویر لدفع ظلام التحذیر یعنی مسئلہ تکفیر ص 37 تا 40)

''ان دیوبندیوں نے ہی مرزا صاحب کے لئے میدان صاف کیا''

مولوی غلام علی قادری اوکاڑوی صاحب دیوبندی حضرات کے خلاف فردِ جرم لگاتے ہوئے گویا ہوتے ہیں۔ مسلمانو! حقیقت یہ ہے کہ ان دیوبندیوں ہی نے مرزا قادیانی کے لئے میدان صاف کیا تھا۔ انہوں نے اپنی تمام تر قوت نانوتوی صاحب میں صرف کر دی اور صریح الفاظ میں یہ کہہ دیا کہ اگر بالفرض حضور علیہ السلام کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آتا۔ دیوبندی منصفو! یہی کچھ مرزا اور اس کے متبعین کہہ رہے ہیں'' (التنویر لدفع ظلام التحذیر یعنی مسئلہ تکفیر ص 41,40)

''اگر ختم نبوت کی ایک تفسیر پر بانی جماعت احمدیہ کافر تو بانی دیوبند اسی تفسیر پر حجۃ الاسلام کیسے؟؟'' مولوی عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری

ممتاز بریلوی مولوی عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری اس ساری کہانی کو''دیوبندی گورکھ دھندا'' لکھتے ہوئے درج ذیل تبصرہ فرماتے ہیں۔

''☆جب دیوبندی حضرات مرزا جی کی عقیدہ ختم نبوت پر تکفیر کرتے ہیں تو نانوتوی صاحب کی بھی تکفیر کیوں نہیں کرتے جب کہ عقیدہ مشترک ہے۔

☆اگر نانوتوی صاحب نے کفر نہیں کیا تو مرزا صاحب کو دیوبندی حضرات کافر کیوں کہتے ہیں؟؟

☆چونکہ ختم نبوت کے نانوتوی صاحب اور مرزا صاحب ایک جیسے مخالف ہیں اس لئے علمائے اہل سنت دونوں کی تکفیر کرتے ہیں لیکن دیوبندی حضرات مرزا صاحب کی تکفیر کے بارے میں اتفاق کرتے ہیں اور نانوتوی کی تکفیر پر لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک عجیب معاملہ ہے کہ قادیان کا رہنے والا ختم نبوت کا انکار کرے تو دیوبندی حضرات بھی اس کی تکفیر پر متفق لیکن نانوتہ کا باشندہ عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرے تو دیوبندی حضرات کے نزدیک وہ کافر ہونے کی بجائے حجۃ الاسلام قرار پاتا ہے یہ کیا دھرم ہے۔

(التنویر لدفع ظلام التحذیر یعنی مسئلہ تکفیر ص41)

دیوبندی احمدیوں کے مخالف کیوں؟۔مولانا اوکاڑوی

ص 41 پر مولوی غلام علی صاحب نے دیوبندیوں کی ختم نبوت کے نام پر بہت سی تحاریک کا بھی زیر عنوان۔دیوبندی مرزائیوں کے کیوں مخالف ہیں؟۔جائزہ لیا ہے

''اب دیوبندی مرزائیوں کے اس لئے مخالف ہیں کہ اجرائے نبوت کے لئے میدان تو انہوں نے صاف کیا تھا اور دعویٰ قادیانی نے کرلیا۔ چنانچہ قادیانی بھی اپنی کتب و رسائل میں دیوبندیوں کو ان عبارات سے خاموش کرا دیتے ہیں کہ جب نانوتوی صاحب کے نزدیک جس کو تم پیش خویش بہت کچھ مانتے ہو اس کے نزدیک حضور علیہ السلام کے بعد نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آتا تو مرزا صاحب نے کیا قصور کیا ہے۔ ہاں تم نے حضور کے بعد نبی کا پیدا ہونا ممکن کہا اور مرزا صاحب نے بالفعل نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ مگر مرزا صاحب بھی اپنے آپ کو مستقل بالذات اور حقیقی نبی نہیں مانتے بلکہ مجازی،عرضی،بروزی ظلی نبی ہونے کے دعویدار ہیں۔''

(التنویر لدفع ظلام التحذیر یعنی مسئلہ تکفیر ص41)

پورے عالم اسلام میں صرف برصغیر میں ہی انجمن تحفظ ختم نبوت بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی مجھے جواب دینے کی ضرورت نہیں یقیناً ایک کا نفاق دوسرے کے فسوق کا پول کھول رہا ہے۔فاعتبروا یا اولی الابصار۔

***

ختم نبوت اور انگریز

یعنی اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

تحریر۔ ابوارحم علی

مولوی احمد رضا خان صاحب نے حرم میں دیوبندی حلقہ کے جس حصے پر ضرب لگائی تھی آنے والے دنوں میں محققین بریلویت نے اسی پر مشق ستم جاری رکھی اور یوں تحذیر الناس کی الاسٹک کا ایک سرا کھینچ کر انگریز انٹیلی جنس اور ڈپٹی کمشنر بٹالہ سے باندھ دیا تو دوسرا بانی جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام سے چنانچہ مشہور بریلوی عالم دین صاحبزادہ محمد شوکت علی چشتی نظامی ایم۔اے بانی مرکزی جماعت غریب نواز پاکستان نے جامعہ مسجد توکلیہ فیصل آباد سے تحذیر الناس کے پس منظر کو اس طرح سے بیان فرمایا۔

''(1869 میں انگریزوں نے ایک کمیشن لندن سے ہندوستان بھیجا تا کہ وہ انگریز کے متعلق مسلمانوں کا مزاج معلوم کرے اور آئندہ کے لئے مسلمانوں کو رام کرنے کے لئے تجاویز مرتب کرے) اس (کمیشن کی) رپورٹ کے مطابق انگریزوں کو یقین ہو گیا کہ جب تک کسی شخص کو نبوت کے مقام پر فائز نہیں کرا دیا جاتا ہم اپنے پروگرام میں کلی طور پر کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔لہٰذا کسی شخص کو نبوت کے مقام پر فائز کرنے سے قبل راستہ ہموار کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو اس خدمت کو دارالعلوم دیوبند انڈیا کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی نے جمیع مسلمانوں کے عقائد و نظریات کے خلاف خوب نبھایا اور اپنی تحریر سے نئی نبوت کی داغ بیل یوں''ڈال دی''غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا۔ بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور نبی ہو جب آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہے گا''تحذیر الناس''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبویؐ بھی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''

(تحذیر الناس،صفحہ 26)

بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنا چاہئیں تا کہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ سب سے آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔'' (تحذیر الناس،صفحہ 3)

مذکورہ عبارت ثابت کر رہی ہے۔اہل فہم وہی لوگ ہیں جو خاتم النبیین کے معنی

آخری نبی نہیں مانتے ان میں صرف قاسم نانوتوی...ہیں فرنگی حکومت نے خودساختہ نبوت کا راستہ ہموار کرلیا۔" (مدلل تقریر مولفہ الحاج میاں محمد شوکت علی چشتی نظامی، صفحہ 57-56 ناشر شعبہ نشرواشاعت مرکزی جماعت رضائے غریب نواز فیصل آباد)

"افتخار قادریت" "شمع بزم رضویت" عندلیب بوستان مصطفیٰ جیسے عظیم خطابات کے حامل بریلوی عالم دین جناب ضیاء اللہ صاحب اس الاسٹک کے سرے کو تھوڑا سا اور پیچھے کھینچتے ہوئے 1830ء سے بھی آگے نکل گئے چنانچہ آپ کی تحقیق کے مطابق دیوبندیوں نے اس "گھناونے" کام کے لئے انگریزوں سے ملکر بہت لمبی چوڑی پلاننگ کی۔ چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں۔

"سرولیم ہنٹر کی رپورٹ اور تجویز اور پادری صاحبان کی تجویز کو ذہن نشین رکھ کر اور بعدازاں سید احمد بریلوی اور مولوی اسمعیل دہلوی نے نام نہاد جو تحریک چلائی اس کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ انگریزوں نے سب سے پہلے ان دوحضرات کو اپنے مشن میں کامیابی کے لئے چنا۔ دہلی کی جامع مسجد میں سکھوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دینے والے اسمعیل دہلوی تھے۔ پادریوں کی پیری مریدی کے سلسلہ والی تجویز اسی اسمعیل دہلوی نے سرانجام دینے کا بیڑہ اٹھایا۔ کیونکہ اسمعیل دہلوی نے اپنے آپ کو سید احمد کا مرید ظاہر کرنا شروع کر دیا اور پیری کا چکر چلایا۔ اس سلسلہ میں ایک کتاب صراط مستقیم کے نام سے لکھ دی تاکہ انگریز کو پورا پورا یقین ہو جائے۔

(نجد سے قادیان براستہ دیوبند، صفحہ 62، ناشر قادری کتب خانہ سیالکوٹ از ضیاء اللہ قادری)

بریلوی طنز پر دیوبندی علماء کا اپنے بانی سے انحراف بلکہ طعن

رانا خلیل احمد بریلوی مشہور بریلوی ویب سائٹ www.islamimehfal میں زیرعنوان "تحذیرالناس کے دفاع کے تعاقب میں" انکشاف کرتے ہیں۔

"قاسم نانوتوی نے حضور ﷺ کے لئے نبوت بالذات اور باقی انبیاء کے لئے بالعرض نبوت کا قول کیا۔ یعنی باقی انبیاء کے لئے ظلّی نبوت کا قول کیا۔ وہ لکھتا ہے کہ "غرض اور انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل اور عکس محمدی ہے کوئی کمال ذاتی نہیں" تحذیر الناس، صفحہ 38 اس پر مولوی محمد انور شاہ کشمیری دیوبند نے اپنے بانی پر قرآن میں زیادتی کا الزام لگاتے ہوئے اور طعن کرتے ہوئے لکھا کہ نبوت بالذات اور بالعرض کی تقسیم قرآن پر زیادتی اور محض اتباع ہوا ہے۔ (یعنی خواہش نفسانی کی پیروی) (خاتم النبیین صفحہ 38) اور آپ نے "عقیدۃ الاسلام" صفحہ 206 پر اس تقسیم کو ناجائز قرار دیا ہے۔"

"فیض الباری جلد 3، صفحہ 333 پر انہوں نے نانوتوی کی تشریح اثر ابن عباس کو خلاف قرآن ظاہر کیا ہے اور نانوتوی پر مالیس لك به علم جس چیز کا تجھے علم نہیں میں دخل دینے کا طعن کیا ہے۔"

دیوبندی مناظر محمد امین صفدر اوکاڑوی بھی مولانا قاسم اور قاری طیب نانوتوی کے ختم نبوت کے معنی نبوت بخش پر طعن کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اگر کوئی کہے کہ میں آپ کو خاتم النبیین تو مانتا ہوں مگر خاتم النبیین کا معنی نبی گر ہے یعنی آپ ﷺ مہریں لگا لگا کر نبی بنایا کرتے تھے تو یہ بھی کفر ہے"

(تحریر نگار رانا خلیل احمد بریلوی مشہور بریلوی ویب سائٹ www.islamimehfal میں زیر عنوان "تحذیر الناس کے دفاع کے تعاقب میں)

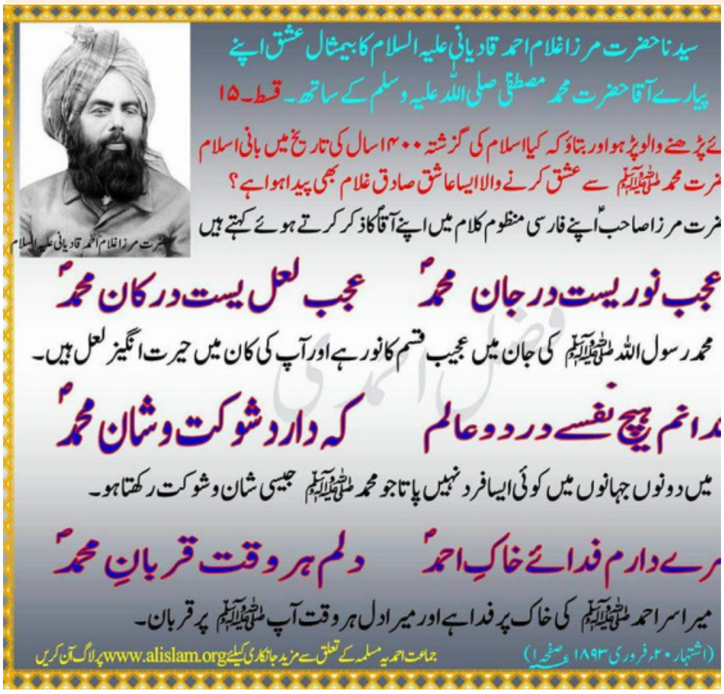
مقدمہ بہاولپور اور دیوبندی پارسل

مشہور تاریخی مقدمہ بہاول پور میں عدالت کے حکم پر دیوبندی علماء کا ایک وفد دیوبند سے بلوایا گیا۔ کیوں بلوایا گیا؟ اس کا پس منظر بریلوی اور دیوبندی اپنے اپنے انداز سے پیش کرتے ہیں دونوں پیش ہیں۔

دیوبندی نقطہ نظر

پروفیسر خالد محمود مانچسٹروی نے کئی جلدوں پر مبنی ایک ضخیم کتاب "مطالعہ بریلویت" کے نام سے لکھی ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ جب بہاول پور میں ایک احمدی خاوند اور غیر احمدی بیوی کے درمیان طلاق کا مسئلہ پیش تھا تو بریلوی مولوی غلام محمد گھوٹوی کی عدالت سے فرمائش پر کہ ختم نبوت کی تشریح کے لئے دیوبند سے وفد بلایا جائے۔ جو نہ صرف دیوبندیت کی فتح تھی بلکہ مولوی احمد رضا خان کے دیوبندیوں کے خلاف فتاویٰ تکفیر کی دھجیاں بکھیرنے والی بات بھی تھی۔ مولوی خالد صاحب کے الفاظ یہ تھے۔

"بہاول پور کے مشہور مقدمہ مرزائیت محدث العصر حضرت مولونا انور شاہ صاحب اور مناظر اسلام مولانا محمد شفیع کو عدالت میں شہادت دینے کے لئے آپ نے



ہی دیوبند سے بلوایا تھا۔حضرت مولانا گھوٹوی نے ان اکابرین دیوبند کا جس حسن عقیدت سے استقبال کیا اس نے مولانا احمد رضا خان کے فتاویٰ تکفیر کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں" (مطالعہ بریلویت ص166 بحوالہ محاسبہ دیوبندیت ص448)

بریلوی عالم دین جناب محمد حسن رضوی صاحب اس حوالے کو درج کر کے بتاتے ہیں کہ کیوں آخران دیوبندیوں کو ہی ختم نبوت کی تشریح کے لئے بلوایا گیا۔

"اب سنئے اصل واقعہ کہ کیوں ان دیوبندی مولویوں کو دیوبند سے بہاولپور بلوایا گیا۔ واقعہ یہ ہے کہ سابق ریاست بہاولپور میں ایک مسلمان عورت کا کاوند مرزائی ہوگیا تھا۔اس پرعورت نے عدالت میں شوہر کے ارتداد کی وجہ سے فسخ نکاح کی درخوست دے دی۔مقدمہ عدالت میں دائر ہوا اس واقعہ پر قادیانیوں نے بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی کی تحذیرالناس۔امدادالفتاویٰ اور تذکرۃ الرشید وغیرہ کتب کا سہارا لے کر...خودکو مسلمان ثابت کرنے لگے اور کہا گیا کہ خاتم النبیین کا جو معنیٰ،مفہوم مولانا قاسم نانوتوی کہتے ہیں وہی مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں تو ہم کافر ومرتد کیوں؟؟ ہمیں تھانوی صاحب اور گنگوہی صاحب نے اپنی کتابوں کے پہلے ایڈیشنوں میں مسلمان مانا ہے صرف فسق کا فتویٰ دیا ہے اس لئے عورت کا نکاح کیوں فسق کیا جائے؟

اس لئے مولانا گھوٹوی صاحب نے نہیں بلکہ عورت کے وارثوں نے مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی وغیرہ کو بلوا کر مجبوراً اُن سے کہلوادیا کہ ہم بھی ختم نبوت کو مانتے ہیں اور منکر ختم نبوت مرتد ہے اور مرتد سے نکاح فاسد ہو جاتا ہے ویسے بھی مولوی انور شاہ کشمیری نے فیض الباری میں جلد 3 ص 333، 334 پر تحذیرالناس کے پیش کردہ جدید معنوں پر شدید تنقید کی ہے اور جس کو یہ مفتی اعظم محمد شفیع کہتے ہیں اس نے بھی ہدیۃ المہدین ص 21 اور ص 35 پر تحذیرالناس کے برعکس معنی کئے ہیں۔ان حالات میں ورثاء نے مرزائیوں کے اثر کو زائل کرنے کے لئے دیوبند کے اُن مولویوں کا پارسل منگوایا تھا۔(جوبانی دیوبند کی ختم نبوت کی تفسیر سے متفق نہ تھے۔)

(محاسبہ دیوبندیت ص450 مصنفہ مولوی محمد حسن علی رضوی ناشر ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور)

مولانا قاسم نانوتوی دوبارہ کیوں مسلمان ہوئے

مشہور بریلوی مناظر مولوی محمد حسن قادری رضوی نے ایک ضخیم کتاب بعنوان" اکابر دیوبند اپنے آئینہ میں۔دیوبندی شاطر اپنے منہ کافر"لکھی ہے اور اس میں ایک حیرت انگیز انکشاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے یہ انکشاف کیا کہ تحذیرالناس کے کفر سے مولانا نانوتوی کلمہ پڑھ کر دوبارہ مسلمان ہو گئے تھے تھانوی صاحب کی زبانی سنئے لکھتے ہیں۔

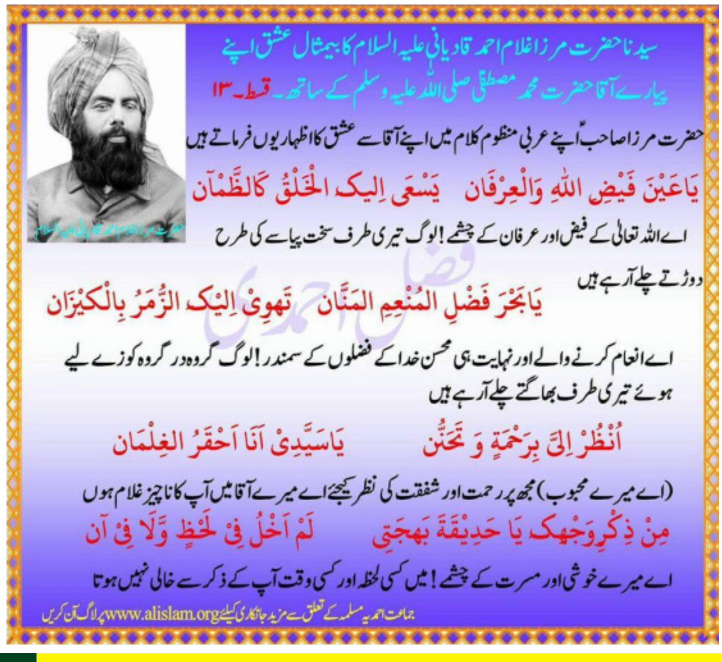
تحذیرالناس کی وجہ سے جب مولانا (نانوتوی) پرفتوے لگے تو جواب نہیں دیا بلکہ یہ فرمایا کہ کافر سے مسلمان ہونے کا طریقہ بڑوں سے یہ سنا ہے کہ کلمہ پڑھنے سے کوئی مسلمان ہوجاتا ہے تو میں کلمہ پڑھتا ہو۔

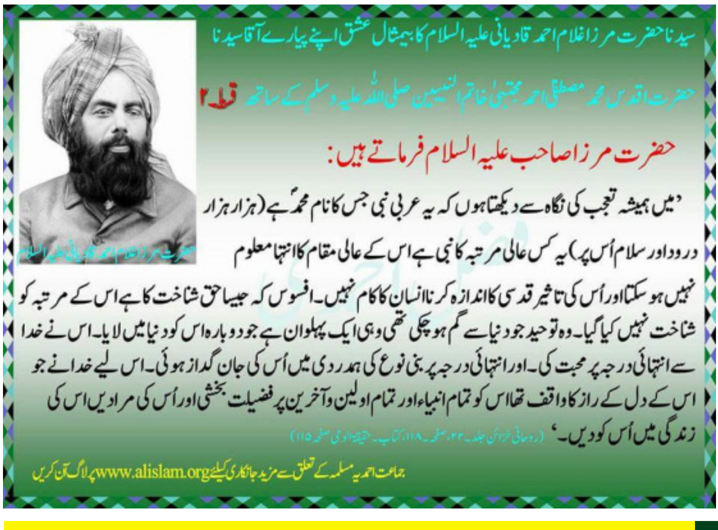
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(الافاضات الیومیہ جلد ۴ ص ۲۹۴ زیر ملفوظ نمبر ۸۶۷)("اکابر دیوبند اپنے آئینہ میں...دیوبندی شاطر اپنے منہ کافر"مصنفہ مولوی محمد حسن قادری رضوی ص ۸۶۷)

اب بتائیے مولوی فضل الرحمٰن صاحب اور دیوبندی حضرات کا بتنا ہے کہ نہیں بتنا کہ وہ کہیں کہ اگر سمندر کی تہہ میں دو مچھلیاں بھی لڑتی ہیں تو ان میں احمدیوں کا ہی ہاتھ ہے۔وہ بریلویوں کے اس طنزیہ جال سے نکلنے کے لئے ایسی انجمنیں نہ بنائیں تو اور کیا کریں جنہوں نے انہیں دوہری مصیبت میں ڈالا ہوا ہے۔یعنی اپنے بڑوں کی ختم نبوت کی تفسیر مان لیں تو سیاست بھی گئی اور فرقہ بھی گیا اس لئے ایک ہی حل ہے بھاگتے جاواور احمدیت پر الزام لگاتے جاؤ۔

***





آہستہ بولو کہیں احمدی سن نہ لیں

تحریر۔سی اے بھٹی

مولوی احمد رضا خاں صاحب نے حسام الحرمین شائع کی تو جواب میں دیو بندیوں کی طرف سے کئی کتب لکھی گئیں۔

1۔المہند علی المفند۔ 2۔الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب۔

3حسام الحرمین اورعقائد علمائے دیو بند۔ 4۔فیصلہ کن مناظرہ

5۔انکشاف حق۔

اخفائے حق کی نادرالوقوع جسارت

وہ جیسے ایک شاعر کہتا ہے۔

ہمیں بھی تھی اس عہد کے انجام سے دلچسپی
کیونکہ اس نے میرا بھی ادھار دینا تھا

سو میں نے بھی اس کتاب کا مطالعہ کیا اور ختم نبوت پر ان دونوں فرقوں کی گھریلو لڑائی کا مشاہدہ کرنے کی کوشش کی۔ یوں تو جماعت احمدیہ کی دشمنی میں یہ دونوں گروپ یک زبان ہیں۔ 1953ء کے فسادات ہوں یا 1974ء کی قتل وغارت۔سوشل بائیکاٹ کا ظالمانہ طریق ہو یا اسمبلی کی طاقت کے زور پر احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا فیصلہ یہ دونوں گروپ شانہ بشانہ جماعت احمدیہ کے خلاف زہر اگلتے نظر آتے ہیں بلکہ ایک دوسری کی ماتحتی میں کام کرتے نظر آتے ہیں۔یعنی مذہبی دنیا کا یہ عجیب حیرت انگیز واقعہ ہے کہ حسام الحرمین لکھتے ہیں اور دیو بندیوں کو منکر ختم نبوت سمجھتے ہیں 1953ء کی تحفظ ختم نبوت تحریک میں دیو بندیوں کی نیابت میں بریلوی مولوی تحریک چلاتے ہیں اور ملکر ملک میں احمدیت کے خلاف طوفان اٹھا دیتے ہیں اور ہر قصبہ ہر گاؤں میں احمدیوں کو منکر ختم نبوت قرار دیتے ہوئے عظیم فسادات کروا کر ملک کو پہلے مارشل لاء میں جھونک دیتے ہیں ان فسادات کے دوران نعرہ لگاتے ہیں کہ ملک میں صرف ایک ہی منکرین ختم نبوت ہیں اور وہ ہیں احمدی لیکن جب وہ فسادات گزر جاتے ہیں تو پھر چیخنے چلانے لگتے ہیں کہ ”اگر قادیانی جماعت کو منکر ختم نبوت کہنا امر واقعہ ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس انکار کی بنیاد پر دیو بندی جماعت کو بھی منکر ختم نبوت نہ قرار دیا جائے۔“

”اسلامی دنیا کا جو الزام قادیانی جماعت پر ہے وہی الزام دیو بندی جماعت پر بھی عائد کیا جائے۔“ (زیروزبر،مولانا ارشد القادری صفحہ 126)

اخفائے حق کی نادرالوقوع جسارت

بریلوی حضرات کے بعد جب دیو بندیوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو وہ بھی ایسی ہی نادرالوقوع حرکات میں مصروف نظر آتے ہیں چنانچہ مندرجہ بالا کتاب ”حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ“ اس کی روشن مثال ہے۔

مولوی الیاس گھمن صاحب نے پوری ایک صدی کے بریلوی مولویوں کے اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کی ہے اور اپنے خیال میں دیو بندیوں پر لگے۔ختم نبوت کے انکار کے الزام کا کافی وشافی جواب دے دیا ہے یعنی وہ فرماتے ہیں کہ بریلوی حسام الحرمین میں ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ تحذیر الناس کے ختم نبوت والے معنی تو احمدیوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور یوں دیو بندیوں اور احمدیوں کے ختم نبوت کی تفسیر یکساں ہے۔اور پھر اس کا جواب وہ یہ نہیں دیتے کہ دیو بندی اور احمدی موقف و ترجمہ یکساں نہیں ہے بلکہ وہ پوری صدی کے بریلوی مولویوں کو نقل کر کے کہتے ہیں کہ تمہارے اکابرین کا موقف کون ساجدا ہے ان کا بھی تو یہی موقف ہے اور اگر ہمارے اکابرین احمدیت کے مؤیّد ہیں تو پھر تمہاری اکابرین بھی مؤیّد ہیں اور یوں وہ 1974ء کو قومی اسمبلی کے فیصلے کے پس منظر کے برعکس نہ صرف خود اپنی منافقت سے پردہ اُٹھاتے بلکہ بریلوی حضرات کی منافقت کو بھی طشت از بام کر دیتے ہیں ہوتے ہیں بلکہ بریلویوں کو بھی کر دیتے ہیں۔اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اس روشن کڑی دوپہر میں دونوں ایک دوسرے کو بھی کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو مشورہ بھی دے رہے ہیں کہ آہستہ بولو۔آہستہ بولو کہیں احمدی سن نہ لیں۔

تحذیر الناس سے حسام الحرمین تک اور فیضان ختم نبوت پر جماعت احمدیہ کی عارفانہ تفسیر

تحذیر الناس حضرت مولانا قاسم نانوتوی صاحب کی تحریر ہے جو انہوں نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے دعویٰ مہدویت ومسیحیت سے قبل تحریر فرمائی۔(مولانا نانوتوی 1822 تا 1880)اس میں کیا لکھا ہے اور کیوں لکھا ہے وہ اسی دیو بندی مولوی صاحب کی زبانی سنتے ہیں۔

تحذیر الناس کا تعارف

مولوی الیاس گھمن صاحب فرماتے ہیں کہ:

’’ہوا یہ کہ ہندوستان میں بعض حضرات کی طرف سے حدیث ابن عباسؓ کی تردید اور انکار ہونے لگا اور وہ حدیث و اثر یہ ہے کہ زمینیں سات ہیں اور ہر زمین میں تمہارے نبی کی طرح نبی تمہارے آدم کی طرح آدم اور تمہارے نوح کی طرح نوح اور ابراہیم تمہارے ابراہیم کی طرح۔ اور عیسیٰ تمہارے عیسیٰ کی طرح موجود ہیں۔ اس اثر و حدیث کو چونکہ علماء امت نے صحیح قرار دیا ہے اس لئے حضرت حجۃ الاسلام نے لوگوں کو اس حدیث کے انکار سے بچانے کے لئے ایک کتاب لکھی جس کا نام ’’تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس‘‘ رکھا۔‘‘ (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 115-114)

بھائی آہستہ بولو کہیں احمدی سن نہ لیں

تحریر کے اس حصے میں بریلوی مولویوں کے اعتراضات اور دیوبندی صاحب کے جواب اور اسی تناظر میں جماعت احمدیہ کا موقف پیش کر کے اُس جارحانہ ننگی منافقت کی نشاندہی کرنا چاہوں گا جو آج ان دونوں گروہوں کا طرہ امتیاز بنی ہوئی ہے۔ دونوں کس دیدہ دلیری سے مشترکہ پریس کانفرنسز کرتے ہیں اور پیٹ بھر کر جماعت احمدیہ کو گالیاں دیتے ہیں۔ اور فخریہ اعلان کرتے ہیں کہ آج 72 فرقوں نے مشترکہ طور پر جماعت احمدیہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا ہے اور جب اس سارے سیاسی دنگل یا سیاسی Show کو ختم کر کے اپنے محلے کی اور اپنے مسلک کی مسجد میں واپس جاتے ہیں تو سب سے پہلا نعرہ ہی یہ لگاتے ہیں۔ ’’دیوبندی وہابی منکرین ختم نبوت اور گستاخان رسول ہیں۔‘‘

بریلوی بھائیو مان لو تحذیر الناس سچی ہے یا پھر ہم سب کافر ہیں۔

مولوی الیاس گھمن صاحب نے صفحہ 129 پر اعتراض نمبر 6 کے تحت جو بریلوی اعتراضات اور اپنے جوابات داخل کئے وہ مکمل طور پر درج کئے دیتا ہوں۔

’’اعتراض نمبر 6: آپ کا عقیدہ احمدیوں کے لئے مفید ہے۔

حجۃ الاسلام پر اعتراض کرتے ہوئے سید تبسم شاہ بخاری صاحب لکھتے ہیں:

قرآن حکیم نے جب خاتم النبیین فرمادیا تو آیت آپ کے آخری نبی ہونے میں نص قطعی ہوگئی۔ آخری نبی کا معنی خود حضور ﷺ نے بتایا صحابہ کرام تابعین اور تمام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ ایمان اسی پر رہا اور اسی پر رہے گا۔ جملہ ائمہ کرام مفسرین و محدثین نے قرآن و حدیث کی روشنی میں یہی بتایا کہ خاتم بمعنی آخری نبی ہے اسی پر اجماع ہے۔ اور اس پر تواتر ثابت ہے۔ اس معنی میں نہ کوئی تاویل مانی جائے گی نہ کوئی تخصیص بلکہ تاویل و تخصیص کرنے والا بھی خارج از اسلام ہوگا اور سمجھ بوجھ کر بھی ایسے کافر کے کفر میں شک کرنے والا اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ (ختم نبوت اور تحذیر الناس، صفحہ 23)

دوسری جگہ لکھتے ہیں: انقطاع نبوت کا انکار اور تکمیل نبوت کا اقرار یہ عقیدہ قادیانیت کے لئے بہت مفید ہے۔ (ختم نبوت اور تحذیر الناس، صفحہ 112)

اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

1۔ اس لفظ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کے علاوہ کوئی اور لینا کفر ہے۔

2۔ ایسے کفر کو جو کفر نہ کہے وہ بھی کافر۔

3۔ اس کا معنی تکمیل نبوت کرنا، انقطاع کا نہ کرنا قادیانیت کو مفید ہے۔

اور اس معنی میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں ہوسکتی۔ پھر تو والد احمد رضا خان صاحب بھی مؤید قادیان تھے۔

القصہ دیکھیے: بانی بریلوی فاضل بریلوی نے اپنے والد کی کتاب الکلام الاوضح کی تعریف و توصیف کی اور اسے علوم کثیرہ پر مشتمل کہا ہے۔

(دیکھیے الکلام الاوضح صفحہ...)

اسی میں لکھا ہے: جو اس لفظ کو بموجب قرأت عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے خاتم النبیین بفتح تا پڑھیں تو ایک اور خاصہ آپ کا ثابت ہوتا ہے۔ کہ سوا آپ کے یہ لقب بھی کسی کو حاصل نہ ہوا۔ مہر سے اعتبار بڑھتا ہے۔ اور آپ کے سبب سے پیغمبروں کا اعتبار زیادہ ہوا اور مہر سے زینت ہوتی ہے اور آپ انبیاء کی زینت ہیں۔ (الکلام الاوضح، صفحہ 202)

اس لفظ کا معنی صرف آخری نبی نقی علی خان بھی نہیں مانتا بلکہ اس کا معنی انبیاء کی نبوت پر مہر لگانے والا کیا ہے۔ تو یہ بھی نص قطعی کا منکر، اجماع اُمت کا منکر، اس معنی میں تاویل کرنے والا ہے۔ لہٰذا کافر ہوا اور پیچھے گزر چکا کہ جو کسی کفر کی تحسین کرے وہ بھی کافر ہے۔ لہٰذا فاضل بریلوی بھی گیا۔ اس لئے تبسم صاحب ذرا قدم پھونک پھونک کر رکھیے۔ آگے دیکھیے۔

’’پھر تو پیر جماعت علی شاہ کے بیٹے، مولوی صادق قصوری پیر کرم علی شاہ صاحب یہ سب بزرگان بھی مؤید قادیان ہیں‘‘

پیر جماعت علی شاہ کے بیٹے سید محمد حسین شاہ جماعتی لکھتے ہیں:

جن اوصاف حمیدہ، اخلاق جمیلہ شمائل حسنہ، فضائل برگزیدہ مکارم اخلاق سے انبیاء کرام خالی تھے۔ وہ سب کے سب حضور ﷺ میں پائے جاتے ہیں اور آپ ہر طرح سے کامل و مکمل ہے۔ ختم نبوت کے یہی معنی ہیں کہ نبوت آپ کے ذریعے سے تکمیل کو پہنچ گئی۔ (افضل الرسل ﷺ، صفحہ 130)

اس کو مدون کیا ہے آپ کے جید عالم مولوی صادق قصوری نے اس پر مقدمہ پیر کرم شاہ صاحب نے لکھا ہے: تو یہ سب قادیانیوں کی تائید کرنے والے اور ختم نبوت کے

اجماعی معنی اور قطعی معنی سے ہٹ کر معنی کرنے والے ہیں۔ یہ بھی بقول آپ کے سب کافر۔ اگر کوئی بریلوی اب ان کی تعریف وتحسین کرے گا وہ بھی آپ کے بقول کافر جا ٹھہرا۔ آگے آیئے:

''پھر تو مولانا محمد ذاکر صاحب خلیفہ مجاز خواجہ ضیاء الدین سیالوی بھی مؤید قادیان ہیں''

مولانا محمد ذاکر صاحب خلیفہ مجاز خواجہ ضیاء الدین سیالوی کی ادارت میں چھپنے والے رسالے میں ہے۔ ختم نبوت سے مراد قطع نبوت یا انقطاع رسالت نہیں بلکہ تکمیل نبوت و ابدیت رسالت ہے۔ یعنی نبوت اس کارگہ حیات میں اپنے تمام ارتقائی منازل طے کر کے جس نقطہ عروج پر پہنچی اس کا نام جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔

(الجامعہ نومبر دسمبر 1961ئ، جلد نمبر 13، شمارہ نمبر 4، صفحہ 10)

کیا مولانا ذاکر صاحب جو خواجہ قمر الدین سیالوی کے اخص الخواص لوگوں سے تھے۔ وہ بھی قادیانی نواز ہیں کیا انہیں آپ کافر کہیں گے۔ اگر نہ کہیں پھر بھی جاتے ہیں اور اگر کہیں تو پھر بھی۔ سوچ لیں۔ مشورہ کر کے جواب دیں آپ کو قیامت تک کی مہلت ہے جو الزامات جناب آپ مولانا نانوتوی پر لگا رہے تھے وہ سب کے سب آپ کے گھر میں ملتے ہیں۔ پہلے اپنے گھر کی فکر کیجئے۔ پھر باہر۔

(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 129 تا صفحہ 132)''

جماعت احمدیہ کی فیضان ختم نبوت پر عارفانہ تشریح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ختم نبوت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 1)

''تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطہ پر آکر جو ہمارے سید و مولیٰ ﷺ کا وجود تھا کمال کو پہنچ گئیں۔'' (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 81-80)

'بلا شبہ ہمارے نبی ﷺ روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے بلکہ حقیقی آدمی وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بار و بر نہ رہی اور ختم نبوت آپ پر نہ صرف زمانہ کے تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے۔ اور چونکہ آپ صفات الٰہیہ کے مظہر اتم تھے اس لئے آپ کی شریعت صفات جلالیہ و جمالیہ دونوں کی حامل تھی۔''

(لیکچر سیالکوٹ، صفحہ 7-4، طبع اول)

مولوی الیاس صاحب، صفحہ 132 پر اعتراض نمبر 8 کے تحت درج کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اعتراض نمبر 8: یہ کہنا کہ آپ جناب آدمؑ سے پہلے ہی خاتم الانبیاء تھے یہ قادیانیہ، دیوبندیہ کا مؤید ہے۔ غلام نصیر الدین سیالوی لکھتا ہے: بعض حضرات یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ سرکار علیہ السلام نے فرمایا: انی عند اللہ لمکتوب خاتمہ النبیین و آدم لمنجدل فی طینتہ۔ اس کے بارے میں گزارش ہے کہ اس حدیث سے استدلال درست نہیں کیونکہ اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی ہے تو آپ خاتم الانبیاء کیونکر ہو سکتے ہیں اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے متصف تھے۔ تو پھر بعد میں ایک لاکھ 24 ہزار انبیاء کیسے مبعوث ہوئے۔ اس طرح تو پھر نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا کہ اگر بعد زمانہ نبوی کوئی اور نبی آ جائے گا تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ نیز دیگر انبیاء علیہم السلام صرف علم الٰہی میں نبی تھے بالفعل نہیں ہے۔ تو پھر سرکار علیہ السلام ان سے آخری کیسے ہو گئے۔ آخری نبی ہونے کا مطلب تو یہ ہے کہ سارے انبیاء علیہم السلام کے بعد نبوت کا عطا ہوا اور اس ہستی کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ (تحقیقات، صفحہ 393، 394)

اس سے چند باتیں ثابت ہوئیں۔

1۔ گر نبوت آپ کو سب سے پہلے ملنا مانی جائے تو آپ خاتم النبیین نہیں ہو سکتے۔

2۔ اگر آپ کو شروع سے ہی یعنی تخلیق آدم سے پہلے ہی سے ختم المرسلین مانا جائے تو پھر مولانا نانوتوی کا کلام درست ہو جائے گا۔ بالفاظ دیگر اس کا اور مولانا نانوتوی کا نظریہ ایک جیسا ہوگا۔

3۔ آخری نبی کا مطلب یہ ہے آپ کو نبوت سب کے بعد ملے۔

4۔ مفتی عبد المجید خان سعید نے غلام نصیر الدین سیالوی کے متعلق لکھا ہے کہ بیٹا اور اس کے توسط سے مولانا نا درست اور مؤید عقیدہ کفریہ نانوتو یہ بتا رہا ہے۔ (مسئلہ نبوت، صفحہ 30) یعنی یہ کہنا کہ اپ جناب آدم سے پہلے ہی خاتم الانبیاء تھے یہ غلام نصیر الدین سیالوی کے نزدیک عقیدہ کفریہ (قادیانیہ، دیوبندیہ) کا مؤید ہے تو پھر اگلے آنے والے سب علماء بھی کفر کے مؤید ہونے کی وجہ سے کافر ہوئے۔

پہلی اور تیسری بات تقریباً ایک ہی طرح ہے۔ ہم اس پر کلام کر کے آگے چلتے ہیں۔

پھر تو یہ درجن بھر بریلوی سرتاج علماء بھی مؤید قادیان ہیں۔ دیوبندی جواب جو نبوت آپ کو شروع ہی سے ملنا مانے وہ خاتم الانبیاء نہیں مان سکتا یا اس صورت میں آپ خاتم الانبیاء نہیں بن سکتے۔ تو وہ آدمی آپ کے فتوے سے ختم نبوت کا منکر ہوا تو پھر لیجئے: ان کتابوں کے مصنفین اور مؤیدین اور مصدقین جو تقریباً نصف صد سے زائد بریلوی اکابر علماء ہیں وہ سب ختم نبوت کے منکر ٹھہرے۔

1۔خلاصۃ الکلام	مولوی عطا محمد نقشبندی
2۔نبوت مصطفی ہر آن ہر لحظہ	پروفیسر عرفان قادری
3۔نبوت مصطفی اور عقیدہ اکابر علماء امت	مفتی نذیر احمد سیالوی
4۔تنبیہات	مولوی عبدالمجید خان سعیدی
5۔اہم شرعی فیصلہ	پیر محمد چشتی
6۔تجلیات علمی فی رد نظریات سلوی	مفتی محمود حسین شائق
7۔توضیحات	قاضی محمد عظیم نقشبندی
8۔نبی الانبیاء والمرسلین	سید ذاکر حسین شاہ سیالوی

یہ سب کے سب اس پر مصر ہیں کہ آپ علیہ السلام کو نبوت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ملی۔تو کیا یہ سب منکرین ختم نبوت ہیں؟ اگر ہیں تو بتائیں ورنہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے لعنت کا طوق آپ پر ہے۔دوسری بات یہ تھی کہ آپ علیہ السلام کو شروع ہی سے خاتم الانبیاء مان لینا مولانا نانوتوی کے کلام سے متفق ہونا ہے۔اب دیکھیے کیا ہوتا ہے:

آپ کے شارح بخاری مولوی محمود رضوی لکھتے ہیں:حضور نے فرمایا! خاتم الانبیاء اس وقت سے ہوں جب کہ آدم آب وگل میں تھے۔

(مسند احمد،ج4،صفحہ 127،دین مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،صفحہ 85)

بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی لکھتے ہیں کہ

''احمد اور بیہقی اور حاکم نے صحیح اسناد سے حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔میں رب تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا حالانکہ ابھی آدم علیہ السلام اپنے ضمیر میں جلوہ گر تھے۔''(مشکوۃ۔رسائل نعیمیہ،صفحہ 64)

مولوی عبدالاحد قادری لکھتے ہیں کہ:

حضرت عرباض بن ساریہ سلمی ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت خاتم النبیین تھا جب ابھی حضرت آدم علیہ السلام مٹی ہی تھے۔''　(رسائل میلاد مصطفی،صفحہ 258)

مولوی اشرف سیالوی لکھتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق وایجاد سے پہلے نبوت ورسالت اور خاتم النبیین کے منصب پر فائز تھے۔''

(ملخصاً نور الابصار،صفحہ 23-22،بحوالہ سندیلوی کا چیلنج منظور ہے)

کاظمی صاحب لکھتے ہیں حدیث کا مطلب یہی ہے کہ میں فی الواقع خاتم النبیین ہو چکا تھا نہ یہ کہ میرا خاتم النبیین ہونا علم الٰہی میں مقدر تھا۔(مسئلہ نبوت عند الشیخین،صفحہ 21)

سیالوی صاحب! آپ کا کیا پروگرام ہے۔یہ مولانا نانوتوی کے موافق تمہارے بزرگ ہوئے یا نہ اب ان کے کفر وایمان کا مسئلہ نہ رہا۔بلکہ تمہارے ایمان کا مسئلہ بن گیا اب بھی ان کو بزرگ مانتے ہو تو تم بھی گئے اور اگر ان کو بھی کافر مانو تو پھر تم سے ہو نہ سکے گا کہ باپ کو بھی کافر کہو۔''　(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ،صفحہ 132 تا 136)

خاتم کا لفظ لغوی اعتبار سے زبان عرب میں جن حقیقی یا مجازی معنوں کے لئے استعمال ہوتا ہے جماعت احمدیہ ان سب کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتی ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اِسی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مقام محمدیت میں منفرد ہیں آپ کے سوا کسی شخص کو یہ مقام حاصل نہیں ہے آپ خاتم النبیین ہیں اور روحانی رفعتوں کے لحاظ سے آپ آخری نبی ہیں۔آپ اُس وقت سے آخری نبی ہیں جس وقت ابھی آدم کو نبوت تو کیا انہیں یہ مادی وجود بھی عطاء نہ ہوا تھا۔غرض سب نبوتیں نبوت محمدیہ کے تحت حاصل کی گئی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی نبوت کی خاطر اور اسی مقام محمدیت کی خاطر ساری کائنات کو پیدا کیا تھا۔اس لئے جس طرح حضرت ابراہیم ؑ کی روحانی رفعت ساتویں آسمان تک پہنچنے کے باوجود ختم نبوت کے منافی نہیں ہے...حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ میرے روحانی فرزند یعنی علمائے باطن جو مجھ سے قرآنی علوم حاصل کر کے قرآن کریم کی شریعت کو زندہ اور تابندہ رکھیں گے اور ہر صدی میں آتے رہیں گے وہ بھی انہی انبیاء کی طرح ہیں جن میں سے کوئی پہلے آسمان تک پہنچا کوئی دوسرے پر کوئی تیسرے پر کوئی چوتھے ہر کوئی پانچویں پر کوئی چھٹے پر اور ایک ایسا بھی پیدا ہوگا جو انتہائی عاجزی اور عشق کے سارے مراحل طے کرنے کے بعد اور محبت کی انتہائی رفعتوں کو پالینے کی وجہ سے ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیم کے پہلو میں جا پہنچے گا اور سید ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں جگہ پائے گا۔''

آئین کا آرٹیکل نمبر 260

جنرل ضیاء الحق کی آمریت کے زمانے میں قانون میں ترمیم کر کے ہر مسلمان کہلوانے والے کے لئے ہر جگہ ہر ایک حلفیہ عبارت پر دستخط کرنا ضروری قرار دے دیا گیا۔چنانچہ بچوں کے سکول کا داخلہ فارم ہو یا شناختی کارڈ و پاسپورٹ کی دستاویز یہ تحریر آپ کو ضرور نظر آئے گی اور اس کے آخر پر حلفیہ اقرار کے ساتھ دستخط ضروری ہیں۔

''میں حلفیہ اقرار کرتا ہوں/کرتی ہوں کہ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہوں اور یہ کہ میں کسی ایسے شخص کا پیروکار نہیں جو

حضرت محمد ﷺ کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویدار ہو اور نہ ہی دعویدار کو پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا ہوں۔خلاصہ یہ کہ آنحضور ﷺ کلیۃً آخری نبی ہیں اور یہ سلسلہ آپ کی وفات کے ساتھ مکمل ختم ہو گیا اب دنیا میں کبھی نہ کسی کو نبی کہلوانے کا حق ہے اور نہ ماننے کا۔''

اب جب حضرت مولانا قاسم نانوتوی نے صفحہ 14 تحذیر الناس میں لکھا کہ

''بالفرض آپؐ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپؐ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔''

تو بریلوی حضرات فرماتے ہیں کہ چونکہ اب آپؐ کی وفات کے بعد ناممکنات میں سے ہے کہ دنیا میں کہیں نبی کا وجود ہو اس لئے ایسا فرض کرنا بھی فقرہ کفریہ ہے۔مولانا الیاس گھمن صاحب نے اس اعتراض کو نمبر 11 میں صفحہ 139 پر جگہ دی ہے مگر وہ اس اعتراض کا جواب دیتے دیتے صاف بتا گئے ہیں کہ اگر منافقت کی معراج دیکھنا ہو تو ہمارے اس عقیدے میں موجود ہے کہ کہاں انی عنداللہ مکتوب خاتم النبیین وآدم لمنجدل فی طینۃ جیسی حدیث پر بھی جرح کی جاری ہی ہے اور کہاں چار چار انبیاء کو آپؐ کی وفات کے بعد زندہ بقید حیات مانا جا رہا ہے۔

بریلوی بھائیو! زمین پر ختم نبوت کے بعد ایک بھی نبی نہیں ہو سکتا تو کیا چار ہو سکتے ہیں؟۔دیوبندی جواب

مولانا الیاس گھمن صاحب فرماتے ہیں۔

''اعتراض نمبر 11

جب اہل السنۃ دیوبند کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے تینوں عبارتوں کو آگے پیچھے کیوں کیا؟ تو بریلوی علامہ تبسم شاہ بخاری کود کر میدان میں آ ٹپکے اور کہنے لگے وہ تین عبارات علیحدہ علیحدہ بھی مستقل طور پر کفریہ ہیں۔

(حاشیہ جسٹس کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ، صفحہ 135)

ابوکلیم محمد صدیق فانی بھی چلایا کہ: تحذیر الناس کی تینوں عبارتیں اپنی اپنی جگہ پر مستقل کفریہ عبارتیں ہیں۔ (افتخار اہلسنت، صفحہ 25)

الجواب بعون الملک الوھاب پہلی عبارت تحذیر الناس کی جو اعلیٰ حضرت نے پہلے لکھی ہے۔ویسے تو وہ ص 14 کی ہے بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

(تمہید ایمان مع حسام الحرمین، صفحہ 70)

اگر یہ کفر ہے تو دیکھیے بڑے بڑے بریلوی کفر کی دلدل میں پھنس جائیں گے۔

1۔شاہ نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں:

''چار پیغمبر یعنی حضرت ادریسؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کہ بعد آپ کی بعثت کے زندہ رہے۔(سرور القلوب، صفحہ 225)

مولوی احمد رضا خان فرماتے ہیں: چار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وہ ہیں جن پر ابھی ایک آن کے لئے بھی موت طاری نہیں ہوئی دو آسمان پر سیدنا ادریسؑ اور سیدنا عیسیٰؑ اور دو زمین پر سیدنا الیاسؑ اور سیدنا حضرت خضر

(صفحہ 437، ملفوظات مشتاق بک کارنر لاہور)

مولوی محمد اشرف سیالوی بریلوی لکھتا ہے: حضرت عیسیٰؑ حضرت ادریسؑ حضرت خضرؑ حضرت الیاس علیہم السلام ظاہری حیات کے ساتھ زندہ موجود ہیں۔

(کوثر الخیرات، صفحہ 70)

یہ سب بریلوی کہہ رہے ہیں کہ اب بھی یہ چار نبی موجود ہیں دو زمین پر اور دو آسمان پر تو یہ کہہ کر یہ سب کافر ہوئے یا نہیں؟ اور آپ پڑھ چکے ہیں جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے تو پھر دنیا جہان کے بریلوی بشمول فانی صاحب اور تبسم صاحب کافر ٹھہرے کیونکہ یا تو وہ اس عقیدے کو مانتے ہیں یا منکر ہیں۔اگر مانتے ہیں تو پھر بھی ان دو فتوؤں کی وجہ سے کافر۔نہیں مانتے تو احمد رضا کے ہم عقیدہ نہ ہونے کی وجہ سے کافر ہیں۔ (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 140-139)''

حرم کا 26واں سوال اور ایک ٹرین سفر کی دلچسپ کہانی

بقول دیوبندی علماء حرم کے مفتیان کرام نے دیوبندی منت سماجت پر کہ مولوی احمد رضا خان نے ہمارے متعلق تمام حوالہ جات توڑ مروڑ کر پیش کئے ہیں 26 سوالات پر مبنی ایک سوالنامہ تیار کر کے برصغیر بجھوا دیا کہ اگر ایسا ہے تو آپ پہلی فرصت میں اپنا موقف ان سوالات کی روشنی میں تحریراً بھیج دیں۔

دیوبندی علماء کی طرف سے ان سوالات کا جواب ''المھند'' نامی کتاب کی شکل میں دیا گیا۔بریلوی حضرات کہاں چپ بیٹھنے والے تھے۔ممتاز بریلوی عالم دین مولوی حشمت علی صاحب نے اس المھند کا جواب ''ردالمھند'' کے نام سے شائع کر دیا۔جس میں آپ نے نہ صرف سوال نمبر 26 کے جواب پر تبصرہ فرمایا بلکہ اپنا ایک آنکھوں دیکھا اور کانوں سنا مناظرہ کا حال بھی درج فرمایا جو کہ اُن کے بقول ایک ٹرین کے دو مسافروں کے درمیان ہو رہا تھا اور یہ موصوف مولانا پاس بیٹھے سن رہے تھے اور آخر کار اس مذاکرے میں شامل ہو گئے۔یہ مکمل حوالہ جو کہ کتاب کے ص 104 تا 113 یعنی 9 صفحات پر مبنی ہے پیش کرتا ہوں۔

کیا کہتے ہو قادیانی کے بارے میں جو مسیح و نبی ہونے کا مدعی ہے۔کیونکہ تمہاری طرف لوگ نسبت کرتے ہیں کہ اُس سے محبت رکھتے ہو اور اُس کی تعریف کرتے ہو' پھر اس کے جواب میں لکھا جب اُس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰؑ کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا منکر ہوا (نامناسب الفاظ) ہمارے حضرت مولا رشید احمد

گنگوہی کا فتویٰ تو طبع ہو کر شائع بھی ہو چکا۔ بکثرت لوگوں کے پاس موجود ہے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

میں کہتا ہوں یہ سب ٹھیک ہے۔ بے شک دیوبندیوں نے مرزا قادیانی پر کفر کے فتوے دیئے اور وہ چھپ کر شائع بھی ہو گئے مگر اِس سے دیوبندیوں کا کفر کس طرح اُٹھ گیا جیسے (نا مناسب الفاظ) قادیانی نے (نا مناسب الفاظ) اُن سے زیادہ ناپاک کفریات خود دیوبندیوں نے بکے۔ پھر دیوبندیہ کس منہ سے قادیانیوں کو کافر کہہ سکتے ہیں۔ اور جس دلیل سے قادیانیوں کا کافر اور مرتد ہونا ثابت کریں اسی دلیل سے دیوبندیوں کا کافر مرتد ہونا ثابت ہو جائے گا۔

میں ایک بار بریلی شریف سے گجرات کو براستہ اجمیر شریف آ رہا تھا۔ باندی کوئی کے اسٹیشن پر ایک قادیانی اور ایک دیوبندی بھی ریل میں سوار ہوئے۔ اِن دونوں میں جو گفتگو ہوئی دلچسپی سے خالی نہیں تھی اس لئے اپنی یاد کے موافق سے یہاں نقل کر رہا ہوں۔

دیوبندی: (قادیانی سے) کیوں جناب آپ کہاں جائیں گے؟

قادیانی: جناب میں بھروچ کے ضلع میں کوئلے اور چونے وغیرہ کی تجارت کے لئے جایا کرتا ہوں۔ وہیں جا رہا ہوں۔ احمد آباد کچھ کام تھا اِس لئے اِدھر سے چلا آیا اور آپ کہاں تشریف لے جائیں گے؟

دیوبندی: جی میں راندیر ضلع سوت جا رہا تھا۔ تھانہ بھون حاضر ہوا تھا حضرت حکیم الامۃ مولانا اشرف علی صاحب سے مرید ہو کر آ رہا ہوں اور آپ کس کے مرید ہیں؟

قادیانی: جناب میں حضرت اقدس مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید ہوں۔

دیوبندی: استغفر اللہ ولاحولولا قوۃ الا باللہ! معاذ اللہ

قادیانی: کیوں جناب آپ کو اِس قدر غصہ کیوں آ گیا؟ خیر تو ہے؟

دیوبندی: آپ اُسی مرزا قادیانی کے مرید ہیں جو کافر و مرتد تھا۔ پھر غصہ ہونے کی وجہ پوچھتے ہو؟

قادیانی: جناب غصہ کی کوئی بات نہیں اگر کوئی کفر مرزا صاحب کا معلوم ہو تو بتایئے؟

دیوبندی: آپ کے مرزا کا کوئی ایک کفر ہے۔ جی اُس نے تو سینکڑوں (نا مناسب الفاظ ہیں)

قادیانی: پھر میں کہتا ہوں آپ غصہ کیوں فرماتے ہیں مرزا صاحب کا کوئی ایک کفر بتایئے؟

دیوبندی: اب یہی دیکھئے کہ مرزا قادیانی نے اپنے رسالہ دافع البلاء ص 15 پر لکھا ہے خدا ایسے شخص (یعنی عیسیٰؑ) کو کس طرح دوبارہ دنیا میں لا سکتا ہے جس کے پہلے ہی فتنے نے دنیا کو تباہ و برباد کر دیا۔ دیکھئے اس عبارت میں مرزا نے اللہ تعالیٰ کو عیسیٰؑ کے دوبارہ دنیا میں لانے سے عاجز بتایا۔

قادیانی: اگر خدا کو عاجز بتانا کفر ہے آپ کے مولوی رشید احمد گنگوہی نے خدا کو جھوٹا لکھا ہے اگر مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے گنگوہی جی بھی کافر ہیں اور گنگوہی مسلمان ہیں تو مرزا صاحب بھی مسلمان ہیں۔

دیوبندی: (جواب سے عاجز آ کر) اب یہی دیکھئے کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ کی سخت توہینیں کی ہیں۔

قادیانی: اگر مرزا صاحب نے عیسیٰؑ کی توہینیں کی ہیں تو دیوبندیوں نے تو محمد رسول اللہ ﷺ کی سخت گستاخیاں کی ہیں

آپ کے گنگوہی جی نے براہین قاطعہ ص 55 دارالاشاعت کراچی پر حضور کے علم کو شیطان کے علم سے کم لکھا ہے۔ آپ کے پیر تھانوی جی نے تو حفظ الایمان ص 13 قدیمی کتب خانہ کراچی پر حضور کے علم کو بچوں پاگلوں جانوروں اور چارپایوں کے مثل لکھا ہے اور اس کے سوا بھی بہت عبارتیں ہیں۔

اگر عیسیٰؑ کی توہین کفر ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کی توہین بھی کفر ہے۔ اگر مرزا صاحب کافر ہیں تو گنگوہی انبیٹھی، تھانوی صاحبان بھی ضرور کافر ہیں۔ اور اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں۔

دیوبندی: آپ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں۔ کیا مرزا نے حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کیا۔ کیا ایسا شخص کافر نہیں؟

قادیانی: جی جناب مرزا صاحب نے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کیا بلکہ اس کے عجیب معنی بتائے ہیں۔

وہ فرماتے ہیں خاتم النبیین کے معنی لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ سب سے پچھلے نبی۔ یہی معنی لینا صحیح نہیں بلکہ خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کی مہر۔ مہر کی وجہ سے فرمان شاہی کا اعتبار ہوتا ہے اور جس فرمان شاہی پر مہر نہ ہو اُس کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ تو خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام بالذات نبی ہیں یعنی حضور کو خود اللہ نے بغیر کسی واسطہ اور وسیلہ کے نبوت عطا فرمائی اور حضور کے سوا اور جتنے بھی نبی ہونگے سب کو حضور کے طفیل سے نبوت ملے گی۔ تو اور سب نبی بالعرض ہونگے۔ تو اب جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ مجھ کو بغیر حضور کے واسطہ کے نبوت ملی وہ جھوٹا ہے اور جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں حضور کا غلام ہوں مجھ کو حضور کے طفیل سے نبوت ملی ہے تو وہ سچا ہے۔ خاتم النبیین کے اگر یہ معنی لئے جائیں جو مرزا صاحب نے بیان فرمائے ہیں تو حضور کا خاتم النبیین صرف انبیائے سابقین کے اعتبار سے خاص نہیں ہوگا بلکہ اگر حضور کے زمانہ میں بھی بلکہ اگر حضور کے بعد بھی ایک نہیں لاکھوں نبی پیدا ہوں تو پھر بھی حضور کا خاتم النبیین ہونا ویسا ہی باقی رہتا ہے اور حضور اگلے پچھلے تمام نبیوں کے

خاتم یعنی مہر ہونگے۔

یہ وہی مضمون ہے جو دیوبندی گروہ کے نانوتوی جی نے اپنی تحذیر الناس کے ص 65 و ص 85 ادارہ العزیز گوجرانوالہ پر بیان کیا ہے۔ اگر اس وجہ سے مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے نانوتوی صاحب بھی کافر ہیں اور اگر یہ مسلمان ہیں تو وہ بھی مسلمان ہیں۔

دیوبندی: آپ فضول اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں بھلا بتایئے کیا مرزا قادیانی اپنی بیوی کو ام المومنین نہیں لکھتا۔ کیا یہ کفر نہیں ہے؟

قادیانی: جناب مرزا صاحب نے تو اپنی زوجہ کو ام المومنین لکھا مگر آپ کے پیر تھانوی نے تو معاذ اللہ اُمّ المومنین سے اپنی بیوی کی تعبیر کی چنانچہ الامداد صفر 1325ھ میں۔ ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (یعنی اشرف علی تھانوی) کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں۔ اُنہوں نے مجھ سے کہا۔ میرا ذہن فوراً اس طرف منتقل ہوا کہ کم سن عورت ملے گی۔

دیکھئے حضرت ام المومنین کے آنے کا خواب گڑھا اور کم سن عورت ملنا اِس کی تعبیر بتا دی۔ اگر اِس وجہ سے مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے پیر تھانوی صاحب بھی کافر ہیں اور اگر یہ مسلمان ہیں تو وہ بھی مسلمان ہیں۔

دیوبندی: آپ فضول ضد کئے جاتے ہیں بھلا بتلایئے کیا مرزا قادیانی نے عیسیٰؑ کے معجزات کو اپنی کتاب ازالہ اوہام ص 151 تا 163 تک مسمریزم اور لہولعب وغیرہ نہیں بتایا۔ کیا ایسا کہنے والا بھی کافر نہیں ہوگا؟ آپ اسے کافر نہ کہیں مگر میں تو اُسے دس بار کافر کہوں گا۔

قادیانی: یہ تو آپ کو اختیار ہے آپ جسے چاہیں سو مرتبہ کافر کہیں مگر مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آپ کے دیوبندی گروہ کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنے رسالہ منصب امامت ص 31، 32 پر لکھا (فارسی جس کا ترجمہ یہ ہے) یعنی بہت سی چیزیں جن کا اللہ کے مقبولوں سے ظاہر ہونا معجزہ سمجھا جاتا ہے حالانکہ ویسے یا اُن سے زیادہ قوی ان سے بڑھ کر کامل باتیں تو جادوگر اور طلسمات والے دکھا سکتے ہیں۔ خرق عادت میں معجزہ اور کرامات دونوں داخل ہیں مگر کرامت کو تو آپ لوگ کیا مانیں گے اس لئے میں نے معجزہ پر بحث کی ہے۔

اب فرمایئے اگر مرزا صاحب عیسیٰؑ کے معجزات کو مسمریزم کہہ کر کافر ہو گئے تو آپ کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی جادو اور شعبدہ بازی کو معجزہ سے زیادہ قوی اور کامل بتا کر کافر ہو گئے۔ اگر یہ کافر نہیں تو وہ کس طرح کافر ہو گئے؟

دیوبندی: آپ خوامخواہ ضد پال رہے ہیں۔ کیا مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا؟ کیا حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر نہیں؟

قادیانی: (مسکرا کر) دیکھئے آپ ہر بات سے گریز فرما رہے ہیں مگر میں برابر آپ کے پیچھے لگا ہوا ہوں اور میں آپ کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔

اچھا سنئے الامداد صفر 1339ھ میں ایک شخص کا خواب چھپا کہ وہ خواب میں لاالٰہ الااللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے اور جب جاگتا ہے۔ تو اللھم صلی علیٰ سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی پڑھتا ہے۔ دن بھر اُسے یہی خیال رہتا ہے اور جھوٹا بہانہ کرتا ہے کہ میری زبان میرے اختیار میں نہ تھی۔ وہ اپنا یہ واقعہ آپ کے پیر تھانوی صاحب کو لکھتا ہے۔

تھانوی صاحب اسے جواب دیتے ہیں کہ اس واقعہ میں تسلی تھی جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ اگر تھانوی صاحب حضور ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کو کفر جانتے تو صاف صاف جواب دیتے کہ تو کافر ہو گیا تو نے دن بھر مجھے نبی جپا۔ تو اسلام سے نکل گیا ہے۔ تو نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو۔ اگر بیوی رکھتا ہے تو وہ تیرے نکاح سے نکل گئی اُس سے دوبارہ نکاح کر ورنہ (آگے گندے الفاظ ہیں) اور زبان کی بے اختیاری کا بہانہ جھوٹا ہے۔ دن بھر جاگتے میں ہوش کے ساتھ مجھے نبی کہتا رہا اور پھر کہتا ہے کہ میری زبان میرے اختیار میں نہیں تھی۔ مگر آپ کے پیر نے یہ کچھ نہیں کہا بلکہ اُسے تسلی دی کہ اس طرح پیر کے متبع سنت ہونے کی تسلی ہوتی ہے اور پھر اُسے اس رسالہ میں چھاپا گیا جس کا مقصود اُمت محمدیہ کے عقائد اخلاق و معاشرت کی اصلاح بتایا گیا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تھانوی صاحب ہرگز دعویٰ نبوت کو کفر نہیں جانتے ہیں بلکہ چھاپ کر شائع کرنے سے تو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ مریدوں کو دعوت دی گئی ہے کہ پیر کے متبع سنت ہونے کی تسلی اس طرح ہوتی ہے کہ اُسے نبی اور رسول کہا جائے۔

ہمارے مرزا صاحب خود فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حضور ﷺ کی سنت کی اتباع کرنے کے صدقے میں نبوت عطا فرمائی گئی بلکہ کامل اتباع سنت تو یہی ہے کہ جس طرح حضور ﷺ نے نبی رسول ہو کر اُمت کو ہدائیت فرمائی اسی طرح حضور ﷺ کا غلام بھی حضور کے طفیل سے نبوت پا کر مخلوق کو ہدائیت کرے۔

تو تھانوی صاحب نے جو اپنے آپ کو متبع سنت کہا اس کا مطلب یہی ہوا کہ مجھ کو حضور کی غلامی اور حضور کی سنت کے کامل اتباع کے صدقہ نبوت ملی ہے۔

اگر مرزا صاحب اس وجہ سے کافر ہیں تو آپ کے پیر تھانوی صاحب بھی اس وجہ سے کافر ہو گئے۔ اگر ان کو آپ مسلمان مانتے ہیں تو انہیں بھی مسلمان ماننا پڑے گا۔

دیوبندی: جناب میں کس قدر تھوڑا بولتا ہوں اور آپ فضول باتوں میں وقت گزار دیتے ہیں۔ سنئے جناب! تمام علمائے دیوبند نے مرزا صاحب پر کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے پھر ہم مرزا کو کیوں کر کافر نہ کہیں؟

قادیانی: جناب غور فرمایئے۔ یہ میری بات کا جواب نہیں ہوا۔ میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ

علمائے بریلی نے علمائے دیوبند پر کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

دیوبندی: اجی حضرت! آپ میرا مطلب نہیں سمجھے۔ مطلب یہ کہ مرزا کے کافر و مرتد ہونے پر علمائے بریلی وعلمائے دیوبند سب نے کفر کا فتویٰ دیا ہے اور مرزا کو دونوں گروہ کافر و مرتد جانتے ہیں کہیئے اب تو آپ کی سمجھ میں آیا؟

قادیانی: میں اب بھی آپ کا مطلب سمجھنے سے عاجز ہوں۔ سنئے علمائے دیوبند کو تمام قادیانی اور تمام علمائے بریلی سب کافر کہتے ہیں۔ قادیانی صاحبان دیوبندیوں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی نبوت پر ایمان نہیں لاتے اور علمائے بریلی دیوبندیوں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ اُن کے نزدیک دیوبندی صاحبان اللہ اور رسول کی توہینیں اور گستاخیاں کرتے ہیں۔ تو آپ کا مطلب یہ ہے کہ جس فریق کے کافر و مرتد ہونے پر دو گروہ متفق ہوں وہ ضرور کافر ہے تو آپ اپنا اور دیوبندی صاحبوں کا کافر مرتد ہونا تسلیم کیجیئے۔

دیوبندی: آپ کسی طرح مانتے ہی نہیں۔ سنیئے مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ کے تمام علمائے کرام نے بھی مرزا اور اس کے ماننے والوں پر کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

قادیانی: مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ کے جن علماء نے ہم پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اُنہی علماء نے آپ کے تمام دیوبندی صاحبوں پر اور آپ کے پیشواوں رشید گنگوہی اور قاسم نانوتوی، خلیل انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی صاحبان پر کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ اگر آپ اسے صحیح مانتے ہیں تو اسے بھی صحیح مانیئے اور اگر یہ فتویٰ آپ کے نزدیک غلط ہے تو اُس فتوے کے صحیح ہونے کا کیا ثبوت ہے۔

یہاں تک گفتگو پہنچی تھی دیوبندی صاحب بالکل عاجز ہو چکے تھے۔ قادیانی صاحب نے جو معلوم ہوتا ہے پہلے خود دیوبندی ہونگے کیونکہ وہ دیوبندی عقائد سے پوری طرح واقف تھے الزامی جوابوں سے دیوبندی کو بالکل مبہوت کر دیا تھا اب دیوبندی صاحب مجبوراً سخت کلامی دشنام بازی پر آمادہ ہو گئے اور قریب تھا کہ چلتی ٹرین میں فساد ہو جائے یہ حالت دیکھ کر فقیر سے نہ رہا گیا اور فقیر نے یہ کہہ کر دونوں کو آپس میں لڑنے سے باز رکھا۔

فقیر آپ دونوں صاحبان کیوں لڑتے ہیں میرے نزدیک اب دونوں صاحبان اس بات میں سچے ہیں دیوبندی (غصہ میں آ کر) میں تو ضرور سچا ہوں مگر آپ نے اس۔۔۔گالی۔۔۔کو کس طرح سچا کہہ دیا آپ بھی قادیانی معلوم ہوتے ہیں۔

قادیانی: آپ اس کی بات پر توجہ نہ دیں آپ اپنا فیصلہ ارشاد فرمائیں۔

فقیر: (دیوبندی سے مخاطب ہو کر) الحمدللہ نہ میں قادیانی ہوں نہ دیوبندی۔ الحمدللہ میں سنی حنفی ہوں۔ آپ دونوں صاحبان بحث کر رہے تھے میں سن رہا تھا۔ آپ نے کہا قادیانی کافر ہیں۔ میں کہتا ہوں اس بات میں بے شک آپ سچے ہیں ضرور قادیانی کافر ہیں۔ اِن صاحب نے فرمایا کہ دیوبندی کافر ہیں میں کہتا ہوں کہ اِس بات میں یہ بھی سچے ہیں ضرور دیوبندی کافر ہیں۔

مرزا قادیانی کے جو کفریات آپ نے بتائے ہیں وہ یقیناً سب کفر ہیں مگر آپ کے عاجز ہونے کا سبب یہ ہے کہ آپ اُن کفریات کے سبب مرزا صاحب کو تو کافر کہتے ہیں اور ویسے ہی بلکہ اُن سے بڑھ کر جب آپ کو اپنے پیشواوں کے کفر دکھائے جاتے ہیں تو آپ اُنہیں کافر نہیں کہتے۔ اسی وجہ سے آپ کو قادیانی صاحب نے دبا لیا اور آپ جواب نہیں دے سکے۔ مگر میرے نزدیک تو دونوں کافر ہیں اور جس دلیل سے مرزا قادیانی کا کافر ہونا ثابت ہوتا ہے اُسی دلیل سے دیوبندیوں کا کافر و مرتد ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔

فقیر کی اس تقریر کو سن کر دونوں خاموش مست خواب خرگوش ہو گئے۔ اور پھر سارا سفر اِن دونوں صاحبان نے کوئی مذہبی بحث نہیں چھیڑی اور راستہ بخیر وخوبی ختم ہو گیا۔ وللہ الحمد۔

یہاں پر اس تقریر کے نقل کرنے سے صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ دیوبندی لوگ جو قادیانیوں کا کافر کہتے ہیں یہ محض اُن کا تقیہ اور فریب ہے۔ ورنہ مرزا کے کفریات سے بڑھ کر گندے کفریات خود دیوبندی دھرم میں داخل ہیں۔

اگر اسلام کی ہمدردی سے مرزا پر کفر کا فتویٰ دیا ہوتا تو مرزا پر ایک بار کفر کا فتویٰ دیا تھا تو دیوبندی دھرم اور اُن کے پیشواوں پر 10 دس بار کفر کا فتویٰ دیتے مگر وہاں تو مقصود محض مسلمانوں کو دھوکہ دینا اور نئے نئے حلقہ تزویر بنا کر ان سے مسلمانوں کی مسلمانی اور بھولے سنیوں کی سنت کو پھانسنا ہے۔

اِس واقعہ سے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ انبیٹھوی جی نے المہند کے 26 ویں سوال کے جواب میں عیاری مکاری سے کام لیا۔ مرزا قادیانی کو تو کافر کہہ دیا مگر خود دیوبندی گروہ کے کفریات جو کسی بھی طرح مرزا کے کفریات سے کم نہیں اُنہیں علمائے حرمین شریفین کے سامنے پیش نہیں کیا۔

مسلمانو! اگر تم سے کبھی یوں پوچھ لے کہ کیا ہے دجال اور اُس کے کام کیسے ہوتے ہیں دکھا کر المہند اور انبیٹھی کو یوں کہہ دو اسے کہتے ہیں دجالی اور دجال ایسے ہوتے ہیں۔

(ردالمہند مصنف حشمت علی تخریج محمد امجد علی عطاری ناشر میلاد پبلی کیشنز دا تادر بار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور ص 104 تا 113)

اے احمدی بچے تیرے سوالوں کے جواب حاضر ہیں

دیوبندی مولوی صاحب کی اپنی زبان میں دیوبند کی موجودہ روش

مولوی منظور احمد نعمانی دیوبندی فرماتے ہیں۔

''جب کوئی شخص حب مال یا حُبّ جاہ یا ایسے ہی کسی اور غلط جذبہ کے تحت کسی معاملہ میں اللہ کی ہدایت کی بجائے اپنے نفس کی خواہشات اور اپنے ذاتی جذبات وخیالات کی پیروی کا فیصلہ کر لیتا ہے تو کم از کم اس خاص معاملہ میں خدا ترسی، حق بینی کی صلاحیت اور فہم سلیم کی دولت اُس سے چھین لی جاتی ہے اور پھر بظاہر عقل وہوش رکھنے کے باوجود اس سے ایسی ایسی حرکتیں سرزد ہوتی ہیں کہ عقل سلیم ان کی کوئی توجیہہ بھی نہیں کر سکتی ایسے ہی لوگوں کے متعلق قرآن کا بیان ہے ''لھم قلوبٌ لا یفقھون بھا ولھم اذانٌ لا یسمعون بھا ولھم اعینٌ لا یبصرون بھا ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل'' (فیصلہ کن مناظرہ، صفحہ 15-14)

جی ہاں مولوی صاحب کی بات سو فیصد سچ ہے واقعی دیوبندی حضرات نے اپنے اوپر سے ''منکر ختم نبوت'' ہونے اور ''جماعت احمدیہ اور بانی جماعت احمدیہ سے محبت'' کے ''الزام کو دھونے'' میں ''اللہ کی ہدایت کی بجائے اپنے نفس کی خواہشات اور اپنے ذاتی جذبات وخیالات کی پیروی کا فیصلہ کیا'' اور اس میں وہ اس حد تک آگے نکل گئے کہ اپنے ہی بانی پر ''طعن'' اور اسے ''ہوا وحرص کا پیرو'' اور ''جس چیز کا تجھے علم نہیں اس میں دخل دینے والا'' اور ''قرآن میں زیادتی کرنے والا'' ماننے لگ گئے۔ اور جی ہاں مولوی صاحب آپ کی یہ دوسری بات بھی سو فیصد درست ہے کہ دیوبندی مولوی کی مجبوری حُبّ جاہ بھی ہے اور حُبّ مال بھی ہے ''وہ غلط جذبات'' اور ''خواہشات'' بھی ہیں ''جن کے پیچھے چل کر وہ اللہ کی ہدایت سے دور نکل گئے ہیں۔'' جی ہاں مولوی صاحب یہ امام وقت کا انکار ہی ہے جس نے ان سے خدا ترسی، ''حق بینی کی صلاحیت اور فہم سلیم کی دولت چھین لی ہے''۔ جی مولوی صاحب آپ کا تجزیہ اس حد تک بالکل درست ہے کہ امام آخر الزماں مہدی دوراں اور مسیح الزماں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ؑ کی اندھی مخالفت کا ہی شاخسانہ ہے کہ ''بظاہر عقل وہوش کے باوجود اس سے اس معاملہ میں ایسی ایسی حرکتیں سرزد ہوتی ہیں کہ عقل سلیم ان کی کوئی توجیہہ نہیں کر سکتی''۔ (فیصلہ کن مناظرہ، صفحہ 14)

وہ عباد الرحمن ''یمشون علی الارض ھونا'' کی بجائے اپنے آپ کو پھکڑ باز، مسخرے، دروغ گو، خنزیر اللہ، دجال، لوگوں کی جانوں مالوں سے کھلواڑ کرنے والے، نعشوں کو اکھیڑ پھینکنے والے، مال واملاک کو لوٹنے اور انسانوں کو ذبح کر دینے کے احکام دینے والے ثابت کرتے ہیں۔

مولوی منظور احمد نعمانی صاحب یہ سب کچھ دیکھ کر ہی فرماتے ہیں ''... عقل وخرد کی گمراہی کی ایسی مثالیں اسلامی تاریخ کے بعد کے دوروں میں بھی بکثرت ملتی ہے جنہوں نے اپنے زمانے کے اچھے سے اچھے نہایت نیک سیرت بندوں کی عداوت و دشمنی و بدگوئی وایذاء رسانی کو اپنا خاص مشغلہ بنایا...'' وہ فخریہ اعلان کرتے ہیں۔

''احمدی بچے کی نعش دو دن والدین لئے پھرتے رہے ہم نے دفن نہیں ہونے دی۔''

☆''ہم مرزائیوں کی میت کی خوب مٹی پلید کرتے ہیں''

☆''احمدی جنازے والوں کو ہم نے خوب پیٹا اور واپس جا کر گھر کے صحن میں اپنی بیٹی کی نعش کو دفن کیا۔''

☆''ہمارے تبلیغی دیوبندی علماء سفیہہ اور جاہل ہیں۔''

☆''یہ موجودہ دیوبندی صالحیہ کرامیہ اور خارجیوں کا ملغوبہ ہیں۔''

☆''میں خنزیر اللہ ہوں۔''

☆''کوئی واقع پیش آ جائے جہاز گر جائے کوئی بندہ قتل ہو جائے یہ عالم فوراً الزام احمدیوں پر لگا دیتے ہیں۔''

☆''ہم پھکڑ باز بھی ہیں اور لوگوں کے جذبات سے کھیلتے بھی ہیں۔''

☆''صرف ہم پھکڑ باز نہیں ہماری قوم سننا ہی پھکڑ بازوں کو چاہتی ہے۔''

☆''جو بھی قابو نہ آئے اُس پر احمدی یا احمدی نواز ہونے کا جھوٹا الزام لگا دیتے ہیں۔''

☆''ہماری تبلیغ کا مطلب جھوٹ تمسخر، طنز، پھکڑ بازی، بازاری جملے، رکیک زبان جھوٹے الزامات۔''

☆''تحفظ ختم نبوت والوں کی تقریر سن کر معاشرے کے ادنیٰ اور ذلیل عناصر بدنظمی اور ابتری سے فائدہ اٹھا کر جنگل کے درندوں کی طرح احمدی لوگوں کو قتل کر رہے تھے۔''

☆''تحفظ ختم نبوت کے مقصد سے ہر مسلمان کو ہمدردی ہے۔ لیکن اس مقصد کے نام پر ہنگڑے، سوانگ رچانا، مغلظ گالیاں بکنا اور اخلاق سوز حرکتیں کرنا مسلمانوں کے لئے باعث شرم ہے۔''

☆''خدا اور محمد کے نام کے ساتھ انتہائی غلیظ اور قابل نفرت گالیاں۔''

☆''مذہب اور ختم نبوت کے نام پر ہٹر بونگ، ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ احراریوں کی ہٹر بونگ کو اُس ختم نبوت اور اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔''

☆''احراری دیوبندیوں کے نزدیک اصل سوال تحفظ ختم نبوت کا نہیں بلکہ نام اور سہرے کا ہے اور یہ لوگ مسلمانوں کے جان و مال کو اپنی اغراض کے لئے جوئے کے داؤں پر لگانا چاہتے ہیں۔''

☆''مقدس علَم کے نیچے فحش اور بازاری گالیاں۔ اور رحمۃ للعالمین کے نام پر

لوٹمار۔"

مولوی منظور احمد نعمانی صاحب اپنے علماء کی ایسی حرکتوں پر افسردہ ہو کر شیخ تاج سبکی کے الفاظ کو درج فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"شیخ تاج سبکی نے طبقات الشافعیہ الکبریٰ میں رنج اور غصہ کے ساتھ لکھا ہے کہ مامن امام الاوقد طعن فیہ طاغون و ھلك فیه ھالکون یعنی امت کا کوئی امام ایسا نہیں ہے جس کو حملہ کرنے والوں نے اپنے حملوں کا نشانہ نہ بنایا ہو اور جس کی شان میں گستاخیاں کر کے ہلاک ہونے والے ہلاک نہ ہوئے ہوں۔"

(فیصلہ کن مناظرہ، صفحہ 15-14)

اور آخر پر مولوی منظور احمد صاحب اپنا فیصلہ سناتے ہوئے قبریں اکھیڑتے ہوئے مولویوں اور انسانوں کے ذبح کرنے کے احکام دیتے ہوئے علماء کو تصور میں لا کر فرماتے ہیں۔

"اس خاص معاملہ میں خدا ترسی، حق بینی کی صلاحیت اور فہم سلیم کی دولت چھین لی گئی ہے۔" اور وہ "بظاہر عقل و ہوش رکھنے کے باوجود ان سے ایسی ایسی حرکتیں سرزد ہو رہی ہیں کہ عقل سلیم اُن کو کوئی توجیہ بھی نہیں کر سکتی۔" "اور ایسے ہی لوگوں کے متعلق قرآن کا بیان ہے لھم قلبٌ لا یفقھون بھا ولھم اذانٌ لایسمعون بھا ولھم المینٌ لا یبصرون بھا ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل۔"

(فیصلہ کن مناظرہ، صفحہ 15-14)

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

بچو! یہی ہے آپ کے سوالوں کو جواب۔ اگر آج جماعت پر ظلم ہو رہا ہے اور اگر مخالفین احمدیت ظلم میں خدا ترسی، فہم سلیم اور عقل و ہوش کھو بیٹھے ہیں اور خدا ترسی سے دور جا پڑے ہیں تو یہی آپ کی سچائی کی دلیل اور اِن سے ایسی ہی حرکات سرزد ہونا چاہئے کیونکہ بقول دیوبندی مولوی منظور احمد صاحب۔

"ایسے ہی لوگوں کے متعلق قرآن کا بیان ہے۔ لھم قلبٌ لا یفقھون بھا ولھم اذانٌ لایسمعون بھا ولھم المینٌ لا یبصرون بھا ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل۔"

حکیم مومن خان مومن کہتے ہیں۔

ایسی ضد کا کیا ٹھکانہ ایسی ہٹ کا کیا علاج
میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلماں ہوگیا

فاعتبروا یااولی الابصار۔

***

قومی اسمبلی کی سیاسی ختم نبوت

تحریر۔ ابن صدیق

پچھلے دنوں پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ نے اپنے قائد کو دوبارہ پارٹی صدر بنانے کے لئے 62 اور 63 میں تبدیلی کرتے ہوئے، ساتھ کے ساتھ مسلمان کی سیاسی تعریف یا ختم نبوت والے پاکستانی حلف نامے کے ساتھ بھی شرارتاً یا نامعلوم وجوہات کی بناء پر چھیڑ چھاڑ کر کے قومی اسمبلی کی چائے کی پیالی میں ایک سیاسی طوفان کھڑا کر دیا۔ چند دن بعد معافی تلافی بھی کر لی اور فرما دیا کہ ٹائپنگ کی غلطی ہوگئی تھی وغیرہ وغیرہ۔ مگر اس دوران مذہبی علماء نے جی بھر کر جماعت احمدیہ کو گالیاں دیں اور کوسنے دیئے۔ شیخ رشید جیسی سیاسی شخصیات تو مولویوں سے بھی دو ہاتھ آگے نکل گئیں۔ جناب ظفر اللہ جمالی صاحب ڈاکٹر دانش کے پروگرام میں فرما رہے تھے۔ میں پچھلے 36 سالوں سے ہر سال مکے جاتا ہوں اب میں کون سا منہ لے کر مکے جاوں گا۔ اعتزاز احسن صاحب کاشف عباسی صاحب کے پروگرام میں زیادہ بردباری دکھاتے ہوئے فرما رہے تھے کہ دیکھیں ختم نبوت کا مسئلہ جب 1973 میں طے ہوگیا تھا تو پھر اُس سے چھیڑ چھاڑ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ ہم احمدیوں کو اس سے کوئی غرض نہیں تھی کہ کیا بدلا تھا اور کیا نہیں۔ ہم تو صرف ایک بات جانتے ہیں کوئی مائی کا لال اللہ اور اُس کے رسول اور بندے کے درمیان ٹھیکیدار بن کر نہیں گھس سکتا۔ اسمبلیاں ایمان کے فیصلے نہیں کرتیں جب بھی فیصلے کرتی ہیں کسی محمد بن عبداللہ (میرے ماں باپ میری جند جان صدقے) اور کسی حسین بن علی کے قتل کا فیصلہ کرتی ہیں۔ سو وہ آپ نے کیا اور شہر شہر احمدی خون سے کھیلا سو وہ تم کو مبارک۔

اعتزاز صاحب ہم تو یہ جانتے ہیں کہ آپ کا وہ سیاسی فیصلہ جب مذہب پر لاگو ہوا جس میں آپ نے فرما دیا کہ 72 کا مشترکہ فیصلہ ہے کہ ایک کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے تو اس سیاسی فیصلے کی مذہبی دنیا میں کیا تصویر بنی تھی اُس سے کیوں کتراتے ہیں۔ آیئے میں آپ کو وہ تصویر دکھاتا ہوں۔

1۔ اگر ایک شیعہ بھائی کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید محرف و مبدل ہو چکا ہے تو بھی غم نہیں وہ قومی اسمبلی کی رو سے مسلمان ہے اور درست ہے۔ جو آدمی یہ دعویٰ کرے کہ اس کے پاس پورا قرآن ہے جس طرح کہ نازل ہوا تھا وہ کذّاب ہے۔

(اصول کافی صفحہ 139 بحوالہ خلافت راشدہ دسمبر 1997ء صفحہ 9 مضمون نگار حفیظ الرحمن طاہر)

2۔ اور اگر ایک دیوبندی بھائی اسے صریح کفر خیال کرے تو بھی غم نہیں وہ بھی قومی

اسمبلی کی رو سے مسلمان ہے اور درست ہے۔

''شریعت اسلام کے اندر سے تخریب کاری اور مسلمانوں میں اختلاف و اشتقاق پیدا کرنے کے لیے یہودیت و مجوسیت کی مشترکہ کاوش ہے۔ شیعہ صرف توہین و تکفیر اصحاب رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے ہی کافر نہیں بلکہ شریعت کے تمام اصول و فروعات اور تمام عقائد و مسائل اسلام سے متصادم و متضاد ہیں''۔

(ماہنامہ خلافت راشدہ دسمبر 1997ء صفحہ 9)

3۔ اگر ایک بریلوی بھائی عید میلاد النبی منانا اپنا ایمان سمجھتا ہے تو وہ بھی درست ہے اور عین اسلام ہے۔

''وقت کا سب سے بڑا ماتم یہ ہے کہ پریس، لٹریچر اور نوساختہ تحریکوں کے اس موسم برسات سے قبل جس محفل میلاد نے صدیوں تک اسلام کی تبلیغی ضرورتوں کو پورا کیا ہے اور امت کو اسلام اور پیغمبر اسلام کے ساتھ وابستہ رکھنے میں ایک والہانہ کردار کی تاریخ مرتب کی ہے اسی محفل میلاد کو تبلیغی جماعت کے علماء صرف اس لیے حرام کہتے ہیں کہ اس کا نام ''تبلیغی جماعت'' نہیں ''محفل میلاد'' ہے یا اس لیے کہ اس کی ایجاد چودھویں صدی کی بجائے پانچویں صدی میں ہوئی ہے۔''

(تبلیغی جماعت از مولانا ارشد القادری صفحہ 42 مکتبہ نبویہ لاہور)

اگر تبلیغی جماعت کے اکابرین اسے خلاف شرع اور منکرات سے خیال کرتے ہیں تو وہ بھی درست اور عین اسلامی حکم۔ تبلیغی جماعت کے اکابرین میں سے مولانا اشرف علی تھانوی صاحب سے جب اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

''ہماری یہ خوشی جائز ہوتی اگر دلائل شرعیہ منکرات کو منع نہ کرتے اور ظاہر ہے کہ مباح و غیر مباح کا مجموعہ غیر مباح ہوتا ہے''۔ (کمالات اشرفیہ صفحہ 444)

اسی طرح مولانا رشید احمد گنگوہی کا یہ فتویٰ۔ کسی نے سوال کیا:

''انعقاد مجلس میلاد وبدون قیام بروایت صحیح درست ہے یا نہیں جواب مرحمت فرمایا: انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے''۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد 2 صفحہ 83)

4۔ اگر اہل حدیث اسے بدعت اور خلاف شرع فرما کر جہنم کی وعید سناتے ہیں تو وہ بھی درست اور عین اسلامی حکم فرماتے ہیں۔ مجلہ الدعوۃ جولائی 1997ء میں ''عید میلاد کی شرعی حیثیت'' کے نام سے ایک لمبا مضمون درج ہے کچھ حصہ ملاحظہ ہو:

''افسوس آج ہم غیر شرعی اور نمائشی طریقوں میں گھر گئے آج برصغیر میں مسلمانوں کا ایک فرقہ نبی سے اپنی محبت کا ثبوت دینے کے لیے عید میلاد مناتا ہے حالانکہ اس کا شریعت سے اور صحابہ کرامؓ سے کوئی ثبوت نہیں۔ پھر یہ میلاد منانے کے لیے کیسے کیسے گھٹیا کام کئے جاتے ہیں۔'' (مجلہ الدعوۃ جولائی 1997ء صفحہ 12)

مزید ارشاد فرمایا: ''عید میلاد کا بانی ابوسعید مظفرالدین کوکبوری تھا جس نے 604ھ میں اس بدعت کو ایجاد کیا۔'' (مجلہ الدعوۃ جولائی 1997ء صفحہ 13)

بلکہ مزید ارشاد ہے: ''یہ جھنڈیاں، منبر ومحراب کی سجاوٹ کیا معنی؟ قوالیاں ڈھولک کی تھاپ پر شرکیہ نظمیں، تالیاں باجے اللہ کے لیے اپنا محاسبہ کیجئے کہیں قیامت کے روز اللہ کی پکڑ میں نہ آ جائیں۔ نبی کی گستاخی کر کے کہیں ان بطش ربک لشدید کی وعید کے مستحق نہ بن جائیں''۔ (مجلہ الدعوۃ جولائی 1997ء صفحہ 16)

5۔ اگر ایک شیعہ بھائی خلفاء راشدین کو شراب خور اور قرآن کے محرّف مانتا ہے تو بھی درست اور عین اسلامی عقیدہ رکھتا ہے۔ مقبول حسین دہلوی جس کی تائید اہل تشیع کے وقت کے 12 مجتہدوں نے کی ہے وہ قرآن مجید کے بارھویں پارہ کے سولہویں رکوع میں لکھتا ہے:

''معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن میں ظاہراً اعراب لگائے گئے ہیں تو شراب خور خلفاء کی خاطر بدل کر معنی کو زیر وزبر کیا گیا ہم اپنے امام کے حکم سے مجبور ہیں کہ جو تغیر یہ لوگ کر دیں تم اُس کو اسی کے حال پر رہنے دو اور تغیر کرنے والے کا عذاب کم نہ کرو ہاں جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو اصل حال سے مطلع کرو قرآن مجید کو اُس کی اصلی حالت پر لانا جناب (امام مہدی) علیہ السلام کا حق ہے اور اسی کے وقت میں وہ حسب تنزیل من اللہ تعالیٰ پڑھا جائیگا''۔

(دیوبندی رسالہ ماہنامہ خلافت راشدہ دسمبر 1997ء صفحہ 4 عکس ترجمہ مقبول حسین دہلوی)

اگر ایک دیوبندی عالم دین مندرجہ بالا عقیدہ کو کفر اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو لعین مانتا ہے تو وہ بھی درست اور عین اسلامی عقیدہ رکھتا ہے۔

سپاہ صحابہ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی مندرجہ بالا عقیدے پر فتویٰ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ایسے کافر کے کفر پر پردہ ڈالنا اپنی عاقبت برباد کرنے کے مترادف ہے وہ لعین جو قرآن مجید کو شراب خور صحابہ کی خاطر تحریف شدہ کتاب قرار دے رہا ہو اسے کافر نہ کہوں تو کیا کہوں۔ (ہفت روزہ مہارت لاہور صفحہ 12، 28 جولائی تا 5 اگست 1997ء)

6۔ اگر ایک شیعہ راہنما حضرت عمرؓ کو کافر اور زندیق خیال کرتا ہے تو وہ بھی درست اور عین اسلامی عقیدہ رکھتا ہے۔ انقلاب ایران کے بانی اور شیعوں کے آیت اللہ اور امام یعنی امام خمینی اپنی کتاب تذکرہ اسرار میں فرماتے ہیں:

''عمر بن خطاب اصل کافر اور زندیق تھا۔''

(ہفت روزہ مہارت لاہور 28 جولائی تا 5 اگست 1997ء صفحہ 13)

اگر اس عقیدے کی بناء پر ایک دیوبندی عالم دین امام خمینی کو کافر مرتد دجال لعین قرار دیتا ہے تو بھی درست ہے اور عین اسلامی عقیدہ رکھتا ہے۔

مولانا حق نواز جھنگوی اس نظریے پر فتویٰ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جس خمینی نے فاروق اعظم کو اصلی کافر اور زندیق لکھا ہے اور اگر پاکستان کا حکمران طبقہ مجھ سے اس لیے ناراض ہے کہ میں خمینی کو کافر کہتا ہوں تو جس خمینی نے مراد مصطفی داماد مجتبیٰ فاتح قیصر وکسریٰ حضرت عمر بن خطاب کو جس نے آنحضور ﷺ کو پہلی نماز بیت اللہ میں پڑھنے کی ترغیب دی اور پڑھائی ہوا سے کافر کہے تو میں خمینی کو دن میں لاکھ مرتبہ کافر کہوں گا۔ وہ مرتد ہے۔ کافر ہے۔ دجال ہے۔ لعین ہے۔ ابلیس ہے۔'' (ہفت روزہ مہارت 28 جولائی تا 5 اگست 1997ء صفحہ 13)

7۔ اگر بریلوی بھائی غمی میں تیجا۔ دسواں، چالیسواں، شب برات کا حلوہ، فاتحہ ولیوں کی نیاز۔ بزرگوں کی منت۔ ختم اور مردے کو مختلف قسم کے کھانے بھیجنا عین ایمان اور دینی فریضہ سمجھتے ہوئے ادا کرتے ہیں تو وہ بھی درست اور عین اسلامی فعل ہے۔

امام احمد رضا خاں بریلوی کا صرف ایک حکم درج کرتا ہوں۔ آپ نے اپنی وفات سے 2 گھنٹے سترہ منٹ پہلے اپنے بارے میں اپنے اعزّہ کو جو وصیتیں کیں ان میں بارھویں نمبر پر ان چیزوں کے بھیجنے کا حکم فرمایا:

''اعزّہ سے اگر بطیب خاطر ممکن ہو تو فاتحہ میں ہفتہ میں دو تین بار ان اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیا کریں۔ دودھ کا برف خانہ ساز اگرچہ بھینس کے دودھ کا ہو، مرغ کی بریانی، مرغ پلاؤ خواہ بکری کا، شامی کباب، پراٹھے اور بالائی، فیرنی، اُردکی پھریری دال مع ادرک ولوازم، گوشت بھری کچوریاں، سیب کا پانی، انار کا پانی، سوڈے کی بوتل، دودھ کا برف، اگر روزانہ ایک پنیر ہو سکے یوں کرو جیسے مناسب جانو، مگر بطیب خاطر میرے لکھنے پر مجبور نہ ہو۔'' (وصایا شریف صفحہ 9، 10 بحوالہ حنفیت اور مرزائیت صفحہ 255)

اسی طرح ختم کے بارے میں ارشاد ہے:

''مسئلہ نمبر 2 میت سوئم کا کس قدر وزن ہونا چاہیے۔ اگر چھوہاروں پر فاتحہ دلا دی جائے۔ تو ان کا کس قدر وزن ہو؟

الجواب: کوئی وزن شرعاً مقرر نہیں اتنے ہوں جس میں ستر ہزار عدد پورا ہو جائے۔''

(عرفان شریعت حصہ اول صفحہ 6 از مولا احمد رضا خان بحوالہ حنفیت اور مرزائیت صفحہ 255)

اگر دوسرا فرقہ اسے بدعت اور ہندوؤں کی پیروی اور دین سے دور کا بھی واسطہ نہ سمجھ کر اس سے منع کرتا ہے تو وہ بھی درست اور عین اسلامی حکم دیتا ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی جو ایک فرقے کے ممتاز عالم دین ہیں ان سب باتوں سے جو بریلوی مکتبہ فکر کا طرّہ امتیاز ہے سختی سے منع فرماتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں: ''عقیقہ وختنہ و بسم اللہ کے مکتب میں جمع ہونا نہ سب ترک کر دو، نہ اپنے گھر کرو، نہ دوسرے کے یہاں شریک ہو۔ غمی میں تیجا۔ دسواں، چالیسواں وغیرہ شب برات کا حلوہ یا محرم کا تہوار خود کرو نہ دوسرے کے یہاں جا کر ان کاموں میں شریک ہو۔'' (قصد السبیل صفحہ 25)

پھر عورتوں کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''فاتحہ و نیاز ولیوں کی مت کرو، بزرگوں کی منت مت مانو۔ شب برات کا حلوہ، محرم، عرضہ تبارک کی روٹی کچھ مت کرو۔'' (قصد السبیل صفحہ 26)

اس کے بعد مزید فرماتے ہیں: ''کہیں بیاہ۔ شادی۔ مونڈن۔ چلہ۔ چھٹی۔ عقیقہ۔ منگنی۔ چوتھی۔ وغیرہ میں مت جایا کرو۔ نہ اپنے یہاں کسی کو بلاؤ۔ بہشتی زیور ایک کتاب ہے اس کو یا تو پڑھ لو یا سن لیا کرو اور اس پر چلا کرو۔''

(قصد السبیل صفحہ 26 بحوالہ تبلیغی جماعت صفحہ 62، 63)

8۔ اگر ''دعوت تحریک اسلامی'' اپنے مردے پر درود تاج، نقش نعل، عہد نامہ، اعلیٰ حضرت، قیام الدین انگشت سے لکھنا اپنے مردے کی نجات کے لیے ضرورت دین سمجھتی ہے تو بھی درست اور عین اسلامی اور شرعی فعل ہے۔

تحریک اسلامی کے بانی پیر الیاس قادری نے اپنی زندگی میں ہی اپنا وصیت نامہ ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر پورے ملک کے چاروں صوبوں میں تقسیم کر دیا ہے جس میں مریدوں کے بقول سنتیں ہی سنتیں ہیں چنانچہ لکھا ہے:

i۔ ممکن ہو تو قبر کے اندر تختے پر یاسین شریف۔ سورہ ملک اور درود تاج کا پڑھ کر دم کر دیا جائے۔

ii۔ غسل باریش وباعمامہ پابند سنت اسلامی بھائی عین سنت کے مطابق دیں۔

iii۔ بعد غسل کفن میں میرا چہرہ چھپانے سے قبل پہلے پیشانی پر انگشت شہادت سے **بسم اللہ الرحمن الرحیم** لکھی۔

iv۔ اسی طرح سینے پر **لا اِلٰہ اِلا اللہ محمد رسول اللہ** لکھیں۔

v۔ دل پر یا رسول اللہ لکھیں۔

vi۔ ناف اور سینے کے درمیان یا غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ یا امام ابو حنیفہ رضی اللہ۔ یا امام احمد رضا اللہ یا شیخ ضیاء الدین رضی اللہ عنہ لکھیں۔

vii۔ جنازے کے جلوس میں سب اسلامی بھائی مل کر امام اہل سنت کا قصیدہ درود ''کعبہ کے بدر الرجی تم پر کروڑوں درود'' پڑھیں۔

viii۔ چہرہ کی طرف دیوار قبر میں طاق بنا کر اس میں کسی پابند سنت اسلامی بھائی کے ہاتھ کا لکھا ہوا عہد نامہ، نقش نعل شریف، سبز گنبد کا نقشہ، شجرہ شریف، ہر کارہ وغیرہ تبرکات رکھیں۔

ix۔ قبر میں اذان دیں۔

x۔ ہو سکے تو میرے اہل مجلس میری تدفین کے بعد بارہ روز تک۔ یہ نہ ہو سکے تو کم از کم بارہ گھنٹے ہی سہی میری قبر پر حلقہ کئے رہیں اور درود اور تلاوت ونعت سے میرا دل بہلاتے رہیں انشاء اللہ عزوجل نئی جگہ میں دل لگ ہی جائے گا۔

(وصیت نامہ صفحہ 4،5،6 بحوالہ مجلہ الدعوۃ جون 1996ء صفحہ 36 میٹھی میٹھی بدعتیں)

یاد رہے دعوت اسلامی کے بانی پیر الیاس قادری صاحب کے بارے میں ان کے متبعین کا عقیدہ ہے کہ: ''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ الیاس قادری کو میرا اسلام کہنا اور خوشخبری دینا کہ تم نے بہت سی سنتیں زندہ کی ہیں پس تم جنت میں میرے ساتھ رہو گے۔'' (فیضان سنت صفحہ 39)

اسی طرح یہ بھی عقیدہ ہے کہ: ''یوں معلوم ہوتا ہے کہ فیضان سنت کے مصنف الیاس قادری کی شفاعت میں بروز حشر یہ سب صحابہ کرامؓ ۔ اہل بیتؓ ۔ امہات المومنینؓ حضرات دلچسپی لیں گے اور ہر ایک انہیں اپنے ساتھ جنت میں لے جانے کی کوشش کرے گا۔'' (فیضان سنت صفحہ 17)

9۔ اگر اہل حدیث فرقے کا عقیدہ ہے کہ یہ فرقہ بدعات پیدا کرنے کی وجہ سے جہنمی اور نبی پاکؐ پر جھوٹ باندھ باندھ کر گمراہی اور رسم رواج کو پھیلا رہا ہے تو بھی درست اور عین اسلامی فیصلہ ہے۔

اہل حدیث کا ترجمان مجلہ الدعوۃ نے ''میٹھی میٹھی سنتیں یا میٹھی میٹھی بدعتیں'' کے نام اس فرقے کے بارے میں اپنے عقائد کا یوں اظہار کیا ہے۔

''آپ سارا قرآن پڑھ جائیں، پوری صحاح ستہ پڑھ جائیں پوری کوشش کے باوجود آپ کو کتب احادیث میں کہیں بھی درود تاج ۔نقش نعل ۔عہد نامہ اعلیٰ حضرت۔ قیام الدین انگشت سے لکھنا وغیرہ کی سنتیں نہ ملیں گی کیونکہ نہ تو نبی اکرمؐ نے صحابہ کرامؓ نے کبھی کیا تھا نہ ان کے دور میں ان کا وجود تھا۔ پھر یہ سنتیں کیسے بن سکتی ہیں؟ یہ تو بدعتیں ہیں جن کو سنتوں کے نام پر پھیلایا جا رہا ہے۔ جس کے متعلق محمد رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جاتی ہے ایسے ہی کئی اسلام سے متصادم عقائد رسوم رواج اور بدعات اپنا کر اور ایک بالکل نئے مذہب کی پرستش کر کے یہ جماعت ایک گمراہ فرقے کا روپ دھار چکی ہے۔

نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے میری طرف ایسی بات منسوب کی اور وہ بات میں نے نہ کہی ہو تو وہ شخص جہنمی ہوگا۔ فرمایا من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار اور حقیقت یہی ہے کہ اس کتاب میں نبی اکرمؐ پر بہت بہتان باندھے گئے ہیں ایسی ایسی باتیں بھی نبی مکرمؐ کی سنتیں ظاہر کی گئی ہیں کہ جن کا ذکر کرتے ہوئے ان پڑھ بھی جانتا ہے کہ وہ سنت وغیرہ کچھ نہیں بلکہ رسم و رواج اور بدعات ہیں۔''

(مجلہ الدعوۃ ماہ جون 1996ء صفحہ 26)

10۔ بریلوی فرقہ

اگر اولیاء کے مزارات پر حاضر ہو کر دعا کرنا۔ پھول چڑھانا اور ان کے عرس منانا۔ اسی طرح صحابہ کرام اور اہل بیت کی قبروں کے سامنے دعا مانگنا۔ غار حرا اور غار ثور سے تبرک لینا عین ایمان اور خدمت اسلام سمجھتا ہے۔ اسی طرح انبیاء اور صلحاء کو سفارشی ماننا اور خاص طور پر آنحضور ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگنا عین ایمان سمجھتا ہے تو وہ بھی درست اور عین اسلامی عقائد رکھتا ہے۔

(تفصیل تمام بریلوی لٹریچر میں پھیلی ہوئی ہے)

اگر فرقہ اہل حدیث اسے شرک بلکہ دور جہالت کے شرک سے بڑھ کر مانتا ہے تو وہ بھی درست اور عین اسلامی عقیدہ رکھتے ہیں۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر بریلویوں کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: سال کے مخصوص دنوں میں ان لوگوں کی قبروں پر حاضر ہونا جنہیں وہ اولیاء وصالحین گمان کرتے ہیں۔ عرسوں کا قائم کرنا۔ عید میلاد وغیرہ منکرات جو ہندوؤں، مجوسیوں اور بت پرستوں سے مسلمانوں میں در آئے ہیں۔

ان کے عقائد کا اسلام سے دور و نزدیک کا کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ بعینہ وہی عقائد ہیں جو جزیرہ عرب کے مشرک اور بت پرست رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے رکھتے تھے۔ بلکہ دور جاہلیت کے لوگ بھی شرک میں اس قدر غرق نہ تھے جس قدر یہ ہیں۔

بریلویوں کے امتیازی عقائد وہ ہیں جو دین کے نام پر بت پرستوں عیسائیوں، یہودیوں اور مشرکوں سے مسلمانوں کی طرف منتقل ہوئے ہیں۔

کفار مکہ جزیرہ عرب کے مشرکین اور دور جاہلیت کے بت پرست بھی ان سے زیادہ فاسد اور ردی عقیدہ والے نہیں تھے۔ (البریلوۃ صفحہ 9، 55 تا 65 بحوالہ البریلویۃ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ مصنفہ عبدالحکیم شرف قادری صفحہ 43، 44)

مقدمہ محمد بن عبدالوہاب کے مصنف محمد صادق خلیل صاحب فرماتے ہیں:

''پاکستان میں قبروں پر پھول و نذر و نیاز کے سلسلے کی وجہ سے لوگوں کی عقیدت اللہ تعالیٰ سے ختم کی جا رہی ہے۔ ایسے ملک کو اسلامی کہنا کسی طرح زیب نہیں دیتا''۔ (ص 16)

اسی طرح ایک اور اہل حدیث عالم دین محمد سلطان المعصومی مکی فرماتے ہیں۔

''جو شخص حضورؐ کی قبر کی طرف منہ کرتا ہے اس نے آپ کی قبر کو قبلہ و کعبہ بنا لیا۔ یہی بعینہ بتوں کی عبادت ہے''۔ (المشاہدات المعصومیۃ۔ ادارات البحوث العلمیۃ السعودیۃ۔ صفحہ 7)

اسی طرح ناصر الدین البانی فرماتے ہیں:

''انبیاء اور صلحاء کو سفارشی ماننا بالکل مشرکوں کا عقیدہ ہے''۔

قبروں پر مسجدیں

11۔ اگر بریلوی فرقہ کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر غیر مقلدین کے نزدیک کتا، خنزیر، سانپ، گوہ، کچھوا، جنگلی گدھا، منی، عورت کی شرمگاہ کی رطوبت، زانیہ کا مال، بنک کا سود، سود خور کی اقتداء میں نماز، شراب کا سرکہ، خنزیر اور کتے کا جھوٹا، کتے کا گوشت، ہڈیاں،

خون، بال اور پسینہ پاک ہے تو درست اور عین اسلامی فقہ ہے۔

مولانا ابوالحامد محمد ضیاءاللہ قادری صاحب فرماتے ہیں:

''مولا کریم جل جلالہ نے دراصل اِن کو سزا دی ہے کہ جن کے نزدیک حلال، طیبّ اور طاہر نذرانوں اور فاتحہ کی چیزیں حرام بلکہ خنزیر سے بھی بدترین ان کے نزدیک جانوروں کا پیشاب، گوبر، خنزیر، کتا، منی وغیرہ نجس چیزیں حلال طیب اور طاہر ہیں بلکہ ان کی مرغوب غذائیں ہیں۔ جن وہابی اکابر کے نزدیک سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کے فاتحہ کی سبیل کا دودھ حرام ہے ان کے نزدیک ان کی بیوی کا غیر محرم کو اپنا محرم بنانے کے لیے ایک داڑھی والے نوجوان کو اپنا دودھ پلانا جائز ہے۔ جن کے نزدیک گیارھویں کے چاول حرام ہیں ان وہابی اکابر کے نزدیک منی اور بیوی کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے۔ جن کے نزدیک نذرانے حرام ہیں ان کے نزدیک بنک کا سود جائز اور حلال ہے یہ سزا نہیں تو اور کیا ہے۔

خدا جب دین لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے جس مذہب میں یہ سب چیزیں حلال اور ان کی مرغوب غذائیں ہوں ان میں ولایت کہاں سے آئے گی۔ ان کی عبادت زہد اور تقویٰ کا کیا عالم ہوگا۔ نیز وہ لوگ قرآن و حدیث کے رموز اور اسرار کیسے جان سکتے ہیں۔'' (الوہابیت صفحہ 23,22 شائع کردہ قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ)

فاتحہ نذر نیاز، گیارھویں کو حرام قرار دینے والے غیر مقلدین سے خدا نے عقل چھین کر سزا دی اور ان سے منی اور دوسرے گند حلال قرار دیئے تو یہ بھی عین اسلامی عقیدہ ہے۔ (نیل الاوطار صفحہ 27 مکمل حوالہ جات پیچھے درج ہیں)

12۔ اگر ایک مسلمان فرقے (ملامتی صوفی فرقہ) کے نزدیک ڈانس، مجرا اور کاکیاں تاڑ نا عین مذہب اسلام ہے تو بھی درست اور اسلامی حکم کی تعمیل ہے:

''کاکیاں تاڑنا میرا مذہب ہے۔ میں پیر آف کنجر شریف ہوں۔ اسلام میں تضاد آ گیا ہے بڑے ڈانس کریں تو ثقافت۔ ہیرا منڈی میں کوئی ناچے تو کنجری۔ یہ الفاظ پیر آف کاکی تاڑ نے ایک مقامی ہوٹل میں ہونے والے ایک مجرے کے دوران اپنے خطاب میں کہی۔ آپ نے کہا یہ پیر آف کاکی تاڑ کی محفل ہے سب ناچو تاکہ لوگ ملامت کریں''۔ (روزنامہ خبریں 5 مئی 1997ء)

نوٹ: یہ مذکورہ پیر صاحب روزنامہ اخبار میں ایک عرصہ تک اپنے انہیں افکار کی تبلیغ بذریعہ کالم کرتے رہے۔

13۔ اگر بقول فرقہ توحیدیہ کے بانی جناب ڈاکٹر عثمانی توحید روڈ آف کیماڑی والا یہ تمام فرقے مسلمان توحیدی نہیں بلکہ اتحادی مشرک ٹولہ ہیں۔ ''گزشتہ 18 سال سے تمنا تھی کہ اللہ تعالیٰ وہ دن لائے جب دنیا والوں کے سامنے توحیدی اور اتحادی دین کا فرق واضح کردوں'' تو بھی درست اور عین اسلام۔ (توحید خالص گھر کے چراغ صفحہ 5)

14۔ اگر بقول بریلوی علمائے کرام'' شیطانی فوج... کے افسروں میں سے شیطانی فوج کا ایک کمانڈر ڈاکٹر عثمانی توحید روڈ آف کیماڑی والا بھی ہے۔ جو اللہ کے محبوب بندوں پر تبرا کرتے نہ جھجکتا ہے نہ شرماتا ہے''۔

(مولوی ابوالرضا محمد عبدالوہاب خان قادری توحیدی فرقہ کے خدوخال ص 17 ناشر اختر الامان پبلشرز)

''ڈاکٹر عثمانی کے دین کا اصل الاصول اور طرہ امتیاز اولیائے کرام اور فقہائے عظام و علمائے کرام کو مشرک اور توحید کا انکاری بتانا ہے۔ اور مقبولان بارگاہ عزت کو گالی دینا اور ان کی شان میں گستاخی کرنا اُن کا ایمان ہے''۔

(مولوی ابوالرضا محمد عبدالوہاب خان قادری توحیدی فرقہ کے خدوخال ص 17 ناشر اختر الامان پبلشرز)

''ڈاکٹر عثمانی مجدد الف ثانی، شیخ اکبر ابن عربی، شیخ علاؤالدولہ سمنانی، ابو اسمٰعیل ہروی، داتا گنج بخش علی ہجویری اور حضور سیدنا غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی وغیرہم سب اولیائے کرام کو مشرک اور مشرک گر کہہ رہا ہے اور تیرہ سو سال کے تمام مسلمان جن میں علمائے کرام، محدثین عظام، مفسرین کرام وغیرہ سب کو بیک جنبش قلم مشرک قرار دے رہا ہے'' تو یہ بھی درست اور عین اسلام

(مولوی ابوالرضا محمد عبدالوہاب خان قادری توحیدی فرقہ کے خدوخال ص 17 ناشر اختر الامان پبلشرز)

15۔ اگر بانی فرقہ اہل قرآن غلام احمد پرویز اور ادارہ طلوع اسلام نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ کا مذاق اُڑائیں۔ حدیث کو مجوسی سازش کہیں۔ حج کی قربانیوں کو جاہلیت کی رسم قرار دیں۔ پانچ نمازوں کا انکار کریں۔ حج کو عبادت کی بجائے ملی کانفرنس بتائیں تو بھی درست اور عین اسلام۔ (تفصیلی حوالہ جات پیچھے گزر چکے ہیں)

اگر دیوبندی، اہلحدیث اور جماعت اسلامی کے علماء کہتے ہیں کہ طلوع اسلام، اسلام کے خلاف مکروہ یہودی سازش، اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ، بے حیاء، بے تہذیب، بے لگام، الحاد پرست، طلوع اسلام کے اجتماعات میں شرکت کرنا غیرت ایمانی کے خلاف، محبت رسول کے خلاف، غلام احمد پرویز ملعون ہے، شریعت محمدیہ کی رو سے کافر، مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے ساتھ کسی قسم کا بھی اسلامی تعلق شرعاً ناجائز، منکرِ حدیث، منکرِ رسالت، اس کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات رکھنا حرام، تو یہ بھی درست اور عین اسلام۔

(تحریک رد پرویزیت مصنفہ مولوی احمد علی سراج مطبع میٹرو پرنٹر 55 بی چیمبرلین روڈ لاہور)

16۔ گر نبیؐ بھی دوبارہ پیدا ہو کر ہمیں تعلیم دیں تو ہم ان کی بھی نہ مانیں گے۔

ڈاکٹر علامہ اقبال صاحب اپنی قوم کا نوحہ

''مجھے یقین ہے کہ اگر نبی کریمؐ بھی دوبارہ پیدا ہو کر اس ملک میں اسلام کی تعلیم دیں۔ تو غالباً اس ملک کے لوگ اپنی موجودہ کیفیات کے ہوتے ہوئے حقائق

اسلامیہ کو نہ سمجھ سکیں۔" (مکاتیب اقبال بنام نیاز الدین صفحہ 72 خط 20 جنوری 1975ء)

17۔ نہ ہم اسلام مانتے ہیں نہ ہی قرآن جانتے ہیں مگر کیا غم قومی اسمبلی کی رو سے مسلمان تو ہیں ناں۔

احمدیت کے شدید مخالف عالم دین جناب عطاء اللہ شاہ بخاری کا نوحہ

"یہ اسلام جو تم نے اختیار کر رکھا ہے کیا یہی اسلام ہے جو نبی نے سکھلایا تھا؟ کیا ہماری رفتار و گفتار اور کردار میں وہی دین ہے جو خدا نے نازل کیا تھا؟ یہ روزے اور نماز جو ہم میں سے بعض پڑھتے ہیں اس کے پڑھنے میں کتنا وقت صرف کرتے ہیں۔ جو یہ کھڑا ہے وہ قرآن سنانا نہیں جانتا اور جو سنتے ہیں وہ نہیں جانتے ہیں کہ کیا سن رہے ہیں اور باقی 23 گھنٹے میں ہم کیا کرتے ہیں؟ میں کہتا ہوں کہ گورنری سے لے کر گداگری تک مجھے ایک ہی بات بتلاؤ جو قرآن اور اسلام کے مطابق ہو۔ ہمارا سارا نظام نو ہے۔ قرآن کے مقابلے میں ہم نے ابلیس کے دامن میں پناہ لے رکھی ہے قرآن صرف تعویذ کے لیے اور قسم کھانے کے لیے ہے"۔

(آزاد مورخہ 9 دسمبر 1949ء ماخوذ از جوابی تعاقب صفحہ 7،8)

18۔ ہمارے تو سینکڑوں اسلام اور سینکڑوں قرآن ہیں مگر خوشی کی بات یہ کہ قومی اسمبلی کی رو سے مسلمان تو ہیں ناں۔ جماعت احمدیہ کے ایک اور شدید مخالف ڈاکٹر غلام جیلانی برق صاحب علیحدگی میں فرقوں اور ان کے عقائد کا نوحہ یوں فرماتے ہیں:

"ہمارے ہاں ہر فرقے کا اسلام و قرآن الگ ہے ایک اسلام و قرآن تو وہ ہے جو 14 لاکھ حدیثوں کے بوجھ تلے دبا کراہ رہا ہے۔ دوسرا وہ جو مختلف فقہی مسلکوں کے نرغے میں پھنسا ہوا بچ نکلنے کے لیے فریاد بھی نہیں کر سکتا اور ایک تیسرا اسلام جو حضرات اہل بیت کرام کے لکڑی اور کاغذ کے تعزیوں کے ساتھ بندھا ہوا کوچہ و بازار میں سالانہ گردش کرتا نظر آتا ہے۔ ایک چوتھا اسلام وہ جو استخواں فروش مجاہدوں اور پیرزادوں کے حلقے میں حق ہو کے نعرے لگانے اور حال و قال کی بزم آرائی کے لیے مجبور ہے۔" (دو اسلام صفحہ 27 کتاب منزل)

19۔ اگر ہم 999 فی ہزار بھی مسلمان نہیں تو کیا غم۔ قومی اسمبلی کی رو سے مسلمان تو ہیں ناں۔ جماعت احمدیہ کے عظیم مخالف مولانا مودودی صاحب تنہائی میں قوم کا نوحہ کیا فرماتے ہیں:

"یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان کہا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے 999 فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں نہ ان کا اخلاقی نقطہ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے متعلق تبدیل ہوا ہے باپ سے بیٹے اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام ملتا چلا آ رہا ہے۔ ان کی کثرت رائے کے ہاتھ میں باگیں دے کر اگر کوئی شخص یہ امید رکھتا ہے کہ گاڑی اسلام کے راستے پر چلے گی تو اس کی خوش فہمی قابل داد ہے"، یعنی 1۔ تمام فرقے درست اور عین اسلامی بھی ہیں اور ان کی موجودگی میں اسلام ہر بنیادی اختلاف سے محفوظ بھی ہے۔

2۔ ان تمام فرقوں کے تمام عقائد درست اور عین اسلام بھی ہے۔

3۔ ان کے ایک دوسرے کے خلاف تمام فتاویٰ کفر بھی درست اور عین اسلام۔

4۔ ایک فرقے کے دوسرے کے خلاف گستاخ رسول اور صیہونی طاقتوں کے ایجنٹ ہونے کے اعلانات بھی درست اور عین اسلام۔

5۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں۔ ایک دوسرے کے خلاف لکھی جانے والی کتب بھی درست اور عین اسلام۔

6۔ کافر مرتد قرار دے کر دوسرے فرقے کے لوگوں کو قتل کرانا بھی عین اسلام" اور مقتول کافر" بھی جنتی اور عین مسلمان ہے۔

مگر اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کی قومی اسمبلی اور اس کا آئین بانگ دہل اعلان کر رہا ہے کہ ہاں ایسا ممکن ہے اور نہ صرف ممکن ہے بلکہ یہی تو طرۂ امتیاز ہے جو اسے "تحفظ ختم نبوت" اور آئین کی تیسری ترمیم کی برکت سے حاصل ہوا ہے۔ کیا کہوں صرف فیض کی زبان میں ہی دلی کرب کا اظہار کر سکتا ہوں:

جو تیری مان لیں ناصحا تو رہے گا دامن دل میں کیا
نہ کسی عدو کی عداوتیں نہ کسی صنم کی مروتیں

***

سوچا بھی نہ تھا...

(تحریر چوہدری اصغر علی بھٹی نائیجر)

ایک دفعہ ڈاکٹر اجمل نیازی صاحب نے کہا تھا" کہ میں نے سوچا بھی نہ تھا کہ پگڑی اور داڑھی آدمی کے وقار اور روحانیت میں اس قدر بھی اضافہ کر سکتی ہے" (آس جزیرہ اکرم اعوان صفحہ 14) مگر میں نے اسلام آباد میں جاری ختم نبوت کے نام پر دیئے جانے والے دھرنے کے روح رواں ان پگڑی اور دھاڑی والے علماء و مشائخ، محدث و فقہا کی زبان اور اُن کے اس نئے رخ روشن کو دیکھا تو مجھے ڈاکٹر اجمل نیازی صاحب کا یہ قول یوں نظر آنے لگا کہ "کبھی میں نے سوچا بھی نہ تھا کہ پگڑی اور داڑھی والے باوقار آدمی کے منہ سے بھی ایسے گندے، فحش اور بازاری الفاظ نکل سکتے ہیں"۔ پنڈی اور اسلام آباد کے سنگم پر واقعہ فیض آباد چوک کو آج کل یار لوگ دشنام چوک کہنا شروع ہو گئے ہیں کیونکہ جو بھی اُس طرف گیا یا جس کی طرف بھی ہمارے ان معزز مشائخ حضرات نے اپنا قبلہ موڑا اسے یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ سے رگیدنا شروع کیا اور آخر تان ماں بہن پر ہی جا کر ٹوٹی۔

مسئلہ ختم نبوت قرآن مجید سے قومی اسمبلی تک

تحریر: ابوذوالکفل

میں تمہیں ایسی دلدل میں پھنساؤں گا کہ یاد کروگے

مولوی عبداللہ مرحوم لال مسجد اسلام آباد کے امام اور مولوی عبدالعزیز المعروف مولانا برقعہ پوش کے والد ماجد تھے۔ بلاشبہ دیوبندی حضرات میں ان کا بڑا نمایاں مقام تھا۔ جبکہ دوسری طرف مولوی محمد موسیٰ بھٹوسکہ بند دیوبندی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عدد ماہنامہ ''بیداری'' کے اڈیٹر بھی تھے۔ دونوں میں ایک بات پر جھگڑا ہو گیا۔ مولانا عبداللہ کو اس مسئلہ میں ہار محسوس ہوئی تو آپ نے ایک حیرت انگیز دھمکی لگا دی۔ آیئے دیکھتے ہیں وہ لڑائی کیا تھی اور اس پر دھمکی کیا تھی؟

مولانا محمد موسیٰ بھٹو اس دلچسپ لڑائی کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب لال مسجد مرحوم ہمیشہ یزید کی حمایت کرتے اور اہل بیت کی تنقیص کیا کرتے تھے۔ وہ کراچی اور لاہور سے ناصبیوں اور یزیدیوں کی کتب منگوا کر تقسیم کیا کرتے تھے۔ یہ آں مرحوم پر الزام نہیں بلکہ مولانا مرحوم کا یزیدی ہونا خود انہیں کے خطوط اور تحریرات سے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے ماہنامہ حق چار یار میں حتمی دلائل سے ثابت کر چکے ہیں۔ اسی طرح محمد عظیم الدین صدیقی نے ایک کتاب بنام... ''سیدنا یزید رحمۃ اللہ علیہ''... شائع کی اور مولانا کو بھیجی کتاب ملنے پر آپ نے انکو درج ذیل خط لکھا جو تقریظ کی صورت میں اس کتاب میں شامل ہے۔

محترم السید الاستاد المکرم محمد عظیم الدین صدیقی صاحب

سلام مسنون

خط ملا۔ آج ہی شیخ القرآن (مولوی غلام اللہ خان راولپنڈی) سے بات کی کتاب حیات سیدنا یزید ان کو ابھی تک نہیں ملی۔ تبصرہ اور رائے کی درخواست بھی کی۔ انہوں نے قبول فرمالیا۔ ویسے بھی وہ حضرت امیر یزیدؒ کے بارے میں وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو ہمارا ہے۔ لیکن وہ بھی میری ہی طرح برملا اظہار بوجوہ نہیں کرتے... نہ معلوم ہماری کب چلے گی؟ کوئی آنے والا نہیں ورنہ دستی کتب منگواتا۔ والسلام محمد عبداللہ

خطیب مرکزی جامع مسجد اسلام آباد

یہ تھا وہ اختلاف اور جھگڑا... ان دو بلند قامت دیوبندی علماء کے درمیان۔ اب مولوی عبداللہ صاحب امام لال مسجد نے اپنے آپ کو ڈوبتے دیکھا تو انہوں نے ایک انوکھا داؤ لگایا اور پینترا بدل کر اس ساری بازی کو پلٹ کر رکھ دیا۔ مولانا محمد موسیٰ خود اس کشتی کا حال سناتے ہوئے فرماتے ہیں:

''قصہ یوں ہوا کہ ایک مرتبہ مولانا محمد عبداللہ کو ان کے مؤقف (یعنی یزید) کے ناحق ہونے کے دلائل پیش کئے تو وہ ناراض ہو گئے اور آں مرحوم نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسی دلدل میں پھنساؤں گا کہ قیامت تک یاد کروگے۔ اور پھر واقعی مولانا عبداللہ نے مولانا بھٹو کو اس دلدل میں پھنسا دیا۔ کس طرح پھنسایا؟ ان پر احمدی ہونے کا الزام لگا دیا۔

''بس اس کے بعد جہاں میرا ذکر ہوتا تو فرماتے میں یہ تو نہیں کہتا کہ یہ شخص قادیانی ہے البتہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ قادیانی ہے'' اور ''کبھی کبھی یہ کہتے کہ بھئی لوگ کہتے ہیں ان کے قادیانیوں سے تعلقات ہیں''

اور پھر کیا تھا مولوی محمد موسیٰ صاحب بیچارے کو اپنی ہی پڑ گئی۔ ہر محفل میں وضاحتیں کرتے نظر آتے کہ میں قادیانی نہیں ہوں۔ میں الحمدللہ مسلمان ہوں۔ میں الحمدللہ مسلمان ہوں۔ میں الحمدللہ یہ ہوں۔ میں الحمدللہ وہ ہوں۔ یوں پھر یزید کے خلاف بات کیا کرنا تھی اپنے ہی مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ لینے کے لئے تڑپتے نظر آنے لگے۔'' (ماہنامہ بیداری ص 52 شمارہ مئی 2010 مضمون نگار محمد موسیٰ بھٹو لاہور)

یہی وہ کہانی ہے جو ذرا سے کردار بدل کر مجھے وفات مسیحؑ کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال میں نظر آتی ہے۔ مسئلہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو وہ بعینہ تشریف لائیں گے اور فوت ہو گئے ہیں تو کوئی معنوی طور پر آئے گا۔ مگر کردار پلٹ دیئے گئے منکرین حیات مسیح فی السماء کو منکرین ختم نبوت کا نام دے دیا گیا۔ حامیان فیضان نبوت کو گستاخ رسول اور منکرین لا نبی بعدی بنا دیا گیا۔ اگر آمد امام مہدیؑ ہو گی (ویسے تو تیسری ترمیم کی موجودگی میں ہمیں ضرورت نہیں) تو ایک جدید لیڈر کی صورت میں ہوگی جسے خود بھی نہ پتہ ہوگا کہ وہ امام مہدی ہے اور یوں کہانی کا عنوان محافظین ختم نبوت اور منکرین ختم نبوت قرار پا گیا۔ اس طرح وفات وحیات مسیحؑ سے شروع ہونے والی کہانی تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر آئی اور پھر قومی اسمبلی کی طرف موڑ دی گئی۔ اس ہاری ہوئی کہانی کا حال ایک دیوبندی مولانا کی زبانی۔

ہمارے شدید مقابلے کے باوجود قادیانیت مستحکم اور وسیع ہوگئی

جماعت احمدیہ کے شدید مخالف عالم مولانا عبدالرحیم صاحب اشرف مدیر المنیر لائل پور کی زبانی ان لمحوں کی کہانی سنیے ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع تر ہوتی گئی۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔

سید نذیر حسین دہلوی، مولانا انور شاہ دیوبندی، مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا عبد الجبار غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ وغفرلہم کے بارے میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور ان کا اثر و رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم اشخاص ایسے ہوئے ہیں جو ان کے ہم پایہ ہوں...... اگرچہ یہ الفاظ سننے اور پڑھنے والوں کے لیے تکلیف دہ ہوں گے... لیکن ہم اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر (نور اللہ مراقدھم ومضا جعهم) کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے۔ تقسیم کے بعد اس گروہ نے پاکستان میں نہ صرف پاؤں جمائے بلکہ جہاں ان کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ وہاں ان کے کام کا یہ حال ہے کہ ایک طرف تو روس، امریکہ سے سرکاری سطح پر آنے والے سائنس دان ربوہ آتے ہیں.. اور دوسری جانب 1953ء کے عظیم تر ہنگامے کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش میں ہے کہ اس کا 1956-1957ء کا بجٹ 25 لاکھ روپیہ کا ہو۔

1953ء کے وسیع ترین فسادات کے بعد جن لوگوں کو یہ وہم لاحق ہوگیا ہے کہ قادیانیت ختم ہوگئی یا اس کی ترقی رک گئی انہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ پاکستان میں پہلی مرتبہ بلدیاتی اداروں میں بلکہ (بعض اطلاعات کی بناء پر) مغربی پاکستان اسمبلی میں قادیانی ممبر منتخب کئے گئے ہیں''۔ (المنیر 23 فروری 1956ء صفحہ 10)

پہاڑوں جیسے علماء ہونے کے باوجود ہم ہار گئے تو اب آخری حل ہاں اب ہم مذہبی دلائل کی بجائے سیاسی مار ماریں گے

90 سال بعد جماعت احمدیہ کی حیرت انگیز ترقیات، وسیع ترین تبلیغی نظام، خدا کی راہ میں بے تحاشا خرچ کرنے والے نفوس، مضبوط ترین دلائل اور بے لوث کارکنان کے آگے بند باندھنا بہت اہمیت اختیار کر گیا تھا۔ تب اس وقت کے علماء دین نے ہمت کر کے وطن عزیز کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کو مجبور کر دیا کہ قادیانی جماعت کو دائرہ اسلام سے ہی خارج قرار دے دیا جائے گویا ''نہ رہے بانس نہ بجے بانسری'' دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کے نعرے کے ساتھ ہی جو پہلی ہڈی گلے میں اٹکی محسوس ہوئی کہ آخر کس بات کو بنیاد بنایا جائے؟ قرآن وسنت وحدیث سمیت ایمان مجمل اور ایمان مفصّل سمیت جماعت احمدیہ اسلام کی ہر ہر جزئیات پر پورے صدق دل سے ایمان رکھتی ہے اور عمل پیرا ہے اور ختم نبوت کے معانی وتشریح میں بھی ہمارے ہی بزرگوں کے مسلک پر ہے تو پھر آخر کیا کیا جائے؟ شاید زندگی میں ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئے۔ تو آخر کیا کیا جائے؟

''آخر کیا کیا جائے'' اور وقت کی کمی نے ایک نیا فلسفہ ضرورت پیدا کیا ٹھیک اسی لمحے علم کلام نے ایک نیا موڑ لیا۔ روشیں بدل دی گئیں اور نیا اسلحہ زیب تن کر کے جنگ کو بالکل نئے محاذ کی طرف موڑ دیا گیا۔

تاریخ کے ایسے ہی نازک لمحوں کی کہانی اس تنظیم کے اپنے آرگن کی زبانی سنیے:

''جب حجۃ الاسلام حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی صاحب اور حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہ ہم رحمہم اللہ کے علمی اسلحہ فرنگی کی اس کاشتہ وداشتہ نبوت کو موت کے گھاٹ نہ اتار سکے تو مجلس احرار اسلام کے مفکر اکابر نے جنگ کا رخ بدل دیا۔ نئے ہتھیار لئے اور علمی بحث ونظر کے میدان سے ہٹ کر سیاست کی راہ سے فرنگی سیاست کے شاہکار پر حملہ آور ہو گئے۔''

(اخبار آزاد 30 اپریل 1951ء صفحہ 17)

علمی بحث ونظر کے میدان سے ہٹ کر سیاست کی راہ سے جماعت احمدیہ پر حملہ

ختم نبوت کا نیا، سرکاری اور دفتری امور کے لئے مذہبی مفہوم

''وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے''۔ ڈاکٹر علامہ اقبال کا فتویٰ۔ (زندہ رود صفحہ 649)

سیاسی حملہ کے سیاسی پروگرام میں ختم نبوت کی بھی ایک نئی اور سیاسی تعریف تیار کی گئی یوں قانون پاکستان میں دفعہ نمبر 260 میں ایک نئی شق نمبر 2 کے نام سے اضافہ کر دیا گیا جسے عرف عام میں آئین کی تیسری ترمیم کا نام دیا گیا ہے۔ نظریہ ضرورت کے تحت مذکورہ ترمیم کے ذریعہ ختم نبوت کی مندرجہ ذیل سیاسی تعریف منصۂ شہود پر لائی گئی۔

''کوئی شخص جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور غیر مشروط ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہو۔ جو خدا کے آخری نبی یا لفظ نبی کے کسی معنی یا تعریف کے مطابق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا کسی مدعی نبوت کو تسلیم کرے یا مذہبی مصلح مانے وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے لئے مسلمان نہیں ہے''۔

کیا معلوم ہوا یہی ناں کہ آنحضور ﷺ کے بعد

☆ کسی بھی معنوں میں ☆ کسی بھی مفہوم میں ☆ کسی بھی پیرائے میں

☆ کسی بھی تعریف کے مطابق کوئی بھی نبی نہیں ہے۔ ☆ نہ امتی نبی

☆ نہ تابع نبی ☆ نہ ریٹائرڈ نبی ☆ نہ معزول نبی

☆ یہی نہیں بلکہ کوئی مذہبی مصلح ہونے کا دعویٰ بھی نہیں کرسکتا اور جو ''ایسی گستاخی کرے'' وہ قانون کی اغراض کے لئے غیر مسلم اور دائرہ اسلام سے خارج

ختم نبوت کا پُرانا اور گھریلو استعمال کے لئے مذہبی مفہوم

جماعت احمدیہ کی مخالفت Not a full time job مطلب یہ کہ صرف ایک دشمنی کی خاطر عقائد تو نہیں بدلے جاسکتے اس لئے مندرجہ بالا تعریف کو صرف سیاسی پس منظر کے ساتھ لکھا پڑھا اور سمجھا جائے۔ گھروں میں دینی عقائد کے طور پر ہم اپنے بچوں کو ختم نبوت کا مندرجہ ذیل مفہوم پڑھاتے ہیں۔

شروعات اسی پلیٹ فارم سے کرتے ہیں جس نے قومی اسمبلی میں تیسری ترمیم پاس کرانے کی سرتوڑ کوشش کرکے اسے کامیابی کی منزل تک پہنچایا یعنی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے۔

1۔ختم نبوت یعنی مطلق آخری نبی کے باوجود امت محمدیہ میں ایک نبی ضرور آئے گا اور ایسا عقیدہ نہ رکھنے والا کافر... کیسا لگا؟

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان کا شائع کردہ رسالہ ''نزول عیسیٰ چند شبہات کا ازالہ'' میرے سامنے ہے جسے جماعت کے اشد مخالف مولانا یوسف لدھیانوی صاحب نے تحریر کیا ہے۔

مولوی صاحب پر کسی نے اعتراض کیا کہ قرآنی آیات خاتم النبین اور حدیث لا نبی بعدی کے بعد امت میں مطلق کسی نبی کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ جواب تھا:

'' آپ کا یہ ارشاد کہ قرآنی آیات خاتم النبین اور حدیث لا نبی بعدی میں انقطاع نبوت کا ذکر ہے۔ لا نبی بعدی میں لانفی جنس ہے چونکہ نکرہ پر داخل ہے جس کا معنی یہ ہے کہ نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے نہ پرانا نبوت ہر قسم کی بند ہے''۔

آپ کا جواب غور سے پڑھیے اور ذہن میں سیاسی تعریف کو بھی رکھیے۔

☆ ''جناب کو اس جگہ متعدد غلط فہمیاں ہوئی ہیں اول یہ کہ جس طرح ختم نبوت کی احادیث متواتر ہیں ٹھیک اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام (نبی اللہ) کے دوبارہ آنے کی حدیث بھی متواتر ہیں''۔ (صفحہ 41-42)

☆ ''یہ عقیدہ نماز روزہ اور حج کی طرح متواتر اور قطعی ہے اس لئے اس کے منکر کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطیؒ اپنے رسالہ ''الاعلام بحکم علیہ السلام'' میں ایک معترض کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں ... تجھے دو سے ایک صورت لازم آئے گی یا یہ کہ نزول عیسیٰ کی نفی کرو یا بوقت نزول ان سے نبوت کی نفی کرو اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں''۔ (صفحہ 5-6)

☆ پھر اسی صفحہ پر علامہ سفارینی کو بھی مزید اپنے موقف پیش کرکے لکھتے ہیں۔

'' وہ نازل ہوکر شریعت (قرآن مجید) کے مطابق عمل کریں گے اگرچہ ان کے ساتھ نبوت قائم ہوگی اور وہ نبوت کے ساتھ متصف ہونگے''۔

(نزول مسیح چند شبہات کا ازالہ، صفحہ 5)

☆ صفحہ 12 پر حضرت حافظ ابن حزم کو نقل کیا گیا۔

'' آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں سوائے عیسیٰؑ جن کے نازل ہونے پر احادیث صحیح موجود ہیں''۔ (الفصل فی الملل والاھواء والنحل ج 1 صفحہ 77)

مزید آگے چلتے ہیں:

2۔امت میں ایک نبی تو کیا حضرت ابراہیمؑ۔ اسمعیل سمیت خود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ دوبارہ تشریف لائیں گے...... اہل تشیع بھائیوں کا مذہبی عقیدہ

اہل تشیع بھی آئین کی تیسری ترمیم پاس کروانے میں آگے آگے تھے۔ آیئے دیکھتے ہیں گھر میں بچوں کے لئے کون سا مذہبی عقیدہ بیان کیا جارہا ہے۔

حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: '' جب امام مہدی آئے گا تو یہ اعلان کرے گا کہ اے لوگو تم میں سے کوئی حضرت ابراھیمؑ اور اسمعیلؑ کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ میں ہی ابراھیم و اسمعیل ہوں۔ اگر تم میں سے کوئی موسیٰ اور یوشع کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ میں ہی موسیٰ اور یوشع ہوں اگر تم میں سے کوئی عیسیٰ اور شمون کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ عیسیٰ اور شمعون میں ہی ہوں۔ اگر تم میں سے کوئی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور امیر المومنین حضرت علیؓ کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ محمد مصطفی ﷺ اور امیر المومنین میں ہی ہوں''۔ (بحار الانوار از علامہ باقر مجلسی ناشر سلامیہ تھہران خیابان بوذر جمہری شرقی تلفن چاپ اسلامیہ 1357 شمسی)

3۔عام نبی تو کیا ایسا نبی آئے گا جو ختم نبوت کی غیر معمولی پاور اپنے اندر لئے ہوئے ہوگا...... دیوبند کا مذہبی عقیدہ

دیوبندیوں کے ہی سرخیل امام قاسم نانوتوی کے نواسے اور مدرسہ دیوبند کے مہتمم قاری طیب صاحب جی ہاں وہی دیوبندی جو تیسری ترمیم کے خالق ہونے کی دعویدار ہے اپنے بچوں کے لئے الگ سے فرماتے ہیں:

''لیکن پھر یہ سوال یہ ہے کہ جب خاتم الدجالین کا اصلی مقابلہ تو خاتم النبین سے ہے مگر اس مقابلہ کے لیے نہ حضور کا دوبارہ دنیا تشریف لانا مناسب نہ صدیوں باقی رکھا جانا شایان شان، نہ زمانہ نبویؐ میں مقابلہ ختم کرادیا جانا مصلحت اور ادھر ختم دجالیت کے استقبال کے لئے چھوٹی موٹی روحانیت تو کیا بڑی سے بڑی ولایت بھی

کافی نہ تھی۔ عام مجددین اور ارباب ولایت اپنی پوری روحانی طاقتوں سے بھی اس سے عہدہ برا نہیں ہو سکتے تھے۔ جب تک کہ نبوت کی روحانیت مقابل نہ آئے۔ بلکہ محض نبوت کی قوت بھی اس وقت تک موثر نہ تھی جب تک کہ اس کے ساتھ ختم نبوت کا پاور شامل نہ ہو۔ تو پھر شکست دجالیت کی صورت بجز اس کے اور کیا ہو سکتی تھی اس دجال اعظم کو نیست و نابود کرنے کے لیے امت میں ایک ایسا خاتم المجددین آئے جو خاتم النبیین کی غیر معمولی قوت کو اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہو اور ساتھ ہی خاتم النبیین سے ایسی مناسبت تامہ رکھتا ہو کہ اس کا مقابلہ بعینہ خاتم النبیین کا مقابلہ ہو۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ ختم نبوت کی روحانیت کا انجذاب اسی مجدد کا قلب کر سکتا تھا جو خود بھی نبوت آشنا ہو۔ محض مرتبہ ولایت میں یہ تحمل کہاں کہ وہ درجہ نبوت بھی برداشت کر سکے چہ جائیکہ ختم نبوت کا کوئی انعکاس اپنے اندر اتار سکے۔ نہیں بلکہ اس انعکاس کے لیے ایک ایسے نبوت آشنا قلب کی ضرورت تھی جو فی الجملہ خاتمیت کی شان بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ تا کہ خاتم مطلق کے کمالات کا عکس اس میں اتر سکے......اس کی صورت بجز اس کے اور کیا ہو سکتی تھی کہ انبیاء سابقین میں سے کسی نبی کو جو ایک حد تک خاتمیت کا شان رکھتا ہو اس امت میں مجدد کی حیثیت سے لایا جائے''۔

(تعلیمات اسلامی اور مسیحی اقوام صفحہ 228-229 از قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند پاکستانی ایڈیشن اول مطبوعہ مئی 1986ء شائع کردہ نفیس اکیڈیمی)

4۔ صرف نئی شریعت لانے والی نبوت بند ہوگئی۔ مگر امتی نبی تجدید شریعت کے لیے آ سکتا ہے......اہل سنت بریلوی مکتبہ فکر کا مذہب

پاکستان کی مشہور پبلشر کمپنی فیروز سنز نے ''ابن عربی'' کے نام سے اہل السنۃ بریلوی مکتبہ فکر کے مسلمہ بزرگ عالم حضرت محی الدین ابن عربی کے بارے میں کتاب شائع کی ہے۔ اس کتاب کے صفحہ 39 پر ''ختم نبوت و ختم رسالت'' کے حوالے سے درج ذیل ختم نبوت کی تفسیر و مفہوم درج ہے:

''ابن عربی نبوت و رسالت کو محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم سمجھتے ہیں مگر صرف بحیثیت نبوت تشریعی، یعنی اب ان کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آ سکتی مگر ایسا نبی آ سکتا ہے جو ان کی لائی ہوئی شریعت کی تجدید کرے۔ اس نبی کا اکتساب ذاتی اور بلا واسطہ نہیں ہوتا بلکہ رسول اللہ کے واسطے ہوتا ہے''۔

چند صفحے آگے چل کر صفحہ 51 پر مزید فرمایا: ''نبوت غیر تشریعی رسول اللہ کے بعد جاری رہے گی بلکہ رسول اللہ کی امت میں اولیاء اللہ کو بھی الہام ہوتا رہا ہے''۔

(مصنفہ ابو جاوید نیازی شائع کردہ فیروز سنز پاکستان)

5۔ ''مطلق آخر نبی'' کے بعد بھی نبی اللہ تشریف لائیں گے اور اس کا منکر پکا کافر...مکتبہ غیر مقلدین اہل حدیث کا مذہبی عقیدہ۔

بقول غیر مقلد مولوی مولانا عبدالوہاب امیر و بانی جماعت غرباء اہل حدیث غیر مقلدین مزید 9 چھوٹی چھوٹی فرقیوں میں تقسیم ہیں یعنی 1۔ جماعت غرباء اہل حدیث

2۔ کانفرنس اہل حدیث 3۔ فرقہ ثنائیہ 4۔ امیر شریعت صوبہ بہار

5۔ فرقہ حنفیہ عطائیہ 6۔ فرقہ شریفیہ 7۔ فرقہ غزنویہ 8۔ جمعیت اہل حدیث

9۔ محی الدین لکھوی فرقہ

(فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ ص 10 ناشر مکتبہ اہل السنۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودہا)

غیر مقلدین کے یہ تمام فتنہ انگیز تیسری ترمیم کے پاس کروانے میں پوری طرح پیش پیش تھے مگر ان کے بھی اپنے گھر میں اپنے بچوں کے لئے کیا ترجمہ ہے وہ کچھ یوں ہے:

اہل حدیث کے ممتاز عالم دین جناب نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب حجج الکرامۃ میں اہل حدیث مکتبہ فکر کی مفہوم ختم نبوت کی یوں ترجمانی کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ تشریف لائیں گے اور وہ نبی اللہ ہونگے اور جو "من قال بسلب نبوتہ فقد کفر حقاً کما صرح بہ للسیوطی" (حجج الکرامۃ صفحہ 13)

6۔ ''مطلق آخری نبی'' کے بعد ''مامور من اللہ'' معصوم عن الخطا ''بولتا قرآن'' اور امام حاضر ہر وقت موجود رہے گا......اسمٰعیلی فرقے کا مذہب

اسماعیلی فرقہ شیعوں کی ہی ایک شاخ ہے۔ پرنس کریم آغا خان ان کے موجودہ سربراہ ہیں۔ انڈیا اور انڈیا سے باہر افریقہ تنزانیہ میں خاصی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ پاکستان کے شمالی علاقہ جات گلگت، ہنزہ، چترال وغیرہ ان کے خاص گڑھ ہیں۔ سینٹ وقومی اور صوبائی اسمبلیوں میں ان کی نمائندگی ہے۔ تیسری ترمیم میں انہوں نے بھی حصہ بقدر جثہ ڈالا۔ مگر مذہبی عبادات کے لئے ان کے ہاں ختم نبوت کا کیا مفہوم ہے۔

سوال: پیغمبر یعنی ''ناطق'' اور ''اساس'' یعنی امام میں سے کس کا درجہ بڑا ہے؟

جواب: اساس کا درجہ بڑا ہے کیونکہ جو کام پیغمبروں سے نہیں ہو سکتا تھا وہ اساس کرتے ہیں۔ پیغمبروں میں سے اماموں کو بنانے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جیسا حضرت ابراہیمؑ کے لئے ہوا تھا۔

(درسی کتاب برائے مذہبی اسکولز اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

☆ امام (حضرت علی) کا ظہور اللہ کا ظہور ہے

''امام (علی) کے ظاہر ہونے کے بعد اللہ نے اسلام کو مقبول کیا اور پسند کیا اور پیغمبری کا دور ختم ہوا۔ اس کے بعد کوئی پیغمبر اس دنیا میں نہیں آیا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ امام کا ظہور اللہ کا ظہور ہے۔ جس کی پہچان اللہ کی پہچان ہے۔ جس کی بیعت اللہ کی بیعت ہے''۔ (کلام الٰہی اور فرمان امام از عالی جاہ سلطان 5 نور محمد یکے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے تنزانیہ طباعت اسماعیلی پریس بمبئی ص 54)

☆ قرآن سے بڑا ہے اب ناطق قرآن۔امام کا چہرہ خدا کا چہرہ

''امام حاضر قرآن ناطق یعنی بولتا قرآن ہے۔اس کے فرمانوں پر عمل کرنا چاہیے......امام کا ہاتھ خدا کا ہاتھ کے برابر ہے۔امام کا چہرہ خدا کے چہرے کے برابر ہے۔عقیدت سے امام کا دیدار کرنے والا خدا کا دیدار کررہا ہے''۔

(درسی کتاب ٹھمن مال برائے نائٹ اسکولز ریلیجیس کیے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی سبق نمبر ۱۱ ص ۸)

☆ قرآن تو 1300 سال پرانی کتاب صرف عرب کے لئے ہے اب تمہارے لئے نئی شریعت گنان ہے۔

''آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گنان ہے قرآن شریف کو 1300 ہو چکے وہ ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے۔گنان کو 700 سال ہوئے سو تم لوگوں کے لئے اب گنان ہے اور اسی پر عمل کرنا''۔ (فرمان نمبر 13 ص 81 کلام امام مبین آغا خان ۳ کے فرامین کا مجموعہ کیے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

☆ قرآن خلیفہ عثمان کے وقت بدل دیا گیا اصل خلاصے ہمارے پاس ہیں۔

''توریت، انجیل زبور، اور قرآن یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ وقفہ سے نازل ہوئیں۔قرآن شریف بھی حق تھا مگر خلیفہ عثمان کے وقت میں رُدوبدل کردیا گیا آگے کے الفاظ پیچھے اور پیچھے کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے۔اس معاملے میں سارے خلاصے ہمارے پاس ہیں۔تم لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصے دکھائیں گے''۔

(کلام امام مبین ص 96 حصہ اول فرمان نمبر 38 کیے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

یہ صرف چند مثالیں نمونہ کے طور پر درج کی گئی ہیں۔قارئین کرام! اگر ذہن پر بار نہ ہو تو سرکاری تعریف کو ایک دفعہ پھر پڑھ جایئے۔ایک سرے سے دوسرے سرے تک کہاں یہ فرمان کہ

☆ نبی کے کسی معنی یا تعریف کے مطابق نبی تو کجا مذہبی مصلح بھی نہیں آسکتا اور کہاں یہ کہ شدت سے ایک سالم تشریعی نبی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے منتظر ہیں اور یہی نہیں کہ خود بلکہ 1500 سو سالہ آئمہ کرام و علماء دین کو بھی گواہ کے طور پر پیش کررہے ہیں۔بلکہ مزید طرّہ یہ بھی کہ جو نہ مانے اس کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے رہے ہیں۔اسے کہتے ہیں کہ ہاتھی کے کھانے کے دانت اور دکھانے کے اور۔دوستو مذہبی دنیا میں مذہب کے نام پر اتنا بڑا اختلاف یا دھوکہ اور اسے اعتراز احسن صاحب کہتے ہیں کہ اس پر بات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ختم نبوت قرآن مجید سے قومی اسمبلی تک

بقول شاعر: رند کے رند رہے اور ہاتھ سے جنت بھی نہ گئی

دوستو پاکستانی ختم نبوت کی نئی تعریف کے بعد ہر پاکستانی مسلمان کے لئے ایک Drmatic Situation پیدا ہوتی ہے وہ یہ کہ

☆ قومی اسمبلی سے پاس شدہ سرکاری تعریف کو ماننا بھی ضروری ہے کیونکہ جماعت احمدیہ کی دشمنی کا معاملہ ہے اور مسجد والے اصلی مذہبی مفہوم کو ماننا بھی ضروری ہے کیونکہ دین اور ایمان کا معاملہ ہے۔

معاملہ کیسے طے ہو کہ دونوں گھر بھی راضی رہیں اور پیٹ کی گاڑی بھی چلتی رہے سوچ و بچار یا Planning کا تو پتہ نہیں ہاں ضمیر کی عدالت نے Practicaly یا واقعاتی طور پر 72 فرقوں کو 2 بڑے بلاکس میں تقسیم کر چھوڑا ہے اور یوں:

☆ کچھ لوگ ایک گروپ میں شامل ہو کر سرکاری تعریف کو مان رہے ہیں۔

☆ کچھ لوگ دوسرے گروپ میں شامل ہو کر مذہبی تعریف کو۔

لیکن ظلم یہ ہو گیا کہ اس دوغلی کہانی اور واضح تضاد کی وجہ سے کچھ لوگوں نے ان دونوں ہی کشتیوں میں سوار ہونے سے انکار کر کے ایک تیسری لانچ بنالی جو اب بڑھتی ہوئی سواریوں کے سبب لانچ سے ایک بڑے بحری بیڑے میں تبدیل ہو چکی ہے۔

آیئے دشمنی اور نفرت سے پیدا ہونے والے اس حیرت انگیز طلسم کدے کی سیر کرتے ہوئے اور یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ جب مسجد کے کام اور منصب کو قومی اسمبلی کے سیاسی دنگل میں ڈالا جاتا ہے تو پھر اہل مسجد کو کیسے کیسے پینترے بدلنا پڑتے ہیں۔

جب مسجد کے مدرس قومی اسمبلی کے سیاسی اکھاڑے میں اترے تو دونوں گروپوں کے سرخیل علماء کے مذہبی دلائل ملاحظہ کرتے ہیں۔

1۔ہمیں وہ پانچویں وجہ بتائی جائے جس کے تحت کوئی نبی آسکتا ہو...ختم نبوت آف چنیوٹ کا نقطہ نظر

مولانا منظور احمد چنیوٹی مبلغ ختم نبوت اور سفیر ختم نبوت کے نام سے اندرون و بیرون ملک پہچانے جاتے ہیں۔آپ کے ادارے دعوت وارشاد نے ''قرآن مجید اور ختم نبوت'' کے نام سے مولانا ابراہیم خادم صاحب کا ایک رسالہ شائع کیا ہے آپ فرماتے ہیں:

''قرآن مجید میں اگر ابتداء سے لیکر انتہاء تک نگاہ ڈالیں تو پتہ چلتا کہ چار ایسے اسباب اور وجوہات ہیں کہ جن کے ماتحت دنیا میں کوئی نہ کوئی نبی اور رسول آتا رہا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لانے کے بعد یہ چاروں اسباب اور وجوہات منقطع ہو چکے ہیں اب قیامت تک کوئی شخص نئی نبوت کے ساتھ نہیں آسکتا۔اور آپؐ کے بعد نبوت ورسالت قیامت تک منقطع ہو چکی''۔

ان اسباب کی تفصیل کچھ یوں ہے:

i۔اگر سابقہ نبی کی لائی ہوئی شریعت اور دی ہوئی تعلیم دنیا سے بالکل ناپید ااور مٹ چکی ہو اور پھر اس شریعت اور تعلیم کو تازہ کرنے کے لیے نئے نبی اور رسول کی ضرورت ہوتی ہے...اب اس سبب کے تحت آپؐ کے بعد کوئی مدعی نبوت نہیں آسکتا۔

ii۔سابقہ نبی اور رسول کی لائی ہوئی شریعت اور تعلیم میں کوئی خامی اور کمی رہ گئی ہو تو اس کمی کو پورا کرنے کے لیے ایک نبی کی ضرورت ہوتی ہے۔اب وہ کونسی خامی اور کمی ہے جس کو پورا کرنے کے لیے ایک نئے نبی کی ضرورت ہے۔

iii۔تیسری وجہ دنیا میں کسی نبی کے آنے کی یہ ہو سکتی ہے کہ سابقہ نبی اور رسول کسی خاص قوم، علاقہ، شہر بستی یا ملک کے لیے ہو تو پھر دوسری قوم اور علاقہ کے لیے ایک نبی رسول کی ضرورت ہے مگر اب اس سبب...کے ماتحت بھی حضور اکرمؐ کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے۔

iv۔چوتھی وجہ کسی دوسرے نبی کے آنے کی یہ ہو سکتی ہے کہ جو نبی موجود ہو اس کی زندگی میں اس کی امداد کے لیے دوسرا نبی مبعوث کیا جاتا ہے جیسے حضرت موسیٰ کے ساتھ ان کے بھائی حضرت ہارون کو نبوت سے سرفراز فرمایا۔اب ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ کون سی پانچویں وجہ ہے جس کے تحت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نئے نبی کی ضرورت ہے''۔

(قرآن مجید اور ختم نبوت، صفحہ 3 تا 7 شائع کردہ ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد رجسٹرڈ چنیوٹ)

2۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بھی نبی رحمت نہیں لعنت ہے۔اگر نبی آ بھی گیا تو میں اس کا انکار کردوں گا......ختم نبوت آف منصورہ یعنی جماعت اسلامی کا نقطہ نظر

جماعت اسلامی مولانا مودودی صاحب کو ''نبض شناس رسول'' جیسے عظیم ٹائیٹل سے یاد کرتی ہے۔آپ نے بھی ایک عدد کتاب ''ختم نبوت'' کے نام سے مرقوم فرمائی ہے جس میں اوپر درج مولانا ابراہیم صاحب کی چار وجوہات کو من وعن درج کرنے کے بعد مطالبہ کیا ہے کہ اب کسی نبی کے آنے کی پانچویں وجہ مجھے بھی بتائی جائے۔

(قرآن مجید اور ختم نبوت، ملخص صفحہ 43)

پھر آپ نے اس صفحے پر موٹا عنوان لگایا ہے کہ ''نئی نبوت اب امت کے لیے رحمت نہیں بلکہ لعنت ہے''۔ (ختم نبوت، صفحہ 43)

آپ نے ایک عدد سنہری اعلان بھی اس کتاب کی زینت بنایا ہے وہ یہ کہ:

''اگر بفرض محال نبوت کا دروزہ واقعی کھلا بھی ہو اور کوئی نبی آ بھی جائے تو بھی ہم بے خوف وخطر اس کا انکار کردیں گے''۔

(ختم نبوت، صفحہ 40 مطبع ڈے ٹائم پرنٹرلاہور ناشر ادارہ ترجمان القرآن غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

3۔وہ پانچویں وجہ تنفیذ دین ہے اور اس تنفیذ دین کی ضرورت کے تحت نبی کے آنے کا منکر زندیق ہے......ختم نبوت آف حضوری باغ ملتان۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آف ملتان جس کے بانی سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور حال امیر مولانا خان محمد صاحب آف کندیاں ہیں مذکور ادارے کے مبلغ مولانا یوسف لدھیانوی صاحب جناب چنیوٹی صاحب کے مطالبہ کو یکسر رد کرتے ہوئے بلکہ اسے زندیق مطالبہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''حضرت مہدیؑ علیہ الرضوان کا ظاہر ہونا یا حضرت عیسیٰؑ کا نازل ہونا ہمارے دین کی تکمیل کے لیے نہیں۔دین بلاشبہ چودہ سو سال سے کامل ومکمل چلا آرہا ہے ان حضرات کی آمد دین کی تکمیل کے لیے نہیں بلکہ تنفیذ کے لیے ہوگی۔منشاء خداوندی یہ ہے کہ قیامت سے پہلے تمام ادیان کو مٹا کر انسانیت کو دین اسلام پر جمع کر دیا جائے''۔(ختم نبوت، صفحہ 45)

مولانا چنیوٹی جیسے لوگ جو نبی آنے کی پانچویں وجہ دریافت کررہے ہیں ان کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آپ جو اپنی علمی قابلیت کے زور سے یہ منوانا چاہتے ہیں کہ لا نبی بعدی کے معنی یہ ہیں کہ نہ تو کوئی نیا نبی آسکتا ہے نہ پرانا اگر آپ کی یہ زور آوری چل جائے تو کیا اس سے خدا تعالیٰ کی ☆ انبیاء علیہم السلام کی ☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ☆ صحابہؓ وتابعینؒ کی ☆ آئمہ دین ☆ مجدد دین امت کی ☆ اکابر ملت کی تجہیل وتکذیب لازم نہیں آئے گی''۔(نزول عیسیٰ چند شبہات کا ازالہ مصنفہ مولانا یوسف لدھیانوی صفحہ 42)

دوستو کیا ہی ڈرامائی تفاوت ہے۔

مقام نبوت سے مزین یا معزول...

پہلے گروپ میں شامل علماء دین جو ختم نبوت کے سرکاری اور سیاسی مفہوم کے ترجمان ہیں۔آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امت محمدیہ میں دوبارہ نازل ہونے کے تو قائل ہیں لیکن سرکاری تعریف کے مطابق چونکہ اب مطلق کوئی نبی نہیں آسکتا لہٰذا حضرت عیسیٰؑ بھی زمین پر قدم رکھتے ہیں اس تعریف کی تیز قینچی کی زد میں آئیں گے اور ان کو متعلقہ عہدے سے Degrade کر دیا جائے گا۔چنانچہ اس گروپ کا نقطعہ نظر ممتاز عالم دین جناب مودودی صاحب کی زبانی سنیئے:

حضرت عیسیٰؑ واپس تو آئیں گے لیکن نبوت سے معزول ہوکر:

''حضرت عیسیٰؑ کا یہ دوبارہ نزول نبی مقرر ہوکر آنے والے شخص کی حیثیت سے نہیں ہوگا۔نہ ان پر وحی نازل ہوگی۔

☆۔نہ وہ خدا کی طرف سے کوئی نیا پیغام یا نئے احکام لائیں گے۔

☆۔نہ وہ شریعت محمدیؐ میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی کریں گے۔

☆ ۔نہ ان کو تجدید دین کے لیے دنیا میں لایا جائے گا۔

☆ ۔نہ آ کر وہ لوگوں کے اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دیں گے۔

☆ ۔اور نہ وہ اپنے ماننے والوں کی ایک الگ امت بنائیں گے‘‘۔

(ختم نبوت مصنفہ مولوی مودودی صاحب، ناشر ادارہ ترجمان القرآن غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور صفحہ 64-65)

جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ حضرت عیسیٰؑ نبوت سے معزول ہو کر آئیں گے وہ پکا کافر:
دوسرے گروپ میں اہل حدیث علماء دین کے ساتھ ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آف ملتان بھی شامل ہے۔اہل حدیث کے ممتاز عالم دین نواب صدیق حسن خاں صاحب اس گروپ کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’من قال بسلْب نبوّته فقد كَفَرَ حقًّا كما صرّح به للسيوطی‘‘(حجج الکرامہ صفحہ 131)

کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ حضرت مسیحؑ نزول کے وقت نبی اللہ نہیں ہونگے بلکہ نبوت سے معزول ہو کر آئیں گے وہ پکا کافر ہے۔

دوستو! آپ بتائیں کس کی مانیں اور کس کی نہ مانیں اور کیوں نہ مانیں؟

آپ دونوں کا ہی ختم نبوت کا ترجمہ غلط ہے...

’’مطلق آخری نبی‘‘ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے’’نبی اللہ‘‘ کی حیثیت سے آمدِ ثانی یا نبوت سے معزول آمدِ ثانی جیسے موقف سے مایوس ہو کر ایک تیسرا گروپ ختم نبوت کی ایک بالکل نئی تعریف کے ساتھ وارد ہوا۔

مذکور علماء دین کے نزدیک آنحضور ﷺ کی ذات گرامی اور قرآن مجید کے دنیا میں آنے کے بعد اب ہمیں کسی کی بھی ضرورت نہیں۔ یہ وحی، کشف کا دعویٰ کرنے والے سب جھوٹے ہیں۔آخری وحی یا الہام خدا تعالیٰ قرآن مجید کی شکل میں بھیج چکا ہے۔اب جو ہدایت کی راہ حاصل کرنا ہو وہ قرآن مجید پڑھ لے۔تفصیل کے لیے کچھ حوالے درج ہیں۔

☆ حضرت عیسیٰؑ کی آمد تو کجا الہام و کشف کا دعویدار بھی دنیا میں نہیں آ سکتا......ختم نبوت آف طلوع الاسلام

جناب غلام احمد پرویز صاحب پڑھے لکھے لوگوں میں بہت مقبول ہیں۔آپ فرماتے ہیں کہ باقی سب لوگ جعلی اور روایات والا اسلام پیش کر رہے ہیں صرف میں قرآن خالص کے ذریعہ اصلی اسلام دنیا میں متعارف کروا رہا ہوں۔ چنانچہ’’ختم نبوت‘‘ کے متعلق آپ قرآنی نقطہ نظر یوں بیان فرماتے ہیں:’’جن بزرگان سلف نے الہام و کشوف کا دعویٰ کیا وہ عملاً منکر ختم نبوت تھے‘‘۔

(ختم نبوت اور تحریک احمدیت بحوالہ احمدیت کی امتیازی شان صفحہ 9)

☆ ختم نبوت کے بعد اب ہمیں کسی کی بھی ضرورت نہیں......ختم نبوت آف اقبال اکیڈیمی

ڈاکٹر علامہ اقبال جب 1935ء میں جماعت احمدیہ سے بعض وجوہات کی بناء پر ناراض ہو گئے تو آپ نے چند مضامین جماعت احمدیہ کے خلاف اخبارات میں لکھ ڈالے جس میں آپ نے ختم نبوت کے متعلق یوں اظہار فرمایا:

’’اور اگر ہم نے ختم نبوت کو مان لیا تو گویا عقیدۃً یہ بھی مان لیا کہ اب کسی شخص کو اس دعویٰ کا حق نہیں پہنچتا کہ اس کے علم کا تعلق کسی مافوق الفطرت سرچشمہ سے ہے لہٰذا ہمیں اس کی اطاعت لازم ہے‘‘۔ (ماہنامہ مہارت، لاہور 13 فروری 1992ء)

☆ ختم نبوت کے بعد اب ہمیں کسی معلم، کسی الہام، کسی کشف کی کوئی ضرورت نہیں......ختم نبوت آف ندوہ

مولوی ابوالحسن ندوی صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف قادیانیت کے نام سے ایک مبسوط کتاب تحریر فرمائی ہے جسے انگریزی میں ترجمہ کر کے اندرون و بیرون ملک وسیع پیمانے پر پھیلایا گیا ہے۔آپ ختم نبوت کے متعلق یوں اظہار فرماتے ہیں:

’’عقیدہ ختم نبوت دراصل نوع انسانی کے لیے ایک شرف امتیاز ہے وہ اس بات کا اعلان ہے کہ نوع انسانی سنّ بلوغ کو پہنچ گئی ہے......اب انسان کو کسی نئی وحی کسی نئے آسمانی پیغام کی ضرورت نہیں اب آسمان کی طرف دیکھنے کی بجائے......زمین کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔اگر ختم نبوت کا عقیدہ نہ ہوتا تو انسان ہمیشہ تذبذب اور غیر اعتمادی میں رہے گا۔وہ ہمیشہ زمین کی طرف دیکھنے کی بجائے آسمان کی طرف دیکھے گا۔وہ ہمیشہ اپنے مستقبل کی طرف سے غیر مطمئن ہوگا‘‘

(قادیانیت صفحہ 182-185)

دوستو! اگر ایک منٹ کے لیے محمل رک جائے اور مندرجہ بالا مشہور اور مسلم علماء دین کی ختم نبوت کی تعریف کے ساتھ جماعت احمدیہ کے شدید مخالف پلیٹ فارم، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موقف کو بھی ملا کر پڑھ لیا جائے تو ہمیں اپنے گھر کی بدحواسیاں سمجھ میں آسانی سے آ جائیں گی۔

’’آپ جو اپنی علمی قابلیت کے زور سے یہ منوانا چاہتے ہیں کہ لا نبی بعدی کے معنی یہ ہیں کہ نہ تو کوئی نیا نبی آ سکتا ہے نہ پرانا اگر آپ کی یہ زور آوری چل جائے تو اس سے کیا خدا تعالیٰ کی ☆ انبیاء علیہم السلام کی ☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ☆ صحابہؓ و تابعینؒ کی ☆ آئمہ دین کی ☆ مجددین امت کی ☆ اکابر ملت کی۔تجہیل و تکذیب لازم نہیں آئے گی‘‘۔

(نزول عیسیٰؑ چند شبہات کا ازالہ مصنفہ مولانا یوسف لدھیانوی صفحہ 42)

دوستو! اس منزل پر پہنچتے پہنچتے میری دلی حالت اتنی کرب سے ہمکنار ہو چکی ہے کہ اگر اسے فیض صاحب کی زبان میں ادا کروں تو یہ ہوگی۔

میخانوں کی رونق ہیں کبھی خانقاہوں کی
اپنالی ہوس والوں نے جو رسم چلی ہے
دلداری واعظ کو ہمیں باقی ہیں ورنہ
اب شہر میں ہر رند خرابات ولی ہے

مزید تماشہ۔ ہم صرف دو آدمی ڈاکٹر علامہ اقبال صاحب کی ختم نبوت کے صحیح ترجمان ہیں غلام احمد پرویز صاحب اور میں سابق وفاقی وزیر محمد جعفر خان سابق وفاقی وزیر صاحب کی تفسیر ختم نبوت سابق وفاقی وزیر محمد جعفر خان صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف ''تحریک احمدیہ'' نامی ایک مبسوط کتاب رقم فرمائی جس میں درج فرمایا: ''ہمارے علم میں پاکستان کے اہل علم حلقوں میں محترم غلام احمد صاحب پرویز تنہا وہ شخص ہیں جنہوں نے بظاہر علامہ اقبال کے نظریے کا تتبع کیا ہے... اقبال کا مطالعہ پرویز کا خاص موضوع رہا ہے''۔ (تحریک احمدیہ، صفحہ 358)

مگر افسوس میرے سوا غلام احمد پرویز کی ختم نبوت کا ترجمہ بھی غلط ہے۔

''ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ ترجمان اقبال (پرویز صاحب) نے اس معاملہ میں اقبال کے فکر کی پوری ترجمانی نہیں کی۔'' (تحریک احمدیہ، صفحہ 363)

گویا جعفر صاحب کے نزدیک جعفر صاحب کے علاوہ ایک بھی صاحب علم ایسا نہیں جو اقبال کے تصور ختم نبوت کا صحیح طور پر قائل ہے۔

اقبال کے تصور ختم نبوت کی ترجمانی کرتے ہوئے ان دو عظیم ترجمانوں میں بھی کیا فرق ہے؟ مفکرین ومحققین کی دلچسپی کے لیے ہم ذیل میں اختصار کے ساتھ درج کرتے ہیں۔

☆ اور آپ دونوں ہی کا ختم نبوت کا ترجمہ غلط...... تیسرے گروپ کے دو عظیم ترجمانوں کی بھی مزید لڑائی

جعفر صاحب جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی کتاب تحریک احمدیہ میں لکھتے ہیں:

''(اقبال کی ترجمانی کرتے ہوئے۔ ناقل) پرویز صاحب کے نزدیک ختم نبوت کے بعد ہماری احتیاج فقط یہ ہے کہ شاہراہ زندگی میں جہاں جہاں دوراہے آئیں وہاں وہاں نشان راہ (Sign Post) نصب ہوں جن پر واضح اور بیّن الفاظ میں لکھا ہو کہ یہ راستہ کدھر جاتا ہے اور دوسرا راستہ کس طرف۔ اب صورت یہ ہے کہ زندگی کے ہر لمحے ہم ایک دوراہے سے دوچار ہیں sign post یعنی نشان راہ سے پرویز صاحب کی مراد ''قرآنی آیات'' ہیں لیکن کیا ان نشان راہ (Sign Post) پر کوئی واضح اشارہ موجود ہوتا ہے؟ اس پر ہم متفق ہیں کہ قرآنی آیات میں جو ہدایات درج ہیں وہ واضح اور بیّن ہے خود قرآن کا یہی دعویٰ ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ پیشتر آیات کے جو معانی پرویز صاحب کرتے ہیں وہ آج تک کسی نے نہیں کئے اور قرآن کی ظاہری عبارت، سیاق وسباق اور تاریخی پس منظر کے سراسر خلاف ہیں اس صورت میں اگر پرویز صاحب کے معانی درست ہیں تو قرآنی آیات ایک ایسا Sign Post ہیں جن کی عبارت سمجھنے کے لیے ہر وقت ایک مذہبی راہنما کی ضرورت رہے گی بلکہ اس صورت میں بہتر یہی ہوگا کہ یہ راہنمائی ایک نبی کے ذریعہ کی جائے تاکہ اگر قرآن کے معنی ہماری عقل کے مطابق نہیں تو کم از کم یہ تو تسلی ہو کہ ان معانی کی تائید وحی سے کی گئی ہے''۔ ہمارے نزدیک درست صورت یہ ہے کہ ختم نبوت کی تکمیل پر انسانی مکمل طور پر آزاد ہے۔ جس طرح راستے پر چلنا اس کے اختیار میں ہے اسی طرح Sign Post مقرر کرنا بھی اس کا اپنا کام ہے جو خیال اس صورت حال کے خلاف ہے وہ لازماً اس حد تک (اقبال ناقل) نظریہ ختم نبوت کے خلاف ہے''۔

(احمدیہ تحریک صفحہ 377)

جناب! آپ کی تفسیر ختم نبوت بھی غلط...... پہلے گروپ اور تیسرے گروپ کے علماء کی مزید لڑائی پہلے گروپ کے ممتاز عالم دین جناب مودودی صاحب جعفر صاحب کے ساتھ ساتھ پرویز صاحب اور علامہ اقبال بلکہ اس تیسرے گروہ کے سب علماء کو ہی غلط سمجھتے ہیں۔

نوٹ: یہ الگ بات ہے کہ یہ بات آپ نے 1952ء میں تب کہی تھی جب آپ پہلے گروہ میں شامل تھے لیکن 10 سال بعد 1962ء میں آپ بھی تیسرے گروہ میں شامل ہو گئے بلکہ تیسرے گروہ کے ممتاز عالم دین لیڈر قرار پائے۔

اس پس منظر کے ساتھ جناب مودودی صاحب کا درج ذیل بیان پڑھیئے آپ کو دوہرا مزہ یا دوہری تکلیف ہوگی۔

تیسرے گروہ والوں کی ختم نبوت کا مفہوم ''قادیانیت کے ساتھ ساتھ'' اسلام کی بھی جڑ کاٹ دیتا ہے...... مودودی صاحب

''ہمارے نزدیک ختم نبوت کے لیے یہ استدلال اپنے مقدمات کے لحاظ سے بھی غلط ہے اور نتیجہ کے اعتبار سے بھی۔ انسانی ذہن کا ارتقاء جس پر اس پورے استدلال کی بناء رکھی گئی ہے صرف عالم زمانی، مادی وطبعی کی معلومات تک محدود ہے۔ رہا دینی واخلاقی شعور، تو اس معاملہ میں ذہن انسانی کا ارتقاء کوئی ثابت شدہ حقیقت نہیں ہے۔ آغاز انسانیت سے لے کر آج تک پاکیزہ ترین تصور ایمان واخلاق رکھنے والے انسان اور بدترین عقائد واخلاق رکھنے والے انسان ہر دور اور ہر زمانے میں پہلو بہ پہلو پائے گئے ہیں نوع انسانی نے تاریخ وزمانی تدریج کے لحاظ سے اخلاق وایمان میں ترقی کے کوئی مدارج طے نہیں کئے... اس لیے ختم نبوت کے حق میں یہ دلیل

سرے سے غلط ہے اس سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ قادیانیت کے ساتھ ساتھ اسلام کی بھی جڑ کاٹ دیتا ہے۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ پہلے انبیاء کی ضرورت اس لیے تھی کہ انسان بچہ تھا اور اب ان کی ضرورت اس لیے نہیں کہ اب انسان سن شعور کو پہنچ چکا ہے تو اس سے صاف طور پر نتیجہ نکلتا ہے کہ اب انسان کو سرے سے ہدایت بذریعہ نبوت کی حاجت ہی نہیں رہی یہ ایک ایسا تیر ہے جس نے بیک وقت احمدیت اور اسلام دونوں کو مجروح کر دیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ انسان جوان ہو جانے کی وجہ سے آئندہ ''نئے سہاروں'' سے مستغنی ہو گیا ہے تو پھر آخر اس بلوغ ذہنی کے بعد ''پرانے سہاروں'' کی بھی کیا ضرورت ہے''؟ (ترجمان القرآن لاہور اکتوبر 1952ء صفحہ 141)

لیکن 10 سال بعد نئے سہاروں کے متمنی جب تیسرے گروہ میں داخل ہوئے تو آپ کا کیا نظریہ تھا؟ اب اگر بفرض محال نبوت کا دروازہ واقعی کھلا بھی ہو تو اور کوئی نبی آ بھی جائے تو ہم بے خوف وخطر اس کا انکار کر دیں گے''۔ ختم نبوت صفحہ 40-43 پر آپ نے مطالبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے بتایا جائے کہ آخر اب کسی نبی (آسمانی سہارے) کی کیا ضرورت باقی ہے۔ پھر اسی صفحہ پر موٹا عنوان لگایا: ''نئی نبوت اب امت کے لیے رحمت نہیں بلکہ لعنت ہے'' (صفحہ 43)

اور جناب آپ کی تفسیر ختم نبوت تو سرے سے ہی غلط ...دوسرے گروہ کے ممتاز عالم دین کی تیسرے گروہ کے علمائے دین سے مزید لڑائی دوسرے گروپ کے ممتاز عالم دین جناب مولوی حسین احمد مدنی صاحب نے مودودی صاحب کو خصوصاً اور تیسرے گروہ کے علماء دین کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے فرمایا: ''مودودی صاحب تو رسول خدا کے بعد اور کسی بھی انسان کو معیار حق ماننے کے لیے تیار نہیں لیکن قرآن وسنت کا فیصلہ ہے کہ رسول خدا کے بعد قیامت تک معیاری شخصیات آتی رہیں گے''۔

پھر مزید فرمایا: ''مودودی صاحب کا کتاب وسنت کا بار بار ذکر کرنا محض ڈھونگ ہے وہ نہ کتاب کو مانتے ہیں اور نہ سنت کو بلکہ بخلاف سلف صالحین ایک نیا مذہب تیار کر رہے ہیں اور وہ اسی پر چلا کر لوگوں کو دوزخ میں دھکیلنا چاہتے ہیں''۔

(مودودی دستور صفحہ 46)

اور سرکار آپ کی تفسیر ختم نبوت تو ٹوٹل غلط......تیسرے گروہ کے علماء دین کی دوسرے گروہ کے علماء دین سے جوابی لڑائی

تیسرے گروہ کے ممتاز لیڈر جناب پرویز صاحب دوسرے گروہ کے علماء دین کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے امام مہدیؑ اور نزول مسیح کے منتظر علماء دین کو یہ جوابی پیغام پہنچاتے ہیں۔ زوروں کی اس لڑائی کا اگلا سین ملاحظہ ہو۔

''ساٹھ ستر برس سے مرزائیوں کے ساتھ مناظرے اور مباحثے ہو رہے ہیں لیکن یہ مسئلہ گرداب میں پھنسی ہوئی لکڑی کی طرح اپنے مقام سے ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھا۔ اگر اس مسئلہ پر خالص قرآن کی روشنی میں بحث کی جاتی (اور امام مہدیؑ اور نزول مسیح کو مجوسی یہودی نظریہ سمجھا جاتا۔ ناقل) تو سارا قصہ چند منٹ میں طے ہو جاتا لیکن ہمارے ملّاں قرآن خالص کو اس لیے سامنے نہیں لاتے کہ اس کی رو سے اگر مرزائیت ختم ہو جاتی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ملائیت بھی ختم ہو جاتی ہے''۔

گویا حاصل وصول یہ کہ پہلا گروہ بھی غلط، دوسرا بھی غلط اور تیسرا بھی غلط تو صحیح کون؟

میٹھی میٹھی چوری یا میٹھا میٹھا فریب

پہلا گروہ یعنی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان کا موقف کہ آنحضور ﷺ مطلق آخری بھی ہیں لیکن آپ کے بعد حضرت عیسیٰؑ بھی نبی ہیں پھر یہ کیسے ممکن ہے؟ اس گتھی کا حل انہیں سے دریافت کرتے ہیں۔

☆ خاتم النبیین یعنی آخری نبی کا صرف مطلب پیدائش میں آخری ورنہ نبی آپ کے بعد بھی آئیں گے۔

مولانا یوسف لدھیانوی فرماتے ہیں:

''آپ ؐ کا ارشاد مقدس لا نبی بعدی بالکل برحق ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے منصب نبوت پر فائز ہونے کے بعد اب کسی کو نبوت نہ ملے گی اور جو شخص آپ ؐ کے حصول نبوت کے بعد حصول نبوت کا دعویٰ کرے وہ دجال وکذاب شمار ہوگا۔ اور حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں کون کہتا ہے کہ ان کو آپ ؐ کے بعد نبوت ملے گی ان کو نبوت آپ سے پونے چھ سو سال پہلے مل چکی''۔ (نزول عیسیٰ چند شبہات کا ازالہ، صفحہ 43)

ضمیر کا فیصلہ:

بھائیو! میں نے اپنے دل سے اور اپنی ایمانی غیرت سے پوچھا: ''کیا واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے نبی بنائے گئے اور تاجدار مدینہ بعد میں نبی بنے؟ کیا ہر غیرت مند مسلمان کا یہ ایمان نہیں کہ آپ ؐ کے لیے ہی تو زمین آسمان بنایا گیا۔ فخر کونین نبی الامی ﷺ فداہ ابی وامی کی یہ حدیث مبارکہ کس مسلمان بھائی کو یاد نہیں لولاك لما خلقت الافلاك (حدیث قدسی)

خدا فرماتا ہے کہ اے محبوب میں نے تجھے نہ بنانا ہوتا تو ان زمین وآسمان کو ہی پیدا نہ کرتا۔ کیا ہمارا زیور ایمان نہیں کہ ہمارے نبی ﷺ تو اس وقت بھی خاتم النبیین تھے جب حضرت آدم علیہ السلام کا پُتلا ابھی گارے اور مٹی میں لوٹ پوٹ لگا رہا تھا یہ بھی تو رحمۃ للعالمین کا اپنا ہی فرمایا ہوا فرمان ہے جو ہر مسلمان بچے بوڑھے اور جوان کے دل کی تختی پر اس طرح سے کندھا ہے کہ وہ سانس لینا تو بھول سکتا ہے مگر اس فرمان نبویؐ کو نہیں۔ کنتُ عنداللہ خاتم النبیین وان اٰدم لمنجدلٌ بین لمآء والطین (مسند احمد حنبلجلد 6 صفحہ 112)

میں نے ایک لمحہ کے لیے رک کر احمدی وغیر احمدی دشمنی کو بھول کر مولوی یوسف لدھیانوی صاحب کے اس فرمان کو پھر سے پڑھا: ''حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں کون کہتا ہے کہ ان کو آپؐ کے بعد نبوت ملی ان کو تو نبوت آپؐ سے پونے چھ سو سال پہلے مل چکی ہے''۔

اور پھر عین دوپہر کے اجالے کی طرح روشن سرکار دو عالم فخر کائنات ﷺ کے ذاتی جواب کو ملاحظہ کیا قالو امتی وَجبَتْ لك النبوة قال وادم بین الروح والجسد (ترمذی جلد 2 ابواب مناقب رسول اللہ ﷺ)

آپ جس فرقے کے ساتھ بھی منسلک ہوں میں آپ کی نیت پر حملہ نہیں کروں گا ہوسکتا ہے آخرت کا شوق ہی آپ کو اس طرف کھینچ کر لے گیا ہو لیکن کیا ایک لمحے کیلئے آپ یہ سوچنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے کہ آخر

☆ آخر ہم نے اتنے ڈھیروں تضادات کو کیوں سینے لگایا ہے؟

☆ اتنی ڈھیروں ہاں اور ناں کو کیوں گلے کا ہار بنایا ہے۔؟

☆ کتنے متوازی اور متضاد عقیدوں کو ایک وقت ہی کیوں اپنایا ہے۔؟

☆ جو ٹائیٹل صرف اور صرف تاجدار مدینہ کے لیے مخصوص ہیں اس میں کسی کو Share کرتے جارہے ہیں؟

☆ جو بات ہم فخر کائنات کے لیے پسند نہیں کرتے اسے حضرت عیسیٰ کے لیے پسند کرتے جارہے ہیں۔؟

☆ رسول خدا ﷺ کے واضح فرامین کی تاویل کرتے جارہے ہیں؟

آخر کیوں اور کس قیمت پر؟......کیا صرف اس لیے کہ......حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو محدود الزماں اور محدود المکاں رسولاً الی بنی اسرائیل نبی ہیں کو امت محمدیہ کا رہبر اور محسن ثابت کرسکیں؟

اب خوف الٰہی اور غیرت رسول کو درمیان میں ڈال کر میں ہر مسلمان بھائی سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ نبی کریمؐ سے یہ بلند شان چھیننے کی کوشش کیوں؟ میری غیرت اور حب رسول ﷺ نے یہی بات میری ناقابل قبول بنادی۔

مذہبی تاریخ کا انوکھا مذاق

معزز قارئین کرام ابھی تک آپ ختم نبوت کے متعلق تین گروہوں کی کھٹ کھٹ سن رہے تھے۔ابھی آپ سے چوتھے گروہ کی ملاقات کراتے ہیں جو اس سارے کھیل سے باہر کھڑے حیرانگی کی سراپا تصویر بنے ہوئے ہیں۔

☆ میرے سوا آپ سب کی تفسیر ختم نبوت غلط...... بریلوی مکتبہ فکر کا پریشانی میں اعلان

کہتے ہیں کہ بے جا محبت اور بے جا نفرت دونوں اندھی ہوتی ہے۔کچھ نظر نہیں آنے دیتی۔دیوبندی حلقوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت کا گرد وغبار اتنا اڑایا گیا کہ ہر آنکھ چھپ گئی۔ہر سوچ معطل ہوگئی۔لیکن یہ آندھی کبھی تو تھمنی تھی۔کبھی تو یہ گرد وغبار بیٹھنا ہی تھا۔

اور آج جب یہ گرد وغبار تھوڑا سا کم ہونے لگا ہے اور ہلکا ہلکا افق نظر آنے لگا ہے تو بریلوی بھائی چیخ رہے ہیں۔اور حیران و پریشان مبہوت کھڑے ہیں اور حیران ہو ہو کر اپنے آپ سے سوال کرتے جارہے ہیں کہ جس عقیدے کی بناء پر ہم سے دیوبندیوں نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دلوالیا اسی عقیدے کی بناء پر وہ خود کیوں غیر مسلم نہیں؟ آیئے مذہبی تاریخ کا یہ انوکھا مذاق مطالعہ کرتے ہیں۔

☆ جس عقیدے کی بناء پر قادیانی غیر مسلم ہیں اسی عقیدے کی بناء پر دیوبندی کیوں نہیں...... بریلوی احتجاج

بریلوی مکتبہ فکر کے ممتاز عالم دین جناب ارشد القادری جو ہندوستان کے شہر جمشید پور سے تعلق رکھتے ہیں۔آپ ماہنامہ ''جام نور'' کے ایڈیٹر اور بیسیوں کتب کے مصنف ہیں۔آپ ہی کی تصنیف ''زیر وزبر'' میرے سامنے ہے۔تفصیلی اقتباس درج ہے۔

''قادیانیوں کا یہ دعویٰ اچھی طرح ذہن نشین کرلیجئے کہ وہ حضور اکرمؐ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار نہیں کرتے بلکہ خاتم النبیین کے اس معنی کا انکار کرتے ہیں جو عام مسلمانوں میں رائج ہے اور اسی انکار پر انہیں ختم نبوت کا منکر کہا جاتا ہے''۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ خاتم النبیین کا وہ کون سا معنیٰ ہے جو عام مسلمانوں میں رائج ہے اور سب سے پہلے اس معنی کا انکار کس نے کیا ہے۔یہی وہ مقام ہے جہاں عقیدہ ختم نبوت کے خلاف مولانا قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کی سازش بالکل بے نقاب ہوجاتی ہے۔

ایک قادیانی مصنف مسئلہ زیر بحث میں ان کے موقف کی تحسین کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''تمام مسلمان فرقوں کا اس پر اتفاق ہے کہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفی ﷺ خاتم النبیین ہیں کیوں کہ قرآن مجید کی نص ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں آپ کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے۔نیز اس امر پر بھی تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ حضورؐ کے لیے لفظ خاتم النبیین بطور مدح وفضیلت ذکر ہوا ہے اب سوال صرف یہ ہے کہ لفظ خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں۔یقیناً اس کے معنی ایسے ہی ہونے چاہئیں جن سے آنحضرت ﷺ کی فضیلت اور مدح ثابت ہو''۔

اسی بناء پر حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے عوام کے معنوں کو نادرست قرار دیا ہے۔آپ تحریر فرماتے ہیں:

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے

سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم وتاخرزمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم وتاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے''۔

(رسالہ خاتم النبیین کے بہترین معنی صفحہ 4 شائع کردہ قادیان تحذیر الناس صفحہ 3)

اب قادیانی جماعت کی طرف سے وہ خراج عقیدت ملاحظہ فرمایئے جسے اپنے مسلک کے پیش رو اور مقتدا کی حیثیت سے انہوں نے مولانا قاسم صاحب نانوتوی کے حضور پیش کیا ہے۔

جماعت احمدیہ خاتم النبیین کے مضمون کی تشریح میں اسی مسلک پر قائم ہے جو ہم نے سطور بالا میں جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے حوالہ جات سے ذکر کیا ہے۔ (افادات قاسمہ صفحہ 6)

ایک معمولی ذہن کا آدمی بھی اتنی بات آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی مخالف کے مسلک پر قائم رہنے کا ہرگز عہد نہیں کرسکتا پیچھے چلنے کا یہ پرخلوص اعتراف اسی شخص کے حق میں متصور ہوسکتا ہے جسے ہم سفر اور مقتدا سمجھا جائے۔

ایک ہی تصویر کے دورخ

اتنی تفصیل کے بعد اب مذکورہ بالا عبارتوں کا تجزیہ کیجئے تو بہت سی حیرت انگیز باتیں معلومات کے اجالے میں آجائیں گی۔

☆ پہلی بات تو یہ کہ مولانا قاسم نانوتوی کی صراحت کے مطابق خاتم النبیین کے لفظ سے حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی سمجھنا معاذ اللہ یہ ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے۔امت کا سمجھ دار طبقہ خاتم النبیین کے لفظ سے کچھ اور ہی معنی مراد لیتا ہے۔انہی سمجھ دار لوگوں میں ایک سمجھ دار مولانا نانوتوی بھی ہیں۔

☆ دوسری بات یہ کہ خاتم النبیین کے اجماعی معنٰی کو مسخ کرکے حضور کے آخری نبی ہونے کا انکار سب سے پہلے مولانا قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے کیا ہے کیوں کہ قادیانیوں نے اگر انکار میں پہل کی ہوتی تو وہ ہرگز یہ اعتراف نہ کرتے کہ لفظ خاتم النبیین کے معنی کی تشریح کے سلسلے میں جماعت احمدیہ مولانا نانوتوی کے مسلک پر ہے۔

☆ تیسری بات یہ کہ خاتم النبیین بمعنی آخری نبی کے انکار کے پس منظر میں مرزا غلام احمد قادیانی اور مولانا نانوتوی دونوں کے انداز فکر اور طریقہ استدلال میں پوری پوری یکسانیت ہے۔

چنانچہ قادیانیوں کے یہاں بھی خاتم النبیین کے اصل مفہوم کو مسخ کرنے کے لیے حضور اکرمؐ کی عظمت شان کا سہارا لیا گیا ہے اور نانوتوی صاحب بھی مقام مدح کہہ کر حضورؐ کی شان عظمت ہی کو بنیاد بنا رہے ہیں۔وہاں یہ بھی کہا گیا ہے کہ خاتم النبیین کے لفظ سے حضورؐ کو آخری نبی سمجھنا، یہ معنیٰ عام مسلمانوں میں رائج ہے اور یہاں بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ معنیٰ عوام کے خیال میں ہیں۔

اتنی عظیم مطابقتوں کے بعد اب کون کہہ سکتا ہے کہ اس مسئلے میں دونوں کا نقطہ نظر الگ الگ ہے دنیا سے انصاف اگر رخصت نہیں ہوگیا ہے تو اب اس سے انکار کی گنجائش نہیں ہے کہ قادیان اور دیوبند ایک تصویر کے دورخ ہیں۔ایک ہی منزل کے دومسافر ہیں کوئی پہنچ گیا ہے کوئی رہ گزر میں ہے۔

پس......اگر قادیانی جماعت کو منکر ختم نبوت کہنا امر واقعہ ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس انکار کی بنیاد پر دیوبندی جماعت کو بھی منکر ختم نبوت نہ قرار دیا جائے۔

غور فرمایئے! جب دیوبندی جماعت کے ہاں بھی بغیر کسی قباحت کے حضورؐ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہوسکتا ہے تو قادیانی جماعت کا اس سے زیادہ اور قصور ہی کیا ہے کہ جو چیز اہل دیوبند کے نزدیک جائز وممکن تھی اسے انہوں نے واقع بنالیا۔

اسلامی دنیا کا جو الزام قادیانی جماعت پر ہے وہی الزام دیوبندی جماعت پر بھی عائد کیا جائے''۔ (دیوبندی ادارے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت،تبلیغی جماعت۔سپاہ صحابہ)

(زیروزبر صفحہ 122 تا 126 شائع کردہ رومی پبلیکیشنز 38 اردو بازار لاہور)

مذہب میں مرے شیخ کے اتنا ہی فرق ہے
میں ہاتھ میں رکھوں تو وہ آستیں میں بت

بریلوی بھائیوں کے حالیہ چیخ وپکار میری مشکلات کو کم کرنے کی بجائے بڑھا رہی ہیں وہ اس طرح سے کہ

☆ ایک طرف دیوبندی علماء دین نے باوجود اس علم کے کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت کے مفہوم میں انہیں کے بزرگوں کے موقف پر ہیں، پر منکر ختم نبوت کا جھوٹا الزام لگایا اور تقریر وتحریر سے خوب پروپیگنڈہ کیا اور اسی بنیاد پر انہیں قومی اسمبلی سے غیر مسلم قرار دلوایا۔

☆ دوسری طرف بریلوی علماء دین باوجود اس علم کے کہ دیوبندی جھوٹ بول رہے ہیں اور جماعت احمدیہ اور دیوبندیوں کا ختم نبوت کا مفہوم یکساں ہے خاموش رہے۔اور نہ صرف خاموش رہے بلکہ اسی الزام کی بنیاد پر جماعت احمدیہ کو ''غیر مسلم'' قرار دینے والی مہم میں دیوبندی لیڈروں کی ماتحتی میں شانہ بشانہ کام کیا۔اور آج بیسوں سال بعد خود اپنے آپ سے بڑبڑا رہے ہیں کہ

''اگر قادیانی جماعت کو منکر نبوت کہنا امر واقعہ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسی انکار کی بنیاد پر دیوبندی جماعت کو بھی منکر ختم نبوت قرار نہ دیا جائے''۔

(زیروزبر صفحہ 126)

مذہبی دنیا میں حالات سے اتنا بڑا سمجھوتا یا اتنا بھیانک مذاق

بھائی آپ کی ختم نبوت کی تفسیر غلط کیوں نہیں اور آپ کافر کیوں نہیں؟

آپ کی ختم نبوت کی تفسیر تو کجا کلمہ، وضو، نماز، آذان، روزہ، حج، زکواۃ، نکاح، طلاق تک الگ ہے پھر آپ کافر کیوں نہیں؟

چاروں گروپ کے علماء کا پانچویں گروپ سے دردمندانہ سوال

مولانا یوسف بنوری جماعت احمدیہ کے مخالفین میں ایک اور بڑا نام آپ ایڈیٹر ماہنامہ رسالہ البیّنات تھے ساری عمر جماعت احمدیہ کے خلاف لکھتے گزاری مگر دل کا کرب چھپائے نہیں چھپا آپ امت مسلمہ سے اپیل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

’’قادیانی نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ گو ہیں بلکہ انہوں نے اپنے نقطہ نظر کے مطابق ایک صدی سے بھی زیادہ مدت سے اپنے طریقے پر اسلام کی تبلیغ واشاعت کا جو کام خاص کر یورپ اور افریقی ممالک میں کیا۔اس سے باخبر حضرات واقف ہیں...اور خود ہندوستان میں جو قریباً نصف صدی سے اپنے آپ کو مسلمان اور اسلام کا وکیل ثابت کرنے کے لیے عیسائیوں اور آریہ سماجیوں کا انہوں نے جس طرح مقابلہ کیا۔تحریری اور تقریری مباحثے کئے وہ بہت پرانی بات نہیں ......پھر ان کا کلمہ......ان کی آذان اور نماز وہی ہے جو عام امت مسلمہ کی ہے۔زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں ان کے فقہی مسائل قریب قریب وہی ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں۔

لیکن اثنا عشریہ (شیعہ) کا حال یہ ہے کہ: ☆ان کا کلمہ الگ ہے۔☆ان کا وضو الگ ہے۔☆ان کی نماز اور آذان الگ ہے۔☆زکوۃ کے مسائل بھی الگ ہیں۔☆نکاح اور طلاق وغیرہ کے مسائل بھی الگ ہیں۔☆حتیٰ کہ موت کے بعد کفن دفن اور وراثت کے مسائل بھی الگ ہیں۔☆مضمون کے آخر میں حضرات علماء کرام سے گزارش کی گئی ہے کہ وہ اثناعشری شیعوں کے کفر کے بارے میں اپنی ذمہ داری کب نبھائیں گے۔ (ماہنامہ البینات کراچی جنوری فروری 1988ء صفحہ 96)

یہ کیا الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے...شیعہ علماء کا جواباً ٹکا سا جواب

جاؤ جاؤ سرکار، آپ سب تو 1400 سال سے ہی غلط ہو...

ہمارے اسی امتیاز سے تم نے قومی اسمبلی میں ہماری منتیں کر کے فائدہ اٹھایا اور قادیانیوں کو کافر دلوایا اور آج ہمیں کافر بنانے کی باتیں کرتے ہو...شیعہ علماء کا چاروں گروپوں کو جوابی یاد دہانی ۔ اگر ہمارا نماز، روزہ، حج، زکوۃ بھی تمہاری اور قادیانیوں کی طرح ایک سا ہوتا تو قومی اسمبلی میں قادیانی کبھی تم سے not muslim قرار نہ پاتے ۔ یاد کرو جب مرزا ناصر نے تمہاری تمام کتابیں اٹھا کر تمہارے منہ پر دے ماری تھیں اور پھر تم قومی اسمبلی کے کیفے ٹیریا میں سر جوڑ کر بیٹھے تھے کہ قادیانی تو ہر مسئلہ میں ہمارے اکابر کے ہی افکار پر چل رہے ہیں پھر ان کو کافر کیسے قرار دلوایا جائے اور پھر تم سب نے فیصلہ کیا کہ شیعہ علماء کو ڈھونڈا جائے کیونکہ ان کا نماز، روزہ، حج، زکوۃ تفسیر سب الگ ہے اور پھر ہم نے یہ مسئلہ حل کیا اور احمدیوں کو not muslim قرار دلوایا۔

وہ جو 40 تھے اور 40 سے اوپر کے تھے...

مشہور شیعہ عالم دین جناب عرفان حیدری حالیہ دور میں علماء کے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کے مطالبے پر تبصرہ کرتے ہوئے ستمبر 1974ء کی قومی اسمبلی اور اس کی روئیداد علماء کو یاد دلاتے ہیں:

’’میں نے یہ عرض کیا تھا کہ یہ سزا ہے باب علوم رسالت سے دوری کی کہ 1400 برس کے بعد بھی تمہیں مسلمان کہلوانے کے باوجود بھی اپنے مذہب کی وضاحت کرنا پڑ رہی ہے۔اگر 1400 برس پہلے مومن بن کر علی کے دروازے پر آجاتے تو نہ مذہب کی وضاحت کی ضرورت رہتی نہ ولدیت کی سند کی پہچان کی ضرورت تھی...مذہب کے خانے میں اضافے کی جو بات کی جارہی ہے تو اس کے لئے مسلسل وضاحتیں بھی کی جا رہی ہیں کہ یہ صرف چونکہ قادیانیوں کے نام بھی عام مسلمانوں کی طرح ہوتے ہیں اور انہیں قومی اسمبلی منارٹی ڈیکلیر کر چکی ہے اس لئے کفر اور اسلام کو علیحدہ علیحدہ کرنے کے لئے اب مذہب کا اضافہ کیا جارہا ہے تا کہ پہچان ہو سکے کہ کافر کون؟ اور مسلمان کون؟ تو میری جان دو قدم آگے بڑھ کر چہرے سے نقاب کیوں نہیں الٹے:

☆۔ان کا طریق نماز بھی وہی ہے جو سارے مسلمانوں کا ہے۔

☆۔ان کا روزہ کھولنے کا وقت بھی وہی ہے۔

☆۔ان کی نماز بھی ویسی جو سارے مسلمانوں کا طریقہ نماز ہے۔

☆۔ان کے قرآن پڑھنے کا انداز بھی وہی جو سارے مسلمانوں کا انداز قرات۔

☆۔ان کا روزے کھولنے کا وقت بھی ویسا جو سارے مسلمانوں کا وقت ہے۔

☆۔ان کے ارکان حج بھی وہی جو سارے مسلمانوں کے ہیں۔

☆۔ان کا نصاب زکوٰۃ بھی وہی جو سارے مسلمانوں کا ہے۔

☆۔ان کی توحید بھی وہی۔ان کا لاالہ الا اللہ بھی وہی جو سارے مسلمانوں کا۔

☆۔ان کا خدا بھی تخت پر بیٹھتا ہے۔

☆۔ان کا خدا بھی مسکراتا ہے ان کا خدا بھی روتا ہے۔

تو جب مسئلہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے کوئی نیا فقہ نہیں دیا اسی فقہ پر چل رہا ہے وہ بھی مقلد ہے۔وہی شریعت دے رہا ہے کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔وہی طریقہ نماز دے رہا کوئی نئی طریقہ نماز نہیں لایا۔وہی قرآن پڑھ رہا ہے کوئی نیا قرآن لیکر نہیں

آیا۔اسی آیت سے استدلال کررہا ہے جس سے تمام مسلمان خاتم النبیین کا استدلال کرتے ہیں۔اسی سورۃ سے استدلال کرتا ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔مرزا غلام احمد یہی کہتا ہے کہ میں کب خاتم النبیین کا انکار کررہا ہوں۔میں تو تمہارے ہی بتائے ہوئے طریقوں سے استدلال کررہا ہوں۔ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اگر انگوٹھی ہیں اس انگوٹھی کا نگین،خاتم میرا رسول ہے وہ میں بھی مانتا ہوں......دنیا کی کوئی طاقت سارے علماء ملکر بھی قادیانیوں کو کافر قرار نہ دے سکتے تھے اگر علی والے وہاں موجود نہ ہوتے...... 80 گھنٹے تک پاکستان کی قومی اسمبلی میں آرڈیننس پاس کرنے کے لئے......خلیفہ نے سارے مسلمان علماء کو پانی پانی پلا پلا کر مارا۔پانی پلا پلا کر مارا اور جب فیصلہ نہ ہوسکا تو قومی اسمبلی کے کیفے ٹیریا میں بیٹھ کر سارے علمائے اسلام نے اجتماع کیا۔مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد کیا۔80 گھنٹے ہو گئے۔ہم اسے شکست نہیں دے سکے۔جو دلیل لاتے ہیں وہی دلیل یہ پیش کردیتا ہے......ہم نے یہ دلیل دی کہ نبی معصوم ہوتا ہے مرزا ناصر احمد نے علمائے دیوبند کی ساری کتابیں انکے منہ پر دے ماریں......آپس میں مشورے کررہے ہیں کہ کیا کریں؟؟ اسے کیسے قابو کریں؟؟ 80 گھنٹے ہو گئے ہیں ہمیں بحث کرتے ہوئے ہم اسے قائل نہیں کرسکے۔ان علماء میں سے ایک بزرگ عالم نے کہا یہ ختم نبوت کا مسئلہ ہے یہ ہم سے طے نہیں ہوگا کسی علی والے کو بلاؤ۔40 کے 40 علماء سر جھکا کر کہنے لگے کہ یہ ہماری توہین ہوجائے گی......بڑی سبکی ہوگی......ہم 40 ہیں اور سب 40 سے اوپر کے ہیں 40 ویں نے کہا اس میں سبکی کی کیا بات ہے کہ اگر ہم علی والوں کو بلا رہے ہیں تو کوئی پہلی بار تو نہیں بلا رہے۔

مبلغ اسلام مولانا اسمٰعیل قبلہ کو خط لکھا گیا اس وقت تبلیغی دورے پر تھے۔لیکن جب دیر ہوتی رہی تاخیر ہوتی رہی۔میں نے خود ان سے سنا یہاں کراچی کی بارگاہ میں کہ ایک دن جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو درس آل محمد فیصل آباد کے دروازے پر دستک ہوئی۔میں نے جو دروازہ کھولا تو دیکھا کہ درس آل محمد کے دروازے پر 40 کے 40 علماء نہیں پورا نظام مصطفیٰ،پوری کٹ میں کھڑا ہے۔وہی عبا،وہی چوغا،وہی تسبیح،وہی ڈنڈا،مولانا فوراً ہی دو قدم پیچھے ہٹ گئے۔کہنے لگے سارے علماء وہ بھی اکھٹے غریب خانہ پر۔کوئی اور کفر کا فتویٰ تو نہیں لائے۔سارے علماء آگے بڑھ کر مولانا سے بغلگیر ہوگئے کہ مولانا آپ کیسی بات کرتے ہیں؟ کفر کا کیسا فتویٰ؟ آپ تو ہمارے چھوٹے بھائی ہیں بلکہ اس وقت تو بڑے بھائی ہیں۔مولانا!ہمارا اللہ ایک تمہارا اللہ ایک۔آپ کا رسول ایک ہمارا رسول ایک۔آپ کا قرآن ایک ہمارا قرآن ایک۔ہمارا کعبہ ایک آپ کا کعبہ ایک۔مولانا نے کہا کہ یہاں تک تو مان لون گا آپ کے خلفاء مختلف میرا علی ایک۔

کہنے لگے اسلام پر برا وقت آ گیا۔پوچھا کیا ہوا اسلام پر کیسے برا وقت آ گیا؟......کہا ختم نبوت کا مسئلہ خلیفہ قادیانی مانتا نہیں۔کہا مجھے تو آپ کے اسلام سے کوئی دلچسپی نہیں۔ہاں میں ایک شہزادی کا فقیر ہوں اس کے باپ کی عزت مجھے بہت عزیز ہے۔یہ علماء فوراً مولانا اسمٰعیل کو لیکر قومی اسمبلی کے کیفے ٹیریا پہنچے اور مرزا ناصر سے تعارف کروایا۔مرزا ناصر نے کہا کہ ان کے تعارف کی ضرورت نہیں۔میں انہیں خوب جانتا ہوں۔علماء نے کہا کہ یہ ہمارے بھائی ہیں۔مرزا ناصر نے کہا کہ 1400 برس سے تو ہمیں بھی تو اپنا بھائی کہہ رہے تھے۔مرزا ناصر نے کہا کہ نہ میں ان سے ملوں گا اور نہ ان سے مقابلہ کروں گا۔اے مولویو میں تم سے مقابلہ کروں گا کیونکہ میرا دعویٰ مسلمانوں سے ہے مومنوں سے نہیں......ان سے مقابلے کی ضرورت اس لئے نہیں......کہ یہ تو 1400 برس پہلے ختم نبوت پر دلیل دے چکے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اللہ ولی اللہ‘‘

(مولانا عرفان حیدری صاحب کی یہ مکمل ویڈیو تقریر بر موضوع ’’شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ضروری ہے‘‘ you tube پر 80 40 hours debate with qadiyani molvi and AND 3.2. PART 1/decleared kafirmolvi how qadiyanis were defeted presented by shiamajlis اس تقریر کو شبیر کیسٹ ہاؤس نے ریکارڈ کیا ہے)

غلط،غلط،سارے غلط،غلط ہی غلط...

ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور...کیا یہ محاورہ واقعی درست ہے...جی ہاں بالکل درست ہے۔ اگر یقین نہیں تو آیئے میرے ساتھ وہابی،دیوبندی،پنج پیری، چکڑالوی،رافضی، غیر مقلد، خاکساریہ، احراریہ، جٹادھاریہ،آغاخانیہ، پرویزی،جماعت اسلامی،تبلیغی جماعت والوں کا کفر جماعت احمدیہ کے کفر سے بھی زیادہ بڑا اور خطرناک ہے......ہیں ل ل......یہ کیا؟

دیوبندی...احمدیوں سے بھی بُرے

بریلویوں کے سرتاج عالم دین جناب مولانا احمد رضا خان نے فتویٰ دیتے ہوئے فرمایا:’’اگر ایک جلسہ میں آریہ،عیسائی،اور دیوبندی،قادیانی وغیرہ جو اسلام کا نام لیتے ہیں وہ بھی ہوں تو وہاں بھی دیوبندیوں کا رد ہونا چاہیے کیونکہ یہ لوگ اسلام سے نکل گئے ہیں مرتد ہوگئے ہیں اور مرتدین کی موافقت بدتر ہے کافر اصلی کی موافقت سے‘‘

(ملفوظات احمد رضا خان صفحہ 325،326)

وہابی،دیوبندی، پنج پیری، چکڑالوی، رافضی، غیر مقلد، خاکساریہ، احراریہ، جٹادھاریہ،آغاخانیہ......احمدیوں سے بھی بُرے بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب مزید فتویٰ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

☆۔’’ ایسے ہی وہابی،قادیانی،دیوبندی،پنج پیری،چکڑالوی،یہ سب مرتدین

ہیں۔ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہو،مسلم ہو یا کافر۔اصلی ہو یا مرتد۔انسان ہو یا حیوان۔محض باطل اور زنا خالص ہوگا۔اور اولاد ولد الزنا ہوگی''۔

(ملفوظات مولوی احمد رضا خان حصہ دوئم

بحوالہ تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند صفحہ 11 مولف نثار خان مفتی)

☆۔''مرتد مرد ہو یا عورت مرتدوں میں سب سے بدتر منافق ہے اس کی صحبت ہزاروں کافروں سے زیادہ مضر ہے کہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے۔خصوصاً وہابیہ،دیوبندیہ کہ اپنے آپ کو خالص اہل السنۃ والجماعۃ کہتے ہیں،حنفی کہتے ہیں،چشتی ،نقشبندی کہتے ہیں۔نماز روزہ ہم سا کرتے ہیں۔ہماری کتابیں پڑھتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کو گالیاں دیتے ہیں۔یہ سب سے بدتر زہر ہے''۔(احکام شریعت حصہ اول ص 61 بحوالہ تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند صفحہ 11 مولف نثار خان مفتی)

☆۔'' رافضی،غیر مقلد،نیچ پیری،وہابی،دیوبندی،ان سب کے ذبیحے محض نجس، مردار اور حرام ہیں۔لاکھ بار اللہ کا نام لیں یہ سب مرتد ہیں''

(احکام شریعت حصہ اول ص 61 بحوالہ تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند ص 11 مولف نثار خان مفتی)

☆۔وہابیہ،دیوبندیہ و قادیانیہ و روافض و خاکساریہ و چکڑالویہ و احراریہ و جتادھاریہ(حسن نظامی اور ان کے مرید) آغاخانیہ وغیر مقلدین و وہابیہ نجدیہ اپنے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کی بناء پر بحکم شریعت قطعاً اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہیں۔جو مسلمان ان میں سے کسی کی یقینی اطلاع رکھتے ہوئے ان کو مسلمان کہے یا ان کے کافر و مرتد ہونے میں شک کرے یا کافر و مرتد کہتے ہوئے توقف کرے وہ بھی یقیناً کافر اور مرتد ہے اور اگر مرا تو بے توبہ مرا مستحق نار ابد۔

(ملفوظات مولوی احمد رضا خان حصہ دوئم

بحوالہ تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند ص 453 مولف نثار خان مفتی)

جماعت اسلامی...احمدیت سے بھی بُری

دیوبندیوں کے سرخیل عالم دین اور سہارن پور کے مفتی صاحب جماعت اسلامی کے بارے میں فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک یہ جماعت اپنے اسلاف (یعنی مرزائی) سے بھی مسلمانوں کے دین کے لئے زیادہ ضرر رساں ہے''

(کشف حقیقت مصنفہ مولوی سعید احمد مفتی سہارنپور ص 88 واستفتائے ضروری ص 34)

پرویزی...احمدیوں سے بھی بُرے

مولانا امین احسن صلاحی جماعت اسلامی کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہ صریح کفر ہے اور بالکل اسی طرح کا کفر ہے جس طرح کا کفر قادیانیوں کا ہے بلکہ کچھ اس سے بھی سخت اور شدید ہے''

(مولانا امین احسن اصلاحی روزنامہ تسنیم لاہور 5 اگست 1952 ص 12)

شیعیت...احمدیت سے بھی بُری

دیوبندی عالم دین مولانا بنوری شیعہ اور احمدی اسلام کے فرق کو یوں دیکھتے ہیں:

'' قادیانی نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ گو ہیں بلکہ انہوں نے اپنے نقطہ نظر کے مطابق ایک صدی سے بھی زیادہ مدت سے اپنے طریقے پر اسلام کی تبلیغ واشاعت کا جو کام خاص کر یورپ اور افریقی ممالک میں کیا۔اس سے باخبر حضرات واقف ہیں......پھر ان کا کلمہ......ان کی آذان اور نماز وہی ہے جو عام امت مسلمہ کی ہے۔زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں ان کے فقہی مسائل قریب قریب وہی ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں۔لیکن ......اثناعشریہ (شیعہ) کا حال یہ ہے کہ: ☆۔ان کا کلمہ الگ ہے۔ ☆۔ان کا وضو الگ ہے۔

☆۔ان کی نماز اور اذان الگ ہے۔ ☆۔زکواۃ کے مسائل بھی الگ ہیں۔

☆۔نکاح اور طلاق وغیرہ کے مسائل بھی الگ ہیں۔

☆۔حتیٰ کہ موت کے بعد کفن دفن اور وراثت کے مسائل بھی الگ

پرویزیت...احمدیت سے بھی بری

وکیل ختم نبوت جناب مولانا یوسف لدھیانوی صاحب پرویزیت اور جماعت احمدیہ کا تقابلی جائزہ کرنے کے بعد یہ اعلان کرتے ہیں:

''انگریز کے عہد نحوست میں جو تحریکیں اسلام کو مسخ و محرّف کرنے کے لیے اٹھیں انمیں سب سے پہلی تحریک نیچریت کی ہے۔پھر ایک طرف قادیانیت۔دوسری طرف چکڑالویت نے انکار حدیث کا فتنہ برپا کیا اس کے بعد''خاکسار تحریک'' نے سر اٹھایا اور پھر ان سب تحریکوں کا سڑا ہوا ملغوبہ مسٹر پرویز کے حصہ میں آیا اور ان سب پر کمیونزم کا پورا معاشی ڈھانچہ اور اس کی مذہب بیزاری۔نیچریت کی مادہ پرستی۔قادیانیت کا انکار۔چکڑالویت کا انکار سنت۔خاکساروں کی تحریف وتاویل سب خرابیاں یکجا موجود ہیں اور مسٹر پرویز کے قلم کی روانی نے ان غلاظتوں میں اور اضافہ کردیا۔مسٹر غلام احمد پرویز بدقسمتی سے ہم وطن بھی اور الحادو زندقہ میں اس کا ہم مسلک بھی''۔ (ہفت روزہ ختم نبوت 18 تا 24 دسمبر 1992 صفحہ 13)

جماعت اسلامی...احمدیت سے بھی بری

مشہور بریلوی عالم دین مولانا ارشد القادری ایڈیٹر جام نور جمشید پور جماعت اسلامی اور جماعت احمدیہ کے محاسن کا تقابلی جائزہ لینے کے بعد یہ اعلان فرماتے ہیں:

''جماعت اسلامی جن لوگوں کو اسلام سے قریب تر کرتی ہے وہ ہزار بگڑ نے کے

باوجود کسی نہ کسی نہج سے اسلام کے ساتھ بہر حال کوئی تعلق رکھتے تھے لیکن قادیانی جماعت کا لٹریچر مغرب کے عیسائیوں کو جو اندر سے لے کر باہر تک اسلام کے غالی دشمن اور حریف ہیں۔انہیں اسلام سے قریب ہی نہیں کرتا اپنے طور پر اسلام کا کلمہ پڑھواتا ہے''۔(جماعت اسلامی صفحہ 104 شائع کردہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی کچا رشید روڈ بلال گنج)

پرویزیت...احمدیت سے بھی بُری

جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے مولوی شیخ الحدیث عبدالمالک صاحب پرویزیت اور احمدیت کا تقابلی جائزہ اس طرح سے پیش کرتے ہیں:

"غلام احمد پرویز اور اس کے پیروکار قادیانیوں سے بھی بڑے کافر ہیں۔اس لئے کہ وہ اپنا مرکز مسجد کے نام سے بناتے ہیں اور نمازوں اور جماعتوں کا اہتمام بھی کرتے ہیں لیکن یہ لوگ تو مسجد اور نمازوں سے بھی دور ہیں اور اپنے آپ کو مسلمانوں سے اس طرح دور کر رکھا ہے جس طرح خبیث طیب سے الگ ہوتا ہے اور ابھی تک ان کے پاس کسی بھی شہر میں کوئی مسجد نہیں جو ان کا مرکز صلاۃ و اجتماع ہو"

(فتنہ پرویزیت ملت اسلامیہ کے خلاف استعماری سازش ص 187، شیخ الحدیث عبدالمالک جامعہ مرکز اسلامیہ منصورہ لاہور)

غیر مقلدیت...احمدیت سے بھی بُری

جماعت احمدیہ کے ابتدائی شدید مخالف مولوی غیر مقلد مولوی ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں:

" اسلامی فرقوں میں خواہ کتنا ہی اختلاف ہو مگر آخر کار نقطہ محمدیت پر جو درجہ والذین معہ کا ہے سب شریک ہیں اس لئے گو ان مین سخت باہمی شقاق ہے مگر اس نقطہ محمدیت کے لحاظ سے ان کو رحماء بینھم ہونا چاہیئے۔مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں مگر نقطہ محمدیت کی وجہ سے ان کو بھی اس میں شامل سمجھتا ہوں"

(اخبار اہل حدیث امرتسر 16 اپریل 1915 بحوالہ الھدیٰ انٹرنیشنل کیا ہے مولفہ مفتی محمد اسمٰعیل طور و شعبہ نشر و اشاعت وشعبہ دارالافتاء جامعہ اسلامیہ صدر کامران مارکیٹ راولپنڈی ص 140)

جاوید غامدی...احمدیوں سے بھی برے

جماعت اسلامی میں مولوی جاوید غامدی کے سابقہ دوست اور بچپن کے قریبی ساتھی ان کے علم کلام کا جائزہ یوں پیش کرتے ہیں:"مغرب سے مرعوبیت کے زیر اثر ہمارے ہاں تجدد پسندی (modrenism) اور انکار حدیث کا فتنہ ڈیڑھ سو سال سے پھیلایا جا رہا ہے اس کا آغاز تو سر سید احمد خان سے ہوا تھا پھر چند اور حضرات اسے آگے لے کر بڑھے پھر غلام احمد پرویز نے اسے خوب پروان چڑھایا اور اب جاوید احمد غامدی نے اسے ضلالت اور گمراہی کی آخری حد تک پہنچا دیا ہے...... یہ فتنہ فتنہ ہزار رنگ ہے جو قادیانیت، پرویزیت، مغربیت، تجدد، اور اعتدال پسند روشن خیالی جیسے عنصر کا مرکب ہے"

(جاوید احمد غامدی اور انکار حدیث مولفہ مولوی رفیق احمد ص 9 مکتبہ قرآنیات یوسف مارکیٹ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور اہتمام حافظ تقی الدین)

جماعت احمدیہ کے پس منظر میں دیوبندیوں کا اعتراض شیعہ پر اور شیعہ کا جواب دیوبندیوں کو، بریلویوں کا اعتراض دیوبندیوں پر اور جماعت اسلامی کا اعتراض پرویزیوں پر اور بریلویوں کا اعتراض جماعت اسلامی پر۔اگر یہ سب بھی درست ہے تو پھر تقویٰ کہاں گیا؟اور ڈھٹائی سے جھوٹ بولنا کس چڑیا کا نام ہوا؟

محافظین ختم نبوت اور مشرکین مکہ

داتا ضلع مانسہرہ میں ہونے والی ''اسلامی خدمت'' اور ایس۔ایچ۔او مانسہرہ کے ''فحش'' اور ''امت مسلمہ کے زخموں پر نمک چھڑکنے والے'' واقعہ کے بارے میں غور کر رہا تھا کہ ان ''عظیم کارناموں کا سرا'' ماضی میں کہاں اور کن لوگوں سے جوڑوں تاریخ و سیرت کی کتب کے حوالے سے جو نام ذہن کی سکرین پر آ رہے تھے قلم اس کے اظہار سے کانپ رہی تھی۔

میں اسی گومگو کی حالت میں تھا کہ مولانا تاج محمد صاحب بھٹی ناظم اعلیٰ تحفظ ختم نبوت کوئٹہ نے میری مشکل حل کر دی اور ایک فخریہ اعلان 21 دسمبر 1985ء کو مجسٹریٹ درجہ اول کوئٹہ کی عدالت میں داخل کیا۔

ہم ''محافظین ختم نبوت'' احمدیوں کے ساتھ وہی سلوک کر رہے ہیں جو مشرکین مکہ مسلمانوں سے کرتے تھے...جناب ناظم اعلیٰ صاحب ختم نبوت

کوئٹہ ائرپورٹ پر آئے ہوئے دو احمدیوں کو جنہوں نے سینوں پر کلمہ طیبہ کے بیج لگائے ہوئے تھے تحفظ ختم نبوت کی درخواست پر گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا بعد میں جب مقدمہ شروع ہوا تو جناب ناظم اعلیٰ تحفظ ختم نبوت نے درج ذیل بیان عدالت میں داخل کیا۔

''یہ درست ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں جو آدمی نماز پڑھتا تھا، اذان دیتا تھا، یا کلمہ پڑھتا تھا اس کے ساتھ مشرک یہی سلوک کرتے تھے جو اب ہم احمدیوں سے کر رہے ہیں''۔

(مصدقہ نقل بیان گواہ استغاثہ 5 نمبر 2 تاج محمد ولد فیروز الدین مجریہ 23 دسمبر 1985ء)

دوستو محافظین ختم نبوت کا یہ سنہری کارنامہ اور مشرکین مکہ کے نقش قدم پر چلنے والا فخریہ اعلان میرے مولبی جی کو اور اعتزاز احسن صاحب جیسے سیاستدانوں کو مبارک ہے۔ہم لنڈورے ہی بھلے۔

***

ختم نبوت اور اسلامی وحدت

تحریر۔ابوحامد مانسہروی

قومی اسمبلی اور ختم نبوت کی سیاسی برکات

آج کل انٹرنیٹ پر ایران میں ہونے والی ایک اسلامی کانفرنس کی فوٹو بہت وائرل ہے جس میں ایک ہی مسجد میں ۔ایک ہی چھت کے تلے ایک ہی وقت میں مختلف گروپ اپنے اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں حالانکہ چندمنٹ پہلے یہی امام لہک لہک کراتحادامت اوراس کی برکات پر لیکچر دے رہے تھے، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب جنرل ضیاء الحق صاحب نے اپنی نام نہاد مجلس شوریٰ (قومی اسمبلی) کے ممبران کوساتھ ملا کر جماعت احمدیہ کے خلاف دیگر مظالم کے ساتھ ساتھ ایک عدد قرطاس ابیض ’’قادیانیت اسلام کے لیے سنگین خطرہ‘‘ بھی شائع کر کے پوری دنیا میں تقسیم کیا۔اوراس میں اپنے ہی وضع کردہ ختم نبوت کے معنوں کی برکات بھی درج کیں۔اورفرمایا کہ:

’’اس نظریہ(یعنی ختم نبوت یا یہ کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا) نے مختلف ادوار مختلف نسلوں اورمختلف رنگ وروپ کے انسانوں کوایک لڑی میں پروکرایک امت بنایا ہے‘‘

شہنشاہ وقت اقتدار کے نشے میں کچھ بھی کہہ سکتے ہیں لیکن عملاً کیا صورت حال بنی آیئے اسی کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

ایک بریلوی کی شیعہ سے اتحاد کی کوشش

بریلوی مولوی طاہر القادری صاحب کوشوق ہوا کہ شیعہ سنی اتحاد کیا جائے۔اس کے لئے انہوں نے ایک کتاب لکھی اور عملی طور پر ایک امام بارگاہ میں امام خمینی صاحب کی تعزیت کے لئے چلے گئے مگر پھر کیا ہوا:

طاہر القادری بریلوی بمقابلہ مفتی اعظم اشرف القادری بریلوی

طاہرالقادری اجماع امت کو پھاڑنے والا ہے،فاسق ہے،یہ مسلمان کیسے ہو سکتا ہے؟ اسلام کے خلاف بکواس کرتا ہے۔اہل سنۃ والجماعۃ میں سے ہر گز نہیں۔سنیوں کودھوکہ دیتا ہے۔عقائدکفریہ ہیں۔بدترین گمراہ ہے۔بدترین بدمذہب ہے۔واضح گمراہ آدمی ہے۔کفریہ کلمات منہ سے نکالنے والا ہے......مفتی اعظم مفتی محمد اشرف القادری۔آپ نے فتویٰ دیتے ہوئے فرمایا:

اجماع امت کی مخالفت کرنا اوراس سے مقصود تھا جدت زدہ ماڈرن سیکولرزدہ لوگوں سے شاباش لینامقصود تھا۔تو اس نے اجماع امت کو پھاڑا۔تو اجماع امت کو پھاڑنے والا جو ہے وہ فاسق ہے۔کم ازکم فاسق ہے......اسی طرح جس وقت خمینی مر گیا۔خمینی کون تھا اثناعشریہ شیعہ تھا......یہ اس کے تعزیتی پروگرام کے لیے ایک امام واڑے کے اندر کالا جبہ پہن کر گیا۔ماتمی لباس پہن کر گیا۔اوراس نے جا کر بڑی تقریر کی اوردوباتیں انتہائی قابل گرفت ہیں۔ایک بات تو یہ کہی کہ یہ توایک خمینی فوت ہوا ہے مگرفکر نہ کرو پاکستان کا بچہ بچہ خمینی ہوگا۔نعوذ باللہ نعوذ باللہ۔جوشخص پاکستان کے بچے بچے کو کافر بنانا چاہتا ہے تو وہ خود کیسے مسلمان ہوسکتا ہے؟اورپھر یہ کہا کہ خمینی کا جینا علی کی طرح تھا اورمرنا حسین کی طرح ہے۔نعوذ باللہ ناپاک اورکافر اورمتفقہ علیہ کافر جس کوساری امت سارے اجماع سے کافر قرار دیتی ہے تو اس شخص کی زندگی کومولا علی سے تشبیہ دیتا ہے......پھر شیعہ کا ایک امام واڑہ ہے اسلام آباد میں......وہاں جا کر اس نے تقریر میں بکواس کی اور تقریر میں کہا کہ شیعہ اورسنی دونوں مذہبوں کوملا کر اسلام مکمل ہوتا ہے نعوذ باللہ نعوذ باللہ......توجوشخص شیعہ کے کفر کوشامل کئے بغیر اسلام کو مکمل نہیں سمجھتا وہ شخص خود مسلمان کیسے؟ اہل سنت والجماعۃ میں سے ہر گز نہیں۔دھوکہ دیا ہوا ہے سنیوں کو۔اوریہ شخص بدترین گمراہ ہے۔بدترین گمراہ ہے۔بدترین گمراہ ہے دھوکہ دیا ہوا ہے سنیوں کو۔ابھی اس کی اور گمراہیاں واضح ہونے والی ہیں...... اتنے کفریہ عقیدے جوطاہرالقادری کے منہ سے نکلے اوراس کے بدترین بد مذہب ہونے کے ساتھ ساتھ جھوٹ بولتا ہے اور آپ ﷺ پر بہتان باندھتا ہے۔یہ واضح طور پرگمراہ آدمی ہے۔اورکئی مرتبہ کفریہ کلمات اپنے منہ سے نکال چکا ہے اورکم ازکم حد یہ ہے کہ سخت ترین گمراہ ہے۔

(مفتی اعظم کا یہ بیان utube پر ویڈیو کی شکل میں اس عنوان کے ساتھ موجود ہے۔

(Dr Tahir ul Qadri Ki Asliyat By Mufti ye Azam Muhmmad Ashraf ul Qadri

عرفان قادری بریلوی بمقابلہ طاہر القادری

شیخ الاسلام نہیں شیخن فی الاسلام ہے۔ہیجڑا ہے۔دیوث۔بے غیرت، دلّا تے مسلماناں دا شیخ الاسلام ھون دے قابل نئیں..عرفان شاہ قادری

اہل سنت والجماعۃ کے خطیب جناب مولانا عرفان شاہ قادری نے 9 نومبر

2007 بعد نماز عشاء بروز جمعۃ المبارک بزم رضا راولپنڈی کے تحت ہونے والے جلسے سے پنجابی میں خطاب کرتے ہوئے طاہر القادری کی شیعہ بریلوی اتحاد کی کوشش پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

(ترجمہ) شیخ الاسلام ہونے کے لئے تو اندر ایمان ہونا چاہیئے ۔ یہ تو شیخن فی الاسلام ہے ۔ ۔قرآن مجید کہتا ہے کہ کافروں پر شدت کرو۔ شدت کرنے کے لئے تو طاقت کی ضرورت ہوتی ہے جو ہیجڑوں کے پاس تو نہیں ہوتی ۔ اگر تیرے پاس طاقت نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں جائز نہیں...... آگے سے طاہر القادری جواب دیتا ہے کہ نہیں نہیں ہم تو ہر حال میں نرمی کریں گے ۔ میں کہتا ہوں کہ رحماء بینھم مسلمانوں کے لئے ہے۔ کفار (شیعہ) سے نرمی کرنا بے غیرتی ہے۔ اور کافروں میں سے بھی وہ کافر جو گستاخ ہوں...... لیکن اگر کتا کافر۔ آپ ﷺ پر بھونکتا جائے اور تو کہتا جائے کہ ان سے خلق کرو ان سے خلق کرو۔ جو گستاخوں سے خلق کرے اور ان کی گردن نہ کاٹے وہ سب سے بڑا دیوث ہے، بے غیرت ہے، دلا ہے وہ مسلمانوں کا شیخ الاسلام ہونے کے قابل نہیں ۔

(عرفان شاہ قادری کی یہ تقریر utube پر بعنوان Irfan shah calls Dr Tahir ul Qadri a Dalla موجود ہے یہ ریکارڈنگ ہے مہر یہ ساؤنڈ ڈھوک کھبہ راولپنڈی۔ منجانب محمد عامر، ندیم چشتی محمد شفیق قادری اراکین بزم رضا راولپنڈی)

ایک اہل حدیث غیر مقلد کی بریلوی مکتبہ فکر سے اتحاد کی کوشش

علامہ احسان الٰہی ظہیر اہل حدیث فرقہ کے مستند اور سرخیل علماء دین میں شمار ہوتے تھے۔ اندرون وبیرون ملک بہت مشہور تھے عربوں کو عربی پڑھانے والے اس عالم دین نے بریلوی مکتبہ فکر کے بارے میں ایک کتاب بزبان عربی ”البریلویۃ“ تحریر فرمائی اور اس میں اتحاد کی دعوت دینے والوں اور یہ نعرہ لگانے والوں کو کہ ختم نبوت نے ہمیں ایک لڑی میں پرو دیا ہے کو اپنی عالمانہ نظر سے یوں دیکھا:

وحدت امت کا نعرہ لگانے والے بیوقوف اور احمق ہیں

”میں جانتا ہوں کہ وحدت واتحاد اور اسلامی فرقوں کو قریب کرنے کے احمق اور بیوقوف داعیوں کی پیشانیوں پر بل پڑ جائیں گے لیکن میں کئی دفعہ یہ کہہ چکا ہوں کہ عقائد وافکار کے اتحاد و اتفاق کے بغیر اتحاد و اتفاق نہیں ہوسکتا کیونکہ اتحاد کا مطلب ہی یہ ہے کہ بنیادی امور میں اتفاق ہو“۔ (البریلویۃ صفحہ 11)

جبکہ دوسری جگہ بریلوی عقائد کا ذکر یوں کرتے ہیں:

”کفار مکہ جزیرہ عرب کے مشرکین اور دور جاہلیت کے بت پرست بھی ان سے زیادہ فاسد اور ردی عقیدہ والے نہیں تھے“۔ (البریلویۃ صفحہ 65)

جماعت اسلامی اور مجلس احرار کے اتحاد کی کوشش

1953ء کے عظیم ہنگاموں میں جماعت اسلامی اور مجلس احرار نے مل کر جماعت احمدیہ کے خلاف مظالم ڈھائے اور یوں مولانا مودودی صاحب امیر جماعت اسلامی اور عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امیر جماعت احرار ملی وحدت اور سالمیت کے علمبردار بن کر ابھرے۔ مگر جب یہ ہنگامے ختم ہوگئے اس کے بعد وحدت اور سالمیت کے یہ علمبردار کہاں کھڑے تھے وہ اندازہ آپ کو درج ذیل بیانات پڑھ کر کافی وشافی ہوجائے گا۔

احراری تحریک ”تحفظ ختم نبوت“ کے لیے نہیں نام اور سہرے کے لیے تھی......

مودودی صاحب کے نزدیک احرار کا اصل چہرہ

”احرار کے سامنے اصل سوال تحفظ ختم نبوت کا نہیں بلکہ نام اور سہرے کا ہے اور یہ لوگ مسلمانوں کے جان ومال کو اپنی اغراض کے لیے جوئے کے داؤں پر لگانا چاہتے ہیں۔ اپنی اغراض کے لیے خدا اور رسول کے نام سے کھیلنے والے جو مسلمانوں کے سروں کو شطرنج کے مہروں کی طرح استعمال کریں اللہ کی تائید سے کبھی سرفراز نہیں ہوسکتے“۔ (روزنامہ تسنیم لاہور 2 جولائی 1955ء)

میں مودودی نہیں کہ بددیانت ہوجاؤں اس سے تو کافر اچھا...

عطاء اللہ بخاری صاحب کے نزدیک مودودی صاحب کا اصل چہرہ

”میں مودودی نہیں کہ بددیانت ہوجاؤں...آج وہ (مودودی) کہتے ہیں کہ میں تحریک ختم نبوت میں شامل نہیں تھا۔ میں کہتا ہوں شامل تھا۔ اگر مودودی شامل نہیں تھا تو میں ان سے حلفیہ بیان کا مطالبہ نہیں کرتا بلکہ صرف یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ لڑکوں کے سروں پر ہاتھ رکھ کر اعلان کریں کہ میں شامل نہیں تھا...کیا کروں علم اور ادب کو ...میرا کلیجہ پھٹتا ہے ارے تم سے تو کافر گلیلیو ہی اچھا تھا جس نے زہر کا پیالہ پی لیا“۔ (حیات امیر شریعت مطبوعہ 1969ء) (بحوالہ فکر اقبال اور تحریک احمدیہ صفحہ 332)

اہل حدیث اور اہل تشیع کے اتحاد کی کوشش

1982ء میں تہران میں عالمی سیرت کانفرنس میں اہل تشیع اور دوسرے فرقوں کے اتحاد کا موضوع بھی زیر بحث آیا۔ کسی طرح سے اتحاد کی کوئی صورت نہ بن پارہی تھی آخر گوجرانوالہ سے تعلق رکھنے والے ایک اہل حدیث عالم دین نے اہل تشیع اور اہل حدیث بھائیوں کے درمیان اتحاد کی راہ نکال لی۔ ”ختم بنوت ہی وحدت امت کی علامت“ کا نعرہ لگانے والوں کے لیے ایک دیدہ عبرت واقعہ۔ اہل حدیث اور اہل تشیع کے درمیان اتحاد کا ایک ہی راستہ ہے ہم بخاری جلا دیتے ہیں تم اصول کافی۔

''اب تک جو کچھ کہا گیا ہے وہ قابل قدر ضرور ہے، قابل عمل نہیں۔ اختلاف ختم کرنا ضروری ہے مگر اختلاف ختم کرنے کے لیے اسباب اختلاف کو مٹانا ہوگا۔ فریقین کی جو کتب قابل اعتراض ہیں ان کی موجودگی اختلاف کی بھٹی کو تیز تر کر رہی ہے۔ کیوں نہ ہم ان اسباب کو ہی ختم کر دیں۔

اگر آپ صدق دل سے اتحاد چاہتے ہیں تو ان تمام روایات کو جلانا ہوگا جو ایک دوسرے کی دل آزاری کا سبب ہیں ہم ''بخاری'' کو آگ میں ڈالتے ہیں آپ ''اصول کافی'' کو نذر آتش کر دیں۔ آپ اپنی فقہ صاف کریں ہم اپنی فقہ صاف کر دیں گے''۔

(آتش کدہ ایران مصنفہ اختر کشمیری صفحہ 109 ندیم بک ہاؤس لاہور 84)

(بحوالہ البریلویہ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ مصنفہ عبدالحکیم شرف قادری صفحہ 81-82)

بریلیوں کا اہل نجد سے اتحاد کی کوشش

اہل نجد کے ممتاز عالم دین شیخ عطیہ محمد سالم نے البریلویۃ کتاب پر چھ صفحے کی تقدیم تحریر کی۔ اسی تقدیم کے حوالے بریلوی عالم دین اور نجدی علماء دین اتحاد کے کسی پلیٹ پر کھڑے ہیں کی ہلکی سی جھلک ہمیں یوں نظر آتی ہے۔

اتحاد امت کے نعرے صرف ایک فیشن کی حد تک ہیں عملاً ممکن نہیں

البریلویۃ کا جواب کنندہ جناب عبدالحکیم شرف قادری صاحب فرماتے ہیں:

''آج کل یہ فیشن بن چکا ہے کہ الفاظ کی دنیا میں اتحاد اور یک جہتی کی تلقین کی جاتی ہے اور جیسے ہی کسی مخالف کا ذکر آیا ہر قسم کی احتیاط بالائے طاق رکھ کر شدید سے شدید تر فتویٰ صادر کر دیا جاتا ہے۔

شیخ عطیہ محمد سالم نجدی نے البریلویۃ کی تقدیم میں بڑی خوبصورت خواہش کا اظہار کیا ہے وہ لکھتے ہیں۔ **وفی هذا لوقت الذی نحن احوج مانکون الی وحدۃ الکلمۃ وتوحید الصف** اس حسین آرزو کے باوجود چھ صفحے کی تقدیم میں سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے بارے میں جو تبصرہ کیا ہے وہ اس آرزو کے یکسر منافی اور قول و فعل کے تضاد کی واضح مثال ہے۔ مقام حیرت ہے کہ وحدت و اتحاد کو ایک ضرورت قرار دینے والا دنیا بھر کے عامۃ المسلمین کو کس بے دردی سے کافر و مشرک قرار دے رہا ہے''۔

(البریلوۃ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ مصنفہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صفحہ 55-56)

بریلوی دیو بندی اتحاد کی کوشش

مولوی عبدالستار نیازی صاحب جو کسی زمانے میں پاکستان کے مذہبی امور کے وزیر تھے انہوں نے چاہا کہ کیوں نہ دیوبندی بریلوی اتحاد کی کوشش کی جائے آخر دونوں فقہ حنفی کے ماننے والے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی ایک عدد کتاب لکھ ڈالی اور اتحاد کی کوشش شروع کر دی۔ کتاب میں فارمولا بھی لکھ دیا کہ اتحاد کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ پھر کیا ہوا جواب کیا ملا۔

مشہور دیوبندی مولوی الیاس گھمن صاحب اس اتحاد کا آپریشن کرتے ہوئے فرماتے ہیں: " آج سے کچھ عرصہ قبل مولوی عبدالستار خان نیازی صاحب جو بریلوی مسلک کے مقتدر رہنما تھے نے اک آواز اُٹھائی کہ اُمت مسلمہ میں اتحاد و اتفاق پر زور دیا جائے اور اس سلسلہ میں وہ ایک کتاب لکھتے بھی نظر آتے ہیں۔ ''اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت'' مگر پڑھ کر افسوس ہوا کہ نام تو کیسا خوبصورت اور اندر سراسر بریلویت کی ترجمانی۔ بہرکیف......انہوں نے چار نکاتی فارمولا پیش کیا تھا کہ اگر اس پر عمل کر لیا جائے تو پاکستان میں فرقہ واریت ختم ہو سکتی ہے۔ ہم ترتیب سے ہر شق کو لاتے ہیں پھر اس پر کچھ گفتگو عرض کریں گے کہ اس فارمولے کے مخالف بھی بریلوی ہیں جو کہ امن و اتحاد و اتفاق نہیں چاہتے جو امریکہ سے ڈالر ہی اس بنیاد پر لے رہے ہوں کہ لڑائی اور فساد ڈلوانا ہے وہ کیسے اتفاق کریں گے۔ میں حیران ہوں کہ حاجی فضل کریم جیسے بریلوی زعماء ختم نبوت کے مقدس عنوان پر تحریک چلے تو اس کا ساتھ بھی نہیں دیتے تو پھر کب یہ اتفاق و اتحاد کریں گے؟ نیازی صاحب لکھتے ہیں:

اتحاد ملت کے چار نکات

پاکستان کی تمام جماعتیں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے افکار و نظریات پر اصولاً متفق ہیں لہٰذا ہم اپنے تمام متنازعہ فیہ امور ان کے عقائد و نظریات کی روشنی میں حل کریں۔

(اتحاد بین المسلمین ص 33)

تبصرہ

نیازی صاحب انتہائی حیرت اور افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ بریلوی دھرم میں ان حضرات کی تحریرات پر کفر اور ان پر گستاخ رسول ہونے کے فتاویٰ درج ہیں اور ان میں سے بعض تو آپ کے قلم کی زد میں بھی آ گئے اب آپ کیسے کہہ رہے ہیں کہ ان کو ثالث مانا جائے: بغل میں چھری منہ میں رام رام...والی بات ہی ہوگی کیونکہ:

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ پر بریلوی فتاویٰ جات:

1۔ بریلوی مذہب کی ریڑھ کی ہڈی جناب غلام مہر علی آف چشتیاں صاحب دیوبندی مذہب لکھتے ہیں: سارے فساد کی جڑ مولوی شیخ احمد معروف بہ شاہ ولی اللہ دہلوی اور وہی سارنگی بجانے والے اس کے بیٹے رفیع الدین و عبدالقادر ہیں......وہی مولوی احمد الضدان یجتمعان کا حیرت انگیز ہیولیٰ تھے اول سنی پھر نجدی۔

(معرکۃ الذنب ص 2 تا 6)

آگے لکھتے ہیں:

خواجہ اللہ بخش تونسوی فرمایا کرتے تھے کہ شاہ ولی اللہ نے ہگا شاہ عبدالعزیز نے اس پر مٹی ڈالی مگر اسماعیل نے اسے ننگا کر کے سارے ملک کو متعفن کر دیا۔

(معرکۃ الذنب ص 6)

آگے لکھتے ہیں: قرآن مجید کا فارسی و اردو میں غلط ترجمہ کرنے والوں میں اس سارے فساد کی جڑ مولوی شیخ احمد ملقب بہ شاہ ولی اللہ۔ (معرکۃ الذنب ص 31)

جس طرح مرزا قادیانی دجال کو اس کی درشمین نہیں بچا سکتی اسی طرح شاہ ولی اللہ کو بھی اس کی درشمین نہیں بچا سکتی۔ (ریحان المقربین ص 17)

اور جن بزرگوں کو نیازی صاحب ثالث مان رہے تھے ان میں سے اک شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی ہیں۔

مولوی محبوب علی خان قادری برکاتی صاحب لکھتے ہیں:

یہ سارے مترجمین ترجمہ قرآن سے قطعاً نابلد ہیں ورنہ جان بوجھ کر کفریات کے پھندے لگائے ہیں۔ (نجوم شہابیہ ص 82 تا 86)

اسی طرح کے کئی فتاویٰ پیش کیے جاسکتے ہیں۔ جو ہم آگے نقل کریں گے۔

سوال یہ ہے نیازی صاحب جس شخصیت پر آپ کو خود اعتماد نہیں ہے لوگوں کو کیوں بتا رہے ہیں کہ معتمد ہے نیازی صاحب کو اتنا قرارا جواب ملا کہ دوبارہ ان بیچاروں نے کبھی اتحاد کا نام نہیں لیا۔

(کتاب حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ ص 23 تا 26 مولفہ الیاس گھمن مطبع دارالایمان پرنٹر فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40اردو بازار لاہور مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

سب بے غیرت بن گئے ہیں۔ سب اپنی روٹیاں سیدھی اور پیسہ کمانے میں لگے ہوئے ہیں۔

پیر نصیر الدین آف گولڑہ مولویوں کے ایک پلیٹ فارم پر اتحاد نہ ہونے کا ذکر کرتے ہوئے اپنے دل کے دکھ کا اظہار درج ذیل گالیاں دے کرتے ہیں:

"مشائخ کا اور کیا کام ہے۔ نذرانے بٹورنا۔ دست بوسی کروانا۔ پراپرٹی اور جائیداد بنانا۔ ہمارے باپ دادوں کا کیا کام تھا کہ جو بچھڑے ہوئے لوگ ہیں جو آپس میں ٹوٹ گئے ہیں ان کو جمع کرنا۔۔۔ اگر آج یہ آواز اٹھائی جائے کہ شیعہ کو دیوبندی کو، بریلویوں کو، سپاہ صحابہ کو، سپاہ محمد کو، لشکر طیبہ کو، اور تبلیغی جماعت کو جو کلمہ گو ہیں ان کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کی کوشش کی جائے تو کہتے ہیں یہ آدمی کیوں یہ بولی بول رہا ہے۔ ہم مخالفت میں ایک دوسرے کو کافر کہہ کر جتنا پیسہ بٹور سکتے ہیں اکٹھا کرنے میں بٹور نہیں سکتے۔ ہمیں بریلوی کون کہے گا اگر ہم سب کو کافر نہیں کہیں گے۔ یہ تو اپنی اپنی روٹیاں سیدھی کرنے کے لئے۔ صرف پیسہ کمانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح دیوبندیوں کا بھی یہی حال ہے وہ اپنے اس پنجرے میں بند ہیں۔ یہ ان کو کافر کہتے ہیں وہ ان کو کافر کہتے ہیں تو یہ باہمی تکفیر کا سلسلہ کب تک چلے گا۔ کیا کوئی آواز نہیں اس دنیا میں؟ پاکستان میں انڈیا میں؟ کوئی ایسا آدمی نہیں؟ نہ علماء میں، نہ مشائخ میں؟ سب خاموش ہیں......سب بے غیرت بنے ہوئے ہیں۔ بے غیرتی کی روٹیاں کھا رہے ہیں"۔

(پیر صاحب کا یہ ویڈیو بیان utube پر بعنوان shut up call to irfan shah naseerby Hazrat pir naseer ud deen موجود ہے)

72 فرقوں میں کبھی بھی اتحاد ممکن نہیں

جماعت احمدیہ کے شدید مخالف عالم دین ایڈیٹر المنیر مولوی عبدالرحیم اشرف صاحب وحدت امت بذریعہ ختم نبوت کا تجزیہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہم نے متعدد مراحل پر اتحاد امت کے تصور کو پیش کیا اور سب سے زیادہ قادیانیوں کے خلاف مناظرہ کے سٹیج سے ڈائریکٹ ایکشن کے ویرانے تک ہم نے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اسلام کے تمام فرقے یکجان ہیں۔ لیکن کیا حقیقتاً ایسا تھا کیا حالات کی شدید سے شدید تر نامساعدت کا باوجود ہماری تلوار تکفیر نیام میں داخل ہوئی؟ کیا ہولناک سے ہولناک تر واقعات نے ہمارے فتاویٰ کی جنگ کو ٹھنڈا کیا؟ کیا کسی مرحلہ پر بھی "ہمارا فرقہ حق پر ہے اور باقی تمام جہنم کا ایندھن ہیں" کے نعرہ سے کان نامانوس ہوئے اگر ان میں سے کوئی بات نہیں ہوئی تو بتایئے اس سوال کا کیا جواب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھنے والی امت کے اگر تمام فرقے کافر ہیں اور ہر ایک دوسرے کو جہنمی کہتا ہے تو لامحالہ ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو سب کو اس کفر اور جہنم سے نکال کر اسلام اور جنت کا یقین دلا سکے"۔

(المنیر 9 مارچ 1956ء صفحہ 5)

"حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھنے والی امت کے اگر تمام فرقے کافر ہیں اور ہر ایک دوسرے کو جہنمی کہتا ہے تو لامحالہ ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو سب کو اس کفر اور جہنم سے نکال کر اسلام اور جنت کا یقین دلا سکے"۔

احادیث اسی کا نام تو امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام بتاتی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ اسی کی ہی دعویدار ہے اگر یہی کڑوا سچ ہے تو پھر جماعت احمدیہ پر کفر کے فتاویٰ کیوں؟

***

میرے مولبی صاحب کی ختم نبوت

تحریر ۔ابوذوالکفل

کافر......پکے کافر......غلیظ کافر......خبیث کافر......کالے کافر......کمینے کافر اور مردود کافر جیسی عام فہم اصطلاحیں تو ہمارے علمائے کرام کے روزمرہ کے معمولات میں، زیر استعمال رہتی ہیں جس سے وہ اپنے مخالفین کے قلعوں پر سنگ باری کرکے ان کا جنت کی طرف کھلنے والا دروازہ بند کرتے رہتے ہیں مگر ''مشکل کافر'' یا ''مشکل غیر مسلم'' کی مذہبی اصطلاح روحانی بستی میں ابھی بالکل نووارد ہے بلکہ نو زائیدہ اور نومولود ہے مگر اس کا پس منظر بڑا دلچسپ ہے:

''قادیانی جماعت کو غیر مسلم بنانا خاصہ مشکل تھا'' یہ الفاظ ممتاز قانون دان اور ''آمریت کے سائے'' جیسی متداول کتاب کے خالق جناب ممتاز حسین شاہ صاحب ایڈووکیٹ کے ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

''یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ قادیانی جماعت کو غیر مسلم بنانا خاصہ مشکل کام تھا اس لئے کہ مسلمان کی تعریف تو صرف یہ تھی جو شخص توحید و رسالت پر ایمان لے آئے وہ مسلمان ہے یعنی جو شخص بھی کلمہ طیبہ پڑھ لے اور لا إله إلا الله محمد رسول الله اپنی زبان سے ادا کرے وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ایک مسلمان کے لئے جن باتوں پر ایمان لانا ضروری تھا ان میں توحید رسالت ۔فرشتوں ،آسمانی کتابوں ،خیر و شر کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا اور حیات بعد الموت شامل ہیں قادیانی جماعت ان جملہ باتوں پر ایمان رکھتی ہے''۔ (صفحہ 373-374)

مشکل کام کا آسان حل

اگر جماعت احمدیہ بھی مسلمان Qualification پر پوری اترتی ہے تو اسے پھر کیسے ''غیر مسلم بنایا جائے''؟ ہے ناں مشکل سوال مگر ایک پاکستانی بادشاہ یعنی جنرل ضیاء الحق صاحب نے یہ مسئلہ بھی دومنٹ میں حل کردیا آپ نے ''امتناع قادیانیت آرڈینس نافذ کرتے ہوئے لفظ ''مسلم'' کی تعریف ہی نئی دریافت فرمادی ...... یاد رہے کہ اس سے پہلے ذوالفقار علی بھٹو نے جماعت احمدیہ کو قانون کی اغراض کے لئے muslim not قرار دیا تھا مذہبی طور پر نہیں ...... چنانچہ ممتاز حسین شاہ صاحب 1400 سو سال بعد سرانجام پانے والے اس اہم دینی فریضے کی نشاندہی کرتے ہوئے اگلی لائن میں فرماتے ہیں۔

''اس لئے ضیاء الحق نے قادیانی جماعت کو اسلام سے خارج کرنے کے لئے لفظ مسلم اور ''غیر مسلم کے مندرجہ بالا (ذیل ناقل) معنی متعین کئے۔(صفحہ 374)

مسلمان کی نئی تعریف

جنرل ضیاء الحق صاحب نے آئین کے آرٹیکل نمبر 260 میں ترمیم کرکے مسلم اور غیر مسلم کی تعریف اس طرح کی

(ا) مسلم: جو شخص اللہ کی وحدانیت اور رسالتمآب ﷺ کی نبوت پر ایمان رکھتا ہو۔آپ ؐ کو آخری نبی مانتا ہو۔اور آپ کے علاوہ کسی بھی شخص کو نبی یا مصلح تسلیم نہ کرتا ہو وہ مسلم ہے۔

(ب) غیر مسلم ۔ جو شخص مسلم نہ ہو یا جس کا تعلق عیسائی یا ہندو،سکھ،بدھ،یا پارسی فرقوں سے ہو،وہ غیر مسلم ہے''۔ (آمریت کے سائے 373)

نئی تعریف کی نئی برکات

''امتناع قادیانیت آرڈیننس'' نافذ کرکے ہزاروں احمدی نوجوانوں کو اسلامی شعائر کے استعمال کے جرم میں دفعہ نمبر 298c کے تحت جیلوں میں بند کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ نے ''قادیانیت اسلام کے لئے سنگین خطرہ'' کے نام سے ایک White Paper بھی شائع کیا جسے خطیر سرمایہ خرچ کرکے دنیا کے کونے کونے میں پھیلا یا گیا اِس میں گورنمنٹ پاکستان ''مسلمانوں کی نئی تعریف'' کی برکات درج کرتے ہوئے فرماتی ہے کہ:

''اس نظریہ (یعنی ختم نبوت یا یہ کہ اب کوئی نبی ہادی مہدی مصلح نہیں آئے گا) نے مختلف ادوار ۔مختلف نسلوں اور مختلف رنگ وروپ کے انسانوں کو ایک لڑی میں پرو کر ایک امت بنادیا ہے''۔

جماعت احمدیہ کو کافر سمجھیں اور باقی جو چاہے عقیدہ رکھیں......

مولانا مودودی صاحب وہ ''عظیم شخصیت'' جنہوں نے تو گویا ''کفر احمدیت'' کے تابوت میں آخری میخ ہی ٹھونک دی ہے یا مخالفت کی ''حد'' ہی کردی ہے۔بالفاظ دیگر آپ نے مندرجہ بالا نظریے کی ''مزید برکات'' گنواتے ہوئے تمام علماء دین کی طرف سے یا دیگر تمام فرقوں کو اپنے ساتھ ملاکر وہ ''نظریہ ضرورت'' وضع

فرمایا ہے جو رہتی دنیا تک احمدی غیر احمدی نزاع کے تجزیہ نگاروں کو انگشت بدنداں کرتا رہے گا۔

تحفظ ختم نبوت کی مزید برکات

آپ جناب اپنی کتاب ''ختم نبوت'' میں زیر عنوان ''نئی نبوت اب امت کے لیے رحمت نہیں بلکہ لعنت ہے'' کے تحت فرماتے ہیں:

''ختم نبوت امت مسلمہ کے لیے اللہ کی ایک بڑی رحمت ہے جس کی بدولت ہی اس امت کا ایک دائمی اور عالمگیر برادری بننا ممکن ہوا ہے۔ اس چیز نے مسلمانوں کو ایسے ہر بنیادی اختلاف سے محفوظ کر دیا ہے جو ان کے اندر مستقل تفریق کا موجب ہو سکتا ہے''(صفحہ 44)

یعنی امتی نبی۔ امام مہدی، یا کسی بھی آسمانی مصلح کے انکار کی برکت سے ہی یہ تحفہ امت کو مل سکتا تھا۔ اور اگر یہ دروازہ بند نہ کیا جاتا تو یہ آزادی کیسے ممکن تھی۔ کہ جو چاہے عقیدہ رکھو اور جو چاہے فرقہ بنالو۔ چنانچہ آپ مزید فرماتے ہیں:

''یہ وحدت امت کو کبھی نصیب نہ ہو سکتی تھی اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہو جاتا کیونکہ ہر نبی کے آنے پر یہ پارہ پارہ ہوتی رہتی''۔ (صفحہ 44)

کسی امتی نبی کی آمد سے امت مسلمہ کو کیا فائدہ ہوگا؟ سوائے اس کے کہ تفرقہ سازی جیسی مکروہ رسم کو ہی مزید ہوا ملے گی......

آپ مزید غور کرنے کے بعد اس نکتے پر پہنچتے ہیں کہ کسی بھی نئے مصلح کی آمد کا کوئی مفید حاصل تو ہو نہیں سکتا ما سوائے اس کے کہ وہ تفرقہ سازی میں مزید اضافہ کرنے والا ہوگا۔ اور ہمارے موجودہ فرقوں اور ہمارے موجودہ عقائد کے خلاف رد عمل ظاہر کرنے کی وجہ سے ہم اہل ایمان کی وحدت کو توڑنے والا ہی ہوگا۔ اس لیے آپ فرماتے ہیں:

''آدمی سوچے تو اس کی عقل خود یہ کہہ دے گی نبوت کا دروازہ بند ہو جانا چاہیے تاکہ اس آخری نبی کی پیروی پر جمع ہو کر تمام دنیا میں ہمیشہ کے لیے (تمام فرقوں کے ناقل) اہل ایمان کی ایک ہی امت بن سکے۔ اور بلاضرورت نئے نئے نبیوں کی آمد سے اس امت (بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث، اہل قرآن، اہل تشیع وغیرہ) میں بار بار تفرقہ برپا نہ ہوتا رہے''۔(صفحہ 45)

کفر و ایمان کی کشمکش سے مکمل آزادی

یوں آپ آخری فیصلہ کے طور پر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اگر صرف کہیں امتی نبی یا واجب الاطاعت مصلح کی آمد کا انکار کر دیا جائے تو حتمی طور پر ایک Long life رحمت کے طور پر یہ بات بھی ہاتھ آجاتی ہے کہ اس طرح سب فرقوں کے سب عقائد مشرف بہ اسلام ہو جائیں گے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''اس کی رحمت سے یہ بات قطعی بعید ہے کہ وہ خواہ مخواہ اپنے بندوں کو کفر و ایمان کی کشمکش میں مبتلا کرے اور انہیں ایک امت نہ بننے دے''۔(صفحہ 45)

قصہ مختصر خلاصہ کلام یہ کہ اگر احمدیت کا انکار کر دیا جائے تو فرقے 72 بنیں یا 72 سو کوئی خطرہ نہیں، وہ مزاروں پہ سجدے کریں یا احادیث کا انکار، وہ قرآنی آیات کو منسوخ کریں یا توہین صحابہ وامہات المومنین۔ ان کے پکے مسلمان ہونے کے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ وہ ختم نبوت کے پاکستانی معنوں پر دستخط کرتے اور جماعت احمدیہ کو کافر گردانتے ہیں۔

ایک حسین خواب اور اس کی خوفناک تعبیر

کسی بھی آسمانی مصلح کی آمد آئندہ کے لیے ''لعنت'' اور اس کا انکار ''رحمت'' اور اس نظریے نے مسلمانوں کو ''ایسے ہر بنیادی اختلاف سے محفوظ کر دیا جو ان کے اندر مستقل تفریق کا موجب ہو سکتا ہو'' اور اس نظریے کی بدولت ہی ''امت کو ایک دائمی اور عالمگیر برادری بننا ممکن ہوا ہے۔ یہ وہ ''سنہری خواب'' یا سنہری سمجھوتہ ہے جو ہمیں اکابر علماء نے احمدیت کو کافر ''بنانے'' کے لیے آخری ہتھیار کے طور پر عنایت فرمایا تھا۔

دیوبندی عقائد، اعمال اور افعال ماضی میں دوسرے علماء کی نظر میں

☆ میں اللہ کا سؤر ہوں ......فرمان سید عطاء اللہ شاہ بخاری

''ریل گاڑی میں سفر کر رہے تھے ایک اسٹیشن پر ایک ادھیڑ عمر وضع دار شخص اس ڈبے میں داخل ہوا ...... گاڑی چل پڑی تعارف کے لئے شاہ صاحب نے کہا کیا اسم گرامی ہے؟ اس نے کہا میرا نام کلب حسین ہے (حسین کا کتا) اب اس نے پوچھا جناب کا اسم گرامی؟ شاہ صاحب نے فوراً کہا خنزیر اللہ (میں اللہ کا سؤر ہوں)''

(بخاری کی باتیں ص 172)

☆ عوام کا عقیدہ بھی گدھے کے عضو....... جیسا ہے...... فرمان اشرف علی تھانوی

''عوام کا اعتقاد ہے ہی کیا چیز۔ عوام کے عقیدوں کی بالکل ایسی حالت ہے کہ جیسے گدھے کا عضو...... بڑھے تو بڑھتا ہی جائے۔ اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں چلے۔ واقعی عجیب مثال ہے''۔ (ملفوظات حکیم الامت ج3 ص62)

☆ اشرف علی تھانوی صاحب کے پاؤں دھو کر پینے سے جنت ملتی ہے

''واللہ العظیم مولانا تھانوی کے پاؤں دھو کر پینا نجات اخروی کا سبب ہے''۔

(تذکرۃ الرشید جلد نمبر 1 ص 113)

☆ اندرا گاندھی میری بیٹی ہے...... فرمان سید عطاء اللہ شاہ بخاری

''بھائی پنڈت نہرو اور اندرا گاندھی کو میرا اسلام کہنا کہ میری بیٹی ہے''۔

(کتاب سید عطاء اللہ شاہ بخاری سوانح نگار شورش کاشمیری ص 298)

☆ قرآن کا ترجمہ پڑھنا عوام کے لئے خطرناک ہے......فرمان اشرف علی تھانوی

''میں اس واقعہ کو دیکھ کر فتویٰ دیتا ہوں کہ تم کو ترجمہ دیکھنا حرام ہے۔جس طرح طب کی کتابیں مفید تو ضرور ہیں مگر طبیب کے لئے مفید ہیں مریض کے لئے مفید نہیں۔ ایسے ہی قرآن شریف کے ترجمہ کا مطالعہ علوم دینیہ کے واقف کے لئے تو بہت مفید مگر جاہل کے لئے مضر''۔(ملفوظات حکیم الامت ص 124 عنوانات محترم صوفی محمد اقبال قریشی ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان پاکستان)

☆ مولوی غلام غوث ہزاروی نے مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کے منہ میں شیطان کا عضو......ڈال دیا

حضرت غوث ہزارہ کے حکیم حاذق جو کہ بیمار سے کم فیس لیا کرتے ہیں اب یہ معلوم ہوا ہے کہ بخاروں میں حضور خایہ ابلیس دیا کرتے ہیں شان ورود۔اس کے متعلق خود فرمایا:

''انہی دنوں جنوری 1946 کی بات ہے۔میں مجلسِ احرار اسلام پشاور کے دفتر میں پڑا ہوا تھا کہ اتنے میں مولانا غلام غوث آئے اور پوچھنے لگے کہ کیا بات ہے میں نے کہا بخار ہے۔کہنے لگے میرے پاس کرنجوا ہے وہ کھالیجئے ...... جب میں دوا کھا کر پانی پی چکا تو نہایت متانت سے کہنے لگے آپ کو معلوم ہے اسے فارسی میں کیا کہتے ہیں میں نے کہا نہیں۔کہنے لگے خایہ ابلیس (شیطان کا عضو......)......اس پر ایک زور کا قہقہہ لگا ''اس پر آپ نے یہ قطعہ لکھا'' فرمایا آپ کی تعریف لکھی ہے تا کہ بیماروں کو آپ کے علاج اور دواؤں کا بھی پتہ چل جائے۔کہ آپ کیا کچھ کرتے اور کیا کچھ کھلاتے ہیں''۔

(سواطع الالہام نتیجہ فکر سیدنا عطاء اللہ شاہ بخاری ناشر مکتبہ نادیۃ الادب الاسلامی پاکستان کچہری روڈ ملتان ص 92،93)

☆ عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب نے ہمیں ماں بہن کی گالیاں دیں

''تین چار دوستوں نے سازش کی عطاء اللہ شاہ بخاری کو چڑایا جائے۔چنانچہ سب سے پہلے صوفی اقبال احمد شاہ جی کے سامنے پہنچے اور پوچھا شاہ جی آپ کے پاس پن ہوگی۔شاہ جی نے کہا نہیں بھائی میرے پاس پن نہیں ...... (کئے دوستوں کے بار بار پوچھنے پر) شاہ جی کے مزاج کا پارہ چڑھنے لگا۔باہر نکل آئے اور کہنے لگا کیا تم سب کے ٹانکے ادھڑ چکے ہیں۔اس کے بعد جو ہر طرف سے شاہ جی پن ہی کے سوالات شروع ہوئے تو شاہ جی اتنے غصے میں آئے کہ مادر و خواہر (ماں بہن) کی مغلظات تک سنا دیں''۔(سید عطاء اللہ شاہ بخاری مصنفہ سوانح افکار از شورش کاشمیری ص 85)

☆ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا دوسرا نام پنڈت کرپا رام برہم چاری

بہت سے قیدی جیل سے بے وجہ سنسر شپ کی وجہ سے پکڑے جاتے اور ان کی سزا کا موجب ہوتے۔شاہ جی نے اس کا توڑ پیدا کیا پنڈت کرپا رام برہم چاری کے نام سے اپنے احباب کو دیناج پور جیل سے اکثر خط لکھتے رہے''۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری مصنفہ سوانح افکار از شورش کاشمیری 86)

☆ مولانا قاسم اور مولوی رشید احمد کی شادی اور وظیفہ زوجیت

''ایک بار ارشاد فرمایا میں نے ایک دفعہ ایک خواب دیکھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب عروس کی صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے۔جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انھیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے''۔ (تذکرۃ الرشید جلد 2 ص 289)

☆ آپ ﷺ نے خود تشریف لا کر ایک دن دیوبندی مہمانوں کے لئے کھانا پکایا

اشرف علی صاحب تھانوی اپنے اعلیٰ حضرت، حضرت حاجی امداد اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''ایک دن اعلیٰ حضرت نے خواب میں دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہے کہ جناب رسول مقبول ﷺ تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے۔اس کے مہمانوں کا کھانا میں خود پکاؤں گا''۔(امداد المشتاق ص 20، امداد السلوک ص 40، تاریخ مشائخ چشت ص 248 تالیف مولانا محمد زکریا ناشر مجلس نشریات کراچی نمبر 18)

☆ تقویۃ الایمان کے مطابق درج ذیل کام شرک اور کرنے والے مشرک

1۔ جو کوئی کشف اور استخارہ کا دعویٰ کرے جھوٹا دغاباز اور مشرک ہے۔

2۔ جو کوئی اللہ کے نام کے علاوہ کسی کے نام کا ختم پڑھے وہ بھی مشرک۔

3۔ محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا شرک ہے۔

4۔ محرم کے مہینے میں لال کپڑے نہ پہننا شرک ہے۔

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص 22، ص 50 باب توحید و شرک کے بیان میں)

☆ دیوبندی مولوی کی نظر کہاں کہاں

''ایک بار بھرے مجمع میں حضرت (رشید احمد گنگوہی) کی کسی تقریر پر ایک نو عمر دیہاتی پوچھ بیٹھا کہ حضرت عورت کی شرم گاہ کیسی ہوتی ہے؟ اللہ رے تعلیم سب حاضرین نے گردنیں نیچے جھکا لیں مگر آپ چیں بہ جبیں نہ ہوئے۔ بلکہ بے ساختہ فرمایا۔جیسے گیہوں کا دانہ'' (تذکرۃ الرشید جلد 2 ص 100)

☆ میں ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی......کنجریوں کے کوٹھے پر ایک کنجری کا دیوبندی مولوی کو جواب

''حضرت حافظ ضامن علی جلال آبادی تو توحید ہی میں غرق تھے۔ایک بار

ارشاد فرمایا کہ ضامن علی جلال آبادی کی سہارن پور میں بہت سی رنڈیاں مرید تھیں۔ ایک بار کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ سب مریدنیاں اپنے میاں کی زیارت کے لئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی۔ میاں صاحب بولے کہ فلاں کیوں نہیں آئی؟ رنڈیوں نے جواب دیا ہم نے اس سے بہتیرا کہا وہ کہتی ہے میں بہت گنہگار ہوں۔ میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں؟... میاں صاحب نے کہا کہ جی تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا۔ چنانچہ رنڈیاں اسے لیکر آئیں۔ جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا تم کیوں نہیں آئی؟ اس نے کہا اپنی روسیاہی کی وجہ سے۔ شرماتی ہوں۔ میاں بولے بی تم کیوں شرماتی ہو کرنے والے کون اور کروانے والے کون۔ وہ تو وہی ہے۔ رنڈی یہ سن کر آگ بگولا ہوگئی اور خفا ہو کر لاحول ولا قوۃ پڑھتے ہوئے بولی میں گنہگار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی''۔

(تذکرۃ الرشید جلد نمبر 2 ص 242 مرتبہ عاشق الٰہی ٹائیٹل امیر المطابع میرٹھ میں باہتمام اصغر حسین چھپا)

1۔ خدا تعالیٰ کو جھوٹ پر قادر سمجھتے ہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ 19 دیو بندی مذہب از مولانا غلام مہر علی شاہ گولڑوی)

2۔ آنحضرت ﷺ کا علم بچوں، مجنونوں اور جانوروں کے علم کے برابر سمجھتے ہیں۔

(حفظ الایمان مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مطبوعہ دیو بند صفحہ 9)

3۔ شیطان کا علم حضورؐ سے وسیع تر تھا۔

(براہین قاطعہ مصنفہ خلیل احمد مصدقہ رشید احمد گنگوہی صفحہ 51)

4۔ حاجی امداد اللہ صاحب کو رحمۃ للعالمین کہتے ہیں

(افاضات الیومیہ از مولانا اشرف علی تھانوی جلد نمبر 11 صفحہ 105)

5۔ دیو بندیوں نے معاذ اللہ حضورؐ کو جہنم میں گرنے سے بچایا۔

(بلغۃ الحبر ان بحوالہ دیو بندی مذہب صفحہ 26)

6۔ آنحضرتؐ اردو سیکھنے میں دیو بندیوں کے شاگرد ہیں۔

(براہین قاطعہ بحوالہ دیو بندی مذہب صفحہ 26)

7۔ آنحضرتؐ کا گنبد خضراء ناجائز اور حضرت امام حسینؓ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے روضے ناجائز اور حرام ہیں۔ (فتاویٰ دیو بند جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 26)

8۔ دیو بندی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ (رسالہ تحذیر الناس از مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی)

9۔ دیو بندی خانہ کعبہ میں بھی گنگوہ کا راستہ تلاش کرتے ہیں۔ (مرثیہ از مولانا محمود الحسن)

10۔ مولوی رشید احمد گنگوہی بانی اسلام کے ثانی ہیں۔ (مرثیہ تحریر کردہ مولانا محمود الحسن)

11۔ حضرت فاطمۃ الزہراء کی توہین کرتے ہیں۔

(افاضات الیومیہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 37)

12۔ رضی اللہ اور امیر المومنین کی مقدس اصطلاحات کا ناجائز استعمال کرتے ہیں۔

(رسالہ تبیان دادولی شریف فروری 1954ء صفحہ 9)

13۔ دیو بندیوں کا کلمہ **لاالٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور درود اللھم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی۔**

(رسال امداد مولانا اشرف علی بابت ماہ صفر 1376ھ، صفحہ 45)

14۔ ماں کے ساتھ عقلاً زنا جائز سمجھتے ہیں۔

(افاصات الیومیہ از مولوی اشرف علی صاحب تھانوی جلد 2)

15۔ دیو بندی انگریز کے وفادار ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

اکثر حوالے ''دیو بندی مذہب'' از مولانا مہر علی شاہ صاحب سے لئے گئے ہیں۔

16۔ نماز میں حضورؐ کا خیال گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے برا ہے۔

(صراط مستقیم صفحہ 97 مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کتب خانہ اشرافیہ راشد کمپنی دیو بند)

17۔ ہر مخلوق بڑا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے ذلیل ہے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ 13 مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی راشد کمپنی دیو بند)

18۔ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔

(تقویۃ الایمان صفحہ 48)

19۔ حضورؐ کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجئے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ 52)

20۔ حضورؐ کا یوم میلاد منانا کنھیا کے جنم دن منانے کی طرح ہے۔

(براہین قاطعہ صفحہ 152)

21۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان صفحہ 50)

22۔ مسئلہ جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کو کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب الجواب ثواب ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 145 جلد 2)

23۔ میں تو کہتا ہوں کہ ہندوستان کی عورتیں حوریں ہیں۔

(افاضات الیومیہ صفحہ 273 جلد 4)

24۔ عیدین میں معانقہ بدعت ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 99 جلد 2)

25۔ بروز ختم قرآن شریف مسجد میں روشنی کرنا بدعت و نادرست ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 460)

26۔ دفع ظلم کے واسطے رشوت دینا درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 201)

27۔ کچہری میں جھوٹ بولنا احیاء حق کے واسطے کذب درست ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 201)

28۔منی آرڈر درست نہیں، ہنڈی درست نہیں دونوں میں معاملہ سود کا ہے۔
(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 179 بحوالہ الوہابیت 135)

29۔سیدنا حسن حکومت کو بچوں کا کھیل سمجھتے ہوئے کسی کی کچھ پروانہ کرتے تھے اور بزرگوں کے سمجھانے کے باوجود بھی بعض اوقات جو دل میں آتا کر گزرتے تھے۔
(خلافت رشید ابن رشید صفحہ 204)

30۔حضرت حسین تو آنحضورصلی اللہ علیہ وسلم کے سفر عقبیٰ کے وقت 5 سال کے معصوم بچے تھے ان کو جلیل القدر صحابی کہنا غلط ہے۔ (خلافت رشید ابن رشید صفحہ 156)

31۔امیر المومنین یزید کی مخالفت کے لئے سیدنا حسین معاویہ کی وفات کے منتظر تھے جونہی انہیں سیدنا معاویہ کی رحلت کی خبر ملی تو اپنے دلی مقصد کی برآوری کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔امیر کی اطاعت سے گریز اور اپنی خلافت کی طلب کے نتائج پیدا ہونے تک آپ نے جو کچھ کیا وہی دراصل اس تمام مسئلہ کی روح رواں ہے جسے سمجھ لینے کے بعد قارئین با آسانی اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ سیدنا حسین نے خود ہی ایسے حالات پیدا کئے تھے جو بالا آخر واقعہ کربلا پر منتج ہوئے۔
(خلافت رشید ابن رشید صفحہ 186)

32۔امیر المومنین یزید کی خلافت سیدنا علی کی خلافت سے بہتر تھی سیدنا حسین کوفی تفرقہ بازوں کے سہارے سرکردہ مسلمانوں کی مرضی کے خلاف حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے کوفہ روانہ ہوگئے۔یہ وہ باتیں ہیں جنہیں تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے مسلمان اچھی طرح جانتے ہیں۔یہ تاریخی حالات واضح طور پر ثابت کرتے ہیں کہ امیر المومنین یزید کی خلافت سیدنا علی کی خلافت سے بوجہ خانہ جنگی کے بدرجہ اولیٰ اور اتفاق کی حامل تھی۔

33۔خلافت کا جھگڑا۔
"اہل حق قارئین! حقیقت سورج کی طرح روشن ہے کہ سب خلافت حاصل کرنے کا جھگڑا تھا اور خلافت کی آرزو میں کربلا کا حادثہ پیش آیا۔"
(خلافت رشید ابن رشید صفحہ 238)

34۔یزید صالح تھا اور دنیائے اسلام میں اس کا کردار بہت بلند تھا۔
"وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے عربوں کے دل جیت کر بہادر ترین عرب کا خطاب حاصل کیا اس بہادر صالح امیر یزید کے بارے میں تو دنیا کو یہاں تک غلط راہ پر ڈال دیا گیا ہے کہ آج اس اسلام کے سپوت کا نام لینا بھی بڑی جرات اور صبر آزمائی کا کام ہے۔میری دانست میں دنیا اسلام کے اس بہادر ترین عرب امیر یزید کا کردار بہت بلند تھا۔" (خلافت رشید ابن رشید صفحہ 354)

35۔امیر المومنین یزید مظلوم شخصیت ہے۔(معارف یزید صفحہ 3،4 حصہ دوم)

36۔یزید خلیفہ برحق ہے۔ (معارف یزید حصہ دوم)

37۔حضرت حسین نے بے موقعہ افتراق وعداوت پیدا کرکے امت مسلمہ کا شیرازہ بکھیر دیا۔ (خلافت رشید ابن رشید صفحہ 235)

38۔کربلا کا واقعہ مذہبی جنگ نہ تھی بلکہ سیاسی تھا۔(خلافت رشید ابن رشید صفحہ 231)

39۔امیر المومنین یزید کی تکفیر کرنا غلط ہے۔

40۔بتاؤ وہ کونسا اسلام ہے جو حضرت امام حسین کی شہادت سے زندہ ہوا۔؟؟
(معارف یزید جلد 1 صفحہ 13)

41۔واقعہ کربلا نے اسلام کو مردہ کردیا۔(معارف یزید جلد 1 صفحہ 15)

42۔امام حسین نے خلیفہ برحق یزید کے خلاف خروج کیا۔
(معارف یزید جلد 1 صفحہ 13)

43۔سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بہ قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت ونجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔
(تذکرۃ الرشید جلد 2 صفحہ 17)

44۔رشید گنگوہی کی وفات پر مرثیہ محمود الحسن: حوائج دین ودنیا کے کہاں لیجائیں ہم یا رب گیا وہ قبلہ حاجات روحانی وجسمانی

45۔وفات کے بعد مولانا قاسم نانوتوی جسمانی طور پر مدرسہ دیوبند میں تشریف لائے اور مدرسہ کے صدر مدرسین میں جھگڑا حل کیا۔ (ارواح ثلٰثہ صفحہ 242)

46۔مولوی محمود الحسن فرماتے ہیں کہ:
"پنجاب کے ایک گاؤں میں ایک دیوبندی سادہ سے عالم دین میں اور تیز طرار بریلوی مولوی میں مناظرہ جاری تھا۔دیوبندی مولوی ہارنے لگا کہ اچانک عالم برزخ سے مولانا قاسم نانوتوی ان کے پہلو میں جسمانی طور پر پہنچ گئے اور جواب بتانے لگے جو یہ صاحب بریلوی عالم کو دیتے جاتے۔یوں جلد ہی بریلوی عالم قدموں میں گر گیا۔" (سوانح قاسمی جلد 1 صفحہ 332)

47۔ ممتاز دیوبندی قاضی عبدالغنی کو علم "مافی الارحام" حاصل تھا اور کئی سال پہلے بتا دیتے تھے۔ (ماہنامہ برہان دہلی اگست 1952ء صفحہ 68)

48۔ شاہ عبدالرحیم دیوبندی کو "علم مافی الارحام" حاصل تھا۔(ارواح ثلٰثہ صفحہ 163)

49۔ دیوبندیوں کے سرکردہ عالم دین دیوان جی کی قوت کشف اور غیب کا علم اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ دیواروں کے باہر سڑک پر ہر آنے جانے والا ان کو نظر آتا تھا۔
(حاشیہ سوانح قاسمی جلد 2 صفحہ 73)

50۔ایک عجیب واقعہ۔"(1857ء میں)انگریزوں کے مقابل میں جو لوگ لڑ رہے تھے ان میں حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادیؒ بھی تھے اچانک ایک دن

مولانا کو دیکھا گیا کہ خود بھاگے جارہے ہیں اور کسی چودھری کا نام لیکر جو باغیوں کی فوج کی افسری کر رہے تھے کہتے جاتے تھے کہ لڑنے کا کیا فائدہ خضر کو تو میں انگریزوں کی صف میں پا رہا ہوں۔ (حاشیہ سوانح قاسمی جلد 2 صفحہ 103)

51۔ 1857ء میں خدا تعالیٰ نے حضرت خضرؑ کو حکم دیا کہ انگریز کے گھوڑے کی باگ تھام کر چلے چنانچہ حضرت مولانا فضل الرحمن کے پوچھنے پر بتایا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہی یہی ہے۔ (حاشیہ سوانح قاسمی صفحہ 103)

52۔حضرت مولانا قاسم نانوتوی اپنے ایک شاگرد کو جو کسی لڑکے پر عاشق تھا اور اس سے تنگ تھا کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ کے ساتھ رگڑا۔وہ راوی کہتا ہے کہ: خدا قسم! میں نے بالکل عیاناً (کھلی آنکھوں سے) دیکھا کہ میں عرش کے نیچے ہوں اور ہر چہار طرف نور اور روشنی نے میرا احاطہ کر لیا گویا میں دربار الٰہی میں حاضر ہو گیا۔

(ارواح ثلٰثہ صفحہ 247)

53۔حضرت مولانا قاسم نانوتوی دلوں کے بھید جانتے تھے۔

54۔آپ کے ساتھ شیعہ لوگوں نے مذاق کیا اور ایک زندہ لڑکے کو رکھ کر نماز جنازہ پڑھنے کا کہا۔جب جنازہ ختم ہوا تو واقعی مر چکا تھا آپ نے غصے کی حالت میں فرمایا اب یہ قیامت تک نہیں اٹھ سکے گا۔ (حاشیہ سوانح قاسمی جلد 2 صفحہ 71)

55۔حضرت مولانا قاسم نانوتوی کی قبر کسی نبی کی قبر میں ہے۔

(مبشرات صفحہ 36 از مولانا انوار الحسن ہاشمی)

56۔دیوبندی قبرستان جس میں محمود الحسن، مولانا حبیب الرحمن وغیرہ دفن ہیں کے بارے میں عقیدہ ہے کہ ''اس حصے میں جو بھی دفن ہو گا انشاء اللہ مغفور ہے۔''

(مبشرات صفحہ 31)

57۔حضرت مولانا قاسم نانوتوی کے قلب پر وہی بوجھ آتا تھا جو آنحضور ﷺ کے دل پر وحی کے وقت آتا تھا۔

اس بوجھ کے بارے دیوبندی عقیدہ یہ ہے کہ ''تم سے حق تعالیٰ کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے۔'' (سوانح قاسمی جلد نمبر 1 صفحہ 259)

58۔تحقیق کی غلطی ولایت بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جمع ہو سکتی ہے۔

(فتویٰ اشرف علی تھانوی فتاویٰ امدادیہ جلد 2 صفحہ 62)

59۔سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد (گنگوہی) کی زبان سے نکلتا ہے بہ قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔

(تذکرۃ الرشید جلد 2 صفحہ 17)

60۔لوگو! کیا کہتے ہو؟ میں مولوی رشید احمد صاحب کا قلم عرش کے پرے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ (تذکرۃ الرشید جلد 2 صفحہ 322)

61۔مولانا (رشید احمد گنگوہی) کی زبان سے جو بات نکلتی ہے تقدیر الٰہی کے مطابق ہے۔ (تذکرۃ الرشید جلد 2 صفحہ 219)

62۔مولانا رشید احمد گنگوہی ایک بیمار شیعہ کو دیکھنے گئے اور اس کے جسم کے کچھ حصے پر ہاتھ پھیرا بعد میں وہ خواب میں آئے اور بتایا کہ ''جسم کے جتنے حصے پر مولوی صاحب کا ہاتھ لگا بس اتنا جسم تو عذاب سے بچا ہے باقی جسم پر بڑا عذاب ہے''۔

(تذکرۃ الرشید جلد 2 صفحہ 324)

63۔مولانا رشید احمد گنگوہی۔گنگوہ میں موجود ہوتے ہوئے روزانہ صبح مکہ معظمہ میں نماز پڑھنے جایا کرتے تھے۔لکھا ہے:

''جن ایام میں قیام میرا مکہ معظّمہ میں تھا روزانہ میں نے صبح کی نماز حضرت کو حرم شریف میں پڑھتے دیکھا اور لوگوں سے سنا بھی کہ یہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ہیں۔گنگوہ سے تشریف لایا کرتے ہیں'' (تذکرۃ الرشید جلد 2 صفحہ 212)

64۔مولانا اشرف علی تھانوی بھی جسمانی طور پر اپنے گھر تھانہ بھون میں موجود ہونے کے کئی کئی دور دراز جگہوں پر بھی جسمانی طور پر موجود ہوتے تھے چنانچہ بیان ہے:

''گو دیکھنے میں حضرت والا یہاں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن کیا خبر اس وقت کہاں پر ہوں۔کیونکہ ایک بار میں خود حضرت والا کو باوجود کہ تھانہ بھون میں ہونے کے علی گڑھ دیکھ چکا ہوں جبکہ وہاں نمائش تھی اور اس کے اندر سخت آگ لگی ہوئی تھی۔

چونکہ میں اکیلا تھا اور بکس بھاری بھی تھے اس لیے میں سخت پریشان ہوا کہ یا اللہ! دکان سے باہر کیونکر لے جاؤں۔اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ دفعۃً حضرت والا نمودار ہوئے اور بکسوں میں سے ایک بکس کے پاس تشریف لے جا کر فرمایا جلدی سے اٹھاؤ''۔

(اشرف السوانح از خواجہ عزیز الحسن شائع کردہ خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر جلد 3 صفحہ 71)

65۔مولانا اشرف علی تھانوی اپنے پڑدادا محمد فرید صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''آپ ایک حادثہ میں شہید ہو گئے مگر شہادت کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا شب کے وقت اپنے گو مثل زندہ کے تشریف لائے اور اپنے گھر والوں کو مٹھائی لا کر دی اور فرمایا اگر تم کسی پر ظاہر نہ کرو گی تو اس طرح روز آیا کریں گے۔لیکن ان کے گھر کے لوگوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ گھر والے جب بچوں کو مٹھائی کھاتے دیکھیں گے تو معلوم نہیں کیا شبہ کریں گے اس لیے ظاہر کر دیا اور آپ تشریف نہیں لائے''۔

(اشرف السوانح جلد 1 صفحہ 12)

66۔مُردوں کا ظاہر جسم سے گھر میں واپسی۔مولانا اسمٰعیل دہلوی کے قافلے میں ایک شخص شہید ہو گیا جن کا نام بیدار بخت تھا یہ مجاہد دیوبند کے رہنے والے تھے ان کی شہادت کی خبر آ چکی تھی۔ان کے والد حشمت علی خاں حسب معمول دیوبند میں

اپنے گھر میں ایک رات تہجد کے لیے اٹھے تو گھر کے باہر گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز آئی۔ انہوں نے دروازہ کھولا تو یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ ان کے بیٹے بیدار بخت ہیں۔ بہت حیرانگی بڑھی کہ یہ تو بالاکوٹ میں شہید ہو گئے تھے یہاں کیسے آ گئے۔

بیدار بخت نے کہا جلدی کوئی دری وغیرہ بچھایئے حضرت مولانا اسمٰعیل اور سید احمد صاحب یہاں تشریف لا رہے ہیں۔ حشمت خاں نے فوراً ایک بڑی چٹائی بچھا دی اتنے میں سیّد صاحب اور مولانا شہید اور چند دوسرے رفقاء بھی آ گئے۔ حشمت خاں نے محبت پدری کی وجہ سے سوال کیا تمہارے کہاں تلوار لگی تھی؟

بیدار بخت نے سر سے اپنا ڈھاٹا کھولا اور اپنا نصف چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر اپنے باپ کو دکھایا کہ یہاں تلوار لگی تھی۔ حشمت خاں نے کہا یہ ڈھاٹا پھر سے باندھ لو۔ مجھ سے یہ نظارہ نہیں دیکھا جاتا۔ تھوڑی دیر کے بعد یہ تمام حضرات واپس تشریف لے گئے۔ صبح کو حشمت خاں کو شبہ ہوا کہ یہ کہیں خواب تو نہیں تھا مگر چٹائی کو جو غور سے دیکھا تو خون کے قطرے موجود تھے یہ وہ قطرے تھے جو بیدار بخت کے چہرے سے گرتے ہوئے اس کے والد نے دیکھے تھے۔

(ملفوظات مولانا اشرف علی تھانوی صفحہ 409 مطبوعہ پاکستان بحوالہ ہفت روزہ چٹان 24 دسمبر 1962ء)

67۔ مولوی حسین احمد مدنی بارش روکنے کی طاقت رکھتے تھے۔

(روز نامہ الجمیعہ دہلی کا شیخ الاسلام نمبر صفحہ 147 روایت مولوی جمیل الرحمن سیوہاروی مفتی دار العلوم دیو بند)

68۔ ایک ہی وقت میں کئی جگہ جسمانی ظہور۔

مولوی حسین احمد مدنی کے ایک مرید آسام کی پہاڑیوں میں کار پر جا رہے تھے راستہ صرف گاڑی کے چلنے کا تھا اچانک سامنے سے ایک تیز رفتار گھوڑ سوار نمودار ہوا خطرہ تھا کہ گھوڑا گاڑی پر چڑھ جائے گا۔ آگے کا واقعہ سنیے:

''اس شخص نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر پیر و مرشد (مولوی حسین احمد مدنی) ہوتے دعا کرتے۔ ابھی اتنا سوچا ہی تھا کہ حضرت شیخ گھوڑے کی لگام پکڑ کہیں غائب ہو گئے۔''

(انفاس قدسیہ از دیو بندی رہنما مفتی عزیز الرحمن بجنوری شائع کردہ مدینہ بک ڈپو بجنور)

69۔ ایک ہی وقت میں کئی جگہ جسمانی ظہور۔

حضرت شاہ حاجی امداد اللہ کے آخری دنوں کا واقعہ سنیے آپ کے دو مریدوں نے یوم عرفات کے دن سوچا کہ مراقبہ سے پتا چلایا جائے کہ آج حضرت شاہ صاحب کہاں ہیں آگے کا واقعہ درج ہے۔

''انہوں نے مراقب ہو کر دیکھا کہ حضرت جبل عرفات کے نیچے تشریف رکھتے ہیں۔ ہم لوگوں نے بعد عرض کیا کہ آپ یوم عرفات میں کہاں تھے حضرت نے فرمایا کہ کہیں بھی نہیں مکان پر تھا۔ ہم لوگوں نے عرض کی کہ حضرت آپ تو فلاں جگہ تشریف رکھتے حضرت نے فرمایا کہ یا اللہ لوگ کہیں بھی چھپا نہیں رہنے دیتے۔''

(کرامات امدادیہ شائع کردہ کتب خانہ ہادی دیو بند صفحہ 20)

70۔ ایک ہی وقت میں کئی جگہ جسمانی ظہور۔ ایک دیو بندی بھائی کسی سمندری جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ طوفان آ گیا قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جاتا آگے کا واقعہ خود راوی کی زبانی سنیے:

''انہوں نے جب دیکھا کہ اب مرنے کے سوا چارہ نہیں ہے۔ اسی مایوسانہ حالت میں گھبرا کر اپنے روشن ضمیر پیر (حضرت مولانا شاہ حاجی امداد اللہ) کی طرف خیال کیا۔ اس وقت سے زیادہ اور کون سا امداد کا وقت ہو گا۔ اللہ سمیع و بصیر اور کارساز مطلق ہے۔ اسی وقت آگبوٹ غرق سے نکل گیا اور تمام لوگوں کو نجات ملی۔

ادھر تو یہ قصہ پیش آیا ادھر اگلے روز مخدوم جہاں اپنے خادم سے بولے ذرا میری کمر دباؤ نہایت درد کرتی ہے خادم نے دباتے دباتے پیراہن مبارک جو اٹھایا تو دیکھا کہ کمر چھلی ہوئی ہے اور اکثر جگہ سے کھال اتر گئی ہے۔ پوچھا حضرت یہ کیا بات ہے کمر کیوں چھلی ہوئی ہے فرمایا کچھ نہیں پھر پوچھا آپ خاموش رہے تیسری مرتبہ پھر دریافت کیا حضرت یہ تو کہیں رگڑ لگی ہے اور آپ تو کہیں تشریف بھی نہیں لے گئے۔ فرمایا: ایک آگبوٹ ڈوبا جاتا تھا۔ اس میں ایک تمہارا دینی اور سلسلے کا بھائی تھا۔ اس کی گریہ زاری نے مجھے بے چین کر دیا اور آگبوٹ کو کمر کا سہارا دے کر اوپر کو اٹھایا جب آگے چلا اور بندگان خدا کو نجات ملی اسی سے چھل گئی ہو گی اور اسی وجہ سے درد ہے مگر اس کا ذکر نہ کرنا۔'' (کرامات امدادیہ صفحہ 18)

نوٹ: مندرجہ حوالے 3 کتب سے لیے گئے ہیں۔

1۔ زلزلہ مصنف مولانا ارشد القادری مدیر جام نور جمشید پور مکتبہ نبویہ لاہور

2۔ الوہابیت مصنفہ مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

3۔ تبلیغی جماعت مصنف مولانا ارشد القادری مکتبہ نبویہ لاہور

شیعہ مذہب

اگر اہل تشیع بھائیوں کے درج ذیل عقائد بھی ہیں تو بھی فکر نہیں آج سے یہ عین اسلامی عقائد قرار دیئے جاتے ہیں۔

(دیو بندی، بریلوی، اہل حدیث اور جماعت اسلامی سمیت جمہور مسلمان کے تمام علماء دین شیعہ مذہب کو اسلام اور مسلمانوں سے نہ صرف خارج بلکہ ان کا اسلام سے دور کا بھی تعلق ماننے کے لیے تیار نہیں چنانچہ یہ علماء اہل تشیع بھائیوں کو رافضی، تبرائی، کفار، مرتدین، ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار، ان سے مناکحت نہ صرف حرام بلکہ

زنا، اولا دولدالزنا، خبیث، عورت نہ ترکہ کی مستحق نہ مہر کی کہ زانیہ کے لیے مہر نہیں، ماں باپ کا ترکہ بھی نہیں ملے گا، ان سے کلام گناہ کبیرہ اور اشد حرام، جوان کو کافر نہ سمجھے وہ خود کافر وبے دین، خارج از اسلام، اسلام کے اشد دشمن۔'' بادشاہ اسلام بلکہ تمام انسانوں پر ان کا قتل کرنا ان کے مکانوں کو تباہ کرنا اور مال واسباب لوٹ لینا جائز ہے۔'' وغیرہ سمجھتے تھے۔) مگر الحمدللہ چونکہ آج کے بعد ختم نبوت کی نئی برکت سے

1۔ تمام فرقوں کو ''ایک دائمی اور عالمگیر برادری بنا ممکن ہو گیا ہے اور ہر بنیادی اختلاف اور تفریق سے محفوظ'' ہو کر تما فرقوں کا مسلمان بننا بھی ممکن ہو گیا ہے۔ اس لیے اہل تشیع سے بھی یہ فرقہ وارانہ جنگ ختم کی جاتی ہے اور آج 24 اپریل 1984ء کے بعد شیعہ مذہب کے درج ذیل عقائد عین اسلامی اور مومنانہ ہیں یا اور بھی جو چاہیں عقیدہ رکھیں ہمیں سروکار نہیں۔ یاد رہے کسی ایسے عقیدہ کی بناء پر آئندہ انہیں مندرجہ بالا القابات سے یاد کرنے کی اجازت نہیں۔

اہل تشیع کے عقائد اعمال وافعال ماضی میں دیگر علماء کی نظر میں

1۔ حضرت علیؓ خدا ہیں۔ (معاذ اللہ) (تزکرۃ الائمہ صفحہ 91)

2۔ حضرت علیؓ خدا ہیں اور محمدؐ اس کے بندے ہیں۔ (معاذ اللہ)

(مناقب مرتضوی حیات القلوب جلد 2 باب 49)

3۔ خدا تعالیٰ نے تمام کائنات آئمہ تشیع کے تصرف اور اطاعت پر مامور کر دی ہے۔

(ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم صفحہ 348)

4۔ حضرت علیؓ فرزند خدا ہیں۔ (معاذ اللہ) (رسالہ نورتن صفحہ 26)

5۔ ہم امیر المومنین کو حلاّل اور کاشف الکروب مانتے ہیں۔

(شیعہ مذہب میں وہابیت کی روک تھام کے لیے دوسرا مقالہ ظہور علی بمقام قاب قوسین صفحہ 15، 16)

6۔ جب تک کوئی شخص ایک تیسرے جز یعنی اولوالامر کی اطاعت کا اقرار نہیں کرتا اس وقت تک وہ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ (معارف اسلام لاہور فاطمہ نمبر اکتوبر 1968ء صفحہ 74)

7۔ قرآن دراصل حضرت علیؓ کی طرف نازل ہوا تھا۔ (معاذ اللہ)

(رسالہ نورتن صفحہ 37)

8۔ حضرت علیؓ جمیع انبیاء سے افضل ہیں۔ (معاذ اللہ)

(غنیۃ الطالبین اور حق الیقین مجلسی باب 5)

9۔ اگر حضرت علیؓ شب معراج میں نہ ہوتے تو حضرت محمد ﷺ کی ذرہ قدر بھی نہ ہوتی۔ (معاذ اللہ) (جلاء العیون مجلسی از خلافت شیخین صفحہ 17)

10۔ اصل قرآن امام مہدی کے پاس ہے جو 40 پارے کا ہے موجودہ قرآن بیاض عثمانی ہے جس میں کامل 10 پارے کم ہیں۔

(اسباق الخلافت تفسیر لوامع التنزیل جلد 4 مصنفہ سید علی الحائری لاہور تفسیر صافی جز 22 صفحہ 411)

11۔ حضرت عزرائیل حضرت علیؓ کے حکم سے ارواح قبض کرتے تھے۔

(تذکرۃ الائمہ صفحہ 91)

12۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں حضرت فاطمہؓ کے جمال پر فریفتہ تھے اور اسی سبب ہجرت کی۔ (معاذ اللہ) (کتاب کامل بھائی اور کتاب خلافت شیخین صفحہ 91)

13۔ حضرت عمرؓ (کے متعلق نہایت گندے الفاظ) (الزہرا بحوالہ شیعہ سنی اتحاد صفحہ 4)

14۔ حضرت ابوبکرؓ سے مسجد نبوی میں منبر نبوی پر سب سے اول بیعت خلافت شیطان نے کی۔ (معاذ اللہ) (کتاب امالی امام اعظم طوسی شیلعی وخلافت شیخین صفحہ 25)

15۔ قرآن مجید میں جہاں جہاں وقال الشیطان آیا ہے وہیں ثانی (عمر) مراد ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ مقبول قرآن امامیہ صفحہ 512)

16۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کا فر فاسق تھے۔ (معاذ اللہ)

(حیات القلوب مجلسی باب 51)

17۔ شیطان حضرت علیؓ کی شکل پر متمثل ہو کر مارا گیا۔ (تذکرۃ الائمہ صفحہ 91)

18۔ سوائے چھ اصحاب کے باقی جمیع اصحاب الرسول مرتد اور منافق تھے۔ (معاذ اللہ)

(کتاب وفات النبی سلیم ابن قیصر الہلال مجالس المؤمنین مجلس سوم قاضی نور اللہ حیات القلوب باب 51 صفحہ 11)

19۔ حضرت عمرؓ (کے متعلق نہایت گندے الفاظ)

(کتاب عیسائیت اور اسلام مسلمان بادشاہوں کے تحت صفحہ 242)

20۔ حضور اقدس پر انتہائی ناپاک الزام۔ (معاذ اللہ) (انتہائی ظالمانہ الفاظ)

(خلاصۃ المنہج تلمی جلد اول زیر آیت سورۃ النساء)

21۔ حضرت علیؓ اور ان کے باقی ائمہ جمیع انبیاء سے افضل ہیں۔ (معاذ اللہ)

(حق الیقین مجلسی باب 5)

22۔ ہمارے گروہ کے علاوہ تمام لوگ اولاد بغایا ہیں۔

(الفروع من الجامع الکافی جلد 3 کتاب الروضۃ صفحہ 135)

23۔ اگر میت شیعہ نہ ہو اور دشمن اہل بیت ہو اور نماز بضرورت پڑھنا پڑھے تو بعد چوتھی تکبیر کہے اے اللہ تو اس کو آگ کے عذاب میں داخل کر۔

(تحفۃ العوام صفحہ 216،217 باب چہارم)

نوٹ: مندرجہ بالا اکثر حوالے قاطع انف الشیعۃ الشیعہ اور شیعہ سنی اتحاد کی مخلصانہ اپیل سے ماخوذ ہیں۔ درج ذیل حوالے مولانا حق نواز جھنگوی کی تقاریر سے اخذ کرکے جناب عبدالقدوس نے ہفت روزہ مہارت لاہور 28 جولائی تا 5 اگست 1993ء میں شائع کئے ہیں۔

24۔ شراب خور خلفائی کی خاطر قرآن تبدیل کر دیا گیا ہے۔ (معاذ اللہ)

(مقبول حسین دہلوی ترجمہ قرآن پارہ نمبر 12 رکوع نمبر 16)

25۔ جب تک امام مہدی نہ آئے ہم یہی غلط قرآن پڑھیں گے۔(معاذ اللہ)

(مقبول حسین دہلوی ترجمہ قرآن پارہ نمبر 12 رکوع نمبر 16)

26۔ عمر بن خطاب اصل کافر اور زندیق تھا۔(معاذ اللہ)

(آیت اللہ خمینی اپنی کتاب تذکرہ اسرار میں)

27۔ متعہ کرنے کے بعد جب جوڑا غسل کرتا ہے تو اس کے جسم سے گرنے والے پانی کے ہر قطرے سے 70 فرشتے جنم لیتے ہیں اور اس کی سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔(معاذ اللہ) (ہفت روزہ مہارت 28 جولائی تا 5 اگست 1993ء صفحہ 14)

28۔جناب آیت اللہ خمینی کا فتویٰ:

''میں اس رب کو رب نہیں مانتا جس نے عثمان بن عفان اور معاویہ بن سفیان جیسے بدقماشوں کو حکومت دی۔''(معاذ اللہ)

(ہفت روزہ مہارت 28 جولائی تا 5 اگست 1993ء صفحہ 13)

29۔جتنے رسول آئے معہ محمد رسول اللہ کے سب ناکام واپس گئے۔(معاذ اللہ)

(ہفت روزہ مہارت 28 جولائی تا 5 اگست 1993ء صفحہ 13)

30۔رب نے جو قوم، جو رضا کار، جو ساتھی، جو جوان مجھے دیئے ایسے ساتھی محمد رسول اللہ کو بھی نہیں دیئے۔(معاذ اللہ)

(ہفت روزہ مہارت 28 جولائی تا 5 اگست 1993ء صفحہ 14)

31۔ایک دن حضرت علی کی شیطان سے ملاقات ہوئی۔حضرت علی نے کہا کہ تو بڑا مردود ہے لعین ہے۔بے ایمان ہے اور جہنمی ہے۔شیطان نے کہا علی تجھے مغالطہ ہے اور یہی مغالطہ مجھے بھی تھا۔میں نے رب سے پوچھا کہ اللہ میں بڑا کمینہ ہوں تیری مخلوق میں۔تو رب نے کہا نہیں تجھ سے دو اور بڑے کمینے ہیں۔میں نے کہا میں وہ بڑے بے ایمان دیکھنا چاہتا ہوں جن سے میں بھی چھوٹا ہوں۔اللہ نے کہا جاؤ داروغہ جہنم سے میرا اسلام کہنا کہ تجھے وہ دونوں دکھائے۔شیطان داروغہ جہنم کے پاس گیا جو اسے اس طبقہ میں لے گیا جہاں وہ دو بڑے جہنمی آگ میں جل رہے تھے۔وہاں شیطان نے دیکھا کہ ایک ان میں ابوبکر تھا ایک عمر۔(معاذ اللہ)

(علامہ باقر مجلسی کتاب حق الیقین بحوالہ مہارت صفحہ 14)

32۔حضرت عائشہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)

(چراغ مصطفوی بحوالہ مہارت صفحہ 14)

33۔عمر بن العاص کی والدہ کے متعلق نہایت گندے الفاظ۔(معاذ اللہ)

(بغاوت بنوامیہ از جعفر حسین نجفی بحوالہ مہارت صفحہ 15)

34۔جن انبیاء نے 12 اماموں کو نہیں مانا اللہ تعالیٰ نے انہیں سزا دی۔یونس کو بھی اسی جرم میں مچھلی کے پیٹ میں ڈالا گیا۔(معاذ اللہ)

(بغاوت بنوامیہ از جعفر حسین نجفی بحوالہ مہارت صفحہ 15)

35۔کفر کے تین اصول ہیں پہلی اصل شیطان میں اور دوسری حضرت آدم میں پائی جاتی ہے۔(معاذ اللہ)(اصول کافی از علامہ محمد بن یعقوب کلیمی بحوالہ مہارت صفحہ 12)

شیعہ عقائد توحید و توہین باری تعالیٰ

36۔"نہ ہم اس رب کو مانتے ہیں نہ اُس رب کے نبی کو مانتے ہیں جس کا خلیفہ ابوبکر ہو"۔(معاذ اللہ) (الانوار النعمانیہ جلد 2 صفحہ 278 طبع ایران)

37۔"کسی نبی کو اُس وقت تک نبوت سے سرفراز نہیں کیا گیا جب تک اُس نے اللہ کے لئے صفت بداء(جھوٹ) کا اقرار نہیں کر لیا"۔(معاذ اللہ)

(اصول الکافی جلد 1 صفحہ 265 طبع ایران)

38۔"چہاردہ معصومین اللہ کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں"۔

(چودہ ستارے صفحہ 2 طبع لاہور)

39۔"اللہ کو حاضر و ناظر کہنا بے دینی ہے"۔ (جلاء العیون جلد 2 صفحہ 85 طبع لاہور)

40۔"محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں یہ انہیں کی صفت ہے نہ کہ اللہ کی"۔(معاذ اللہ)

(جلاء العیون جلد 2 صفحہ 85 ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس ریلوے روڈ لاہور)

41۔"خدا جب رحمت کی بات کرتا ہے تو فارسی میں کرتا ہے اور عذاب کی بات کرتا ہے تو عربی میں"۔ (تاریخ اسلام صفحہ 163 طبع لاہور مؤلفہ غلام محمد بشیر انصاری)

42۔ "شیعہ کلمہ: لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفۃ بلا فصل"۔(تحفہ نماز جعفریہ صفحہ 10 طبع لاہور)

43۔"قرآن نے جس کو رب کہا وہ علیؑ ہیں"۔(معاذ اللہ)

(جلاء العیون جلد 2 ص 85 ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس ریلوے روڈ لاہور)

شیعہ اور عقیدہ تحریف قرآن مجید

44۔ "اصل قرآن ظہور امام مہدی تک نظر نہیں آئے گا"۔

(الانوار النعمانیہ جلد 2 صفحہ 360 طبع ایران)

45۔"جامعین قرآن نے سورہ احزاب سے جو سورہ البقرہ کی طرح طویل تھی اہل بیت کے فضائل نکال دیئے"۔ (حق الیقین صفحہ 66 طبع ایران)

46۔"عثمان نے سورہ رحمٰن سے منکم کا لفظ نکال کر تحریف کی"۔

(حق الیقین صفحہ 525 طبع ایران)

47۔"قرآن سے الیٰ اجل مسمیٰ کا لفظ نکال دیا گیا"۔

(متعہ اور اصلاح الدین صفحہ 60 طبع کراچی)

48۔"نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد اصلی قرآن علیؓ کے پاس تھا جو وہ ابوبکرؓ کے پاس لائے مگر ابوبکر نے اُسے ٹھکرا دیا جس کی وجہ سے اُمت مسلمہ اصل قرآن سے محروم ہوگئی"۔(معاذ اللہ) (شیخ سقیفہ صفحہ 138 طبع کراچی)

49۔"موجودہ (غلط) قرآن میں تو پاکستان کا ذکر نہیں ہے جبکہ ہمارے (اصلی) قرآن میں تو پاکستان کا ذکر بھی ہے"۔(معاذ اللہ)

(ہزار تمہاری اور دس ہماری صفحہ 554 طبع کراچی)

شیعہ اور عقیدہ رسالت و توہین انبیاء علیہم السلام

50۔"علیؓ اور تمام آئمہ معصومین نبی ﷺ کے سوا تمام انبیاء سے افضل ہیں"۔

(حق الیقین صفحہ 70 طبع ایران)

51۔"امام مہدی جب غار سے باہر آئے گا تو مادر زاد ننگا ہوگا اور سب سے پہلے مہدی کے ہاتھ پر جو ہستی بیعت کریں گے وہ محمد ﷺ کی ذات ہوگی"۔

(حق الیقین صفحہ 347 طبع ایران)

52۔نبی ﷺ پر بہتان عظیم۔(اصل الفاظ بہت گندے ہیں)

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 119 طبع ایران)

53۔"آپ ﷺ تقیہ کرتے تھے"۔(معاذ اللہ)

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 118 طبع ایران)

54۔(الفاظ نہایت گندے ہیں) (جلاء العیون جلد 1 صفحہ 251 طبع ملتان)

55۔حضرت آدم کی توبہ محمد ﷺ علیؓ، فاطمہؓ، حسن اور حسینؓ کے توسط سے قبول ہوئی۔ (کلید مناظر صفحہ 92 طبع لاہور)

56۔نبی کا گھر۔(الفاظ نہایت گندے ہیں)

(حقیقت فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ صفحہ 63 طبع لاہور)

57۔آنحضرت ﷺ اور حضرت عائشہؓ کے متعلق گندے الفاظ۔(معاذ اللہ)

(حقیقت فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ صفحہ 63 طبع لاہور)

58۔آنحضرت ﷺ اور حضرت عائشہؓ کے متعلق گندے الفاظ۔(معاذ اللہ)

(حقیقت فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ صفحہ 64 از علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق سرپرست ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن طبع لاہور)

شیعہ اور توہین اہل بیت و خاندان نبوت

59۔علیؓ کی امامت کے متعلق نہایت گندے الفاظ۔(معاذ اللہ)

(آثار حیدری صفحہ 557 طبع لاہور)

60۔حضرت عائشہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)

(حقیقت فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ صفحہ 64 طبع لاہور)

61۔حضرت حفصہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)

(حقیقت فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ صفحہ 124 طبع لاہور)

62۔حضرت عائشہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)

(حق الیقین صفحہ 347 طبع ایران)

63۔عائشہ اور اہل بیت نے بھی متعہ کیا۔(معاذ اللہ)(جواز متعہ صفحہ 78 طبع بھکر)

64۔عائشہ کی طبیعت میں حسد نفرت و کدورت رواں دواں تھی۔(معاذ اللہ)

(حضرت عائشہ کی تاریخی حیثیت صفحہ 40 مؤلف فروغ کاظمی)

65۔عائشہ نبی کریم ﷺ کی بے ادبی، مخالفت، آواز پر آواز بلند کرتیں، بحث اور بہتان تراشی کرتیں۔(معاذ اللہ)

(حضرت عائشہ کی تاریخی حیثیت صفحہ 70 مؤلف فروغ کاظمی)

66۔حضرت عائشہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)

(حضرت عائشہ کی تاریخی حیثیت صفحہ 88 مؤلف فروغ کاظمی)

67۔حضرت عائشہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)

(حضرت عائشہ کی تاریخی حیثیت صفحہ 53 مؤلف فروغ کاظمی)

68۔حضرت عائشہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)

(حضرت عائشہ کی تاریخی حیثیت صفحہ 54 مؤلف فروغ کاظمی)

69۔شیخین، حفصہ اور عائشہ نے نبی کو زہر دیا۔(معاذ اللہ)

(ترجمہ قرآن مقبول حسین دہلوی پارہ 28 ص 894)

70۔حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)

(چراغ مصطفوی اور شرار بولہبی صفحہ 69 طبع لاہور)

نوٹ: مندرجہ بالا تمام حوالوں کی فوٹو کاپی مشہور دیوبندی ویب سائٹ حق چار یار پر بھی موجود ہے۔

شیعہ اور عقیدہ امامت

71۔امام مہدی حضرت شیخین کو قبروں سے زندہ کریں گے اور درخت سے لٹکا کر سزا دیں گے۔(معاذ اللہ) (حق الیقین صفحہ 361 طبع ایران)

72۔امام مہدی جب ظاہر ہونگے تو کفار سے پہلے سنیوں اور سنی عالموں کو قتل کریں گے۔ (حق الیقین صفحہ 527 طبع ایران)

73۔اماموں کا حمل پیٹ سے نہیں بلکہ والدہ کے پہلو سے ہوتا ہے۔

(جلاءالعیون جلد 2 صفحہ 474 طبع لاہور)

شیعہ اور توہین خلفاء راشدین

74۔حضرت عمر نے شیطان سے کہا کہ میں نے علی کی خلافت کو غصب کیا۔

(معاذ اللہ) (الانوار النعمانیہ جلد 1 صفحہ 81 ایران)

75۔حضرت جعفر صادق اُس وقت تک جائے نماز سے نہیں اُٹھتے تھے جب تک وہ ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ، عائشہ، حفصہ، ہند اور اُم الحکیم پر لعنت نہیں بھیج لیتے تھے۔

(معاذ اللہ) (عین الحیٰوۃ صفحہ 599 طبع ایران)

76۔صحابہ کی سند صحابیت اُن کو لعنت سے نہیں بچنے دے گی۔(معاذ اللہ)

(چراغ مصطفوی اور شرار بولہبی صفحہ 79 طبع لاہور)

77۔صحابہ نبی ﷺ کی حدیث کے مصداق نہیں تھے۔(معاذ اللہ)

(حق چار یار صفحہ 68 طبع کراچی)

78۔صحابہ میں بعض فسق وفجور کرتے۔ان سے چوری زنا کذب وغیرہ جیسے کبائر کا ارتکاب ہوا۔(معاذ اللہ) (حق چار یار صفحہ 64 طبع کراچی)

79۔عائشہ عثمان کو ایک یہودی سے تشبیہ دیتی تھیں اور کہتی تھی کہ اسے قتل کردو۔(معاذ اللہ) (چودہ ستارے صفحہ 584 طبع لاہور)

80۔خلفائے ثلاثہ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)

(حقیقت فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ صفحہ 72 طبع لاہور)

81۔صحابہ نے رسول اللہ کے بعد دین میں بدعات پیدا کیں۔اسلام کا کچومر نکال دیا اور شریعت کا قیمہ کردیا۔(حقیقت فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ صفحہ 59 طبع لاہور)

82۔بعض صحابہ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)

(حقیقت فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ صفحہ 59 طبع لاہور)

83۔ابوبکر، عمر، عثمان جہنم کے خاص دروازے سے داخل ہونگے۔(معاذ اللہ)

(حق الیقین صفحہ 500)

84۔ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ، عائشہ اور حفصہ دنیا کی بدترین مخلوق ہیں۔

(معاذ اللہ) (حق الیقین صفحہ 519)

85۔رسول اللہ پر سب سے زیادہ جھوٹ باندھنے والا ابوہریرہ ہے۔(معاذ اللہ)

(کلید مناظرہ صفحہ 442 طبع لاہور)

86۔ابوبکر اور شیطان کا علم مساوی ہے۔(معاذ اللہ) (کلید مناظرہ صفحہ 93 طبع لاہور)

87۔معاویہ کی ماں اور نانی فاحشہ عورتیں تھیں۔(معاذ اللہ)

(کلید مناظرہ مؤلفہ سید برکت علی شاہ گوشہ نشین وزیر آبادی ناشر مینجر خواجہ بک ایجنسی موچی دروازہ لاہور صفحہ 301)

88۔زبیر بن العوام متعہ کی پیداوار تھے۔(معاذ اللہ)

(متعہ اور صلاح الدین صفحہ 24 کراچی)

89۔عمرو بن العاص عیار تھے۔(معاذ اللہ) (نہج البلاغۃ صفحہ 339 طبع کراچی)

90۔عمرو بن العاص کی ماں بہت جھوٹی تھی۔(معاذ اللہ)(نہج البلاغۃ صفحہ 146 طبع کراچی)

91۔عمرو بن العاص نے اپنے آپ کو برہنہ کردیا۔(معاذ اللہ)

(نہج البلاغۃ صفحہ 148 طبع کراچی)

92۔ابوموسیٰ اشعری، منافق اور غدار تھے۔(معاذ اللہ)

(نہج البلاغۃ صفحہ 474 طبع کراچی)

93۔خلفائے ثلاثہ کی تاریخ جہالت، حماقت، ظلم، رشوت خوری اور بدکرداریوں سے بھری پڑی ہے۔(معاذ اللہ) (نہج البلاغۃ صفحہ 252 طبع کراچی)

94۔مغیرہ بن شعبہ ایمان اور اسلام سے بے بہرہ اور اسی بدترین کردار کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوگئے۔(معاذ اللہ) (نہج البلاغۃ صفحہ 775 طبع کراچی)

95۔مغیرہ بن شعبہ کے والد ملعون تھے۔(معاذ اللہ)(نہج البلاغۃ صفحہ 285 طبع کراچی)

96۔صحابہ کی صحابیت سے دیہاتیت بہتر تھی۔(معاذ اللہ)(نہج البلاغۃ صفحہ 432 طبع کراچی)

97۔دنیا کے چند ایک انتہائی افسوسناک اور شرمناک کرداروں میں سے ایک کردار زبیر بن العوام کا تھا۔(معاذ اللہ) (نہج البلاغۃ صفحہ 48 طبع کراچی)

98۔عثمان نے جو بویا وہی کاٹا۔(معاذ اللہ) (نعثل کو قتل کردو صفحہ 108 طبع کراچی)

99۔عثمان کی والدہ زناکار تھیں۔(معاذ اللہ)

(نعثل کو قتل کردو مؤلفہ علی اکبر شاہ ص 18 حمائیت حق پبلی کیشنز)

100۔میں جرأت کے ساتھ دعویٰ کرتا ہوں کہ آج کی ایرانی قوم اور اس کی کروڑوں کی آبادی رسول ﷺ کے دور کی حجازی قوم (صحابہ) سے بہتر ہے۔(معاذ اللہ)

(صحیفہ انقلاب صفحہ 46 خمینی کا وصیت نامہ)

101۔ابوبکر کو گالیاں دینے کی عادت تھی۔(معاذ اللہ)

(شیخ سقیفہ صفحہ 148 طبع کراچی)

102۔ابوبکر کی زبان پر گالیاں چڑھی ہوئی تھیں۔(معاذ اللہ)

(شیخ سقیفہ طبع کراچی صفحہ 12)

103۔ابوبکر کی کوئی دینی حیثیت نہیں تھی۔(معاذ اللہ) (شیخ سقیفہ طبع کراچی صفحہ 8)

104۔ابوبکر ہلاکو اور چنگیز خان جیسے تھے۔(معاذ اللہ)(شیخ سقیفہ صفحہ 10 طبع کراچی)

105۔ابوبکر کوخلافت میں صرف لوٹ مار سے غرض تھی۔(معاذ اللہ)
(شیخ سقیفہ طبع کراچی صفحہ 142

106۔معاویہ نے عائشہ کوقتل کیا۔(معاذ اللہ) (شیخ سقیفہ طبع کراچی صفحہ 32

107۔عمر کو بنت رسول اور نبی بھی محبوب نہ تھے۔(معاذ اللہ)(شیخ سقیفہ طبع کراچی صفحہ 94

(یاد رہے اس کتاب کے ٹائیٹل پر کتے کی تصویر بنی ہوئی ہے اور اس کے ساتھ لکھا ہوا ہے شیخ سقیفہ حضرت ابوبکر کی حیات وکردار مؤلفہ علی اکبر شاہ)(معاذ اللہ)

108۔عمر نے نبی ﷺ کے فرمان پر کہا کہ یہ بکواس کر رہا ہے۔(معاذ اللہ)
(واقعہ قرطاس اور کردار عمر صفحہ 67

109۔حضرت عمرؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)
(زاد المعاد صفحہ 404 طبع ایران)

110۔حضرت عمر اور حضرت عائشہ اور حضرت معاویہ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔ (معاذ اللہ) (زاد المعاد صفحہ 43 طبع ایران)

111۔عمر کی اِس دنیا سے جاتے آخری غذا شراب تھی۔(معاذ اللہ)
(سہم مسموم صفحہ 241 طبع لاہور)

112۔عمر اُس خاندان سے تعلق رکھتا ہے جس میں مجوسیوں کی طرح ماں، بہن کو بیوی بنایا جاتا ہے۔(معاذ اللہ) (سہم مسموم صفحہ 306 طبع لاہور)

113۔عمر جہنم کا تالا ہے بہتر ہوتا کہ جہنم کا گیٹ ہوتا۔(معاذ اللہ)
(سہم مسموم صفحہ 430 طبع لاہور)

114۔حضرت عمر اور حضرت ولید بن مغیرہ کے متعلق توہین آمیز الفاظ۔(معاذ اللہ)
(سہم مسموم صفحہ 246 طبع لاہور)

نوٹ: حوالہ نمبر 36 تا 114 کی فوٹو کاپی اور اصل مشہور دیوبندی ویب سائٹ حق چار یار پر بھی موجود ہے۔یہ تمام حوالہ جات وہیں سے لئے گئے ہیں۔

1۔الانوار النعمانیہ تالیف سید نعمۃ اللہ الموسوی الجزائری المتوفی 1112ھ بنفقہ الحاج محمد باقر کتابچی حقیقت شارع تربیت تبریز مطبع شرکت چاپ۔

2۔اصول الکافی تالیف محمد بن یعقوب الکلینی الرازی من منثورات المکتبہ الاسلامیہ طہران

3۔جلاء العیون تالیف ملا باقر مجلسی مترجم علامہ سید عبدالحسین نظر ثانی مقدمہ وحاشیہ مولوی سید ظہور الحسن کوثر خطیب شیعہ ملتان حمایئت اھل بیت وقف رجسٹرڈ شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور۔

4۔حق الیقین تالیف ملا باقر مجلسی در اسول دین و معارف از انتشارات کتابفروشی سلامیہ تھران خیابان بوذرجھمری شرقی تلفن چاپ اسلامیہ 1357 شمسی۔

5۔چودہ ستارے مؤلفہ السید نجم الحسن کراروی ناظم اعلیٰ پاکستان مجلس علماء ممبر حج کمیٹی ناشران امامیہ کتب خانہ متصل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور 8

6۔جوازِ متعہ مؤلفہ شہید علامہ اثیر جاروری فاضل قم ناشر مکتبہ انوار النجف دریا خان ضلع بھکر اہل حدیث غیر مقلدین اگر اہل حدیث بھائیوں کے درج ذیل عقائد بھی ہیں تو بھی فکر نہیں۔آج سے یہ عین اسلامی عقائد ہیں:

مقلد علماء دین عرصہ دراز سے اہل حدیث بھائیوں سے بھی شاکی تھے اور انہیں دشمن اسلام، فتنہ پرور، مکار، دغاباز، گستاخ، دشمن وطن، عیار، غلامان رسول کے قاتل، جاہل، بے باک، دین کے راہزن، کافر مرتد، فاسق، شیطانی وجود، فریب کار سخت متعصب اور غالی سمجھتے تھے۔ (الوہابیت صفحہ 18 تا 50)

مگر الحمدللہ آج کے بعد ''کفر احمدیت'' کی برکت سے یہ جنگ بھی ختم کی جاتی ہے۔آج کے بعد اہل حدیث بھائیوں کے تمام عقائد عین اسلامی ہیں اور انہیں مندرجہ بالا ناموں سے کوئی یاد نہیں کرے گا۔

اہل حدیث کے عقائد اعمال وافعال ماضی میں دیگر علماء کی نظر میں

1۔انگریزوں کے خلاف جہاد کو غدر اور حرام سمجھتے ہیں۔
(رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد 9 نمبر 10 صفحہ 308 حیات طیبہ صفحہ 296 مصنفہ حیرت دہلوی)

2۔قرآن پر حدیث کو مقدم جانتے ہیں۔(رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد 13 نمبر 10 صفحہ 296)

3۔کروڑوں محمدؐ پیدا ہو سکنے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔(تقویت الایمان صفحہ 42)

4۔کئی خاتم النبیین کے قائل ہیں۔
(ردقول الجاھلین فی نصر المومنین صفحہ 4،6۔1291ھ مولانا محمد صدیق منشاپوری)

5۔آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کے مجرم ہیں۔
(صراط مستقیم مترجم صفحہ 201 ناشر شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار لاہور)

6۔پنڈت نہرو کو رسول السلام اور گاندھی کو امام مہدی اور بالقوہ نبی سمجھتے ہیں۔
(تاریخ حقائق صفحہ 59 تا 63 مولانا محمد صادق صاحب خطیب زینتہ المساجد گوجرانوالہ ماہ طیبہ مارچ 1957ء)

7۔ختم نبوت کے منکر ہیں۔(اقتراب الساعۃ صفحہ 162)

8۔سلسلہ وحی والہام کو جاری سمجھتے ہیں۔
(اثبات الالہام والبیعہ صفحہ 148 وسوانح مولوی عبداللہ غزنوی مصنفہ مولوی عبدالجبار غزنوی)

9۔ہمیشہ انگریز کی خوشامد کرتے رہے۔ (ترجمان وہابیہ صفحہ 121،122)

10۔1857ء کو جنگ آزادی کی بجائے غدر کہتے ہیں۔
(الحیات بعد المات صفحہ 125 مولفہ حافظ عبدالغفار)

11۔حکومت برطانیہ ان کے نزدیک اسلامی سلطنتوں سے بہتر ہے۔
(اشاعۃ السنۃ جلد 9 نمبر 7 صفحہ 195،196)

12۔سلطنت برطانیہ کے دائمی غلام ہونے کے لیے دعائیں کرتے رہے۔

(اشاعۃ السنۃ جلد 9 صفحہ 205،206)

13۔انگریز کا خود کاشتہ پودا۔ (رسالہ طوفان 7 نومبر 1962ء)

14۔انگریز اولوالامر ہیں۔ (داستان تاریخ اردو مصنفہ حامد حسن قادری صفحہ 98)

15۔ہندوستان سے باہر بھی انگریزوں کی ایجنٹی کرتے رہے۔

(ترجمان وہابیہ صفحہ 121،122)

16۔ترکی کی حکومت کو پارہ پارہ کیا۔ (تاریخی حقائق صفحہ 78 تا 81 ازمولانا مسعود احمد ندوی)

17۔جہاد کے خلاف فتویٰ دے کر جہالت حاصل کی۔

(ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک صفحہ 29 ازمولانا مسعود احمد ندوی)

18۔ان کے بڑوں کا مقولہ ہے کہ معاذ اللہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ہم اس سے کسی کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔

(الشہاب الثاقب صفحہ 47 سطر 6 تا 12 مطبوعہ دیوبند از حسین احمد مدنی)

19۔منی پاک ہے۔ (الروضۃ الندیہ صفحہ 13 جلد و بدور الاھلہ صفحہ 15)

20۔منی کا کھانا جائز ہے۔ (فقہ محمدیہ کلاں جلد 1 صفحہ 41)

21۔بنک کا سود جائز ہے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر صفحہ 12، 23 اپریل 1937ء)

22۔شراب کا سرکہ پینا جائز ہے۔(اخبار اہل احدیث امرتسر صفحہ 2، 20 جولائی 1945ء)

23۔خنزیر اور کتے کا جوٹھا پاک ہے۔(ہدایۃ المہدی جلد 3 صفحہ 37)

24۔خون خنزیر اور شراب پاک ہے۔(الوہابیت مصنفہ ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری صفحہ 90)

25۔گناہ کا خطرہ ہو تو مشت زنی واجب ہے۔

(عرف الجادی صفحہ 207 بحوالہ محمد ضیاء اللہ قادری صفحہ 95)

26۔مجبور ہو تو زنا جائز ہے۔(عرف الجادی صفحہ 215 ازمولانا نورالحسن بھوپالوی)

27۔سگی دادی اور سگی نانی سے نکاح جائز ہے۔

(اخبار اہل حدیث 4 / 11 رمضان 1328ھ ازالوہابیت صفحہ 104)

28۔داڑھی والے مرد کو پستان منہ میں ڈالکر دودھ پلا دیا جائے تو حرمت واقع ہو سکتی ہے۔(الدررالبہیہ صفحہ 34 از وہابیت صفحہ 108)

29۔چار عورتوں سے زائد بیویاں رکھنا جائز ہے۔

(عرف الجادی صفحہ 115 ازنواب صدیق حسن خاں)

30۔لولاک لما خلقت الافلاک یہ حدیث نہیں۔افتراء ہے اور گھڑی ہوئی کوئی بات ہے۔ (اہل حدیث امرتسر صفحہ 10،13 جولائی 1936ء)

31۔یا محمد۔یارسول اللہ نعرہ شرکیہ ہے۔

(صحیفہ اہل حدیث کراچی صفحہ 3 ذوالقعدہ 1382ھ)

32۔حقہ اور نسوار کی نہ حرمت ملتی ہے نہ کراہت۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر صفحہ 12، 7 اپریل 1916ء)

33۔نبی پاکؐ کا ''روضہ مبارک ہر لحاظ سے بت ہے۔'' (معاذ اللہ)

(شرح الصدور بر حاشیہ صفحہ 20 از محمد بن عبدالوہاب)

34۔نبی اکرمؐ کا قبہ شرک والحاد کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔(معاذ اللہ)

(فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ 208 از عبدالرحمن، مطبوعہ مصر)

35۔نبی اکرمؐ کا مزار پر قبہ بہت بڑی جہالت ہے۔(معاذ اللہ)

(تطہیر الاعتقاد صفحہ 26 از امام محمد بن اسماعیل یمنی) و بدایۃ السائل صفحہ 319)

36۔نبی پاکؐ کے روضے کو گرانا مسلمانوں پر واجب ہے۔(معاذ اللہ)

(عرف الجادی صفحہ 61 ازنورالحسن بھوپالوی)

37۔نبی پاکؐ اور دیگر انبیاء اور اولیاء کی قبور کی زیارت کے لیے سفر کرنا شرک ہے۔(معاذ اللہ) (فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ 215 از عبدالرحمن)

38۔نبی پاکؐ کے روضہ پر سلام کے لیے جانا ممنوع ہے۔

(ہدایۃ المستفید صفحہ 811 جلد 1)

39۔نبی پاکؐ کی قبر مبارک کے نزدیک دعا مانگنا بدعت ہے۔(معاذ اللہ)

(نہج المقبول فارسی صفحہ 43 مطبوعہ بھوپال از نواب صدیق حسن بھوپالوی)

40۔اہل حدیث کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ عبدالجبار امام اللہ۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر صفحہ 11 کالم 3، 5 اپریل 1912ء)

41۔واقعہ کربلا مذہبی نہ تھا بلکہ سیاسی اور حفظ و ناموس کے لیے تھا۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر صفحہ 11 یکم فروری 1946ء ازمولانا ثناء اللہ امرتسری)

42۔حضرت امام حسین کا مقابلہ یزید سے صرف حکومت و ریاست کے حصول کی غرض سے ہوا۔(اہل حدیث امرتسر صفحہ 14، 24 ستمبر و یکم اکتوبر 1909ء)

43۔حضور ﷺ کا مزار گرا دینے کے لائق ہے۔اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا۔

(محمد بن عبدالوہاب اوضح براھین بحوالہ قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی ازمولانا قاری رضائے المصطفٰے مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر)

44۔محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز ہے بلکہ واجب ہے۔

(ماخوذ حسین احمد مدنی الشہاب الثاقب صفحہ 43 کتب خانہ اعزازیہ دیوبند بحوالہ قرآن

شریف کے غلط ترجموں)

(ان میں سے اکثر حوالے الوہابیت مصنفہ ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ سے لیے گئے ہیں)

جماعت اسلامی

اگر جماعت اسلامی کے درج ذیل عقائد بھی ہیں تو بھی فکر نہیں۔ آج سے یہ عین اسلامی عقائد قرار دیئے جاتے ہیں۔

جمہور مسلمان علماء تقریباً نصف صدی پہلے پیدا ہونے والی تحریک ''جماعت اسلامی'' کو بھی دشمنان اسلام کا شاخسانہ قرار دیتے اور اسے اسلام کے خلاف زبردست سازش سے تعبیر کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ وہ جماعت اسلامی کو:

نبی کریمؐ کی گستاخ، ضال مُضِل، 30 دجالوں میں سے ایک دجال۔ مودودی صاحب کو، گمراہ، کافر، خارج از اسلام، ان کے پیچھے نماز حرام، ان سے تعلق رکھنا صریح کفر اور ضلالت، امریکہ اور سرمایہ داروں کے ایجنٹ، یہ جماعت اپنے اسلاف (یعنی مرزائیوں) سے بھی زیادہ ضرر رساں، اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی جڑیں کاٹنے والی، مسلم امۃ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے والی، خبیث باطن، دین کے قصر کو ڈھانے والے، گمراہوں کی جڑ۔

مودودی تحریک مہلک زہر قاتل۔ گمراہ مثل معتزلہ، خوارج، روافض، قادیانی، چکڑالوی، مشرقی، نیچری مہدوی اور بہائی ہے۔ وغیرہ وغیرہ قرار دیتے رہے ہیں مگر الحمدللہ۔ آج کے بعد۔ ''کفر احمدیت'' کی برکت سے 72 مسلمان فرقوں کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر صرف ایک فرقے کو کافر قرار دینے کے بعد یہ جنگ بھی ختم کی جاتی ہے۔ آج کے بعد جماعت اسلامی کے درج ذیل عقائد عین اسلامی اور مومنانہ ہیں۔ یا اور بھی جو چاہیں عقیدہ رکھیں۔ کسی ایسے عقیدہ کی بناء پر آئندہ انہیں مندرجہ بالا القابات سے یاد نہیں کیا جائے گا۔

جماعت اسلامی کے عقائد و عمال وافعال ماضی میں دیگر علماء کی نظر میں

حضرت عثمانؓ حضرت شیخین کی پالیسیوں سے دور ہٹ گئے'' لیکن ان (حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ) کے بعد عثمانؓ جانشین ہوئے تو رفتہ رفتہ اس پالیسی (شیخین) سے ہٹتے چلے گئے''۔ (معاذ اللہ)

(کتاب خلافت وملوکیت مؤلف مولوی مودودی صاحب صفحہ 106 مطبع ڈے ٹائم پرنٹر لاہور ناشرادارہ ترجمان القرآن غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حضرت عثمان نے بلاشبہ غلط کام کئے اور غلط کام غلط ہوتا ہے

'' حضرت عثمانؓ کی پالیسی کا یہ پہلو بلاشبہ غلط تھا اور غلط کام بہرحال غلط ہوتا ہے خواہ کسی نے کیا ہو۔ اس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہ عقل وانصاف کا تقاضا ہے اور نہ ہی دین کا مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے''۔ (معاذ اللہ)

(کتاب خلافت وملوکیت مؤلف مولوی مودودی صاحب صفحہ 116 مطبع ڈے ٹائم پرنٹر لاہور ناشرادارہ ترجمان القرآن غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حضرت علیؓ نے بھی ایک ایسا غلط کام کیا جس کو غلط کہنے کے سوا چارہ نہیں

'' حضرت علی کی ایک چیز ایسی ہے کہ جس کی مدافعت میں مشکل ہی سے کوئی بات کہی جاسکتی ہے وہ یہ کہ جنگ جمل کے بعد انہوں نے قاتلین عثمانؓ کے بارے میں اپنا رویہ بدل لیا۔ حضرت علیؓ کے پورے زمانہ خلافت میں ہم کو یہی ایک کام ایسا نظر آتا ہے جس کو غلط کہنے کے سوا چارہ نہیں''۔

(کتاب خلافت وملوکیت مؤلف مولوی مودودی صاحب صفحہ 142 مطبع ڈے ٹائم پرنٹر لاہور ناشرادارہ ترجمان القرآن غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حضرت عائشہؓ نے غیر قانونی، غیر آئینی بلکہ غیر شریعتی کام کیا جبکہ حضرت معاویہؓ نے ٹھیٹھ جاہلیت قدیمہ والا

'' حضرت عثمان کے خون کا مطالبہ جسے لیکر دو فریق اٹھے ایک طرف حضرت عائشہ اور حضرت طلحہ وزبیرؓ اور دوسری طرف معاویہ... یہ کہے بغیر چارہ نہیں کہ دونوں کی پوزیشن آئینی حیثیت سے کسی طرح درست نہیں مانی جاسکتی... پہلے فریق نے غیر آئینی طریقہ کار اختیار کیا جسے شریعت الٰہی تو درکنار دنیا کے کسی آئین وقانون کی رو سے بھی جائز کاروائی نہیں مانا جاسکتا۔ اس سے بدرجہا زیادہ غیر قانونی طرز عمل دوسرے فریق کا یعنی حضرت معاویہؓ کا ہے... انہوں نے ٹھیٹھ جاہلیت قدیمہ کے طریقہ پر عمل کیا''۔

(کتاب خلافت وملوکیت مؤلف مولوی مودودی صاحب صفحہ 124 تا 126 مطبع ڈے ٹائم پرنٹر لاہور ناشرادارہ ترجمان القرآن غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

1۔ قرآنی سورتوں کے نام جامع نہیں۔ (تفہیم القرآن حصہ اول صفحہ 44)

2۔ اسلام فاشزم اور اشترا کیت سے مماثل نظام ہے جس میں خارجیت اور انا کترم تک کی گنجائش ہے۔ (اسلام کا سیاسی نظام بحوالہ طلوع اسلام 1963ء صفحہ 13)

3۔ آنحضرت ﷺ نے قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔ (حقیقت جہاد صفحہ 65)

4۔ فرشتے تقریباً وہی چیز ہیں جس کو ہندوستان میں دیوی دیوتا قرار دیتے ہیں۔

(تجدید واحیائے دین صفحہ 10 حاشیہ طبع چہارم)

نوٹ: نئے ایڈیشنوں میں تحریف کر کے یہ عبارت حذف کر دی گئی ہے۔

5۔قرآن مجید میں نہ تصنیفی ترتیب پائی جاتی ہے نہ کتابی اسلوب۔

(تفہیم القرآن دیباچہ صفحہ 25)

6۔حضرت ابو بکر صدیقؓ سے غلطیاں صادر ہوئیں۔

(ترجمان القرآن جلد 33 نمبر 2 صفحہ 99)

7۔حضرت عمرؓ کے قلب سے جذبہ اکابر پرستی محو نہ ہو سکا۔

(ترجمان القرآن جلد 12 عدد 4 صفحہ 295 بحوالہ مودودیت کا پوسٹمارٹم صفحہ 38)

8۔حضرت خالد بن ولید غیر اسلامی جذبہ کے حدود کی تمیز نہ کر سکے۔

(ترجمان القرآن جلد 12 عدد 4 صفحہ 295 بحوالہ مودودیت کا پوسٹمارٹم صفحہ 38)

9۔اسلامی تصوّف کے بنیادی نظریے میں بڑی بھاری غلطی موجود ہے۔(ترجمان القرآن جلد 37 عدد 1 صفحہ 10)

10۔بخاری شریف کی حدیثوں کو بلا تنقید قبول کر لینا صحیح نہیں۔

(ترجمان القرآن جلد 39 صفحہ 117)

11۔آنحضرتؐ سے لیکر مصطفےٰ کمال تک کی تاریخ کو اسلامی کہنا مسلمانوں کی غلطی ہے۔ (ترجمان القرآن جلد 2 نمبر 1 صفحہ 7)

12۔اہل حدیث۔حنفی۔دیو بندی۔بریلوی۔شیعہ۔سنی جہالت کی پیدا کی ہوئی امتیں ہیں۔ (خطبات صفحہ 76 از مودودی صاحب)

13۔مسلمان قوم میں 999 ہزار افراد حق و باطل سے نا آشنا ہیں۔

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ 115)

14۔امام مہدی ایک نیا مذہب فکر پیدا کرے گا۔(تجدید واحیائے دین صفحہ 52 تا 54)

15۔جمہوری اصول پر مبنی اسمبلیوں کی رکنیت بھی حرام اور ان کے لیے ووٹ ڈالنا بھی حرام ہے۔ (رسائل و مسائل حصہ اول صفحہ 374)

16۔پاکستان۔ناپاکستان۔جنت الحمقاء اور مسلمانوں کی کافرانہ حکومت ہے جو مسلمانوں کی مرکب حماقت سے قائم ہوئی۔

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش صفحہ 29 تا 36 طبع اول حصہ سوم)

17۔قائد اعظم رجل فاجر۔(ترجمان القرآن فروری 1946ء صفحہ 140 تا 154)

18۔جہاد کشمیر ناجائز۔ (نوائے وقت 30 اکتوبر 1948ء وترجمان القرآن جون 1948ء) (اکثر حوالے مودودی شہ پارے میں درج ہیں)

19۔امام مہدی جدید ترین لیڈر ہوگا جو نہ ہی امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرے گا بلکہ اسے اپنے امام مہدی ہونے کا علم بھی نہ ہوگا۔اس کے مرنے کے بعد دنیا کو معلوم ہوگا کہ وہ یہی تھا۔ (تجدید واحیائے دین صفحہ 55)

20۔حضرت مجدد الف ثانی سے لیکر حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے خلفاء تک نے مسلمانوں کو غلط غذا دی بلکہ وہ غذا دی جس سے پرہیز ضروری تھا۔

(تجدید واحیائے دین صفحہ 73)

21۔حضرت امام غزالی کی تبلیغ میں 3 قسم کے نقائص تھے۔

اول: حدیث میں کمزور علم تھے۔ دوم: ان کے ذہن پر عقلیات کا غلبہ تھا۔

سوئم: تصوف کی طرف ضرورت سے زیادہ قائل تھے۔

(تجدید واحیائے دین صفحہ 45)

22۔تقلید ناجائز گناہ بلکہ اس سے بھی شدید تر چیز ہے۔

(رسائل و مسائل جلد 1 صفحہ 244)

23۔امام غزالی فلسفہ یونانی کے چکر سے آخر تک نہ نکل سکے انہوں نے حقیقت نبوت سمجھنے میں غلطی کی امام غزالی کی شہادت ہم کو کیا مطمئن کر سکتی ہے۔

(ترجمان القرآن جلد 78 صفحہ 334)

24۔قدیم کتابیں (اصول فقہ۔حکمت قرآنیہ۔اسلامی معاشیات پر لکھی گئیں) اب درس و تدریس کے لیے کار آمد نہیں۔ (تنقیحات صفحہ 213)

25۔فقہاء کا قانون اپنی سختیوں کی وجہ سے عورتوں کی زندگیوں کو تباہ کرنے والا اور انہیں مرتد بنانے والا ہے۔

(ترجمان القرآن مئی 1949ء بحوالہ جماعت اسلامی صفحہ 31 ارشد القادری)

26۔صحابہ کرام ابتدائی لڑائیوں میں جہاد فی سبیل اللہ کی اصلی سپرٹ کو سمجھنے میں بار بار غلطیاں کرتے تھے۔ (ترجمان القرآن ربیع الثانی 57ھ از جماعت اسلامی)

27۔حضرت عثمان جن پر خلافت کا کار عظیم رکھا گیا تھا پہلے خلفاء کی خصوصیات کے حامل نہ تھے اسی وجہ سے جاہلیت اسلامی نظام میں گھس آئی۔

(تجدید واحیائے دین صفحہ 33)

28۔قرآن مجید نجات کے لیے نہیں ہدایت کے لیے کافی ہے۔

(تفہیمات جلد 1 صفحہ 213)

29۔جہاں معیار اخلاق پست ہو وہاں زنا اور قذف کی حدود جاری کرنا بلا شبہ ظلم ہے۔

(تفہیمات جلد 2 صفحہ 281)

30۔نبی پاکؐ کو عرب میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کو عرب میں بہترین انسانی مواد مل گیا۔(آپ کا اپنا کمال نہ تھا نعوذ باللہ) اگر خدا نخواستہ آپ کو بودے۔کم ہمت۔ضعیف الارادہ اور نا قابل اعتماد لوگوں کی بھیڑ مل جاتی تو کیا پھر بھی وہ نتائج نکل سکتے تھے۔ (تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں صفحہ 17)

31۔''صحابہ کے بعد سے آج تک سوائے مودودی صاحب کے کسی شخص کو کامل

الایمان نہیں سمجھتا''۔

(جماعت اسلامی ہند کا ترجمان زندگی اکتوبر 49ء رامپور بحوالہ دیوبندی نشریات)

32۔ جو امور آپؐ نے عادۃً کئے ہیں انہیں سنت بنا دینا یہ دین میں تحریف ہے۔

(رسائل و مسائل جلد 2 صفحہ 300 بحوالہ منصب رسالت نمبر)

33۔ انسان خواہ خدا کا قائل ہو یا منکر۔ خدا کو سجدہ کرتا ہو یا پتھر کو خدا کی پوجا کرتا ہو یا غیر خدا کی جب وہ قانون فطرت پر چل رہا ہے تو لامحالہ وہ بغیر جانے بلا عمد و اختیار طوعاً و کرہاً خدا کی عبادت میں لگا ہوا ہے۔　(تفہیمات جلد 1 صفحہ 43)

34۔ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے اثر سے جہاں لوگ خدائے واحد کے قائل ہو گئے مگر انہوں نے انبیاء۔ اولیاء۔ شہداء۔ صالحین۔ مجاذیب۔ اقطاب۔ ابدال۔ علماء۔ مشائخ۔ ظل اللھوں کی خدائی کو عقائد میں پھر بھی جگہ دی۔ اور جاہل دماغوں نے مشرکین کے خداؤں کو چھوڑ کر ان نیک بندوں کو خدا بنا لیا۔

(تجدید و احیائے دین صفحہ 11)

ان میں سے اکثر حوالے ''جماعت اسلامی'' از علامہ ارشد القادری نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی بلاول گنج لاہور سے لئے گئے ہیں۔

بریلویت

اگر بریلوی بھائیوں کے درج ذیل عقائد بھی ہیں تو بھی فکر نہیں آج سے یہ عین اسلامی عقائد ہیں۔ دیوبندی اہل حدیث اور دیگر علماء دین عرصہ دراز سے بریلوی بھائیوں کو قبر پرست، مشرک اور دیگر القابات سے یاد فرماتے تھے مگر آج کے بعد کفر احمدیت کی برکت سے یہ جنگ بھی ختم۔ اور انہیں عقائد کو عین اسلامی قرار دیا جاتا ہے۔

بریلویوں کے عقائد اعمال و افعال ماضی میں دیگر علماء کی نظر

1۔ آنحضرتؐ کو خدا کا درجہ دیتے ہیں۔ (شمع توحید صفحہ 5 مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب)

2۔ خدا کے علاوہ بزرگوں کو مشکل کشا سمجھتے ہیں اور مدد مانگتے ہیں۔

(انوار الصوفیہ لاہور اگست 1915 صفحہ 32)

3۔ علی پور سیداں کو سید القریٰ سمجھتے ہیں۔ (انوار الصوفیہ جون 1915ء صفحہ 19)

4۔ ختم نبوت زمانی کے منکر ہیں۔ (انسان کامل باب 36 مولفہ سید عبدالکریم جیلی)

5۔ سلسلہ وحی و الہام کو جاری سمجھتے ہیں۔

(میخانہ درد صفحہ 134، 135 فتوحات مکیہ جلد 4 صفحہ 196)

6۔ اصطلاحات اسلامی مثلاً آنحضرت۔ ام المومنین۔ رضی اللہ کا خطرناک استعمال اپنے بزرگ کے لیے کرتے ہیں۔　(اشارات فریدیہ۔ قلائد الجواہر)

(نظم الدرر فی سلک ایسر مولفہ ملا صفی اللہ صاحب)

7۔ انگریزوں کے خلاف جہاد کو حرام قرار دیتے ہیں۔

(نصرت الابرار صفحہ 129 مطبوعہ 1888ء)

8۔ انگریز کے خود کاشتہ پودے ہیں۔　(چٹان 15 اکتوبر 1962ء)

9۔ انگریزوں کے جاسوس ہیں۔　(چٹان 5 نومبر 1962ء صفحہ 8)

10۔ سید جماعت علی شاہ کو ہادی اور شافع سمجھتے ہیں۔

(انوار الصوفیہ لاہور ستمبر 1913ء صفحہ 32)

11۔ سید جماعت علی شاہ کو حضور کے برابر سیدوں کے سید۔ مظہر خدا۔ نورِ خدا شاہ لولاک اور ہادی کل قرار دیتے ہیں۔

(انوار الصوفیہ ستمبر 1912ء صفحہ 15، ستمبر 1911ء صفحہ 17، جولائی 1912ء صفحہ 8)

12۔ آنحضرتؐ کو عرش تک حضرت سید عبدالقادر جیلانی نے پہنچایا۔

(گلدستہ کرامات صفحہ 18)

13۔ حضور کو عالم الغیب اور حاضر و ناظر جانتے ہیں۔

(رسالہ العقائد صفحہ 24 مولفہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری)

14۔ جبرائیل قیامت تک نازل ہوتے رہیں گے۔

(دلائل السلوک صفحہ 127 مولفہ مولانا اللہ یار خاں چکڑالہ ضلع میانوالی)

15۔ حضرت فاطمہؓ اور حضرت عائشہؓ کی توہین کرتے ہیں۔

(ارشاد رحمانی و فضل یزدانی از مولوی محمد علی مونگیری صفحہ 51، 52 گلدستہ کرامات صفحہ 94)

16۔ بریلویوں کا عرش۔ کرسی۔ قلم۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت موسیٰ اور خود حضرت محمد ﷺ بایزید بسطامی ہیں۔ (حنفیت اور مرزائیت مصنفہ عبدالغفور اثری صفحہ 155)

17۔ فضیل بن عیاض کو عرش۔ کرسی۔ لوح۔ قلم۔ جبرائیل۔ میکائیل۔ اسرافیل۔ عزرائیل موسیٰ عیسیٰ اور محمد ﷺ مانتے ہیں۔ (حنفیت اور مرزائیت صفحہ 156)

18۔ بریلوی کلمہ لا اِلٰہ الا اللہ چشتی رسول اللہ ہے۔

(حنفیت اور مرزائیت صفحہ 159)

19۔ بریلوی کا ایک کلمہ لا اِلٰہ الا اللہ شبلی رسول اللہ۔

(حنفیت اور مرزائیت صفحہ 159)

20۔ پردے کے پیچھے سے حضورؐ بتاتے ہیں اور احمد رضا بولتے ہیں۔

(پیش لفظ عرفان شریعت صفحہ 3)

21۔ احمد رضا خاں اپنے متعلق شعر میں کہتے ہیں کہ حضرت آدم سے لیکر آج تک اس دنیا میں بڑے بڑے لوگ (انبیائے کرام) تشریف لا چکے ہیں میں ان سب کے آخر میں آیا ہوں لیکن وہ چیزیں لے کر آیا ہوں جو مجھ سے پہلے کوئی نہ لا سکا۔ ایک شخص (احمد رضا خاں) میں سب جہان کے کمالات جمع کرنا خدا کے نزدیک کوئی اچنبا نہیں۔

(حسام الحرمین اردو بمعہ تمہید ایمان حنفیت اور مرزائیت صفحہ 178،179)

22۔احمد رضا حشر کے دن ساقی کوثر ہوں گے۔

(حسام الحرمین اردو بمعہ تمہید ایمان حنفیت اور مرزائیت صفحہ 48)

23۔بریلویوں کا ایک اور کلمہ لا إله الا الله محکم الدین رسول الله۔

(تذکرہ غوثیہ صفحہ 108)

24۔آنحضورؐ نے دوسرا جنم منڈیر سیداں میں احمد حسین صاحب کی شکل میں لیا ہے۔

(السیرت محبوب ذات صفحہ 107 سید مسعود السید)

25۔منڈیر سیداں والے احمد حسین صاحب شاھداً ومبشرا ونذیرا تھے۔اور نور مبینا تھے۔(السیرت محبوب ذات صفحہ 10،11)

26۔علی پور مدینہ منورہ کی مظہر ہے۔

مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی
اُدھر جائیں تو اچھا ہے اِدھر جائیں تو اچھا ہے

(مقامع الحدید علی الکذاب العنید صفحہ 92 رضا خانی دین صفحہ 70)

27۔حضرت عیسیٰؑ ناکام نبی تھے اور یہود کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے۔ (جامع الفتاوی المعروف انوار شریعت حصہ نہم صفحہ 38)

28۔ابوالحسن خرقانی خدا سے دو سال چھوٹے ہیں۔ (فیوضات فریدیہ صفحہ 78)

29۔ محکم الدین شاہ کے خدائی دعوے کو مانتے۔

(تذکرہ غوثیہ صفحہ 114 مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی۔بحوالہ حنفیت اور مرزائیت صفحہ 215)

30۔السید حسین احمد منڈیر سیداں مردے زندہ کیا کرتے تھے۔

(السیرت محبوب ذات صفحہ 88،89)

31۔قرآن مجید کی بیسوں آیات میں تحریف کرتے ہیں۔

(حنفیت اور مرزائیت صفحہ 231 تا 242)

فرقہ اسمعیلی و آغا خانی

فرقہ اسمعیلی و آغا خانی کے عقائد و اقوال ماضی میں علماء کی نظر میں

اسمعیلی فرقے کا کلمہ

’’سبق نمبر 1:اشھد ان لا اله الا الله و اشھد انّ محمد رسول الله و اشھد ان علی الله امیر المؤمنین‘‘

(درسی کتاب برائے مذہبی اسکولز اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

نماز کے لئے قبلہ ضروری نہیں اور نہ پانچ نمازیں ہیں۔

’’نماز کے لئے قبلہ ضروری نہیں۔نماز پانچ وقت نہیں ہیں کیونکہ اللہ نے کہا واسجدوا اور وارکعو مع الراکعین۔

روزہ اصل میں کان آنکھ کا ہے کھانے سے نہیں ٹوٹتا۔

’’روزہ دراصل کان آنکھ اور زبان کا ہوتا ہے کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا‘‘۔

گناہوں کی معافی۔’’گناہوں کی معافی امام کی طاقت میں ہے‘‘۔

روزمرہ معمولات کی مختلف دعائیں اور سلام

’’سبق نمبر 2:ہمارا اسلام...... یاعلی مدد۔جواب......مولیٰ علی مدد۔

سبق نمبر 11:رات کو سوتے وقت اور صبح اٹھتے ہی مولا علی سے مدد مانگنا چاہیے۔

سبق نمبر 17:کوئی چیز ہاتھ سے گر جائے۔...پیر شاہ...بولنا چاہیے۔اسی طرح بیماری کے وقت بھی پیر شاہ بولتے رہنا چاہیے۔

سوال پیغمبر یعنی ’’ناطق‘‘ اور ’’اساس‘‘ یعنی امام میں سے کس کا درجہ بڑا ہے؟

جواب: اساس کا درجہ بڑا ہے کیونکہ جو کام پیغمبروں سے نہیں ہوسکتا تھا وہ اساس کرتے ہیں۔پیغمبروں میں سے اماموں کو بنانے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جیسا حضرت ابراہیمؑ کے لئے ہوا تھا۔

(درسی کتاب برائے مذہبی اسکولز اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

امام (حضرت علی) کا ظہور اللہ کا ظہور ہے۔

’’امام (علی) کے ظاہر ہونے کے بعد اللہ نے اسلام کو مقبول کیا اور پسند کیا اور پیغمبری کا دور ختم ہوا۔اس کے بعد کوئی پیغمبر اس دنیا میں نہیں آیا۔اس کے معنی یہ ہیں کہ امام کا ظہور اللہ کا ظہور ہے۔جس کی پہچان اللہ کی پہچان ہے جس کی بیعت اللہ کی بیعت ہے‘‘۔

(کلام الٰہی اور فرمان امام از عالی جاہ سلطان 5 نور محمد کے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے تنزانیہ طباعت اسماعیلی پریس بمبئی صفحہ 54)

قرآن سے بڑا ہے اب ناطق قرآن۔امام کا چہرہ خدا کا چہرہ

’’امام حاضر قرآن ناطق یعنی بولتا قرآن ہے۔اس کے فرمانوں پر عمل کرنا چاہیے...امام کا ہاتھ خدا کا ہاتھ کے برابر ہے۔امام کا چہرہ خدا کے چہرے کے برابر ہے۔عقیدت سے امام کا دیدار کرنے والا خدا کا دیدار کر رہا ہے‘‘۔

(درسی کتاب شکشھن مال برائے نائٹ اسکولز ریلیجئس کے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی سبق نمبر 11 ص 8)

قرآن تو 1300 سال پرانی کتاب صرف عرب کے لئے ہے اب تمہارے لئے نئی شریعت گنان ہے۔

’’آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گنان ہے قرآن شریف کو 1300 سال ہو چکے وہ

ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے۔ گنان کو 700 سال ہوئے سو تم لوگوں کے لئے اب گنان ہے اور اسی پر عمل کرنا''۔

(فرمان نمبر 13 ص 81 کلام امام مبین آغا خان 3 کے فرامین کا مجموعہ یکے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

قرآن خلیفہ عثمان کے وقت بدل دیا گیا اصل خلاصے ہمارے پاس ہیں

''توریت، انجیل زبور، اور قرآن یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ وقفہ سے نازل ہوئیں۔ قرآن شریف بھی حق تھا مگر خلیفہ عثمان کے وقت میں رُد بدل کر دیا گیا آگے کے الفاظ پیچھے اور پیچھے کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے۔ اس معاملے میں سارے خلاصے ہمارے پاس ہیں۔ تم لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصے دکھائیں گے''۔

(کلام امام مبین ص 96 حصہ اول فرمان نمبر 38 یکے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

قرآن کتابی شکل میں گونگا ہے جبکہ آغا خان بولتا قرآن ہے

''قرآن پاک کتابی شکل میں صامت ہے یعنی گونگا اور بہرہ ہے۔ جبکہ امام آغا خان قرآن ناطق ہے۔ لہذا آغا خان کے فرامین کی حیثیت ایسی ہی ہے جیسے قرآن پاک کی''۔

(کتاب آغا خانی کی مذہبی کہانی از علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی باہتمام مولانا فضیل رضا قادری عطاری)

مولوی طاہر القادری کے عقائد والہامات ماضی میں علماء کی نظر میں

مولوی طاہر القادری بریلوی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی فرقے کے ایک اور عالم جناب بشیر قادری صاحب نے ان کی تقاریر کی سیڈیز اور کسیٹیں سن کر اس کو تحریری رنگ میں شائع کر دیا ہے وہی پیش خدمت ہے۔

☆''نبی کریم ﷺ قبر انور سے نکلے اور میرے گلے ملے۔ دیر تک مجھے اپنے دونوں بازوؤں کے زور سے خوب بھینچا''۔

☆''میں نے خود آذان دی اور نبی کریم ﷺ کے پیچھے پانچ نمازیں ادا کیں''۔

☆ نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک گر گئی تھی میں نے بنایا اور پلستر کر دیا''۔

☆ نبی کریم ﷺ نے مجھے سند لکھ کر دے دی اور پاکستان میں اپنا خصوصی نمائندہ مقرر کر دیا''۔

☆ نبی کریم ﷺ نے مجھے گود میں بٹھا لیا جبکہ تمام صحابہ کرام موجود تھے''۔

☆ نبی کریم ﷺ ناراض ہو گئے میں نے منایا اور ان کے پاکستان آنے کے لئے ٹکٹ کا انتظام بھی میں نے کیا''۔

☆ نبی کریم ﷺ نے میرا نام (مولوی اسحٰق سے بدل کر) طاہر خود تجویز فرمایا''۔

☆ نبی کریم ﷺ تمام علماء اور اداروں پر ناراض ہیں فقط مجھ پر اور منہاج القرآن پر راضی ہیں''۔

☆ میری موت کا وقت آ گیا تھا مگر نبی کریم ﷺ نے فرشتہ کو واپس بھیج دیا تو فرمایا طاہر کو 31 سال کی عمر مزید دی''۔

☆ دوستو اب میری عمر میں 15 سال باقی ہیں لیکن کام بہت کرنا ہے''۔

☆ اللہ نے مصطفوی انقلاب کی کامیابی مجھے دکھا دی جن جن مراحل میں سے گزرے گی''۔

(مرکزی دفتر منہاج الفرقان بلدیہ ٹاؤن نمبر 3 داتاری جامع مسجد از مولانا محمد بشیر القادری)

طاہر القادری صاحب نے نبی کریم ﷺ کو پاکستان بلایا اور ٹکٹ کا بندوبست کیا

علامہ بشیر قادری صاحب مولوی طاہر القادری کی ایک لمبی چوڑی خواب درج کرتے ہیں:

''آقا پاکستان تشریف لے آئے۔ ناراض ہیں خفا ہیں۔ لوگوں کو زیارت نہیں کرا رہے۔ سارے لوگ واپس چلے گئے۔ فقط میں تنہا کھڑا رہا۔ حضور مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ کمرے میں خود آنے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں طاہر میں پاکستان کے دینی مدارس اور علماء کی دعوت پر پاکستان آیا تھا۔ لیکن انہوں نے مجھے بڑا دکھ دیا ہے۔ میں ان سب سے دکھی ہو کر واپس جا رہا ہوں۔ انہوں نے میری کوئی قدر نہیں کی۔ بس میں پاکستان چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ کبھی واپس نہیں آؤں گا۔ پھر میں حضور کے قدموں پر گر پڑا۔ قدمین شریفین پکڑ لیتا ہوں۔ چومتا ہوں روتا ہوں۔ چیختا ہوں۔ ہاتھ جوڑ کر عرض کرتا ہوں آقا ذرا دیر کے لئے فیصلہ بدل دیجئے۔ حضور بار بار فرماتے ہیں میں بہت دکھی ہوں... دیر تک التجا کے بعد آقا کے مزاج میں شگفتگی آتی ہے۔ مجھے شفقت سے فرماتے ہیں کہ طاہر تم مجھے پاکستان میں مزید ٹھہرانا چاہتے ہو تو اس کی ایک شرط ہے۔ میں نے عرض کی وہ شرط کیا ہے۔ فرمایا وہ شرط یہ ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میں مزید پاکستان میں ٹھہروں تو تم میرے میزبان بن جاؤ تو میں مزید سات روز پاکستان میں قیام کروں گا لیکن میرے ٹھہرنے کا انتظام بھی تمہیں کرنا ہوگا۔ پاکستان جہاں کہیں جاؤں گا۔ آؤں گا ٹکٹ اور آمد و رفت کا انتظام بھی تمہارے ذمہ ہوگا''۔ (مولوی طاہر القادری کے الہامات اور شیطانی وساوس از علامہ بشیر قادری صفحہ 9، 11 مرکزی دفتر منہاج الفرقان بلدیہ ٹاؤن نمبر 3 داتاری جامع مسجد لاہور)

فرقہ مسعودیہ

فرقہ جماعۃ المسلمین کا تعارف، عقائد اور اعمال ماضی میں علماء کی نظر میں

مولوی محمد الیاس گھمن صاحب نے فرقہ جماعۃ المسلمین کے بارے میں علمائے اہل سنت کی طرف سے ان کا تعارف اور تنقید پر مبنی ایک ضخیم کتاب بنام نامی فرقہ جماعۃ

المسلمین کا تحقیقی جائزہ غیر مقلدیت کا نیا روپ مسعودی نام نہاد جماعۃ المسلمین'' تحریر فرمائی ہے وہی اس وقت خاکسار کے سامنے ہے۔ آپ فرقہ مسعودیہ کے عقائد کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

فرقہ مسعودیہ کے عقائد

☆ جو شخص خدا کو مانتا ہے مگر مسعود احمد کو حاکم و امیر نہ مانے وہ مسلم نہیں بن سکتا۔

☆ جو شخص رسول کریم ﷺ پر ایمان رکھے مگر مسعود احمد کو مفترض الطاعت نہ مانے وہ مسلم نہیں۔

☆ جو دین اسلام 1400 سال سے چلا آرہا ہے جو اس کو مانے مگر مسعود احمد کے لٹریچر پر ایمان نہ لائے وہ مسلم نہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے جس کا نام مسلم رکھا یہ ان کو مسلم نہیں مانتے صرف اسی کو مسلم مانتے ہیں جن کا نام 1395ھ میں مسعود احمد نے رکھا۔

☆ ان کے ہاں محبت کی بنیاد صرف مسعودی فرقے میں داخل ہونا ہے۔ جو مسلمان مسعودی فرقہ میں داخل نہ ہوں نہ ان کو سلام کرتے ہیں نہ ان کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

قرآن و اسلام کے بارے عجیب طنزیہ تبصرے

1۔ ''قرآن ہر لحاظ سے ایک مکمل کتاب ہے یہ ایک خوش نما جملہ تو ضرور ہے مگر حقیقت کچھ بھی نہیں۔ نہ نماز کا طریقہ اس میں ہے نہ کسی اور عمل کا اور پھر وہ ہر لحاظ سے مکمل ہے یہ عجیب بات ہے''۔

(تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 226 بحوالہ فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 37)

2۔ ''قرآن کا اسلام تو بڑا آسان ہے۔ صلوٰۃ میں ریح خارج ہو جائے وضو سلامت رہتا ہے۔ ناچ و رنگ کی محفلیں قائم کرو کوئی ممانعت نہیں، قحبہ خانے کھولو کوئی ممانعت نہیں''۔ (تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 232 بحوالہ فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 37)

3۔ ''قرآن میں عریانیت کا درس ہے''۔

(تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 226و247 بحوالہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 37)

4۔ ''قرآن میں بھی ایسی آیات پائی جاتی ہیں جن سے بظاہر رسول اللہ کی قدر و منزلت کو بڑا دھکا لگتا ہے''۔

(تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 247و248 بحوالہ فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 37)

5۔ ''کیا ان آیات سے دشمنان اسلام کو اسلام پر ہنسنے کا موقعہ نہیں ملتا''۔

(تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 248 بحوالہ فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 37)

6۔ ''قرآن کی قطعیت پر تو قرآن کی آیات سے بھی چوٹ پڑتی ہے۔ ستیارتھ پرکاش وغیرہ کتابیں ملاحظہ ہوں''۔

(تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 255 بحوالہ فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 37)

7۔ ''وہ مسلم رہ کر بھی قرآن کا انکار کر سکتے ہیں۔ مسلمانوں کا جم غفیر تحریف فی القرآن پر ایمان رکھتا ہے''۔

(تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 269 بحوالہ فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 38)

8۔ ''سطحی نظر سے حدیث کا مطالعہ غلط فہمی اور گمراہی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور نہ حقیقت میں اس کے رموز پالیتی ہے۔ سطحی نظر سے تو قرآن کا مطالعہ بھی گمراہ کن ہو سکتا ہے''۔

(تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 135 بحوالہ فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 38)

9۔ ''اگر ان مذاہب خمسہ میں سے ہر ایک مکمل دین ہے تو کیا رسول اللہ پر پانچ اسلام نازل ہوئے تھے''۔

(تفہیم اسلام مؤلفہ مسعود احمد صفحہ 68 بحوالہ فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ 38 مؤلف مولوی الیاس گھمن ناشر مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

غلام احمد پرویز

غلام احمد پرویز اور بزم طلوع اسلام کے نظریات ماضی میں دیگر علماء کی نظر میں

جسمانی معراج کا انکار

''اگر آج سائنس کی کوئی ایجاد اس بات کا امکان بھی پیدا کر دے کہ کوئی شخص روشنی کی رفتار سے مریخ یا چاند کے کُروں تک پہنچ جائے پھر چند ثانیوں میں وہ واپس بھی آجائے تو پھر بھی میں حضور اکرم ﷺ کے معراج جسمانی کو قبول نہیں کروں گا''۔

(معارف القرآن جلد 2 صفحہ 241 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 41 مصنفہ مولوی احمد علی سراج مطبع میٹرو پرنٹر 55 بی چیمبرلین روڈ لاہور ترتیب و اشاعت عبدالخالق بھٹی کویت پی او بکس نمبر 1093 کوڈ نمبر 83001)

حضرت آدم کے وجود کا انکار

''جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا جس کی ذریت سے مراد تمام بنی نوع انسان ہے نہ کہ کسی فرد واحد کی نسلی اولاد''۔

(آدم و ابلیس صفحہ 57 فتنہ پرویزیت صفحہ 42)

حضرت عیسیٰ کے بن باپ ہونے کا انکار

''حضرت مسیح حضرت داؤد کی نسل سے تھے اور یہ سلسلہ یوسف نجار کی وساطت سے حضرت داؤد تک پہنچتا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان نسب ناموں کی رو سے حضرت مسیح یوسف کے بیٹے ہی قرار پاتے ہیں۔ قرآن کریم کی طرف سے اس میں

کوئی تصریح کہیں بھی نہیں کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش بغیر باپ کے ہوئی تھی"۔

(معارف قرآن جلد 2 صفحہ 47 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 42)

انکار حدیث

"اگر حدیثیں بھی دین کا جزو تھیں تو رسول اللہ ﷺ کو چاہیئے تھا کہ جس طرح آپ نے امت کو قرآن دیا تھا اسی طرح اپنی احادیث کا ایک مستند مجموعہ بھی امت کو دے جاتے لیکن رسول اللہ نے ایسا نہیں کیا"۔

(مقام حدیث پیش لفظ ص س بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 43)

آپ ﷺ پر ایمان لانے کا مطلب

رسول اللہ ﷺ پر ایمان سے مفہوم اس کی ذات پر ایمان نہیں ...... رسالت محمدیہ پر ایمان سے مقصود اس کی کتاب پر ایمان ہے۔ جو حضور کی وساطت سے دنیا کو ملی"۔(فردوس گم گشتہ ص 393 بحوالہ فتنہ پرویزیت ص 44)

دعا کے اثرات کا انکار

"آج آدھی دنیا کو پیٹ بھر کے روٹی نصیب نہیں ہو رہی لہذا انسانوں کے خود ساختہ مذہب کے پیدا کردہ خدا پر ایمان لانے اور اس سے دعاؤں پر توکل کرنے سے وہ یقین کسی طرح پیدا نہیں ہوسکتا جو انسانوں کی احتیاج کی فکر سے بے خوف کردے"۔

(سلیم کے نام چودھواں خط صفحہ 226 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 44)

توبہ استغفار کا انکار

"اگر کسی فرد سے لغزش ہو جائے تو مسجد کے گوشے میں استغفر اللہ کہنے سے معافی نہیں مل سکتی بلکہ اس فرد کو خود چل کر مرکزی اتھارٹی کے پاس آنا ہوگا"۔(مجلہ طلوع اسلام جولائی 1963 تحریر غلام احمد پرویز بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 44)

خدا اور رزق کی ضمانت

"مذہب نے جس خدا کو کائنات سے ماوراء عرش پر بٹھا رکھا ہے وہ واقعی کسی انسان کے رزق کی ضمانت نہیں دے سکتا"۔

(سلیم کے نام چودھواں خط تحریر غلام احمد پرویز صفحہ 226 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 44)

حقوق اللہ کا انکار

"قرآن میں حقوق العباد کا ذکر تو آیا ہے لیکن حقوق اللہ کا کہیں ذکر نہیں آیا"

(مجلہ طلوع اسلام 1965ء صفحہ 34 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 45)

ملائکہ اور جنات کے بارے نظریہ

"انس شہروں کی مہذب آبادی اور جن صحرا کے بادیہ نشین جو شہری آبادی کی نگاہوں سے اوجھل اور بیابانوں میں رہتے ہیں ...... یہ دونوں انسانوں کی ہی جماعتیں ہیں"۔

(آدم و ابلیس صفحہ 108 تحریر غلام احمد پرویز بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 45)

"ملائکہ ہماری اپنی داخلی قوتیں ہیں۔یعنی ہمارے اعمال کے اثرات جو ہماری ذات پر مرتب ہوتے رہتے ہیں"۔

(آدم و ابلیس صفحہ 162 تحریر غلام احمد پرویز بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 46)

عبادت کے بارے میں نظریہ

"اس نے ہمیں پیدا کیا...... کہ ہم اُس کی عبادت کرتے رہیں خدا کے لئے یہ تصور صحیح نہیں"۔ (طلوع اسلام ستمبر 1962ء بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 46)

نماز پنجگانہ کی فرضیت والی حدیث کا انکار

"یہ حدیث وضعی ہے اور کسی یہودی کی گھڑی ہوئی ہے"۔

(قرآنی فیصلے صفحہ 15 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 46)

عیدالاضحیٰ کی قربانی کے جانوروں کا انکار

"حاجیوں کی وہ قربانیاں جو وہ آج کل کرتے ہیں محض ایک رسم رہ گئی ہے"

(قرآنی فیصلے غلام احمد پرویز صفحہ 57 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 48)

عرش و جنت کے بارے میں نظریہ

"جس طرح مسلمانوں نے اللہ کو عرش پر بٹھا رکھا ہے اسی طرح انہوں نے جنت کو بھی دوسری دنیا کے ساتھ مخصوص کر رکھا ہے"۔

(سلیم کے نام گیارھواں خط صفحہ 159 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 49)

والدین کی اطاعت ضروری نہیں

"ماں باپ کی اطاعت کو فرض سمجھنے والی اولاد ساری عمر عقلی طور پر اپاہج رہ جاتی ہے"۔

(قرآنی فیصلے صفحہ 129 بحوالہ فتنہ پرویزیت صفحہ 49)

سید محمد یوسف بنوری اور مفتی اعظم مولوی ولی حسن ٹونکی نے غلام احمد پرویز کے باطل عقائد کے نام سے انکی کتابوں سے ان کے عقائد کو جمع کر کے کتابی شکل میں علماء کے سامنے پیش کر کے ان سے فتاویٰ کفر لئے۔

1۔قرآن میں جہاں اللہ اور رسول کا نام آیا ہے اس سے مراد مرکز ملت ہے۔

2۔جہاں اللہ اور رسول کی اطاعت کا ذکر ہے۔مراد مرکزی حکومت کی اطاعت ہے۔

3۔قرآن میں اولی الامر سے مراد افسران ماتحت ہیں۔

4۔رسول کو قطعاً یہ حق نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے۔

5۔رسول کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ وہ اس قانون کو انسانوں تک پہنچانے والا ہے۔

6۔رسول اللہ ﷺ جب موجود تھے تو بحیثیت مرکز ملک آپ کی اطاعت فرض تھی آپ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔

7۔ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے

ہوں گے۔

8۔قرآن کریم کے احکام وراثت،قرضہ،لین دین،صدقہ خیرات زکوۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں۔

9۔شریعت محمد یہ صرف آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی شریعت وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب ومدون کرے۔

10۔مرکز ملت کو اختیار ہے کہ وہ عبادت،نماز،روزہ،معاملات،اخلاق،غرض ہر چیز جس میں چاہے ردّوبدل کرسکتی ہے۔

11۔مرکز ملت اپنے اپنے زمانے کے تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی شکل میں ردّوبدل کرسکتی ہے۔

12۔حدیث عجمی سازش ہے۔

13۔جنت وجہنم مقامات نہیں انسانی ذات کی کیفیات ہیں۔

14۔جبرائیل انکشاف حقیقت کا نام ہے۔

15۔تقدیر کا مسئلہ ایمانیات میں مجوسی اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے۔

16۔ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک افیون ہے جو مسلمانوں کو پلائی گئی ہے۔

17۔انسان کی پیدائش آدم وحوا سے نہیں ڈارون کے نظریہ ارتقاء کے مطابق ہوئی۔

18۔نماز پوجا پاٹ،روزہ برت اور حج یاترا ہے۔اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سر انجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے ورنہ ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے اور نہ عقل سے کچھ واسطہ۔

19۔نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے۔قرآن نماز پڑھنے کے لئے نہیں کہتا بلکہ قیام صلوٰۃ یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیتا ہے۔

20۔رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کے لئے یہ 2 اوقات فجر عشاء متعین تھے۔

21۔آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ۔قیصر اور خدا میں تفریق اسلامی ہے۔

22۔صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈالا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ تک پہنچ جائیں۔

23۔حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین الملّی کانفرنس ہے۔

24۔قربانی کے لئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس کی حیثیت شرکاء کانفرنس کے لئے راشن مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی۔

25۔تلاوت قرآن عہد سحر یعنی جادو کے زمانے کی یادگار ہے۔

26۔دین کے ہر گوشے میں تحریف ہوچکی ہے۔

27۔قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے ہیں۔اور موجودہ مسلمان برہمو سماجی مسلمان ہیں۔

(فتنہ پرویزیت زیرعنوان غلام احمد پرویز کے باطل عقائد ص 51 تا 54 مصنفہ مولوی احمد علی سراج مطبع میٹرو پرنٹر 55 بی چیمبرلین روڈ لاہور ترتیب و اشاعت عبدالخالق بھٹی کویت پی او بکس نمبر 1093 کوڈ نمبر 83001)

انجمن سرفروشان اسلام

پیر گوہر شاہی کی جماعت انجمن سرفروشانِ اسلام کو دوسرے علمائے کرام کافر ،زندیق،ملعون،سلام اور شعائرِ اسلام کا دشمن،متوازی اور خودساختہ مذہب کا بانی،بدترین سازشی،بدفطرت،دشمن اسلام،مرتد،ملحد،بے گناہ اور معصیت کی زندگی میں تھا،اس کے دعاوی مضحکہ خیز،ان لوگوں کا ذبیحہ مردار وغیرہ وغیرہ کے القاب اور مذہبی فتاویٰ سے یاد فرماتے ہیں۔جبکہ پیر ریاض احمد گوہر شاہی نے 1975ء میں اپنی نئی جماعت رجسٹرڈ کروائی اور تبلیغی جلسوں کا کام شروع کیا۔ان کے مریدوں کا حلقہ پاکستان اور بیرون پاکستان تک پھیلا ہوا ہے۔آپ شہر شہر جلسے کرتے ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ وہ دلوں میں اللہ کا ذکر جاری کردیتے ہیں۔ان کا دعویٰ ہے کہ ان سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے مسلمان ہونا ضروری نہیں۔آپ اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

”15 رمضان 1977ء کو اللہ کی طرف سے خاص الہامات کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔راضیہ مرضیہ کا وعدہ بھی ہوا۔مرتبہ بھی ارشاد ہوا۔چونکہ آپ کے ہر مرتبے اور معراج کا تعلق 15 رمضان سے ہے اس لئے اس خوشی میں جشن شاھی اسی روز منایا جاتا ہے۔

آپ کے مریدان کا دعویٰ ہے کہ چاند،سورج،حجر اسود،شیو مندر اور کئی دوسرے مقامات پر پیر گوہر شاہی کی تصویر نمایاں ہونے کے بعد اکثر مسلم اور غیر مسلم کا خیال اور یقین ہے کہ یہی شخصیت مہدی،کلگی اوتار اور مسیحا ہے۔“

تصانیف پیر ریاض احمد گوہر شاہی

1۔مینارہ نور ناشر سرفروش پبلی کیشنز

2۔تحفۃ المجالس حصہ اول دوئم سوئم ناشر سرفروش پبلی کیشنز

3۔رہنمائے طریقت واسرار حقیقت ناشر سرفروش پبلی کیشنز

4۔روشناس ناشر سرفروش پبلی کیشنز 5۔گوہر سالانہ ناشر سرفروش پبلی کیشنز

6۔صدائے سرفروش حیدرآباد (15 روزہ) ناشر سرفروش پبلی کیشنز

7۔دین الٰہی ناشر سرفروش پبلی کیشنز 8۔روحانی سفر ناشر سرفروش پبلی کیشنز

9۔حق کی آواز ناشر سرفروش پبلی کیشنز

پیر گوہر شاہی کے عقائد و اعمال ماضی میں دیگر علمائے کرام کی نظر میں

گدھے پر معراج

آج عصر کی نماز کے بعد جب سفر شروع ہوا تو ایک گدھا میری بائیں جانب میرے ساتھ ساتھ چلنے لگا...... وہ مجھے دیکھ کر ہنستا...... میں پریشان ہوگیا کہ یہ کیسا گدھا ہے جو ہنس رہا ہے۔ اب وہ مجھ کو آنکھوں سے اشارہ کرتا ہے۔ اور آواز بھی آتی ہے کہ میرے اوپر سوار ہوجاؤ۔ میں ہٹتا ہوں اور بچتا ہوں پھر گدھے کے ہونٹ ہلے جیسے کچھ پڑھ رہا ہو۔ جوں جوں اس کے ہونٹ ہلتے گئے اس کی طرف کھنچتا گیا اور آخر خود بخود اس پر سوار ہوگیا وہ گدھا تھوڑی دیر بھاگا اور پھر ہوا میں اُڑنے لگا۔ میں نے باقاعدہ راوی چناب کے دریا عبور کئے۔ یعنی اِس گدھے نے پورے پاکستان کی سیر کرادی۔ میں نے منزل پالی۔ اب واپس چلتے ہیں"۔

(روحانی سفر تحریر پیر گوہر شاہی ریاض احمد ص 7 صفحہ، 8 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 26)

20، 30 سال نہ نماز اور نہ روزہ

"اس (گدھے کی سواری کے) دن کے بعد یعنی 20 سال کی عمر سے 30 سال کی عمر تک اسی گدھے کا اثر رہا۔ نماز وغیرہ سب ختم ہوگئی۔ جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہوسکتی۔ پیروں فقیروں عالموں سے چڑھ ہوگئی...... فالتو وقت سینماؤں اور تھیڑوں میں گزارتا۔ روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے حلال وحرام کی تمیز جاتی رہی۔ کاروبار میں بے ایمانی فراڈ اور جھوٹ شعار بن گیا"۔

(روحانی سفر تحریر پیر گوہر شاہی ریاض احمد صفحہ 7، 8 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 27)

گوہر شاہی کے پیٹ میں کتا

"ایک دن ذکر کی ضربیں لگا رہا تھا کہ ایک سیاہ رنگ کا موٹا تازہ کتا سانس کے ذریعہ سے باہر نکلا اور بڑی تیزی سے بھاگ کر دور پہاڑی پر بیٹھ کر مجھے گھورنے لگا۔ اور جب ذکر کی مشق بند کی تو دوبارہ جسم میں داخل ہوگیا...... دوران ذکر ناف کی جگہ سے بچے کی طرح رونے کی آواز آنا شروع ہوگئی...... ناف کی جگہ دھڑکن رہتی ہے جیسے حاملہ کے پیٹ میں بچہ ہو...... کچھ ماہ بعد اس کی شکل بکرے کی بن گئی۔ وہ بکرا میرے ساتھ باتیں کرتا میرے ساتھ نمازیں پڑھتا"۔

(روحانی سفر تحریر پیر گوہر شاہی ریاض احمد صفحہ 21، 22 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 228، 229)

بھنگ پینے کا الہامی حکم

"مستانی نے کہا قلندر پاک اور بھٹ شاہ والے آئے ہیں اور کہتے ہیں ریاض کو آج گھر کی یاد بہت ستا رہی ہے...... اِس کو ایک گلاس بھنگ کا پلاؤ...... اِس کے بعد مستانی بھنگ کوٹنا شروع کرتی ہے...... میں چلہ گاہ میں گیا۔ وہیں خواب دیکھا کہ ایک سفید ریش بزرگ سامنے آئے اور ناراض ہیں کہ بھنگ کیوں نہیں پی۔ میں نے کہا کہ شریعت میں حرام ہے اُس نے کہا کہ شرع اور عشق میں فرق ہے...... جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرے وہ مباح اور جائز ہے۔ اگر بات صرف نشے کی ہے تو پان میں بھی نشہ ہے، تمبا کو میں نشہ ہے۔ اناج میں بھی نشہ ہے۔ عورت میں بھی نشہ ہے۔ دولت میں بھی نشہ ہے۔ تو پھر سب نشے ترک کردو۔ اب وہ بزرگ بھنگ کا گلاس پیش کرتا ہے اور میں پی جاتا ہوں سوچتا ہوں بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہا۔ جب آنکھ کھلی تو سورج چڑھ چکا تھا اب میرے پاؤں خود بخود مستانی کی جھونپڑی کی طرف جانے لگے۔ مستانی نے بڑی گرم جوشی سے مصافحہ کیا اور کہا رات کو بھٹ شاہ والے آئے اور تمہیں بھنگ پلا کر چلے گئے۔ تم نے ذائقہ تو چکھ لیا ہوگا یہی شرابا طھورا ہے۔

مستانی نے کہا بھٹ شاہ جی والے کہہ گئے ہیں اِس کو روزانہ ایک گلاس الائچی ڈال کر پلایا کرو۔ میں سوچ رہا تھا پیوں یا نہ پیوں کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ پیوں یا نہ پیوں۔ کچھ بزرگوں کے حالات پڑھے تھے ان کی ولائت مسلم تھی لیکن بظاہر اُن سے کئی خلاف شریعت کام سرزد ہوئے۔ جیسا سمن سرکار کا بھنگ پینا۔ لال شاہ کا نسوار اور چرس پینا۔ سدا سہاگن کا عورتوں کا لباس پہننا۔ اور نماز نہ پڑھنا۔ امیر کلاں کا کبڈی کھیلنا۔ سعید خزاری کا کتوں کے ساتھ شکار کھیلنا۔ خضر علیہ السلام کا بچے کو قتل کرنا، قلندر پاک کا نماز نہ پڑھنا، داڑھی چھوٹی اور مونچھیں بڑی رکھنا حتیٰ کہ رقص کرنا۔ رابعہ بصری کا طوائفہ بن کر بیٹھ جانا۔ شاہ عبدالعزیز کے زمانے میں ایک قلیہ کا ننگے گھومنا، لیکن سخی سلطان باہو نے فرمایا تھا کہ بامرتبہ تصدیق اور نقالیہ زندیق ہے...... خیال آتا کہ کہیں پی کر زندیق نہ ہوجاؤں۔ پھر خیال آتا ہے کہ بامرتبہ ہوا تو اس لذیذ لذت سے محروم رہوں گا۔ آخر یہی فیصلہ ہوا کہ تھوڑا سا چکھ لیتے ہیں اگر رات کی طرح لذیذ ہوا تو واقعی شرابا طھورا ہی ہوگا"۔

(روحانی سفر تحریر پیر گوہر شاہی ریاض احمد صفحہ، 33، 34 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 35، 36)

مستانی کے ساتھ شب باشی

اپنے روحانی سفر صفحہ 30۔ 31 پر مستانی کے ساتھ ایک بارش والی رات میں اس کی جھونپڑی میں جانے اور ایک بستر پر رات گزارنے کا ذکر ہے۔ تفصیل انتہائی ناموزوں ہے۔

مستانی کا عشق

"اس واقعے کے بعد میں اور مستانی پہلے سے زیادہ قریب ہو گئے...... لڑکیوں کی طرح اتراتی...... کبھی میرے ہاتھ پکڑ کر سینے سے لگاتی۔ اور کبھی ناچنا شروع کر دیتی"۔

(روحانی سفر تحریر پیر گوہر شاہی ریاض احمد صفحہ 37 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 38)

ایک عورت کے ساتھ ہم آغوشی

" ایک دوپہر چشموں کی طرف چلا گیا ۔ راستے میں نوجوان عورت لیٹی ہوئی تھی......بانہوں سے لپٹ گئی ......میں بانہوں سے چھڑانے کی کوشش کرتا رہا لیکن گرفت سخت تھی"۔(روحانی سفر تحریر پیر گوہر شاہی ریاض احمد صفحہ 31 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 40)

قرآن پاک کے دس پارے اور ہیں

"یہ قرآن پاک عوام الناس کے لئے ہے ۔جس طرح ایک علم عوام کے لئے جبکہ دوسرا خواص کے لئے جو سینہ بہ سینہ عطا ہوتا ہے......اسی طرح قرآن پاک کے دس پارے اور ہیں۔ جب ہم نے سہون شریف میں ذکر وفکر اور مجاہدات کئے ......پھر وہ 10 پارے سامنے آ گئے۔

(حق کی آواز صفحہ 54 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 59

ظاہری قرآن اور باطنی قرآن میں تضاد ہے

پھر یہ قرآن مجید کچھ اور ہے......اور وہ دس پارے کچھ اور ہیں......یہ کچھ اور بتاتا ہے وہ کچھ اور بتاتا ہے۔قرآن کے 40 پارے تھے ۔ 30 ظاہری 10 باطنی ۔ ظاہری قرآن ظاہری عوام کے لئے باطنی قرآن خواص کے لئے ۔

(بحوالہ آڈیو کیسٹ خصوصی خطاب نشتر پارک کراچی بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 64

شریعت محمدی اور شریعت احمدی دونوں میں فرق

جولوگ 5 وقت نماز پڑھتے ہیں اُن کی انتہا مسجد ہے تو وہ حضور ﷺ کے قدموں میں پہنچ جاتے ہیں اس سے پہلے پہلے شریعت محمدی ہے۔اس کے بعد شریعت احمدی شروع ہوجاتی ہے۔وہاں نماز روحانی ہوجاتی ہے۔بیت المعمور سے آگے فرشتے بھی نہیں جاسکتے۔اور یہ ولی چلا جاتا ہے وہاں اللہ بڑے پیار سے دیکھتا ہے اور فرماتا ہے اب تو نیچے چلا جا۔اب جس نے تجھے دیکھ لیا اُس نے مجھے دیکھ لیا......بہت سے ولی یہیں رک جاتے ہیں ......جو اس سے بھی آگے جاتے ہیں پھر وہ 10 پارے اُس کو ٹکراتے ہیں۔"(بحوالہ آڈیو کیسٹ خصوصی خطاب نشتر پارک کراچی بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 64)

شریعت کے قاعدے الگ اور طریقت کے قاعدے الگ ہیں

شریعت کے قاعدے قانون طریقت پر لاگو نہیں ہوتے ......اکثر علماء کہتے ہیں شریعت ہی میں طریقت، حقیقت اور معرفت ہے جس سے ہمیں اختلاف ہے۔

(حق کی آواز صفحہ 10 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 54)

تمہیں اسلام چاہیے یا خدا

ایک امریکی خاتون اسلام قبول کرنے آئی تو اس سے پوچھا تمہیں اسلام چاہئے یا خدا اُس نے کہا خدا۔ پھر وضاحت کی ۔ خدا کی طرف 2 راستے جاتے ہیں ایک شہر کے اندر سے اُس پر قوانین، چوک، اشارے، سپیڈ بریکر وغیرہ یہ ہے شریعت کا راستہ دوسرا بائی پاس شہر میں داخل ہوئے بغیر منزل کی طرف سفر یہ ہے عشق کا جس پر کوئی سگنل نہیں اس پر شہر کا کوئی قانون لاگو نہیں ہوتا۔"

(سالنامہ گوہر 1996، 1997 صفحہ 7 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 64)

نماز روزہ میں روحانیت نہیں۔روحانیت کا تعلق دل کی ٹک ٹک سے ہے۔

(حق کی آواز صفحہ 3 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 57)

نماز گناہگاروں کے لئے ہے۔وہ 10 پارے کہتے ہیں جب نماز کا وقت آئے تو اُسی کو دیکھ لے جس کی نماز ہے۔

(بحوالہ آڈیو کیسٹ خصوصی خطاب نشتر پارک کراچی بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 64)

10 پارے کہتے ہیں تو رات دن کھا تیرا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(بحوالہ آڈیو کیسٹ خصوصی خطاب نشتر پارک کراچی بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 61، 62)

تو کعبہ کی طرف نہ جا کعبہ تیری طرف آئے گا......10 پارے کہتے ہیں کعبے کو ابراھیمؑ نے گارے مٹی سے بنایا اور تجھے میں نے اپنے نور سے تو اُس کعبہ کی طرف کیوں جاتا ہے؟

(بحوالہ آڈیو کیسٹ خصوصی خطاب نشتر پارک کراچی بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 64)

حضرت آدم نے شیطان کا بیٹا خناس قتل کر کے کھالیا

لمبا واقعہ ہے جس کا خلاصہ ہے کہ آدم نفس کی شرارت سے زمین پر پھینکے گئے۔اور توبہ کرنے لگے۔ایک دن گھر پر نہ تھے شیطان آیا اور اپنے چھوٹے بیٹے خناس کو اماں حوا کے پاس چھوڑ گیا۔رات کو آدمؑ واپس آئے ناراض ہوئے یہ دشمن کا بچہ کیوں گھر رکھا؟ اور اُس کو مار کر دفنا دیا۔اگلے دن شیطان آیا اور آواز دی یا خناس وہ حاضر حاضر کہتا زمین سے باہر نکل آیا شیطان اُس کو پھر آدمؑ کے گھر چھوڑ گیا۔شام کو آدم نے اسے واپس دیکھا تو پھر ناراض۔ اب کی بار قتل کر کے اُس کا گوشت 4 پہاڑوں پر پھینک دیا۔اگلے دن شیطان آیا اور آواز دی خناس پھر لبیک کہتا حاضر ہو گیا۔شیطان پھر وہیں پر چھوڑ گیا۔شام کو آدمؑ پھر ناراض ہوئے ۔غصہ میں آکر اس کو قتل کر کے کھا لیا۔اگلے دن پھر شیطان آیا اور آواز دی۔شیطان نے آدم کے اندر سے کہا لبیک۔ اِس پر شیطان خوش ہو گیا اور کہا یہی تو میں چاہتا تھا اب یہیں رہ۔

(مینارہ نور صفحہ 11، 12 طبع اول بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 64)

حضرت آدم نے آپ ﷺ سے حسد کیا جس پر آپ کو دوبارہ سزا ہوئی

(روشناس صفحہ 9 مینارہ نور صفحہ 11 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 64)

گوہر شاہی کا ہادی پیشاب میں

"ایک دن پتھریلی جگہ پیشاب کر رہا تھا پیشاب کا پانی پتھروں پر جمع ہو گیا اور ایسا ہی سایہ مجھے پیشاب کے پانی میں ہنستا ہوا نظر آیا جس سے مجھے ہدایت ملی تھی"۔

(روحانی سفر صفحہ 2 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 70)

شیطان اور خدا کی ملی بھگت

"فرمایا ایک دفعہ شیطان سے ہماری گفتگو ہوئی۔ اُس نے کہا میں جو بھی کرتا ہوں یہ سب میری اور اللہ کی ملی بھگت ہے۔ سب اُسی کی مرضی سے کرتا ہوں...... پھر بتایا دراصل خدا کی بے پناہ رحمت کی وجہ سے فرشتے اور حوریں خدا سے بے خوف ہو گئے تھے پھر اللہ نے مجھ سے کہا معاملہ خراب ہو گیا ہے اب درست کرنا چاہئے۔ اس کے بعد میں نے آدم کو سجدے سے انکار کیا۔ اس طرح مجھے لعین قرار دیا گیا۔ فرشتوں اور دوسری مخلوقات نے جب دیکھا کہ خدا کے اِس قدر نزدیک رہنے اور عبادت کرنے والا خدا کے غضب میں آ گیا تو اُن میں بھی خوفِ خدا پیدا ہو گیا...... اُس کی یہ دلیلیں سن کر ہم نے درود کی محفل میں اعوذ باللہ پڑھنا چھوڑ دیا ہے۔ جب یہ سب اُس کی مرضی سے ہوا ہے تو پھر اس کے پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟

(یادگار لمحات صفحہ 4 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 71، 72)

اللہ اللہ کرنے کے لئے ڈانس کرنا اور چرس پلانا جائز ہے۔

(یادگار لمحات صفحہ 19 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 74)

چاند میں میری شبیہ ہے جو اس کا انکار کرتا ہے وہ اللہ کی بہت بڑی نشانی کو جھٹلاتا ہے۔

(یادگار لمحات 18 مئی 1997 ص 10، 11 بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 74)

امریکہ کے ہوٹل میں حضرت عیسیٰؑ مجھ سے ملنے کے لئے آئے اور بتایا کہ آجکل وہ امریکہ میں رہ رہے ہیں۔

(اشتہار شائع کردہ سرفروش پبلی کیشنز بحوالہ گوہر شاہی مؤلفہ سعید احمد جلالپوری صفحہ 94)

ضمیر کی بغاوت

جناب فیض احمد فیض فرماتے ہیں:

ہم سادہ ہی ایسے تھے کی یوں ہی پذیرائی
جس بار خزاں آئی سمجھے کہ بہار آئی
آشوب نظر سے کی ہم نے چمن آرائی
جو شے بھی نظر آئی، گل رنگ نظر آئی۔

دوستو یہ بیسیوں فرقے اور ان کے سینکڑوں متضاد عقیدے اور فتاوٰی اگر بیک جنبش "مشرف بہ اسلام" اور بیک جنبش کفر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو بتایئے پھر تعصب نفاق اور جھوٹ کس بلا کا نام ہے؟

اگر یہی عقائد الوہابیت، حنفیت اور مرزائیت، الوہابیت اور مرزائیت، زلزلہ زیروزبر، تبلیغی جماعت، جماعت اسلامی، آئینہ، آئینہ مودودیت، فتنہ طاہری، خطرے کی گھنٹی، فتنہ پرویزیت، فتنہ گوہر شاہی، فتنہ رافضیت، بریلوی کی خانہ تلاشی، جیسی کتب کا مصنف تحریر کرے اور اپنے فرقے کا دفاع کرے تو گستاخ رسول، صیہونی طاقتوں کے ایجنٹ اور دائرہ اسلام سے خارج سے کم وزنی لفظوں کا انتخاب شاید ہی ممکن ہے مگر جب بات احمدی اور غیر احمدی دشمنی کی ہو تو اکٹھے حملہ کرنے کی خاطر درج ذیل سمجھوتے کے الفاظ نظر آتے ہیں:

"ختم نبوت (کی پاکستانی تعریف۔ ناقل) امت مسلمہ کے لیے ایک بڑی رحمت ہے جس کی بدولت ہی اس امت کا ایک دائمی اور عالمگیر برادری بننا ممکن ہوا ہے اس چیز نے مسلمانوں (کے تمام فرقوں) کو ایسے ہر بنیادی اختلاف سے محفوظ کر دیا ہے جو ان کے اندر مستقل تفریق کا موجب بن سکتا ہے"۔

کاجل کی کوٹھڑی میں داخل ہو کر دودھ کی طرح سفید بے داغ کپڑے لیکر باہر آنے کا چیلنج کرنے والے دوستوں سے صرف اتنا عرض کروں گا کہ اگر تنگیٔ وقت کا آزار نہ ہو تو ایک لمحے کے لیے رک کر صرف اس فقرے کو غور سے دیکھ لیجئے بہت سے حقائق یکسر نقاب الٹ کر عین دوپہر کے اجالے میں آ جائیں گے۔ اور یہیں سے ضمیر اس خوفناک سمجھوتے سے بغاوت کرتے ہوئے سوال کرتا ہے کہ کیا یہ ممکن ہے؟ اور کیسے ممکن ہے کہ:

1۔ تمام فرقے درست اور عین اسلامی بھی ہیں اور ان کی موجودگی میں اسلام ہر بنیادی اختلاف سے محفوظ بھی ہے۔

2۔ ان تمام فرقوں کے تمام عقائد درست اور عین اسلام بھی۔

3۔ ان کے ایک دوسرے کے خلاف تمام فتاوٰی کفر بھی درست اور عین اسلام۔

4۔ ایک فرقے کے دوسرے کے خلاف گستاخ رسول اور صیہونی طاقتوں کے ایجنٹ ہونے کے اعلانات بھی درست اور عین اسلام۔

5۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں۔ ایک دوسرے کے خلاف لکھی جانے والی کتب بھی درست اور عین اسلام۔

6۔ کافر مرتد قرار دے کر دوسرے فرقے کے لوگوں کو قتل کرانا بھی عین اسلام۔

7۔ "مقتول کافر" بھی جنتی اور عین مسلمان۔

مگر اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کی قومی اسمبلی اور اس کا آئین بانگ دہل اعلان کر رہا ہے کہ ہاں ایسا ممکن ہے اور نہ صرف ممکن ہے بلکہ یہی تو طرۂ امتیاز ہے جو

اسے ''تحفظ ختم نبوت''اور آئین کی تیسری ترمیم کی برکت سے حاصل ہوا ہے۔

کیا کہوں صرف فیض کی زبان میں ہی دلی کرب کا اظہار کرسکتا ہوں:

جو تیری مان لیں ناصحا تو رہے گا دامن دل میں کیا
نہ کسی عدو کی عداوتیں نہ کسی صنم کی مرّوتیں

آئین کی پندرھویں ترمیم یا ایک اور طمانچہ

''ہر بنیادی اختلاف سے محفوظ''فرقوں نے اپنے اپنے فقہی حقوق کے لیے حکومتوں سے بلکہ خدا تعالیٰ سے کیسے کیسے تحفظات لے رکھے ہیں اس کا اندازہ مجھے جناب نواز شریف صاحب وزیر اعظم پاکستان کے اعلان کردہ ''نفاذ شریعت بل'' سے ہوا۔

جناب اصغر علی گھرال نے نفاذ شریعت مذہبی پیشوائیت اور روشن خیالی کے نام سے قارئین نوائے وقت کو اس طرح سے جھنجھوڑا ہے۔

''نئے نفاذ شریعت بل یا دستور میں پندرھویں ترمیم کی رو سے آرٹیکل 2۔الف کے بعد حسب ذیل نیا آرٹیکل شامل کردیا گیا ہے۔2۔ب قرآن وسنت کی برتری۔ (اس کے جزو 1 میں مندرج ہے 1 قرآن پاک اور پیغمبر پاک ﷺ کی سنت پاکستان کا اعلیٰ ترین قانون ہوگا۔

تشریح: کسی مسلمان فرقے کے پرسنل لاء پر اس شق کے اطلاق میں قرآن وسنت کی عبادت کا مفہوم وہی ہوگا۔جو اس فرقے کی طرف سے توضیح شدہ قرآن وسنت کا ہے۔میں اپنی گذارشات کو دستور کے مجوزہ آرٹیکل 2۔ب کی شق 1 تک محدود رکھوں گا۔

بڑے ادب کے ساتھ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ یہ ''تشریح''، یعنی قرآن وسنت کے احکام کی تشریح کا یہ طریق کار قرآن پاک کی کس آیت، حکم یا احکام سے ماخوذ ہے۔یہ تشریح Pre-Suppose کرتی ہے کہ اسلام کچھ فرقوں پر مشتمل ہے یا فرقے۔اسلام کا جزو لا ینفک ہیں۔اور ان سب کے اپنے اپنے پرسنل لاز ہیں یعنی ان کی اپنی اپنی ذیلی شریعتیں ہیں جو یقینی طور پر ایک دوسرے سے مختلف بلکہ اکثر متضاد ہیں۔اسی لئے ان کے درمیان جھگڑے رہتے ہیں اس تشریح کی رو سے احکام خداوندی کو پابند کیا جارہا ہے کہ جب وہ ایک فرقے کے ہاں جائیں تو ان کا ایک مفہوم ہو اور دوسرے فرقے کے ہاں جا کر قرآن وسنت کے احکام کا مفہوم اس کی ذیلی شریعت کے مطابق دوسرا ہو۔یوں نعوذ باللہ قرآن وسنت کے احکام کو فرقوں کی ذیلی شریعتوں کے تابع کردیا گیا ہے''۔

امت کو کاٹ ڈالا کافر بنا بنا کر
اسلام ہے فقیہو بہت ممنون احسان تمہارا

درگاہوں کی متاع لٹ گئی دشنام چوک میں

کیا خطابت تھی کہ ہر شخص پریشاں نکلا
سیل الفاظ میں دشنام کا طوفاں نکلا (شورش کاشمیری صاحب)

تحریر۔علی سانگلوی

وزیر داخلہ صاحب آج شام مذاکرات میں ڈیڈ لاک کا اعلان کرتے ہوئے بتا رہے تھے کہ یہ ہم سے بریلوی ووٹ چھیننے کی سازش ہو رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے خلاف سازش ہو یا نہ ہو بریلوی مکتبہ فکر کے خلاف سازش ضرور ہے۔وہ جس مکتبہ فکر کو ساری دنیا سواد اعظم کے نام سے جانتی تھی اور ہے۔

وہ مکتبہ فکر جو درگاہوں اوور پیروں فقیروں کے وارث ہونے کا دعوی کرتے نہیں تھکتے تھے۔وہی مکتبہ فکر جو آل دیوبند کو ہمیشہ گستاخ کے نام سے یاد کرتے تھے اور اپنی تاریخ بتایا کرتے تھے کہ برصغیر میں اسلام ہمارے صوفیاء۔اور پیروں اور گدڑی نشینوں نے پھیلایا اور ان کی محافل عرفان اور محبت بھری میٹھی تبلیغ نے ہندووں اور سکھوں اور مشرکوں کو اسلام کا دیوانہ بنا دیا۔چنانچہ آج بھی ہندوستان میں اجمیر شریف کی درگاہ پر ہر مذہب کا بندہ اپنی مرادیں حاصل کرنے کے لئے دھونی رمائے بیٹھا ہوا ہے مگر یہ کیا ہوا؟ پاکستان کے دشنام چوک میں یہ کیا ہنگام ہو گیا یہ کون سے پیر آوارد ہوئے اور یہ کس داتا ہجویری کے ملنگ نکل آئے جو گالی سے کلام شروع کرتے ہیں اور گالی پر کلام ختم کرتے ہیں۔یہ کون سے بریلوی پیدا ہو گئے جو نام ختم نبوت کا لے رہے ہیں اور بے حیاء کلام میں یورپ کے ننگوں کے بھی کان کاٹ رہے ہیں۔آرمی چیف ہو یا چیف جسٹس، منسٹر ہو یا ایم این اے۔مرد ہو یا عورت۔مسلم ہو یا غیر مسلم جو سب کو برابر کی گالی سے نواز اجا رہا ہے۔اے درگاہوں کے وارثو تمہاری متاع بیچ چوراہے میں لوٹی جارہی ہے اور تم خاموش ہو۔درگاہوں، خانقاہوں مزاروں اور درباروں کے وارث اور تعارف چند مغلظات بکنے والے بنتے جا رہے ہیں اور تم خاموش ہو۔اور دوھرا ظلم تو یہ کہ خود نکلے ہیں ہیں ختم نبوت کی حفاظت کرنے اور ان جاری مغلظات کے درمیان کبھی اپنے چمچوں سے اپنے امام مہدی ہونے کا اعلان کروا رہے ہیں اور کبھی زیارت رسول ﷺ کا۔سنی مسلمانوں جاگو اور اپنی متاع کو سنبھالو ورنہ تاریخ یہی لکھے گی کہ برتن سے وہی چھلکا جو اُس کے اندر تھا۔

***

جماعت کی تباہی کے اعلان بمقابلہ ترقی کی پیش گوئیاں

تحریر۔سی اے بھٹی

جب قرآن مجید کا راہنما اصول بقول مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب یہ طے پایا کہ جھوٹا نبی ترقی نہیں پاتا بلکہ جان سے مارا جاتا ہے جیسے آپ کے الفاظ ہیں ۔

نظام عالم میں جہاں اور قوانین خداوندی ہیں یہ بھی ہے کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔واقعات گزشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہنچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی یہی وجہ ہے کہ دنیا میں باوجود متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے“۔ (تفسیر ثنائی مقدمہ صفحہ 17)

تو میں نے فیصلہ کن کوشش کے طور اس اصول پر بھی احمدیت کو پرکھنے کا عزم کیا اور احمدیت کے بانی اور بعد میں ان کے خلفاء کی پیشگوئیوں اور مخالفین کے اقوال اور دعاوی کو آمنے سامنے رکھا اور پھر تاریخ اور سطح ارض پر جماعت احمدیہ کے پھیلاؤ، ترقی اور سرسبزی کو گراف کی صورت میں پرکھا، حاصل ہونے والے نتائج نے مجھے یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ واقعی ”خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی“ اور یہی بات میری پریشان کن مشکل بن گئی ہے۔

آیئے سو،سوا سالوں پر پھیلی اس مخالفت کی جنگ کی سال بسال بدلتی صورت حال کا جائزہ لیکر یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کس کی سرسبزی ہے کہ سال بسال بڑھتی ہی چلی جارہی ہے اور کون ہے کہ مخالفت میں جوتیاں گھسا گھسا کر گمنامی کے اندھیروں میں گم ہو چکا ہے۔

جماعت احمدیہ کی تباہی و بربادی کے متعلق مخالفین احمدیت کی پیش خبریاں

قادیانیت کو میں نے ہی بنایا اور میں ہی اس کو برباد کردوں ۔

1870ء میری وجہ سے یہ فتنہ ترقی نہ کر سکے گا۔پیر مہر علی شاہ

”حجاز کے مبارک سفر مکۃ المکرمۃ میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے ملاقات ہوئی جو ایک صحیح صاحب کشف انسان تھے جب ان کو میری آزاد اور بے باک طبیعت کا علم ہوا تو شدید اصرار اور تاکید سے حکم فرمایا کہ چونکہ عنقریب ہندوستان میں ایک فتنہ ظاہر ہونے والا ہے لہٰذا تم وطن واپس چلے جاؤ اگر بالفرض تم خاموش بھی رہے تو یہ فتنہ ترقی نہ کر سکے گا اور اس طرح ملک میں آرام رہے گا۔ چنانچہ میں پورے وثوق کے ساتھ حاجی صاحب کے اس کشف کو مرزا قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتا ہوں۔

(ملفوظات طیبہ بحوالہ روزنامہ اوصاف یکم اکتوبر 1999ء اشاعت خاص)

1881ء۔اہل حدیث لیڈر مولوی محمد حسین بٹالوی

”میں نے ہی مرزا قادیانی کو اونچا کیا تھا اور میں ہی اس کو گرادوں گا“

(رسالہ اشاعۃ السنۃ بحوالہ فکر اقبال اور تحریک احمدیت صفحہ 348)

1889ء۔جلد یہ فتنہ مضمحل ہو جائے گا۔مولانا انور شاہ کشمیری

مولانا محمد انور شاہ کشمیری صاحب کے متعلق مولانا یوسف بنوری صاحب ارشاد فرماتے ہیں:

”میں نے خود حضرت رحمۃ اللہ سے سنا ہے کہ جب یہ فتنہ کھڑا ہوا تو چھ ماہ تک مجھے نیند نہیں آئی اور یہ خطرہ لاحق ہو گیا کہ کہیں دین محمدی کے زوال کا باعث یہ فتنہ نہ بن جائے۔فرمایا چھ ماہ کے بعد دل مطمئن ہو گیا کہ انشاء اللہ دین باقی رہے گا اور فتنہ مضمحل ہو جائے گا“۔

(ہفت روزہ ختم نبوت 18 تا 24 دسمبر 1992ء مضمون نگار مولانا یوسف لدھیانوی صفحہ 11)

1934ء جلد قادیانیت صفحہ ہستی سے مٹ کر صرف کتابوں میں رہ جائے گی۔اخبار زمیندار لاہور

”اب افق ہند سے آفتاب اسلام طلوع ہو رہا ہے جس کی ضیاء باریوں کے سامنے غلامانہ نبوت کی گھٹائیں نہیں ٹھہر سکتیں۔قادیانیت باقی رہے گی۔لیکن صفحہ عالم پر نہیں بلکہ کتابوں کے صفحہ قرطاس پر اور وہ بھی محض عبرت بن کر“

(پرچہ 30 ستمبر 1934ء صفحہ 10)

1935ء صرف میں اپنے ہاتھوں سے قادیانیت تباہ کروں گا۔سید عطاء اللہ شاہ بخاری

”مرزائیت کے مقابلے کے لیے بہت سے لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ میرے ہاتھوں تباہ ہو“۔ (سوانح بخاری از خان کابلی صفحہ 100)

نوٹ: یہ تعلّی جناب شورش کاشمیری نے 1974ء میں شائع کی۔ان کی ایک نظم کا احمدیوں کی تباہی کے متعلق مصرع ہے:

میرے ہاتھوں ہی سے ان کی مرگ بے ہنگام ہے۔(چٹان 14 ستمبر 1974ء)

1936ء جلد قادیانیت ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے گی......مولانا ظفر علی خان

1936ء میں مولانا ظفر علی خاں نے اپنے شعری مجموعہ ”ارمغان قادیان“ کے

ضمن میں لکھا:

تم کو گر منظور ہے سیر جہاں قادیان
اے مسلمانو! خریدو ارمغان قادیان
جی کو بہلاو گے کیونکر گر نہ لو گے یہ کتاب
کیونکہ مٹ جانے کو ہے نام ونشان قادیان

قادیانیت الحمدللہ ختم ہونا شروع ہوگئی ہے۔

1936ء۔ڈاکٹر علامہ اقبال کی رائے

''جمہوریت کی نئی روح جو ہندوستان میں پھیل رہی ہے وہ یقیناً احمدیوں کی آنکھیں کھول دے گی اور انہیں یقین ہوجائے گا کہ ان کی دینیاتی ایجاد بالکل بے سود ہے'' (پنڈت نہرو کے سوالات کے جواب میں 22 جنوری 1936ء)

علامہ اقبال کی پیشگوئی

یہ باور کرتے ہوئے کہ میرے دوا یک فلسفیانہ مضامین کی اشاعت سے یا مخالفین کی برپا کردہ شورش سے جماعت احمدیہ عنقریب ختم ہوجائے گی علامہ اقبال نے سید سلمان ندوی کو لکھا:

''الحمدللہ کہ اب قادیانی فتنہ۔رفتہ رفتہ کم ہورہا ہے''

(اقبال نامہ نمبر 1 صفحہ 109 مکتوب اقبال بنام سید سلیمان ندوی 7 اگست 1936ء)

1952ء......72 فرقوں کا اجتماع

''آج مرزائے قادیانی کی مخالفت میں امت کے 72 فرقے متحد ومتفق ہیں''

(مولوی اختر علی خاں ابن مولوی ظفر علی خاں اخبار زمیندار 5 نومبر 1952ء)

اس سال قادیانیت کو شکست دے دی جائے گی۔53-1952ء بخاری کا سال

''مرزا محمود کو آگاہ رہنا چاہئے کہ اس کی بڑ کا سال گزر گیا ہے۔لو اب 53ء بخاری کا سال ہے اور میں اپنے مولا کریم کے فضل وکرم سے کہہ رہا ہوں کہ تم ہوشیار ہوجاؤ۔آخری فتح میری ہوگی''۔

(تقریر سید عطاء اللہ شاہ بخاری ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ 26 دسمبر 1952ء اخبار آزاد 16 جنوری 1953ء)

1953ء اگر صرف ظفر اللہ خاں کو وزارت سے ہٹا دیا جائے تو قادیانی 50 فیصد ختم ہوجائیں گے۔میرے باوا کی امت

''آج ظفر اللہ خاں کو ہٹا دو اگر کل کو پچاس فیصد مرزائی مسلمان نہ ہوجائیں تو میری گردن ماردو۔اگر مرزائیوں کو اقلیت قرار دے دو تو محمود ڈھونڈے گا کہ میرے باوا کی امت کہاں ہے؟'' (احراری اخبار آزاد 18 جنوری 1953ء)

1953ء۔قادیانیوں کی ہر طاقت جلد ختم کردی جائے گی۔ہر طاقت ختم

''ہمارا ایمان ہے کہ مرزائیوں کو شکست ہوگی اور جو طاقت بھی ہمارے پروگرام میں حائل ہوگی ہم اسے بھی ہٹادیں گے۔'' (اخبار آزاد 6 فروری 1953ء)

1974ء۔شاہ فیصل اور جماعت احمدیہ

''جمعیۃ المشائخ کے مقتدر لیڈر، جامعہ عربیہ کے پرنسپل مولانا منظور احمد چنیوٹی نے جو عرب ممالک کا سات ماہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد حال ہی میں وطن واپس تشریف لائے ہیں اپنے سعودی عرب کے دورہ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے شاہ فیصل کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے قادیانیوں کے سلسلہ میں حکومت پاکستان کی راہنمائی کی اور تاروں کے ذریعہ حکومت پر زور دیا کہ وہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دے۔'' (نوائے وقت 3 اکتوبر 1974ء)

1974ء۔مسٹر بھٹو اور عقبیٰ میں نجات

روزنامہ نوائے وقت نے مسٹر بھٹو کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنے اداریہ میں لکھا: ''کوئی عجب نہیں کہ قادیانیوں کو ناٹ مسلم قرار دینے کا یہ فیصلہ عقبیٰ میں مسٹر بھٹو کی نجات کا موجب بننے کے ساتھ قوم کی بھی نشاۃ ثانیہ کا باعث بن جائے''۔ (پرچہ 9 ستمبر 1974ء)

1974ء۔فرقوں کا متفقہ فیصلہ

''قادیانیوں کو ناٹ مسلم قرار دینے کے فیصلہ کی ایک خاص اہمیت یہ بھی ہے کہ اس پر اجماع امت بالکل صحیح طور پر ہوا ہے اسلام کی تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلہ پر کبھی اجماع نہیں ہوا۔قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر جو بھی 72 فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے حل پر متفق اور خوش ہیں''۔ (نوائے وقت 16 اکتوبر 1974ء)

1974ء آدھے سے زیادہ قادیانیت ختم ہوگئی۔ازمولوی مودودی

''بیرونی ممالک میں قادیانیوں نے جو نفوذ حاصل کیا ہے وہ آدھے سے زیادہ اس وقت ختم ہوگیا جب پاکستان کی قومی اسمبلی اور سینٹ نے اتفاق رائے سے ان کے غیر مسلم ہونے کی قرارداد پاس کی تھی''۔ (ہفت روزہ ایشیا 20 اکتوبر 1974ء)

1974ء اگر قادیانیت کو کافر قرار دے دو تو خدا کی قسم کوئی طاقت تمہارا بال بھی بیکا نہ کرسکے گی......مجلس ختم نبوت کے سربراہ مولوی یوسف بنوری

''میں نے زور دے کر اس میز کو دھکا دیا جو میرے سامنے پڑی تھی اور کہا کہ بھٹو صاحب! بھٹو صاحب! اگر اللہ کو راضی کرنے کے لیے تم مسلمانوں کے اس (احمدیوں کو ناٹ مسلم قرار دینے کے) مطالبہ کو مان لو تو خدا کی قسم! کوئی طاقت تمہارا بال بیکا نہیں کرسکتی''۔

(تقریر 13 ستمبر 1974ء ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت کراچی 20 اکتوبر 1992ء صفحہ 25)

1974ء قادیانی ہمیشہ کے لیے ختم ہوگئے۔شورش کشمیری

''اب اس کے بعد قادیانی مسئلہ پاکستان میں ہمیشہ کے لیے طے پا گیا ہے۔بانس ہی نہ رہا تو بانسری کیا بجے گی۔حضور سرور کائنات کے دربار میں مسٹر بھٹو کے لیے بڑا اجر ہے۔انہوں نے ختم نبوت کی پاسبانی کی ہے آج ہر گھر میں مرد،عورتیں بچے بچیاں ان کے لیے دعا کر رہے ہیں''۔(چٹان 10 ستمبر 1974ء)

1974ء اب قادیانیت سکڑنے کا وقت آ گیا۔سردار عبدالقیوم صدر آزاد کشمیر

''اب قادیانیت کے سکڑنے بلکہ ختم ہونے کا وقت آ گیا ہے''

(ہفت روزہ لولاک مارچ 1974ء)

1975ء قادیانیوں کا پردہ چاک ہو گیا۔منظور احمد چنیوٹی

''مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام متبعین کو عالم اسلام کی بڑی بڑی حکومتوں سعودی عرب،جمہوریہ مصر،جمہوریہ شام،متحدہ عرب امارات اور پاکستان نے کافر قرار دیتے ہوئے اپنے ملک میں ان کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ان کی تبلیغی سرگرمیاں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ان کے دفاتر سربمہر کر دیئے گئے ہیں۔ان کی تمام املاک کو بحق سرکار ضبط کر لیا گیا۔1975ء جو قادیانی ہندو پاک سے جانا چاہتے تھے ان کے اجازت نامے منسوخ کر کے ان کو بندرگاہوں سے ہی واپس کر دیا گیا۔قادیانی حضرات اسلام کا لبادہ اوڑھ کر دنیا کو فریب دینے کی جو ناپاک کوشش کر رہے تھے اب ان کا پردہ چاک ہو چکا ہے''۔

(عبرتناک انجام صفحہ 3 ناشر ادارہ مرکزیہ دعوۃ و ارشاد چنیوٹ)

1978ء......افریقہ میں تمام قادیانیوں نے توبہ کر لی ہے......منظور احمد چنیوٹی

مولانا نے افریقہ کے دورے سے واپسی پر ہفت روزہ خدام الدین لاہور کو درج ذیل انٹرویو دیا:

''ہمارے پچھلے دورہ کے بعد تقریباً ہر شہر میں بہت سے قادیانیوں نے توبہ کی اور اسلام میں داخل ہوئے۔نزد لاگوس دارالحکومت نائیجیریا میں جہاں ایک ہزار سے زیادہ قادیانی تھے اور ان کا اپنا ایک مرزواڑہ بھی تھا اب وہاں ایک بھی قادیانی نہیں رہا۔سب توبہ کر گئے ہیں اور مرزا اڑھ بھی اب مسجد بن چکا ہے اس کا امام جو پہلے قادیانی اب مسلمان ہو چکا ہے۔اکرانزداباوان میں سو کے قریب قادیانی توبہ کر چکے ہیں ابی کوٹہ میں بھی کئی قادیانی توبہ کر چکے ہیں۔معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان پارلیمنٹ اور رابطہ کی تاریخی قرارداد سے دنیا کے ہر حصے میں قادیانیوں کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی ہے''۔

(رپورٹ دورہ یورپ و افریقہ صفحہ 7 تا 9 شائع کردہ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ)

1985ء۔قادیانیت ایک کینسر ہے،میری حکومت اس کو ختم کر دے گی۔

جنرل ضیاء الحق

''قادیانیت کا وجود عالم اسلام کے لیے سرطان کی حیثیت رکھتا ہے اور حکومت پاکستان مختلف اقدامات کے ذریعہ اس بات کو یقینی بنا رہی ہے کہ اس سرطان کا خاتمہ کر دیا جائے۔'' (روزنامہ مشرق کوئٹہ 10 اگست 1985ء)

''اگر آرڈی نینس کی خلاف ورزی کی گئی تو حکومت انتہائی سختی کے ساتھ نمٹے گی انہوں نے تالیوں کی گونج میں اعلان کیا کہ (قادیانیوں کے خلاف) قانون کا غیظ و غضب انتہائی شدید ہوگا''۔ (قادیانی ہماری نظر میں صفحہ 226)

''میرے والد محمد اکبر علی مرحوم کی ساری عمر سرکاری ملازمت کے ساتھ قادیانیوں کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے گزری۔وہ قادیانیوں کو انگریز کا کھڑا کیا ہوا فتنہ سمجھتے تھے میں ان کا بیٹا ہوں''۔

(جنگ 18 نومبر 1983ء بحوالہ قادیانیت ہماری نظر میں صفحہ 225)

آیئے اب سوسال پر پھیلی ان پیشگوئیوں کے برعکس بانی جماعت کی پیشگوئیوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

میں خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہوں جسے کوئی تباہ نہیں کر سکتا

بانی جماعت احمدیہ کا حیرت انگیز اعلان

جماعت احمدیہ کے مقابل پر آنے والے پہاڑوں جیسے علماء کی پیشگوئیوں کے برعکس بانی جماعت کیا اعلان فرما رہے تھے۔آیئے اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

1880ء تا 1884ء

خدا میری سچائی کو زور آور حملوں سے خود ثابت کرے گا......بانی جماعت احمدیہ

بانی جماعت احمدیہ نے اپنی پہلی تصنیف براہین احمدیہ چہار حصہ میں درج ذیل الہام درج فرمایا:''دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا''۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 ص 665 مطبوعہ لندن)

1893ء......میں خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہوں......بانی جماعت احمدیہ

''اللہ تعالیٰ اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔کیا کوئی تم میں سے اپنے اس پودے کو کاٹ سکتا ہے۔جس کے پھل لانے کی اس کو توقع ہے پھر جو دانا و بینا اور ارحم الرحمین ہے وہ کیوں اپنے اس پودے کو کاٹے جس کے پھلوں کے مبارک دنوں کی انتظار کر رہا ہے تم خوب یاد رکھو کہ تم اس لڑائی میں اپنے ہی اعضاء پر تلوار مار رہے ہو''۔ (آئینہ کمالات اسلام ص 54 مطبوعہ لندن 1984ء)

1900ء۔جو منصوبے ہو سکتے ہیں کر لو مگر مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔بانی جماعت احمدیہ

''سب مکر اور مکائد اور منصوبے کر لو مگر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے اللہ تعالیٰ

تمہیں ذلیل کرے گا اور تمہارے سب منصوبوں کو ناکام بنادے گا''۔

(لجۃ النور روحانی خزائن جلد نمبر 16 صفحہ 313 مطبوعہ لندن 1984ء)

1902ء۔میں خدا کا مامور مسیح ہوں میں غالب آؤں گا اور مخالفین شکست کھائیں گے۔بانی جماعت احمدیہ

''چونکہ میں خدا کا رسول ہوں۔مگر بغیر کسی شریعت اور نئے دعویٰ اور نئے نام کے اس لیے مطابق آیت کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی میرے مخالف شکست کھائیں گے اور میں ہی غالب آؤں گا''۔(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 80 مطبوعہ لندن)

1903ء۔اے لوگو!سن لو خدا اس جماعت کو پوری دنیا میں پھیلائے گا بانی جماعت احمدیہ

اے لوگو!سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین ،آسمان بنایا وہ اپنی جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا''۔(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 ص 66 مطبوعہ لندن 1984ء)

فیصلہ کن اعلان

میرا خدا صرف میری مدد کرے گا مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا خواہ میری مخالفت میں تمام دنیا درندوں سے بدتر ہو جائے۔بانی جماعت احمدیہ

بانی جماعت احمدیہ کا حرف آخر کے طور پر ایک اہم اعلان درج کرتا ہوں:

''میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔میں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اتروں گا کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور میں اُس کے ساتھ ہوں۔اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا۔جو میرے رفیق ہونگے۔نادان مخالف خیال کرتا ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائے گی۔اور سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا۔مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پا چکا زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کر سکے ہر ایک مخالف کو چاہیے کہ جہاں تک ممکن ہو اس سلسلہ کے نابود کرنے کے لیے کوشش کرے اور ناخنوں تک زور لگا دے اور پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا۔پس یقیناً سمجھو کہ صادق ضائع نہیں ہو سکتا وہ فرشتوں کی فوج کے اندر پھرتا ہے۔بدقسمت وہ جو اس کو شناخت نہ کرے''۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 294-95 مطبوعہ لندن 1984ء)

بانی جماعت کی طرف سے مخالفین کو چیلنج اور ان کو ناکامی کی پیشگوئی

''میں نصیحتاً للہ مخالف علماء اور ان کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔اگر آپ لوگوں کی یہی طبیعت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں اور رو رو کر میرا استحصال چاہیں پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور دعائیں قبول ہونگی۔اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں۔لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناکیں گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالی خولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔

جو شخص میرے پر بدعا کرے گا یہ دعا اسی پر پڑے گی۔جو شخص میری نسبت یہ کہتا ہے کہ اس پر لعنت ہو۔وہ لعنت اسی کے دل پر پڑتی ہے مگر اس کو خبر نہیں اور جو شخص میرے ساتھ اپنی کشتی قرار دے کہ یہ دعائیں کرتا ہے کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے اس کا نتیجہ وہی ہے جو مولوی غلام دستگیر قصوری نے دیکھ لیا۔کوئی زمین پر مر نہیں سکتا جب تک آسمان پر نہ مارا جائے۔مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندہ اور ان کے مردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لیے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل بنا کر ان کے منہ پر مارے گا۔دیکھو!صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ناخنوں تک زور لگاؤ۔اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں مگر بدقسمت انسان دور سے اعتراض کرتے ہیں جن دلوں پر مہریں ہیں ان کا ہم کیا علاج کریں''۔

(ضمیمہ اربعین 3_4 روحانی خزائن جلد 17 ص 471، 472 مطبوعہ لندن 1984)

عکس انقلاب اور میری فیصلہ کن مشکلات

سوا صدی کی مسافت کے بعد

بانی جماعت احمدیہ 1889ء میں دعویٰ ماموریت کے ساتھ تاریخ پر جلوہ افروز ہوئے اور 1908ء میں رخصت ہو گئے جبکہ آپ کے مخالفین کی فوج سال بسال تاریخ کا سفر طے کرتی رہی۔اس دوران 1933ء، 1953ء، 1974ء اور 1984ء جیسے خوبصورت سنگ میل بھی ان کی راہ میں آئے۔مختلف حکومتوں کی رفاقتیں بھی نصیب ہوئیں۔اعلیٰ عدالتوں نے بھی دست شفقت عطا کیا۔عالمی رابطہ اسلامی کی صحبتیں بھی دامن گیر ہوئیں۔Black Gold کی جھلک بھی اندھیروں میں روشنی مہیا کرنے کے

کام آئی۔

لوٹ مار قتل وغارت اور زنداں کی سہولت بھی مہیا ہوئی آرڈیننس اور قانون میں تبدیلیاں بھی لائی گئیں مگر ان تمام ناخنوں تک زور لگانے والے مرحلے کے بعد سوا صدی کی مسافت پر جماعت احمدیہ اپنے گراف کے کس لیول پر ہے؟ تباہ و بربادی کے کنارے پر یا کامیابیوں کے آسمان پر؟

1۔مایوسی اورناکامی کس کے حصے میں آئی ہے؟

2۔سرسبزی اورشادابی کس کونصیب ہوئی ہے؟

3۔کس پر ہر چڑھنے والا دن ظلمت سے نور کی طرف کا سفر ہے؟

4۔کون ہے جو دوسروں کو تباہ کرتا کرتا اپنے پاؤں پر سے بھی گر پڑا ہے؟

5۔کس کا معاشرہ محبت رسول کی خوشبو سے بھرا ہوا ہے؟

6۔کس کے ہاں روز فدایان دین جانی و مالی قربانی کے نذرانے نچھاور کررہے ہیں؟

7۔کس کے ہاں الحادو بے حیائی کا رونا رویا جارہا ہے۔

8۔کس کے مبلغین کے قدموں کی چاپ افریقہ کے جنگلوں سے لیکر جزائر فجی کے کناروں تک گونج رہی ہے؟

9۔کون ہے جو تبلیغی سفروں کے لیے زمین سے نکل کر آسمان تک جا پہنچے ہیں؟

10۔کون خدا کی مدد سے روز بروز ترقی کی منازل طے کرتا رہا اور کون تباہی وبربادی کی تمام تر کوششوں کے باوجود ناکام ونامراد رہا۔

سواصدی پر پھیلے اعداد وشمار پیش ہیں

قادیانیت کے سیلاب کے آگے بند باندھنا ہمارے لیے ممکن نہیں رہا سواصدی کی جنگ کے نتائج ملاحظہ کے لیے پیش ہیں:

1900ء

مرزا صاحب کے پاس بے تحاشا مالی قربانی کرنے والے فدائی ہیں جبکہ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں۔مولوی محمد حسین بٹالوی

مولوی محمد حسین بٹالوی جنہوں نے سب سے پہلے نعرہ لگایا تھا کہ احمدیت کو میں نے بلند کیا اور میں ہی تباہ کروں گا۔اپنی زندگی کے آخر پر افسوس کو ان الفاظ میں درج فرماتے ہیں:

”مرزا کا یہ حال ہے کہ اول تو اس کا کام مفت ہوجاتا ہے اور اس کے مرید ہی وکیل ومختار ہوجاتے ہیں اور اگر اس کو چندہ کی ضرورت پڑے تو ایسے مواقع پر اس کے ہاں اس قدر چندہ کی بھر مار ہوجاتی ہے کہ گویا تجارتی سبیل نکل آتی ہے۔دس روپیہ کی ضرورت پیش آوے تو سو روپیہ جمع ہوجاتے ہیں۔اہل حدیث اس کے مقابل میں کھڑے ہوں تو پہلے معقول چندہ جمع کرلیں۔یہی امراب تک مانع نالش رہا ہے ورنہ اہل حدیث کبھی کے نالش کردیتے“۔ (اشاعۃ السنۃ نمبر 4 جلد 2 صفحہ 110)

1926ء

گھر بیٹھ کر جماعت احمدیہ کو برا بھلا تو ہر کوئی کہہ سکتا مگر یورپ امریکہ میں تبلیغ اسلام صرف یہی لوگ کررہے ہیں۔مولانا ظفر علی خاں

روزنامہ زمیندار دسمبر 1926ء کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کی کامیابیوں اور خدمت دین کی مشہور عام شہرت کو یوں قلمبند کرنے پر مجبور ہوگیا۔

”گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان میں اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔کیا ندوۃ العلماء، دیوبند فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ بھی تبلیغ واشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں“۔

1947ء

جماعت احمدیہ کا منظم پروگرام پوری دنیا کی مسلمان بنانے کے لیے یورپ تک پھیل گیا ہے......دنیا کی مستند دستاویز انسائیکلوپیڈیا برٹینکا کا بھی اعتراف

اس سال جماعت احمدیہ کی فتوحات برصغیر سے نکل کر یورپ اور امریکہ تک پھیل چکی تھیں اور اس میں اتنی شدت اور سرعت تھی کہ انسائیکلوپیڈیا برٹینکا بھی یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوگیا۔

”جماعت احمدیہ کا ایک وسیع تبلیغی نظام ہے۔نہ صرف ہندوستان میں بلکہ مغربی افریقہ ماریش اور جاوا میں بھی اس کے علاوہ برلن شکاگو اور لندن میں بھی اس کے تبلیغی مشن قائم ہیں ان کے مبلغین نے خاص کوشش کی ہے کہ یورپ کے لوگ اسلام قبول کریں اور اس میں انہیں معتد بہ کامیابی بھی ہوئی ہے۔ان کے لٹریچر میں اسلام کو اس شکل میں پیش کیا جاتا ہے کہ جو تعلیم یافتہ لوگوں کے لیے باعث کشش ہے۔اس طریق پر نہ صرف غیر مسلم ہی ان کی طرف کھینچے چلے آتے ہیں بلکہ ان مسلمانوں کے لیے بھی یہ تعلیمات کشش کا باعث ہیں جو مذہب سے بیگانہ ہیں یا عقلیات کی رو میں بہہ گئے ہیں ان کے مبلغین ان کے حملوں کا دفاع بھی کرتے ہیں جو عیسائی مناظرین نے اسلامی پر کئے“۔(مطبوعہ 1947ء جلد 12 صفحہ 711-712 بحوالہ احمدیت صفحہ 409)

1956ء

1953ء کا ہنگامہ خیز سال گزر چکا ہے۔سینکڑوں احمدی گھر لوٹے اور جلائے جا چکے ہیں۔عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کا نعرہ یہ سال بخاری کا ہے ماضی کی گرد میں روپوش ہوچکا ہے۔ہم نے اس خونی سال سے 3 سال کی مسافت پر کھڑے ہوکر احمدیت کے افق کا طائرانہ جائزہ لیا تو احمدی ناکامیوں کی کہانی کی بجائے مخالفین کا ہی یہ اعتراف وصول پایا۔

ہمارے پہاڑوں جیسے علماء اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود احمدیت سے ہار چکے ہیں بلکہ 1953ء کی خوں ریزی بھی ان کی رفتار روک نہیں سکی۔مولوی عبدالرحیم اشرف صاحب کا اعتراف

مولوی عبدالرحیم صاحب جماعت احمدیہ کے چوٹی کے مخالفین میں شمار ے ہوتے تھے مگر آخر کار ان کی ذاتی شرافت نے ان سے درج ذیل اعتراف کروا کر 1953ء کے سال کی تقدیر کا فیصلہ کر دیا۔

''ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔ سید نذیر حسین دہلوی (وفات 1902ء) مولانا انور شاہ دیوبندی (وفات 1932ء) مولانا قاضی سید سلمان منصور پوری (وفات 1930ء) مولانا محمد حسین بٹالوی (وفات 1920ء) مولانا عبدالجبار غزنوی (وفات 1913ء)

مولانا ثناء اللہ امرتسری (وفات 1948ء) اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ وغفرلہم کے بارے میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور ان کا اثر ورسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو ان کے ہم پایہ ہوں اگرچہ یہ الفاظ سننے اور پڑھنے والوں کے لیے تکلیف دہ ہونگے۔لیکن اس کے باوجود ہم اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادنی جماعت میں اضافہ ہوا ہے متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے۔تقسیم کے بعد اس گروہ نے پاکستان میں نہ صرف پاؤں جمائے بلکہ جہاں ان کی تعداد میں اضافہ ہوا وہاں ان کے کام کا یہ حال ہے کہ ایک طرف تو روس امریکہ سے سرکاری سطح پر آنے والے سائنس دان ربوہ آتے ہیں (گزشتہ ہفتے روس اور امریکہ کے دو سائنس دان ربوہ وارد ہوئے) اور دوسری جانب 1953ء کے عظیم تر ہنگامہ کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش میں ہے کہ اس کا 57-1956ء کا بجٹ پچیس لاکھ روپیہ کا ہو۔

1953ء کے وسیع ترین فسادات کے بعد جن لوگوں کو یہ وہم لاحق ہوگیا ہے قادیانیت ختم ہوگئی ہے یا اس کی ترقی رک گئی انہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ پاکستان میں پہلی مرتبہ بلدیاتی اداروں میں بلکہ (بعض اطلاعات کی بناء پر) مغربی پاکستان اسمبلی میں قادیانی ممبر منتخب کئے گئے ہیں۔ (المنیر 23فروری 1956ء صفحہ 10)

ایڈیٹر کے اس اعتراف کے ٹھیک 32 سال بعد المنیر کے ہی سب ایڈیٹر امتیاز بلوچ صاحب بدلے حالات میں جماعت احمدیہ کی بدلی ہوئی تصویر کو اس طرح سے پیش کرتے ہیں۔

1998ء

آج ہر قادیانی تن من دھن سے قربانی کر رہا ہے اور ڈش انٹینا کی مدد سے ان کی تبلیغ دنیا کے کناروں کو چھو رہی ہے......32 سال بعد ایک اعتراف کا تسلسل

''آج میں عمر کی تیس بہاریں دیکھ چکا ہوں۔ایسے ادارے کے ساتھ وابستہ ہوں جس کے بانی نے تمام عمر قادیانیت کے خلاف لڑنے میں گزاری ہے میری مراد مولانا عبدالرحیم اشرف ہے اس ادارے میں مجھے ردّ قادیانیت پر بہت سی کتابیں پڑھنے اور علماء کی مجالس میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہے اور میں اب جا کر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ قادیانی ایک فرقہ ہی نہیں ایک منظم تحریک ہے۔یہ تحریک اپنے مقاصد کے حصول کے لیے ھمہ تن مصروف عمل ہے ان کا جال قادیان ربوہ سے لے کر برطانیہ اور کئی دوسرے ممالک تک پھیل چکا ہے۔اور ہر قادیانی تن من دھن سے اپنی تحریک کی خاطر قربانی دینے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ڈش انٹینا کی مدد سے قادیانی کی تبلیغ دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہی ہے۔گھر تو گھر انہوں نے ڈش انٹینا ان چار دیواریوں میں بھی نصب کر رکھے ہیں

جنہیں یہ مساجد کا نام دیتے ہیں۔قادیانی اور ان کی تحریک کبھی نہ پھولتی پھلتی اگر ہم مسلمانوں میں دینی شعور موجود ہوتا۔ہماری کم علمی دین سے عملاً بیگانگی کا ان لوگوں نے بہت زیادہ فائدہ اٹھایا ہے''۔

(ہفت روزہ الاعتصام اگست 1998ء۔بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 27 نومبر تا 3 دسمبر 1998ء صفحہ 16)

1958ء

1953ء کی لوٹ مار کے پس منظر میں مجھے ختم نبوت کے آرگن آزاد کی یہ پیشگوئی صدا یاد رہے گی کہ ''ہمارا ایمان ہے کہ مرزائیوں کو شکست ہوگی اور جو طاقت بھی ہمارے پروگرام میں حائل ہوگی ہم اسے بھی ہٹا دیں گے''۔

(آزاد 6فروری 1953ء)

راہ میں حائل ہونے والی ہر طاقت ہٹادی گئی۔قانون کو ہاتھ میں لے لیا گیا۔زندگی موت کے شعلوں کے سپرد کردی گئی مگر نتیجہ؟ کیا قادیانیوں کو شکست ہوگئی؟ یہی جاننے کے لیے میں نے 1953ء سے 5 سال دور 1958ء کے برساتی مہینے میں چھلانگ لگائی۔مگر یہاں بھی جو اعتراف سننے کو ملا وہ اُس خدائی فیصلہ سے مختلف نہ تھا جو 1889ء سے جماعت احمدیہ کے حق میں چلا آ رہا ہے۔

پوری دنیا کو تبلیغ اسلام کرنے کا فخر صرف اور صرف احمدیت کے نصیب میں جا چکا ہے......ایڈیٹر جدوجہد کا اعتراف

ایڈیٹر ماہنامہ جدوجہد جماعت احمدیہ کی تین خوبیوں کے عنوان کے تحت درج

ذیل خبر درج کی ہے۔

''پاکستان اور بھارت میں بیسوں فرقے موجود ہیں جن کو نام سے غرض ہے کام سے کوئی واسطہ نہیں بحث وتمحیص میں زمین وآسمان کے قلابے ملائے جارہے ہیں لیکن عمل مفقود حالانکہ صرف عمل کر کے دکھلانا ہی اسلام کی خوبی ہے ورنہ مسلمان کا ہر دعوی عاشقی ایک مجذوب کی بڑ سے کم نہیں۔قطع نظر عقائد کے عملی طور پر مرزائی (احمدی) فرقہ باقی تمام فرقوں سے تین باتوں میں فوقیت رکھتا ہے۔

1۔اسلامی مساوات

ان میں اونچ نیچ شریف رذیل ادنی واعلیٰ کی تمیز کم ہے سب کی عزت کرتے ہیں۔

2۔بیت المال کا قیام۔ یہ ایک با قاعدہ شعبہ ہے جس میں ہر مرزائی (احمدی ناقل) کو اپنی ماہوار آمداً کا 10/1 لازماً دینا پڑتا ہے صدقات۔خیرات۔فطرانہ۔وغیرہ سب جمع کر کے یہ رقم صدقات جاریہ میں خرچ کی جاتی ہے۔

3۔تبلیغ اسلام

یہ فخر صرف اسی فرقہ کو حاصل ہے کہ سنی شیعہ۔وہابی دیوبندی۔چکڑالوی فرقہ کے لوگوں سے تعداد میں کم ہوتے ہوئے پھر بھی لاکھوں روپیہ سالانہ خرچ کر کے اپنے بل پر تبلیغی مشن غیر اسلامی ممالک میں بھیجتے ہیں اور خدا اور رسول (ﷺ) کا پیغام غیر مسلمانوں تک پہنچاتے ہیں۔

ہمارے دیس میں بڑے بڑے امیر لوگ موجود ہیں اور فلاحی انجمنیں قائم ہیں مثلاً انجمن حمایت اسلام لاہور جو لاکھوں روپیہ تعلیم پر خرچ کرتی ہے لیکن کوئی اللہ کا بندہ یا انجمن اس طرف توجہ نہیں دے رہی۔(ماہنامہ جدوجہد لاہور جولائی 1958ء)

1969ء

تبلیغ اسلام کا ہر سہرا صرف احمدیوں کے ہی سر پر ہے وہ عیسائیوں کو ہو یا ہندوؤں کو......مولانا اشرف علی تھانوی خلیفہ مجاز مولانا عبد الماجد دریابادی کا اعتراف

مولانا ایک تبلیغی خبر کے زیر عنوان درج ذیل اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

''مشرقی پنجاب کی ایک خبر ہے کہ اچاریہ ونو بھاوے جب پیدل سفر کرتے کرتے وہاں پہنچے تو انہیں ایک وفد نے قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی اور سیرۃ النبویؐ پر انگریزی میں کتابیں پیش کیں۔یہ وفد قادیان کی جماعت احمدیہ کا تھا خبر پڑھ کر ان سطور کے راقم پر تو جیسے گھڑوں پانی پڑ گیا اچاریہ جی نے دورہ اودھ کا بھی کیا بلکہ خاص قصبہ دریاباد میں قیام کرتے ہوئے گئے لیکن اپنے کو اس قسم کا کوئی تحفہ پیش کرنے کی توفیق نہ ہوئی۔نہ اپنے کو نہ اپنے کسی ہم مسلک کو۔نہ ندوی۔دیوبندی۔تبلیغ اسلامی جماعتوں میں سے۔آخر یہ سوچنے کی بات ہے یا نہیں کہ جب بھی کوئی موقع تبلیغی خدمت کا پیش آتا ہے یہی خارج از اسلام جماعت ''شاہ'' نکل آتی ہے اور ہم دیندار منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں''۔ (صدق جدید لکھنو 19 جون 1969ء)

مہمیز

1970ء کے بعد ہم ایک ہنگامی دور میں داخل ہوتے ہیں 7 ستمبر 1974ء کو جماعت احمدیہ کو قومی اسمبلی نے غیر مسلم قرار دے دیا اس کے ٹھیک 10 سال بعد نئی حکومت نے احمدیوں کو اسلامی شعائر سے بھی منع فرمادیا اور اس کے لیے تین سال سزا اور جرمانہ کا قانون پاس کر دیا۔سینکڑوں نہیں ہزاروں احمدی احباب کو کلمہ پڑھنے۔اسلام علیکم کہنے اور تبلیغ کے جرم میں پس زندان بھی ڈال دیا۔

ان سب اقدامات کا حاصل وصول کیا ہوا۔جماعت احمدیہ کی ترقی کی رفتار رک گئی؟کم ہوگئی؟یا غیر معمولی طور پر بڑھ گئی؟آیئے اس کا جائزہ تازہ ترین اعترافات سے لیتے ہیں۔

1992ء

آج کے دور میں احمدی یورپ اور امریکہ جیسے ملکوں میں جس یکسوئی سے تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں اسے دیکھ کر آدمی سوچنے پر مجبور ہو جاتا کہ کیا واقعی یہ لوگ جھوٹے ہیں؟ مینجنگ ایڈیٹر ماہنامہ مہارت لاہور ناصر مصطفی فیروز کا دورہ یورپ سے واپسی پر اعتراف۔

''حیران ہوں،رووں دل کو،کہ پیٹوں جگر کو میں''
''ناطقہ سربہ گریباں ہے اسے کیا کہئے''

گزشتہ چند ماہ امریکہ برطانیہ اور یورپی ممالک میں بسلسلہ سیاحت جانے کا اتفاق ہوا۔یورپ اور افریقہ کے بہت سے ممالک اور امریکہ کے ملک کینیڈا میں وہ فرقہ جسے پاکستان میں غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے اور قانونی طور پر ان پر یہ پابندی بھی عائد ہے کہ وہ مسلمانوں کے نام اور ان کی اصلاحات کو استعمال نہیں کر سکتے انہیں ان ممالک میں احمدی مسلم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہ لوگ انتہائی منظم طریقے سے احمدیت کی تبلیغ وتلقین میں مصروف عمل ہیں اور اصل مسلمانوں کا تشخص اختیار کر چکے ہیں۔

اس وقت کینیڈا، یورپ اور افریقہ کے بیشتر علاقوں میں احمدی مشنری پورے نظم وضبط اور مکمل یکسوئی سے احمدیت کی تبلیغ وتلقین میں مصروف ہیں ان کی سینکڑوں عبادت گاہیں،ہزاروں تبلیغی مراکز،لاکھوں مبلغین بے تحاشا لٹریچر جدید سہولتوں سے مزین لائبریریاں،دارالحمد،اجتماعات اور مجالس کے ذریعے احمدیت کی تبلیغ واشاعت کا کام جاری ہے جس سے متاثر ہو کر سینکڑوں غیر مسلم احمدیت کے جال میں پھنس کر بزعم خود مسلمان ہو رہے ہیں جبکہ دوسری جانب مسلمان باہم دست وگریباں ہیں فقہی اور مسلکی اختلافات کے باعث مقدمے بازیاں ہو رہی ہیں مسجد کی تالا بندی،ایک دوسرے کے خلاف عدالتی چارہ جوئی اور ان کے عوض جگ ہنسائی۔

المیہ یہ ہے کہ مسلمان جن کی کثیر تعداد ان علاقوں میں رہائش پذیر ہے اور علماء کرام وہاں بھی ایک دوسرے کے خلاف مذہبی جنون کے تابع محاذ آراء ہیں جبکہ غیر مسلم احمدی اپنے نظریات کی تبلیغ واشاعت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

ان علاقوں میں جو کچھ میں نے دیکھا سچ یہ ہے کہ بیان کرنے کی ہمت ہے نہ لفظ ساتھ دیتے ہیں۔ مگر ''ناطقہ سربہ گریباں ہے اسے کیا کہئے'' اور ''حیران ہوں روؤں دل کو کہ پیٹوں جگر کو میں'' کہ مسلمان تو اپنی فرقہ وارانہ ذہنیت سے اس قدر مغلوب ہیں کہ انہیں یہ بھی دکھائی نہیں دیتا کہ جنہیں ہم غیر مسلم کہتے ہیں وہ اسلام اور مسلمانوں کے نام پر کیا کررہے ہیں؟ اور ہم کیا کررہے ہیں؟

ان علاقوں میں احمدیوں کی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے مجھ جیسا دنیادار آدمی یقیناً یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ کیا واقعی یہ لوگ جھوٹے ہیں؟ کیا انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا عمل درست تھا؟ کیا جن نظریات کو لیکر یہ طبقہ برطانیہ جرمنی افریقی ممالک اور کینیڈا میں مصروف ہے اب یا کبھی بعد میں ان کو لوگوں کے اذہان سے مٹانا ممکن ہوسکے گا۔

اگست 1992ء

اے لوگو! قادیانیوں کے آگے بندھ باندھو ورنہ تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں ہفت روزہ اہل حدیث لکھتا ہے:

دینی جماعتوں کیلئے لمحہ فکریہ!

''25 اگست 1992ء کو روزنامہ جنگ لاہور کے صفحہ آخر پر قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد کی خبر نے چونکا دیا۔ حیران ہوں باطل پرست ستاروں پر کمندیں ڈال رہے ہیں لیکن دینی جماعتیں باہمی سرپھٹول میں مصروف ہیں۔

قادیانی باطل ہونے کے باوجود بہت آگے بڑھ رہے ہیں۔ شوروغل اور ہنگامہ آرائی کے بغیر نہایت خاموشی سے وہ اپنے مقاصد کے حصول میں شب وروز مصروف ہیں۔ قادیانیوں کا بجٹ کروڑوں روپوؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔ تبلیغ کے نام پر دنیا بھر میں وہ اپنے جال پھیلا چکے ہیں۔ ان کے مبلغین دور دراز ملکوں کی خاک چھان رہے ہیں۔ بیوی بچوں اور گھر بار سے دور قوتِ لایموت پر قانع ہوکر افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں یورپ کے ٹھنڈے سبزہ زاروں میں آسٹریلیا، کینڈا اور امریکہ میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ اِدھر ہماری کیفیت یہ ہے کہ دینی جماعتوں کے بجٹ چند لاکھوں سے متجاوز نہیں ہوتے۔ مگر اندرون پاکستان عیسائی مشنری ''ذکری'' اور بہائی لوگوں کو دین سے برگشتہ کرنے بلکہ مرتد بنانے میں دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔ ان کے تبلیغی مشن، اُن کے اشاعتی پروگرام زور شور سے جاری ہیں وہ اپنے باطل مذاہب کی تبلیغ کے لئے لٹریچر کے انبار لگا رہے ہیں۔ پھر وہ جدید تعلیم سے آراستہ وپیراستہ ہوکر سائنس کی کرشمہ سازیوں سے خوب استفادہ کررہے ہیں۔ مگر دینی جماعتیں اوران کے سربراہ تکفیر کی بمباری میں مصروف ہیں۔

روزنامہ جنگ نے اپنے صفحہ آخر پر یہ خبر لگائی ہے کہ مرزا طاہر احمد کا خطاب سیارے کے ذریعے چار براعظموں میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ آسٹریلیا، افریقہ، یورپ، ایشیا۔ ہمارا عالمی روحانی اجتماعی عرفات کے میدان میں حج کے موقع پر ہوتا ہے تو حج کی پوری کفیات اور حرکات وسکنات سیارے کے ذریعے بعض ایشیائی اور افریقی ملکوں تک بمشکل پہنچائی جاتی ہیں۔ کسی ملک کے سربراہ کی تقریر یا خطاب سیارے کے ذریعے دنیا بھر میں کبھی ٹیلی کاسٹ نہیں کیا گیا۔ مختلف ممالک میں بڑی بڑی سیاسی جماعتیں اوران کے قدآور سربراہ موجود ہیں اُن کی تقریریں اور بیانات بھی پریس کے ذریعے پھیلائے جاتے ہیں۔ سیارے کے ذریعے کبھی کاسٹ نہیں کئے گئے۔ ہمارے ملک میں دو بڑی قومی سیاسی جماعتیں موجود ہیں۔

1۔ پاکستان مسلم لیگ جس کے سربراہ جناب محمد خاں جونیجو ہیں۔

2۔ پاکستان پیپلز پارٹی جن کی قائد بنت بھٹو مسز بینظیر زرداری ہیں۔ یہ دونوں جماعتیں باری باری ملک کی حکمران رہتی ہیں۔ ان دونوں لیڈروں کی تقریریں آج تک نہ ٹیلی کاسٹ کی گئیں اور نہ ہی دوسرے ملکوں میں انہیں پہنچایا گیا۔

میاں نواز شریف ملک کے وزیراعظم اور قائد ایوان ہیں۔ صدر پاکستان غلام اسحاق خاں، چیف آف سٹاف جنرل آصف نواز جنجوعہ ہیں ان کے خیالات، خطابات اور تقریریں بھی آج تک سیارے کے ذریعے ٹیلی کاسٹ نہیں کی گئیں۔ کیونکہ سیارے کے ذریعے ٹیلی کاسٹ کرکے دور دراز ممالک تک اپنے خیالات پہنچانا بہت مہنگا کام ہے جو ہمارے جیسے غریب ملک کی بساط سے باہر ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قادیانیوں کو اتنی خطیر رقم کہاں سے ملتی ہے؟ اس قدر وافر سرمایہ انہیں کون مہیا کرتا ہے؟ ہم تو شروع سے یہ کہہ رہے ہیں کہ قادیانیت سیاسی دہشت گردوں کا نام ہے پہلے یہ برطانیہ کے گماشتے تھے اور برطانیہ کے لئے جاسوسی کے فرائض انجام دیتے تھے۔ محب وطن لوگوں کی مخبریاں کرتے اور انگریز کے تعاون سے اپنے ہاتھ رنگین کرتے تھے۔ لیکن اب وہ امریکہ اور بھارت کے ایجنٹ ہیں۔ بھارت نے ان سے ملی بھگت کرکے انہیں اپنا آلہ کار بنایا ہوا ہے۔ سی۔ آئی۔ اے ''اور'' را'' سے انکی گاڑی چھنتی ہے اور امریکہ بہادر یہی ان کے وسیع اخراجات ادا کرکے اپنے مفاد کے لئے اپنا آلہ کار بنائے ہوئے ہے۔ ملک کی مختلف دینی جماعتوں کے سربراہوں کے لئے یہ سوچنے کی بات ہے کہ ان کی غفلت سے اغیار کس قدر منظم اور سائنس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اب حالات کا تقاضا یہ ہے کہ دینی جماعتیں آپس کے جزوی اختلافات میں آزاد رہتے ہوئے اسلام کے اجتماعی مفاد

کے لئے سر جوڑ کر بیٹھیں اور دشمنان دین کی خوب سرکوبی کرنا چاہیے ورنہ اغیار ہمیں طعنہ دیں گے کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں۔

مقام غور وفکر یہ ہے کہ مرزا طاہر احمد کو اس قدر فنڈ کہاں سے مل گیا؟ کس کے مالی تعاون کے بل بوتے پر اُن کی تقریریں اور خطبے چار براعظموں میں ٹیلی کاسٹ ہو رہے ہیں ہم پاکستان کی تمام دینی جماعتوں اور سربراہوں کو یہ دعوت فکر دیں گے کہ خدا کے لئے اسلام کی عظمت کے لئے دین کی سربلندی کے لئے رسول اللہ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے صحابہ کی ناموس کی حفاظت کے لئے اکٹھے ہو جائیں۔ جیسا کہ 1953ء میں اکٹھے ہوئے تھے۔ ورنہ ہمیں اندیشہ ہے۔تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں اقبال مرحوم کی زبان میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ:

تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں
نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے پاکستانی مسلمانو!
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

تفصیلی مضمون کسی دوسری مجلس میں لکھیں گے۔ مضمون سمیٹنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ 25 اگست کے روزنامہ جنگ لاہور کے صفحہ آخر کی خبر کے متن کو پیش کر دیا جائے۔ تاکہ اہل درد اہل دانش، اہل فکر، خبر پڑھکر اس کا صحیح تجزیہ کر سکیں اور حالات وظروف کا جائزہ لے سکیں۔

روزنامہ جنگ بایں الفاظ سُرخی لکھتا ہے:

''مرزا طاہر احمد کا خطبہ چار براعظموں میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا''

خبر کا متن یہ ہے:

ربوہ: جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ دنیا میں سب سے بڑی برائی جھوٹ ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بدظنی بھی جھوٹ ہے اور دنیا کے اکثر جھگڑے بدظنی سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ جھوٹ رزق کو کھا جاتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے والی قوموں کا رزق چھین لیا جاتا ہے۔ اس میں دیندار اور غیر دیندار کا کوئی فرق نہیں۔ جو قومیں سچ کو اختیار کرتی ہیں ان کے رزق میں برکت ملتی ہے۔ مسلم دنیا کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ ایک دوسرے کیساتھ محبت سے پیش آیا جائے۔ اور بھائیوں جیسے تعلقات قائم کئے جائیں۔ ان کا یہ خطبہ مواصلاتی سیارے کے ذریعے دنیا کے چار براعظموں میں ٹی وی پر دیکھا اور سنا گیا۔ ان براعظموں میں عنقریب آسٹریلیا، ایشیاء، یورپ اور افریقہ شامل ہیں۔ ان کے خطبات امریکہ اور کینیڈا میں بھی اسی طرح براہ راست مواصلاتی سیارے کے ذریعہ ''ڈش انٹینا'' کے ذریعے دیکھے اور سُنے جایا کریں گے۔ (روزنامہ جنگ 25 اگست 1992ء)

(ہفت روزہ اہلحدیث لاہور 11 ستمبر 1992 صفحہ 11-12)

معزز قارئین نے مندرجہ بالا بصیرت افروز مضمون پڑھ لیا ہے۔ یہ مضمون پڑھکر بعض سوالات ذہن میں اُبھرتے ہیں۔ مثلاً:

1۔ ہمارے علماء حضرات یہ خوشخبریاں سُنانے کے عادی ہیں کہ قادیانی جماعت مٹ رہی ہے، بکھر گئی ہے حتیٰ کہ دم توڑ رہی ہے لیکن یہ مضمون بتاتا ہے کہ یہ جماعت مری مٹی نہیں نہ ہی دم توڑ رہی ہے بلکہ پہلے سے کئی گنا زیادہ پھیلاؤ اور استحکام پا چکی ہے۔

2۔ مضمون نگار نے مرزا طاہر احمد کے خطبہ کا اقتباس شامل کر کے سادہ ذہنوں کو بڑی مشکل میں ڈال دیا ہے کہ قادیانیوں کا بجٹ کروڑوں کے لگ بھگ ہے اور دینی جماعتوں کا بمشکل لاکھوں میں ہے۔ اور یہ سچائی سے رزق میں برکت آتی ہے۔ جھوٹ سے رزق میں کمی آتی ہے۔ کیا مضمون نگار یہی احساس دلانا چاہتا ہے؟

مئی 1994ء

قادیانیت ہماری ہر کوشش کے باوجود ختم نہیں ہوئی بلکہ اب تو وہ ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں......علامہ جاوید الغامدی

جماعت اسلامی کے ترجمان ہفت روزہ زندگی نے علامہ جاوید الغامدی سے احمدیت کو تباہ کرنے کے پروگرام کے بارے میں انٹرویو کیا تو جواب میں تاریخ کو درج ذیل اعتراف وصول ہوا۔

س: قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے کیا وہ درست ہے؟ کیا ''غیر مسلم اقلیت'' قرار دینے والی اسمبلی آئین میں اس ترمیم کی مجاز قرار دی جا سکتی ہے؟

ج: دعوت کا طریقہ کار اپنانا چاہیے تھا۔ اس طرح قادیانیت آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی علماء اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے تو قادیانیت اسی طرح تحلیل ہو جاتی جس طرح بہائی اور اسماعیلی ختم ہو گئے۔ ہمارے ہاں قادیانیوں کو مضبوط کیا گیا ہے۔ تاہم اب جو قانون بن چکا ہے اس کی پیروی کرنی چاہیے ورنہ ریاست کا نظم باقی نہیں رہ سکے گا۔ اگر ہم صحیح دین واضح کر دیں تو غلط نظریات اپنی موت آپ مر جائیں گے۔ کسی کو گولی مار دینا دعوت نہیں ہے۔

س: آئین میں ترمیم کے بعد آرڈی نینس جاری کیے گئے اور شعائر اسلامی کی ممانعت کر دی گئی کل کو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ (احمدی ناقل) اپنا نام بھی تبدیل کر لیں؟

ج: یہ غلط طریق کار کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے انڈے بچے ہیں اگر سلیقے سے کام لیا جاتا تو نوبت یہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ وہ ہمارے ملک کے شہری تھے مگر اس اقدام سے بیرون ملک پھیل گئے۔ لندن میں مرکز قائم کر لیا۔ ''سٹیلائیٹ'' کے

ذریعہ پوری دنیا تک اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں۔انہیں گھر سے باہر منتقل کر دیا گیا تو یہ نتائج برآمد ہوئے۔مصلحت کا تقاضا انہیں اپنے سے دور کرنا ہرگز نہیں تھا۔اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس فتنہ سے نمٹنے کا غلط طریق کار اپنایا گیا۔مناسب طریقہ اپنایا جاتا تو نتائج یقیناً بہتر ہوتے۔

(انٹرویو قربان انجم ہفتہ وار زندگی مدیر مجیب الرحمن شامی 7 تا 13 مئی 1994ء صفحہ 40)

اگست 1994ء

قادیانیوں کا ایک امام ہے اور وہ ساری دنیا کو کنٹرول کر رہا ہے جبکہ ہمارے ہاں جس کے بھی ساتھ 2 آدمی ہیں وہ بھی عالمی مرکز کا صدر کہلا رہا ہے...... ماہنامہ الحق کی فریاد اسلامی انقلاب کے لئے ایک مرکز کی ضرورت ہے۔

ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک اگست 1994ء صفحہ 43-44 پر مندرجہ بالا عنوان کے تحت جناب محمد زاہد الحسینی آف اٹک کا مضمون شائع ہوا ہے۔جس میں ایک مرکزیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔عیسائیت کا رُوما 2000 سال سے ہے وغیرہ وغیرہ۔آگے جا کر لکھتے ہیں۔

''قادیانیت کے سربراہ کو ہم نے یہاں سے بعافیت نکال کر آج کی دُنیا کے عظیم مرکز میں پہنچا دیا ہے۔وہ وہاں بیٹھ کر دُنیا بھر کے قادیانیوں کو کنٹرول کر رہا ہے۔مگر ہمارا کیا حال ہے ہم کُنتم خَیرَ اُمّہ کی تلاوت تو کرتے ہیں مگر ہمارا کوئی مرکز نہیں۔جس کے ساتھ 2 آدمی ہیں وہ بھی عالمی مرکز کا صدر کہلا رہا ہے۔کیا یہ صورت حال خطرناک ہیں۔پہلے وحدت مرکز پیدا کی جائے اس کے بعد انفرادی کاموں کی بجائے ایک عالمی امیر ہو۔جس امت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ صرف دو ہوں تب بھی ایک امام اور ایک مقتدی بن جائے۔اس ایک ارب افراد کا کوئی امیر نہیں۔جس کی اشد ضرورت ہے''۔

سر پہ اک سورج چمکتا ہے مگر آنکھیں ہیں بند
مرتے ہیں بن آب وہ اور در پہ مہر خوشگوار

نومبر 1994ء

قادیانی اب سٹیلائٹ کے ذریعہ گھر گھر پہنچ گئے ہیں ان سے بچایا جائے......

ہفت روزہ زندگی کی دہائی

ہفت روزہ زندگی لاہور نے اپنی 4 نومبر تا 10 نومبر 1994ء کی اشاعت میں زیر عنوان ''قادیانی سٹیلائیٹ ٹیلی ویژن چینل'' درج ذیل خبر درج کی نوائے وقت راولپنڈی 18 اکتوبر 1994ء کی ایک خبر ملاحظہ کیجئے۔

''قادیانی چینل،صورتحال سے نمٹنے کے لیے اقدامات کا فیصلہ۔حکومت کو روز سینکڑوں احتجاجی خطوط اور تار موصول ہورہے ہیں عوامی تشویش کے پیش نظر حکومت نے ایم۔ٹی۔اے سے متعلق تفصیلات طلب کر لیں''۔

اسلام آباد (خصوصی رپورٹ) قادیانیوں نے انٹرنیشنل چینل ایم۔ٹی۔اے سے عوام کو گمراہ کرنے کے لیے 12 گھنٹے کی جو نشریات شروع کر رکھی ہیں اس پر ملک بھر میں تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔پتہ چلا ہے کہ اس سلسلہ میں حکومت کو ہر روز سینکڑوں کے حساب سے احتجاجی خطوط اور تار موصول ہو رہے ہیں ان کے پیش نظر حکومت پاکستان نے صورتحال سے نمٹنے کے لیے مناسب اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔قادیانیوں کے یہ پروگرام سٹیلائیٹ سٹیشنز 21 کے ذریعہ ہر روز صبح 11 بجے سے رات 11 بجے تک ٹیلی کاسٹ کیے جاتے ہیں جو دس فٹ قطر کی ڈش انٹینا کے ذریعہ دیکھے جاسکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں نے مری روڈ راولپنڈی پر واقع اپنی عبادت گاہ میں ایک بڑا ڈش انٹینا لگا رکھا ہے اور یہاں قادیانیوں کو پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔اگرچہ یہ پروگرام پاکستان سے باہر سے ٹیلی کاسٹ کیے جاتے ہیں تاہم حکومت نے عوام کی تشویش کے پیش نظر تفصیلات طلب کر لی ہیں''۔

(مندرجہ بالا مضمون اشتہار کی صورت میں ہفت روزہ زندگی میں تحریک فہم القرآن کی طرف سے میجر منہاس صاحب نے شائع کیا)

مارچ 1997ء

ہمارے علماء تو دس سوالوں کے جواب بھی نہیں دے سکتے جبکہ قادیانی اتنی تبلیغ اسلام کر رہے ہیں جتنا کبھی ہم نے سوچا بھی نہیں......بین الاقوامی مسلمان اسپرانتو ایسی سی ایشن کی دہائی روزنامہ اساس 24 مارچ 1997 سے غیر احمدی داستان کا ایک عبرت انگیز ورق۔

عالمی مسلمان اسپرانتو ایسوسی ایشن کی جانب سے روزنامہ اساس 24 مارچ 1997ء میں ایک لمبا چوڑا مضمون زیر عنوان۔

''علماء کرام سے غیر مسلموں کے دس سوال: جرمنی میں ہونے والی بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں غیر مسلموں کے سوالوں جواب دینے کون جائے گا'' شائع ہوا۔

تفصیل یہ ہے کہ جرمنی، بیلجیم،اور ہالینڈ کی مشترکہ مسلمان اسپرانتو ایسوسی ایشن نے ایک محفل سوال وجواب مورخہ 27 اپریل 1997ء کو جرمنی کے شہر آچن (Aachen) میں منعقد کرنے کا پروگرام بنایا اور اس کے لیے جو زیادہ سوال پوچھے جاتے ہیں وہ تیار کئے جو تعداد میں دس تھے۔اس کے بعد مجوزہ سوال جواب کی محفل سے سات مہینے قبل اکتوبر 1996ء میں پاکستان کے 32 جیّد علماء کرام کو یہ سوال بھیج دیئے گئے۔

ان علماء کرام میں قاضی حسین احمد،مولانا سمیع الحق،مولانا فضل الرحمن،مولانا نورانی نیازی سمیت قریباً ہر فرقہ کے ممتاز عالم دین شامل تھے۔ان سوالوں کو دیکھ کر

کوئی بھی عالم دین اس محفل میں جانے کے لیے تیار نہ تھا جبکہ سفر اور رہائش کے اخراجات بھی یہ ایسوسی ایشن ہی مہیا کر رہی تھی۔

نئی صورت حال کے تحت ایسوسی ایشن نے 6 ستمبر 1996ء کو پنڈی میں ایک سیمینار منعقد کیا اور تمام علماء دین کو دعوت دی کہ وہ اس فورم پر آ کر ان سوالوں کے جوابات ریکارڈ کروا دیں تا کہ ویڈیو فلم کے ذریعہ سے جوابات اس محفل میں حاضرین کو سنا دیئے جا سکیں۔لیکن سیمینار میں بھی کسی عالم دین نے آنے کی جرأت نہ کی آخر کار 24 مارچ 1997ء کو اس ایسوسی ایشن نے یہ ساری کہانی اور وہ 10 سوال روز نامہ اساس میں شائع کروا دیئے اور اس میں مجبوراً یہ اعتراف بھی دنیا کے لیے پیش کر دیا۔

”زیر نظر تحریر پڑھتے وقت یہ بات پیش نظر رہے کہ یورپ کے ایک ملک سے قادیانیوں نے STN طرز کا ایک طرز کا ایک ٹی وی سٹیشن کرائے پر لے رکھا ہے جس پر 24 گھنٹے اسلام کے نام پر اپنے مسلک کی ترویج اور فروغ کے لیے انگریزی ،ہسپانوی ،اٹالین ،فرانسیسی ،جرمن ،عربی اور اسپرانتو جیسی عالمی زبانوں میں نشریات پیش کی جاتی ہیں۔ساری دنیا میں الیکٹرانک میڈیا۔لٹریچر اور عقلی وسائنسی دلائل کے ذریعہ اسلام کے نام پر جتنا کام مرزائی اور قادیانی کر رہے ہیں اتنا ہم مسلمانوں نے سوچا بھی نہیں“۔ (روز نامہ اساس 24 مارچ 1997ء)

دوستو! میں نے مڑ کر مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری سمیت علماء کے اقوال کو دیکھا۔ پیر مہر علی شاہ صاحب کے لیے ایک دوسرے عالم دین کی پیشگوئی کو سنا۔ 1953ء 1974ء کے بڑھکتے شعلوں اور قراردادوں کو دیکھا۔قادیانیت کے سکڑنے کا وقت آ گیا جیسے اعلان کا بغور مطالعہ کیا۔اور پھر روز نامہ اساس میں چھپے اس اعتراف بے بسی کا مشاہدہ کیا تو جواب میں حضرت مرزا صاحب کے الفاظ نوشتہ دیوار بن کر نظر آنے لگے:

”یاد رکھو! میرا سلسلہ اگر نری دکانداری ہے تو اس کا نام ونشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی مخالفت کرے۔یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا“۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 147)

آج سو سال کی مسافت پر کھڑے ہو کر اب میرے لیے فیصلہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔نام ونشان مٹانے والے ضرور مٹے ہیں مگر احمدیت کا نام چاردانگ عالم میں پھیل رہا ہے جو صاف ثابت کرتا ہے یہ دکانداری نہ تھی۔بلکہ خدائی سلسلہ ہی ہے۔

اگست 1999ء

استہزاء اور طعن تشنیع کا انجام

دوستو! احمدی تبلیغ جہاں برصغیر سے نکل کر دنیا کے تمام براعظموں میں پھیل گئی وہیں ٹھیک اس طرح سے دوسری طرف محافظین ختم نبوت کے پیروکار اب ان جلسوں میں بھی آنے کے لیے تیار نہیں جن میں ان کے محبوب علماء محو تقریر ہوتے ہیں۔دنیا کی تاریخ میں یہ سانحہ بھی ایک عجیب شان رکھتا ہے۔ایک طرف احمدیت کے نعرے دنیا کے چپے چپے سے بلند ہو چکے ہیں جبکہ دوسری طرف احمدیت کو تباہ و برباد کر دینے کے نعروں والے حضرات اپنے سامعین کی راہیں تکتے تکتے اونگھنا شروع ہو گئے ہیں۔یہ خدا کا انتقام ہے یا احمدیت کی سچائی کی دلیل فیصلہ کرنے میں میری مدد کیجئے گا۔

جب استہزاء عروج پر تھا

1953ء کا سال احمدی غیر احمدی کہانی میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اس سال مجلس احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف استہزاء کو اپنے عروج پر پہنچا دیا۔ان دنوں کے حالات قلمبند کرتے ہوئے مصنف ”پاکستان کے مذہبی اچھوت“ لکھتا ہے۔

”مجلس احرار کے جلسوں میں عوام کے لیے لغویات کے سوا کچھ نہ ہوتا۔احمدیوں کے ملک دشمن۔چوہدری ظفر اللہ کی پالیسیوں پر لایعنی تنقید اور مذہب کے نام پر عوام کے جذبات کو بھڑکا کر بانی جماعت احمدیت۔امام احمدیت اور سرکاری عہدوں پر فائز احمدی افسران کے خلاف نعرہ بازی کروائی جاتی احمدیوں کے قتل کو جنت میں داخلے کی ٹکٹ قرار دیا جاتا 19 اگست کو احمدیوں کے خلاف جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے عطاء اللہ شاہ بخاری نے یہاں تک کہہ دیا کہ تم کو چاہیے کہ قادیان سے ربوہ تک ہر درخت سے ایک ایک احمدی کو پھانسی پر لٹکا دو“۔

(صفحہ 58-59 مصنف تنویر احمد میر مرتضیٰ علی شاہ الحسیب پبلشر)

استہزائی مجا سے ٹھرک تک

53ء کے حالات کی مصنف ”پاکستان کے مذہبی اچھوت نے تصویر نگاری میں بڑی محتاط روی سے کام لیا ہے جبکہ اصل تصویر کیا تھی کن حالات اور کس فلسفہ اخلاق کے ساتھ احمدیت کے سیلاب کے آگے بند باندھنے کا مصالحہ تیار ہو رہا تھا۔جماعت اسلامی کے ترجمان ’جہاں نو‘ کے ایڈیٹر کی زبانی ملاحظہ کیجیے۔

آپ نے احمدیت کے خلاف ہونے والے جلسوں کی رپورٹنگ زیر عنوان ”مجا“ یوں کی ہے۔

”کراچی میں ختم نبوت کانفرنس دھوم دھام سے ہوئی شاہ صاحب کا جلسہ بجلی کے چراغوں سے پوری طرح روشن تھا۔قدم قدم پر لکڑی کے کھمبوں پر بجلی کی ٹیوبوں سے ایک جنگل بسا رکھا تھا۔دو دن کے جلسوں میں (رات کے) نو بجے سے صبح کے تین

چار بجے تک تقریریں ہوتی رہیں۔حجاموں قلیوں اور ہاکروں کی ایک کثیر تعداد سینما کی بجائے وہاں جاتی رہی اور یہی سوچ کر جاتی رہی کہ سینما سے زیادہ لطف ان جلسوں میں ہے۔لطیفوں قصوں کہانیوں اور شعرخوانیوں اور چٹکلوں سے معمور طول طویل تقریریں ہوئی طویل طویل اونچے سروں میں نظمیں پڑھی گئیں اور نعتیں سنائی گئی۔کلوحجام نے کہا''سینما میں کیا مجا آئے گا جوان جلسوں میں آئے گا جوان جلسوں میں آیا میں تو برابر جاتا رہا۔دوکان بند کرکے رات کے گیارہ بجے سے صبح 4 بجے تک آج دن بھر سوتا رہا ہوں۔ابھی ابھی دکان پر آیا ہوں اس سے پوچھا تم کیا سمجھے۔کہنے لگا سمجھنا کیا ہے بس مجا آ گیا!چنانچہ یہی مجا تھا جو اس کانفرنس سے لوگوں نے حاصل کیا''۔ (جہان نو کراچی 18 مئی 1951ء)

وقت کی دھول میں 40سال چھپ جانے کے بعد آج ان''مجا''پر مشتمل کانفرنسوں کا کیا حال ہے؟علماء کرام

اپنے سامعین کو احمدیت کے مقابل پر کس حد تک بنیان مرصوص بنا چکے ہیں؟حاضری کیا ہے؟اور حاضرین کیا ہیں؟

جماعت احمدیہ کے شدید مخالف مولانا زاہدالراشدی کی زبانی اس''ٹھرکی''کہانی کا انجام دیکھتے ہیں۔

آپ نے روزنامہ اوصاف 19اگست 99ء کی اشاعت میں زیرعنوان''برطانیہ کی ختم نبوت کانفرنسیں''ایک تفصیلی مضمون لکھا۔کانفرنس کے انعقاد کی تاریخیں اور جگہ حدود اربعہ بیان کرنے کے بعد مقررین حضرات اور سامعین حضرات کی تصویر کشی ان الفاظ میں کی۔

''ان کانفرنسوں میں روئے سخن زیادہ تر قادیانیوں کی طرف ہوتا ہے۔چونکہ برصغیر پاکستان بنگلہ دیش اور بھارت سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کا زیادہ تر سابقہ قادیانیوں سے پڑتا ہے اور اکثر و بیشتر علماء بھی انہی ممالک سے آتے ہیں پھر انہیں دنوں قادیانیوں کا سالانہ عالمی اجتماع بھی لندن میں ہوتا ہے اس لیے قادیانیت ہی ان کانفرنسوں کے مقررین کی گفتگو کا مرکزی عنوان ہوتی ہے اور علماء کرام روایتی جوش وخروش کے ساتھ قادیانیوں کے خلاف غیظ وغضب کا اظہار کرکے مطمئن ہوجاتے ہیں کہ انہوں نے اگلے سال تک کے لیے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ ادا کر دیا ہے ان ختم نبوت کانفرنسوں میں ہونے والی گفتگو کا مواد اور انداز بھی وہی روایتی یعنی موچی دروازے اور لیاقت باغ والا ہوتا ہے۔جس سے پاکستان بھارت اور بنگلہ دیش سے آ کر آباد ہونے والے پرانے حضرات کا ٹھرک تو پورا ہوجاتا ہے۔لیکن یہاں پیدا ہونے والے اور پروان چڑھنے والے نوجوانوں کے پلے کچھ نہیں پڑتا اس لیے ان اجتماعات میں نوجوانوں کی شرکت کا تناسب نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے''۔

آگے چل کر تاسف سے یہ اعتراف بھی کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں:

''یہ المیہ کم وبیش ہر کانفرنس میں شریک ہونے والے نوجوانوں کا ہے اور اب تو ان کانفرنسوں کے منتظمین کے اجلاسوں میں دبے لفظوں یہ بات زیر بحث آنے لگی ہے کہ ان کانفرنسوں کے آخر فائدہ کیا ہے؟''۔

''مجا''حاصل کرنے والی جس بھیڑ کے ساتھ احمدیت کو فتح کرنے نکلے تھے اب وہ''ٹھرک''کی وادی میں کس حال میں ہیں۔علماء ان کو کہاں سے کہاں لے آئے ہیں۔مولانا راشدی نے اس کی تصویر کشی کرکے گویا قرار واقعی دکانداروں کی نشاندہی کردی ہے۔آپ فرماتے ہیں:

''ابھی گذشتہ روز کی بات ہے بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب عبدالمقیت،مولانا خداالرحمن درخواستی اور راقم الحروف کو لندن لانے کے لیے گاڑی لے کر وہاں پہنچے وہ علماء سے عقیدت رکھتے ہیں اور ان کی خدمت کرکے خوشی محسوس کرتے ہیں مگر ان کی معلومات کا حال یہ تھا کہ مجھ سے پوچھنے لگے مولوی صاحب!احمدی فرقہ کا بانی کون ہے؟میں نے بتایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کرکے اس نئے مذہب کی بنیاد رکھی تھی پھر سوال کیا کہ وہ کون سی صدی میں گزرا ہے؟اس سے اندازہ کرلیں کہ علماء سے تعلق رکھنے والے اور دینی ذوق رکھنے والے حضرات کی معلومات کا حال یہ ہے کہ جو لوگ مسجد اور مولوی کے قریب پھٹکنے کے لیے تیار نہیں ہیں ان کی واقفیت کا عالم کیا ہوگا؟'' (روزنامہ اوصاف 19اگست 99ء)

ہم نے زندگی ضائع کردی......مولوی انورشاہ کشمیری کا مرنے سے قبل اعتراف

جی وہی مولانا انور کشمیری صاحب جنہوں نے جماعت کی بربادی کے بڑے بڑے دعوے کئے تھے۔مگر فوت ہونے سے قبل جب انہوں نے اپنی زندگی کے سود وزیاں حساب لگایا تو بے اختیار غمگین ہوکر سر پکڑ کر بیٹھ گئے کہ ہم نے زندگی ضائع کردی۔دیوبندی مفتی اعظم محمد شفیع جو اُن کے شاگرد خاص تھے نے اپنے خطبات میں اس کا ذکر یوں فرمایا ہے:

''میں حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری کی خدمت میں ایک دن نماز فجر کے وقت اندھیرے میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت سر پکڑے ہوئے بہت غم زدہ بیٹھے ہیں۔میں نے پوچھا مزاج کیسا ہے؟انہوں نے کہا کہ ہاں ٹھیک ہی ہے میاں۔میاں مزاج کیا پوچھتے ہو عمر ضائع کردی۔

میں نے عرض کی حضرت آپ کی ساری عمر علم کی خدمت میں اور دین کی اشاعت میں گزری......آپ کی عمر اگر ضائع ہوئی تو پھر کس کی عمر کام میں لگی؟تو حضرت نے فرمایا کہ میں تمہیں صحیح کہتا ہوں کہ اپنی عمر ضائع کردی......گمراہی پھیل رہی ہے۔الحاد

آ رہا ہے۔شرک و بت پرستی چلی آ رہی ہے۔حرام وحلال کا امتیاز اُٹھ رہا ہے۔لیکن ہم لگے ہوئے ہیں ان فرعی اور فروعی مسائل میں......اس لئے غمگین بیٹھا ہوں اور محسوس کر رہا ہوں کہ عمر ضائع کر دی۔"

(امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے۔تلخیص خطبات مفتی محمد شفیع وحدت امت ص 7 ملخص حافظ ناصر و حافظ عمر تعاون شجاع الدین شیخ و محمد نعمان)

دوستو! قرآن مجید نے ہمیں بتایا تھا کہ جھوٹا نبی کبھی سرسبزی نہیں دیکھ سکتا بلکہ نظام عالم میں جہاں اور قوانین خداوندی ہیں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔واقعات گزشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہنچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی یہی وجہ ہے کہ دنیا میں باوجود غیر متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے۔پھر مرزا صاحب کا اس بات کو بار بار پیش کرنا کہ اگر یہ دکانداری اور جھوٹا کاروبار ہوا تو خود خدا ہی مجھے تباہ کر دے گا۔پھر دوسر طرف علماء کی تمام کوشش اور ہر ذریعہ کو استعمال کے بعد آج ناکامی ونامرادی کا اعلان یہ ساری بات منطقی طور ہمیں مجبور کر دیتی کہ احمدیت ایک سچائی کا نام ہے۔جو خدا کی طرف سے آئی اور خدا کی طرف لے جانے کے لیے آئی ہے علماء کی مسلسل ناکامیوں نے میری تمام مشکلات کو حل کر دیا ہے اور یہی سچ ہے۔

ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی
بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقے کو غالب کرے گا اور میرے فرقے کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سوا ے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھوان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا''۔

بانی جماعت کا یہ اعلان میں نے بار بار پڑھا۔قوموں کے احمدیت میں داخل ہونے اور سلسلہ کے زمین پر محیط ہو جانے اور تمام روکوں کے درمیان سے اٹھائے جانے کی پیش خبریاں ذہن میں مستحضر کیں اور ان باتوں کو خدائی کلام کے طور پر صندوقوں میں محفوظ رکھنے کے ارشاد کو غور سے یاد کیا اور پھر احمدیت کی تاریخ کے سفر پر چل پڑا۔

تاریخ کے اس سفر پر میرے سامنے دوسری پیشگوئیاں بھی موجود رہی:

''اب افق ہند سے آفتاب اسلام طلوع ہو رہا ہے جس کی ضیاء باریوں کے سامنے غلامانہ نبوت کی گھٹائیں نہیں ٹھہر سکتیں۔قادیانیت باقی رہے گی لیکن صفحہ عالم پر نہیں بلکہ کتابوں کے صفحہ قرطاس پر اور وہ بھی محض عبرت بن کر''۔

پھر یہ پیشگوئی بھی مجھے اچھی طرح مستحضر رہی:

''مرزائیت کے مقابلے کے لیے بہت سے لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ میرے ہاتھوں تباہ ہو''۔

اسی طرح سے ایک دوسرے بزرگ کی یہ پیشگوئی بھی:

''اب قادیانیت کے سکڑنے بلکہ ختم ہونے کا وقت آ گیا ہے''۔

اس پس منظر کے ساتھ میں نے احمدیت کے سوسالوں کا سال بہ سال سفر کیا۔حاصل وصول مطالعہ کے طور پر میرے سامنے جو تصویر بنی وہ قرآن مجید کی اس آیت کی عملی تصویر تھی اللہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمات الی النور کہ جن کا دوست اللہ تعالیٰ بن جاتا ہے ان کے ہر دن میں اندھیروں سے روشنیوں کی طرف انتقال کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔

میرے سامنے کوئی ایک بھی سال ایسا نہیں آیا کہ احمدیت کی فتوحات کا دائرہ رک گیا ہو۔وہ برصغیر میں پھیلا ایشیا تک آیا اور پھر دنیا کے دوسرے براعظموں کی طرف مڑ گیا۔وہ لاکھوں سے کروڑوں میں آئے اور زمین سے نکل کر فضاؤں میں پھیل گئے۔بقول مصنف ''قادیانیت کا سیلاب اور ہماری حکمت عملی''

''حقیقت یہ ہے کہ ہر آنے والا دن قادیانیت کو مزید عروج کی طرف لے کر جا رہا ہے اور قادیانیوں کا حلقہ اثر روز بروز پھیلتا جا رہا ہے۔قادیانی سینکڑوں سے ہزاروں ہو گئے پھر ان کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی اور اب دنیا بھر میں قادیانیوں کی تعداد ڈیڑھ کروڑ تک جا پہنچی ہے''۔

تاریخ احمدیت کی ترقی کی رفتار کو کیسے محفوظ کیا نقشہ پیش ہے۔

دور امامیت

27 مئی 1908ء تا آخر 1908ء

30 مئی: خلیفۃ المسیح الاول کے عہد میں صدر انجمن احمدیہ کا پہلا اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔حضور نے بیت المال

کامستقل محکمہ قائم فرمادیا۔

یکم اگست: واعظین سلسلہ کے تقرر کے بعد پہلے واعظ شیخ غلام احمد صاحب کی روانگی۔

1909ء

یکم مارچ: مدرسہ احمدیہ کی مستقل درس گاہ کی حیثیت سے بنیاد رکھی گئی۔

اکتوبر: نیا اخبار نور جاری ہوا۔

1910ء

7 جنوری: حضرت میر قاسم صاحب نے دہلی سے اخبار الحق جاری کیا۔

اکتوبر: یوپی میں مربیان احمدیت کے کامیاب دورے۔

دسمبر: بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کی بنیاد رکھی۔

1911ء

جنوری: حضرت میر قاسم علی نے رسالہ ''احمدی'' جاری کیا۔قادیان میں دارالضعفاء کا قیام حضرت میر ناصر نواب صاحب منتظم۔

1912ء

فروری: حضور کی تحریک پر ''انجمن مبلغین'' کا قیام۔

25 جولائی: تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کی بنیاد رکھی۔

ستمبر: حضرت شیخ یعقوب علی صاحب نے رسالہ ''احمدی خاتون'' جاری کیا۔

1913ء

19 جون: الفضل جاری ہوا۔ بانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود صاحب۔

جون: حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کو انگلستان بھیجا گیا۔

26 جولائی: عربی کی اعلیٰ تعلیم کی خاطر حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو مصر اور شام کے لیے روانہ کیا گیا۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی

1914ء

اپریل: احمدیہ مشن لندن کا مستقل صورت میں قیام۔

1915ء

15 جون: حضرت صوفی غلام محمد صاحب نے ماریشس میں احمدیہ مشن کا آغاز کیا۔

دسمبر: اسی سال مشہور خادم سلسلہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین آف سکندر آباد دکن نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔

1916ء

جنوری: مسٹر والٹر سیکرٹری ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن لاہور قادیان آئے۔

16 دسمبر: مشہور مستشرق اور آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر مارگولیتھ قادیان آئے۔

1917ء

12 مارچ: زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

21 جون: قادیان میں نور ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

1920ء

15 فروری: حضرت مفتی محمد صادق صاحب امریکہ میں مشن قائم کرنے کے لیے فلاڈلفیا کی بندرگاہ پر اترے مگر آپ کو شہر جانے سے روک دیا گیا۔

22 فروری: حضور نے بندے ماترم ہال امرتسر میں صداقت اسلام وذرائع ترقی اسلام پر لیکچر دیا۔

مئی: حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو امریکہ میں داخل ہوکر تبلیغ کی اجازت مل گئی۔

7 جون: حضور نے مسجد فضل لندن کے لیے چندہ کی تحریک کی۔

9 ستمبر: لندن میں مسجد کے لیے زمین خریدنے پر قادیان میں پرمسرت تقریب منعقد کی گئی۔

1921ء

19 فروری: حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نے سیرالیون میں احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی۔

28 فروری: حضرت مولانا عبدالرحیم نیر غانا میں احمدیہ مشن قائم کرنے کے لیے پہنچے۔ 17 اپریل: نائیجیریا میں احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی گئی۔

دسمبر: حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے شکاگو امریکہ میں احمدیہ مشن قائم کیا۔

1922ء

18 فروری: مصر میں مشن قائم کرنے کے لیے شیخ محمود احمد صاحب عرفانی قادیان سے روانہ ہوئے۔

1923ء

7 مارچ: حضور نے تحریک شدھی کے خلاف جہاد کا اعلان فرمایا۔

12 مارچ: حضور نے مجاہدین کا پہلا وفد تحریک شدھی کے علاقہ میں روانہ فرمایا۔

ستمبر: جماعت احمدیہ کے زبردست تبلیغی حملوں کے نتیجہ میں آریوں نے تحریک شدھی بند کرنے کا اعلان کردیا۔

18 دسمبر: محترم ملک غلام فرید صاحب جرمنی میں مشن قائم کرنے کے لیے برلن پہنچے۔ اسی سال جرمنی میں احمدیہ مسجد کے لیے ایک لاکھ روپیہ فراہم کیا گیا۔

1924ء

28 مئی: امریکہ کے معروف مستشرق زویمر قادیان آئے۔

12 جولائی: حضور اپنے پہلے سفر یورپ پر قادیان سے روانہ ہوئے۔

14 اگست: حضور دمشق پہنچے۔

7 اگست: حضور نے اٹلی کے وزیر اعظم مسولینی سے ملاقات کی۔

22 اگست: حضور لندن میں پہلی دفعہ وارد ہوئے۔

9 ستمبر: حضور نے ''ایسٹ اینڈ ویسٹ یونین'' کے اجلاس میں انگریزی میں لیکچر دیا۔

23 ستمبر: اسلام کی صداقت کے لیے ویمبلے کانفرنس منعقد کی گئی جس میں حضور کا مضمون احمدیت یعنی حقیقی اسلام حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب نے پڑھا۔

16 اکتوبر: ایران میں مشن کا قیام عمل میں آیا۔

19 اکتوبر: حضور نے مسجد فضل لندن کی بنیاد رکھی۔

10 دسمبر: مولوی ظہور حسین صاحب تبلیغ اسلام کے لیے روس میں داخل ہوئے۔

دسمبر: اسی سال حضور نے امیر افغانستان پر اتمام حجت کے لیے دعوۃ الامیر نامی کتاب لکھی۔

1925ء

16 جولائی: حضور نے علماء دیوبند کو تفسیر نویسی میں چیلنج دیا۔

17 جولائی: حضرت مولانا جلال الدین شمس اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب شام میں مشن

قائم کرنے کے لیے دمشق پہنچے۔

ستمبر: حضرت مولوی رحمت علی صاحب نے انڈونیشیا میں مشن کی بنیاد رکھی۔

اکتوبر: کلکتہ سے ماہوار رسالہ احمدی بنگلہ زبان میں جاری ہوا۔

اسی سال شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگر مّل جماعت میں شامل ہوئے۔

1926ء

29 جنوری: قادیان میں پہلی بار ایک جلسہ میں 24 زبانوں میں تقریریں کی گئیں۔

30 اکتوبر: سر شیخ عبدالقادر صاحب مسجد فضل لندن کا افتتاح کیا۔

15 دسمبر: لجنہ اماء اللہ کے تحت رسالہ ''مصباح'' شائع ہونا شروع ہوا۔

دسمبر: قادیان سے انگریزی اخبار سن رائز جاری ہوا۔

1929ء

جون: حفیظ جالندھری کی قادیان آمد پر مجلس مشاعرہ ہوئی۔ جس میں حضور بھی شامل تھے۔

1930ء

3 جنوری: مشہور مسلم لیگی لیڈر شوکت علی قادیان آئے۔

5 اپریل: ڈچ قونصل مسٹر انڈریاسا قادیان آئے۔

1931ء

30 فروری: مولانا رحمت علی صاحب نے جاوا میں مشن قائم کیا۔

3 اپریل: مولانا جلال الدین صاحب شمس نے کبابیر میں فلسطین کی پہلی مسجد سیدنا محمود کا سنگ بنیاد رکھا۔

30 مئی: ایک افغانی سیاح قادیان آیا۔

25 جولائی: حضور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے۔

1935ء

2 مارچ: برما میں احمدیہ مشن کا قیام عمل میں آیا۔

6 مئی: تحریک جدید کے تحت 3 مبلغین کا پہلا قافلہ قادیان سے بیرون ملک روانہ ہوا۔

27 مئی: ہانگ کانگ میں احمدیہ مشن کا قیام۔

مئی: سنگاپور میں احمدیہ مشن کا قیام۔ 4 جون: جاپان میں احمدیہ مشن کا قیام۔

12 جولائی: شاہ فیصل مسجد فضل لندن میں تشریف لائے۔

1936ء

یکم جنوری: مکرم و محترم ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔

جنوری: ارجنٹائن میں احمدی مشن کا قیام۔

21 فروری: بوڈاپسٹ میں احمدیہ مشن کا قیام تحریک جدید کے تحت یہ پہلا یورپین مشن تھا۔

10 مارچ: ملک محمد شریف صاحب گجراتی اسپین میں احمدیہ مشن قائم کرنے کے لیے میڈرڈ پہنچے۔

اپریل: البانیہ میں مولوی محمد الدین صاحب نے احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی۔

نومبر: شیخ بکری عبیدی صاحب (مشرقی افریقہ) کا قبول احمدیت۔

دسمبر: یوگوسلاویہ میں احمدیہ مشن قائم ہوا۔

1937ء

جنوری: سنگاپور میں پہلے فرد حاجی جعفر صاحب احمدیت میں داخل ہوئے۔

17 جون: ییل یونیورسٹی امریکہ کے شعبہ مذاہب کے پروفیسر جان کلارک آرچر کی قادیان آمد اور حضور سے ملاقات۔

13 اکتوبر: سیرالیون مشن کی بنیاد رکھی گئی۔

دسمبر: اس سال اٹلی اور پولینڈ میں تبلیغی کوششوں کا منظم آغاز ہوا۔

1938ء

3 مئی: ایک زرتشتی ایرانی سیاح منوچہر آرین کی قادیان آمد اور قبول احمدیت۔

18 دسمبر: اردو کے ممتاز ادیب مرزا فرحت اللہ بیگ کی قادیان آمد۔

1939ء

فروری: مسجد فضل لندن میں شاہ فیصل اور دوسرے معزز مسلم سیاسی عمائدین کی ایک جلسہ میں شامل ہوئے۔

16 اپریل: لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سر جان ڈگلس ینگ کی قادیان آمد۔

3 دسمبر: دنیا بھر میں جماعت کی طرف سے پہلا یوم پیشوایان مذاہب نہایت جوش وخروش سے منایا گیا۔

اسی سال قرآن مجید کے گورمکھی اور ہندی تراجم کی اشاعت ہوئی۔

1940ء

مارچ: نواب بہادر یار جنگ نے قادیان میں حضور کی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

26 جولائی: مجلس انصار اللہ قائم کی گئی اور حضرت مولوی شیر علی اس کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔

7 اگست: انگلستان میں پہلا مناظرہ مولانا جلال الدین شمس نے ایک پادری سے کیا۔ 20 اکتوبر: سرینگر میں احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔

25 دسمبر: تفسیر کبیر کی جلد سوئم شائع ہوئی۔

28 دسمبر: جلسہ سالانہ پر 386 افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔

1941ء

24 اگست: کوئٹہ میں احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔

1942ء

یکم اکتوبر: چینی مسلمانوں کی تنظیم نیشنل اسلامک سالوشین کے نمائندے شیخ عثمان کی قادیان آمد۔

اکتوبر: پٹنہ کے مشہور ادیب سید اختر احمد اور نیوی کی قادیان آمد اور اشتراکیت اور اسلام کے معاشی نظام کے متعلق حضور سے استفادہ۔

1943ء

12 مارچ: لیگوس نائیجیریا کی پہلی مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔

مئی: قرآن مجید کا سواحیلی ترجمہ مکمل ہو گیا۔

1946ء

3 مئی: سیرالیون کی پہلی مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔

17 مئی: فرانس میں احمدیہ مشن کا قیام۔

10 جون: احمدیہ مشن اسپین کا احیاء ہوا۔

1947ء

4 اکتوبر: اردن میں احمدیہ مشن کا قیام۔

13 نومبر: فرانس میں جماعت احمدیہ کا پہلا پبلک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔

1949ء

20 جنوری: جرمن میں مشن کا قیام۔2 فروری: مسقط مشن قائم ہوا۔

27 فروری: حضور فرقان فورس کے مجاہدوں کا جائزہ لینے کے لیے محاذ کشمیر پر تشریف لے گئے۔فروری: گلاسکو مشن کا قیام۔

23 مئی: فرانس میں پہلی سعید روح نے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔

13۔14 اگست: نائیجیریا جماعت کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

27 اگست: لبنان میں احمدیہ مشن کا قیام۔

13 اکتوبر: ربوہ میں مسجد مبارک کا سنگ بنیاد۔

1950ء

30 جنوری: بیرون ملک جماعت کا پہلا کالج غانا میں جاری ہوا۔

جون: گلاسکو مشن سے ماہوار رسالہ The Muslim Herald جاری ہوا۔

یکم ستمبر: حضور نے حیدر آباد کے تھیوسافیکل ہال میں اسلام اور کمیونزم کے موضوع پر لیکچر دیا۔دسمبر: تفسیر کبیر العادیات تا کوثر شائع ہوئی۔

1951ء

جنوری: عراق کی طرف سے مؤتمر عالمی اسلامی نمائندہ عبدالوہاب عسکری ربوہ آئے۔

فروری: چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ اعلیٰ ڈاکٹر فشر کو سیرالیون مشن کی طرف سے مقابلہ کی دعوت دی گئی۔

16 اگست: تحریک جدید کا سپون مشن قائم ہوا۔

1952ء

7 جنوری: حضور نے افتاء کمیٹی کا احیاء کیا۔

6 فروری: حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دفتر کا سنگ بنیاد رکھا۔

5 اپریل: اسی دفتر کا افتتاح۔

1954ء

28 فروری: مسجد مبارک میں سورہ مریم سے درس قرآن کا آغاز جو بعد میں تفسیر

کبیر جلد چہارم کے نام سے شائع ہوئے۔

20اپریل: حضور نے اورنیٹیل اینڈ ریلجس پبلشنگ کارپوریشن قائم فرمائی۔

14 مئی: سواحیلی ترجمہ قرآن کی اشاعت ہوئی۔ پہلا نسخہ حضور کی خدمت میں بھیجا گیا۔نومبر: ڈچ ترجمہ قرآن شائع ہوا۔

1954ء

27 جنوری: حضرت مصلح موعود کی طرف سے جماعت کے ایک وفد نے گورنر جنرل پاکستان غلام محمد صاحب کوولندیزی ترجمہ قرآن کا تحفہ پیش کیا۔

22 فروری: لاہور میں دارالذکر احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

17اکتوبر: چوہدری ظفراللہ خاں صاحب عالمی عدالت کے صدر منتخب ہوئے۔

1955ء

18 جون: حضور ہیگ (ہالینڈ) پہنچے۔

26 جون: جرمنی کے ایک بہت بڑے مستشرق KAMAOUR نے حضور کے ہاتھ پر احمدیت قبول کی حضور نے ان نام زبیر رکھا۔

22 جولائی: لندن میں مبلغین کی عالمی کانفرنس حضور کی زیر صدارت شروع ہوئی اور 24 جولائی کو ختم ہوئی۔

27 جولائی: مالٹا کے ایک انجینئر نے حضور کی بیعت کر کے مالٹا میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

30 جولائی: حضور نے لندن میں ڈسمنڈ شا سے ملاقات فرمائی۔

9دسمبر: ہیگ (ہالینڈ) میں مسجد کا افتتاح فرمایا۔

اسی سال سوئیزرلینڈ میں تحریک جدید کے تحت مشن قائم ہوا۔

1956ء

برما میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر ہوئی۔

اسی سال لائبیریا اور فلپائن میں تبلیغی مراکز کا قیام ہوا۔

1957ء

22فروری: ہمبرگ میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

15مارچ: تنزانیہ میں بیت الاحمدیہ دارلسلام کا افتتاح۔

22 جون: مسجد احمدیہ ہمبرگ کا افتتاح ہوا۔

27 جولائی: مسجد احمدیہ جنجہ (یوگنڈا) کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

19اگست: مسجد احمدیہ کمپالا (یوگنڈا) کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

دسمبر: وقف جدید کا اعلان۔

1958ء

ستمبر: مسجد نور فرینکفرٹ کا افتتاح ہوا۔

اسی سال سیرالیون میں مختلف مقامات پر 3 مساجد کی تعمیر ہوئی۔

1959ء

بیت الاحمدیہ جنجہ یوگنڈا اور مشن ہاؤس کی تعمیر مکمل ہوگئی۔

قرآن مجید کے جرمن ترجمہ کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت ہوئی۔

انڈونیشین زبان میں ترجمہ قرآن کی تکمیل۔

1960ء

فینسٹی زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کا آغاز۔

اکرہ (غانا) میں مشن ہاؤس کی نئی عمارت کی تعمیر۔

رنگون میں مشن ہاؤس اور بیت کی تعمیر۔

امریکہ کے صدر آئزن پاور۔والی اردن شاہ حسین۔صدر آسٹریلیا۔وزیراعظم کانگو اور دیگر اہم شخصیات کو قرآن مجید کا تحفہ دیا گیا۔

1961ء

آئیوری کوسٹ میں احمدیہ مشن کا اجراء۔

ڈینش ترجمہ قرآن کے حصہ اول کی اشاعت۔

کیکمہ اور لوئین زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی تکمیل۔

شہنشاہ مبشر صدر لائبریا۔صدر صومالیہ کو قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر کا تحفہ۔

نیروبی میں شیخ مبارک احمد صاحب کی طرف سے ڈاکٹر بلی گراہم کو روحانی مقابلے کا چیلنج۔

ماریشس مشن کی طرف سے 15 روزہ The message کا اجراء۔

1962ء

بیت المحمود زیورچ کا سنگ بنیاد از دست مبارک حضرت سیدہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ۔بیت النور راولپنڈی کی تکمیل۔

مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) میں مجلس خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع۔

تھائی لینڈ کے بادشاہ اور ملکہ الزبتھ کو ترجمہ قرآن کی پیشکش۔

1963ء

مینڈے زبان میں ترجمہ قرآن مجید کی اشاعت۔

دی ڈیوک ایڈنبرا۔شاہ کمبوڈیا کو تبلیغ اور قرآن مجید کا تحفہ۔

1964ء

جزائر فجی میں مشن ہاؤس کی تعمیر۔

شمالی بورنیو میں سربرآوردہ اصحاب کو تبلیغ احمدیت۔

8 نومبر 1965 تک

یکم جنوری: بیت الاحمدیہ ٹانگانیکا کا سنگ بنیاد۔

اکتوبر: فری ٹاؤن (سیرالیون) میں مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

خلافت ثالثہ 1966ء

15 مارچ: حضور نے عیسائیوں کو توریت اور انجیل سے سورہ فاتحہ کے مقابلہ پر حقائق ومعارف بیان کرنے کا

چیلنج دیا اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے مقرر کردہ انعامی رقم 500 سے بڑھا کر 50000 روپے کر دی۔

6 مئی: ڈنمارک میں پہلی مسجد کا سنگ بنیاد کوپن ہیگن میں حضرت مرزا مبارک احمد نے رکھا۔ یہ مسجد صرف اور صرف مستورات کے پیسے سے تعمیر ہوئی۔

28 اکتوبر: مسجد اقصیٰ ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

1967ء

جنوری: ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا انگریزی ترجمہ ایک لاکھ کی تعداد میں شائع ہوا۔

21 جولائی: مسجد النصرت کوپن ہیگن کا افتتاح۔

26 جولائی: وانڈزورتھ ٹاون ہال لندن میں حضور کا خطاب بعنوان امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ۔

26 تا 28 اگست: انڈونیشیا کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

1968ء

فروری: کینیڈا میں باقاعدہ جماعت کا قیام ہوا۔

مارچ: فجی میں پہلے احمدی نے اپنی زندگی دین کے لیے وقف کی ان کا نام ماسٹر محمد حنیف صاحب ہے۔

1969ء

مارچ: لائبیریا کے علاقہ کیپ ٹاؤن میں جماعت کا پہلا پرائمری سکول جاری ہوا۔

مئی: سکنڈے نیویا کے مربی سلسلہ کمال یوسف صاحب کا دورہ آئس لینڈ جس سے وہاں پہلی دفعہ دین حق کی اشاعت ہوئی۔

1970ء

15 اپریل: سوئٹزرلینڈ میں مسجد محمود کا حضور کے ہاتھ سے افتتاح۔

13 اپریل: حضور کی صدر نائیجیریا یعقوبو گوون سے ملاقات اور اباادان یونیورسٹی سے خطاب۔

20 اپریل: صدر غانا سے ملاقات۔

21 اپریل: احمدیہ مشن ہاؤس کماسی کی دومنزلہ عمارت کا افتتاح۔

29 اپریل: صدر لائبیریا ٹب مین سے ملاقات۔

2 مئی: صدر گیمبیا داوداجوار سے ملاقات۔

6 مئی: وزیر اعظم سیرالیون سے ملاقات۔

10 مئی: بو میں سیرالیون کی مرکزی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

23 مئی: محمود ہال لندن کا افتتاح۔

1971ء

14 مارچ: احمدیہ دارالذکر جکارتہ کا افتتاح ہوا۔

31 مارچ: حضور نے مسجد اقصیٰ ربوہ کا افتتاح فرمایا۔

17 اپریل: چین کے سفیر چانگ تنگ کی ربوہ آمد اور حضور سے ملاقات۔

6 مئی: فجی میں مسجد محمود کا افتتاح ہوا۔

18 نومبر: لجنہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں 2 لاکھ روپے اشاعت قرآن کے لیے پیش ہوئے۔

1973ء

18 فروری: جدید پریس کا سنگ بنیاد رکھا۔

18 فروری: مسجد مہدی گولبازار کا سنگ بنیاد حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے رکھا۔

30 مارچ: حضور کا خطبہ جمعہ جو بعد میں ''مقام محمدیت کی تفسیر'' کے عنوان سے شائع ہوا۔

1974ء

18 جنوری: حضور نے نگر پارکر کی خاطر وقف جدید کے لیے عام بجٹ سے ایک لاکھ روپے زائد اکٹھا کرنے کی تحریک کی۔

26 اگست: جمہوریہ داھومی (بینن) کے دارالحکومت پورٹونو و میں پہلی احمدیہ مسجد کا افتتاح۔

7 ستمبر: قومی اسمبلی پاکستان نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

8 دسمبر: جزائر فجی کے دارالحکومت سووا میں مسجد فضل عمر اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا۔ اسی سال دسمبر میں یوگنڈا کی زبان میں ترجمہ وتفسیر قرآن کی اشاعت ہوئی۔

1975ء

مئی: میلاپالم (تامل ناڈو) میں نئے مشن ہاؤس کا قیام۔

27 ستمبر: حضور نے گوٹن برگ سویڈن میں صدسالہ جوبلی منصوبہ کے تحت تعمیر

ہونے والی پہلی مسجد بیت الذکر ناصر کا افتتاح فرمایا۔

جماعت احمدیہ اسپین کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

1976ء

6۔7۔8اگست: امریکہ کی احمدی جماعتوں کے 29ویں سالانہ جلسہ سے حضور کا افتتاحی اور اختتامی خطاب۔

20اگست: بیت ناصر گوٹن برگ میں ورود۔

26اگست: ناروے، 29اگست ڈنمارک، یکم ستمبر جرمنی، 7ستمبر سوئٹزر لینڈ، 21ستمبر ہالینڈ، 14ستمبر لندن۔ کا دورہ

15ستمبر تا 17اکتوبر: انگلستان کی احمدی جماعتوں کا تفصیلی دورہ۔

3ستمبر: لائبیریا میں پہلے احمدیہ ہائی سکول کی عمارت کا افتتاح۔

دسمبر: حضرت بانی سلسلہ کی تفسیر سورہ یونس تا کہف شائع ہوئی۔

اسی سال یوروبا زبان میں نائیجیریا سے ترجمہ قرآن مجید شائع ہوا۔

1977ء

جنوری: ہڈرز فیلڈ (انگلستان) میں احمدیہ مسجد کا افتتاح۔

4اپریل: تنزانیہ کے صوبہ نیوالا میں مشن ہاؤس کا قیام۔

29اپریل: ملکہ انگلستان کی سلور جوبلی کے موقع پر جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن مجید کا تحفہ دیا گیا۔

21۔22اپریل: مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کا پہلا سالانہ اجتماع۔

مئی: کینیڈا میں احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر کے لیے زمین کی خرید مشن ہاؤس کا قیام۔

16جولائی: سری نگر میں احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد۔

1978ء

2۔3۔4جون: لندن میں کسر صلیب کانفرنس حضور نے 4جون کو اختتامی خطاب فرمایا۔ برٹش کونسل آف چرچز کی دعوت اور حضور کا چیلنج۔

26جولائی: جماعت احمدیہ سری لنکا کا پہلا سالانہ جلسہ۔

1979ء

26جنوری: احمدیہ مشن ہاؤس کیلگری (کینیڈا) کا افتتاح ہوا۔

9مارچ: قرطبہ سپین میں نئے مشن کا قیام عمل میں آیا۔

2۔3۔4جولائی: مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا پہلا سالانہ اجتماع۔

3ستمبر: جاپان میں دوسرا مشن یوکوہاما میں قائم ہوا۔

15اکتوبر: ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل پرائز دینے کا اعلان ہوا۔

10دسمبر: ڈاکٹر صاحب نے نوبل پرائز وصول کیا۔

دسمبر: غانا سے انگریزی ترجمہ قرآن 10ہزار کی تعداد میں شائع ہوا۔

سپین اور ناروے میں مساجد کی زمین کی خرید۔

امریکہ میں 10لاکھ قرآن کے نسخے پھیلانے کا منصوبہ۔

سری نگر میں احمدیہ مسجد مکمل۔

1980ء

26جون تا 22اکتوبر: حضور نے 13 ممالک کا دورہ فرمایا: جرمنی، سوئٹزر لینڈ، اسٹریا، ہالینڈ، وغیرہ۔

یکم اگست: مسجد نور اوسلو ناروے کا افتتاح۔

24اگست: غانا کے صدر مملکت سے ملاقات۔

30ستمبر: مانچسٹر اور ہڈرز فیلڈ میں احمدیہ مشنون کا افتتاح۔

2اکتوبر: بریڈ فورڈ میں احمدیہ مشن کا افتتاح۔

9اکتوبر: 700 سو سال بعد سپین میں تعمیر ہونے والی مسجد ''بشارت'' کا سنگ بنیاد۔

1981ء

مئی: ناگویا (جاپان) میں پہلا یوم دعوت الی اللہ۔

9اکتوبر: ٹوکیو میں مشن ہاؤس کا افتتاح۔

اکتوبر: اکرا (غانا) میں مشن ہاؤس کی تکمیل۔

7۔8نومبر: مجلس انصاراللہ انڈونیشیا کا پہلا سالانہ اجتماع۔

15دسمبر: شکاگو کی پبلک لائبریری میں قرآن مجید کے نسخے رکھوائے گئے۔

1982ء

مئی: سالسبری (زمبابوے) میں مشن ہاؤس کے لیے زمین کی خرید۔

6جون: افریقہ کے ملک ٹوگو میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کی تعمیر۔

خلافت رابعہ

خلافت رابعہ کے دور میں ہونے والی ترقی کو ایک غیر احمدی مصنف ''قادیانیت کا سیلاب'' نے اپنی کتاب کے آخر میں ''1989ء تک کی کارکردگی'' کے عنوان سے درج فرمایا ہے۔ (قادیانیت کا سیلاب صفحہ 240 تا 251)

خلافت خامسہ

2005ء

سفر کو مختصر کرتے ہوئے صرف 2005ء میں جماعت احمدیہ کی طرف سے انٹرنیٹ پر جاری ہونے والی پریس ریلیز کو پیش کرتا ہوں:

☆اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے 181 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے۔ امسال تین نئے ممالک میں جماعت کا نفوذ ہوا۔

☆ پچھلے اکیس سالوں میں 90 نئے مما لک میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔

☆ امسال پاکستان کے علاوہ دنیا میں 488 نئی جماعتیں قائم ہوئیں 497 نئے مقامات پر احمدیت کا پودا لگا اس طرح پر 985 علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہو۔

☆ امسال خدا کے فضل سے بیرون پاکستان 319 مساجد کا اضافہ ہوا۔ان میں سے 184 نئی اور 135 بنی بنائی اماموں سمیت ملیں۔

1984 سے لیکر جماعت احمدیہ کی 13776 مساجد کا ضافہ ہوا ۔جن میں سے 11695 مساجد اماموں سمیت جماعت میں داخل ہوئیں۔

☆ امسال 189 نئے مراکز دعوت الی اللہ قائم ہوئے ۔ اس طرح سے 1984 سے 1587 نئے مراکز دعوت الی اللہ قائم ہوئے۔

☆ دنیا کی 60 زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم مکمل ہو کر شائع ہو چکے ہین اور 21 زبانوں میں مکمل ہو کر نظر ثانی کے مراحل سے گزر رہے ہیں۔

18 زبانوں میں 58 نئی کتب اور فولڈرز تیار ہوئے اور اس وقت 27 زبانون میں 151 فولڈرز تیار ہو رہے ہیں۔

☆ دوران سال 257 نمائشوں کا اہتمام کیا گیا اور تقریباً 500000 لاکھ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

☆ دوران سال 2755 بکسٹال اور بک فیئر ز کا انتظام کر کے 19 لاکھ سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔

☆ دوران سال رقم پریس اسلام اباد سے 2 لاکھ 11 ہزار کی تعداد میں کتب اور پمفلٹ شائع ہوئے۔اسی طرح افریقہ کے مختلف پریسوں سے 3 لاکھ 9500 کتب اور رسائل شائع ہوئے۔

☆ اس وقت افریقہ کے 12 مما لک میں 37 ہسپتال اور کلینک دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔

465 سنئیر اور جونئیر سکینڈری سکول علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔

☆ اس سال جماعت کی طرف سے دنیا کے مختلف tv چینلز پر 805 گھنٹے 1086 پروگرام نشر ہوئے جن کے ذریعہ 7 کروڑ سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

☆ برکینا فاسو میں جماعت کا پہلا ریڈیو اسٹیشن قائم ہو چکا ہے جس کے ذریعہ روزانہ 16 گھنٹے دین کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے اور جلد ان کے دارالحکومت میں tv قائم کرنے کی کوشش جاری ہے۔

55 مما لک میں 650 چھوٹے بڑے ہومیو شفاء خانے کام کر رہے ہیں۔ ربوہ میں طاہر ہومیو پیتھک کے ذریعہ 1 لاکھ 20 ہزار سے زائد مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔

☆ جنوری 1993 سے m t a کا آغاز ہوا جو اب پانچوں براعظموں میں 24 گھنٹے تبلیغ اسلام پہنچا رہا ہے۔

☆ اپریل 1987 میں خدمت دین کے لئے اپنے بچے وقف کرنے کی تحریک کا آغاز ہوا جسے وقف نو کا نام دیا گیا اس میں اب تک 20 ہزار سے زائد بچے وقف کئے جا چکے ہیں۔

☆ امسال 29799 بیعتیں ہوئیں۔

☆ جلسہ سلانہ uk اس سے قبل اسلام اباد کے وسیع علاقے میں منعقد کیا جاتا تھا مگر اب وہ بھی تنگ پڑ گیا ہے اب اگلے سال کے لئے 208 ایکڑ جگہہ خریدی گئی۔

1993ء تا 2005 ء کے سال تک 16 کروڑ 62 لاکھ 82 ہزار 7 سو 17 نفوس جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔

☆ امسال uk جلسہ پر 25000 سے زائد احباب شامل ہوئے۔

''میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں''

سواصدی پر پھیلی یہ جنگ اپنے عواقب اور ثمرات کے ساتھ دنیا کے نقشے پر ایک مضبوط تاریخی حقیقت بن چکی ہے۔جماعت احمدیہ کے حق میں نہ صرف خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے موسلا دھار بارش کی طرح نظر آ رہے ہیں بلکہ

1۔ اس کے نفوس میں دنیا کے ہر کونے سے متقی لوگوں کے گروہ در گروہ قافلے جوق در جوق شامل ہو رہے ہیں۔

☆ وہ پوری دنیا میں اشاعت قرآن اور اشاعت اسلام کے واحد سفیر بن چکے ہیں۔

☆ کسی باطل مذہب کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی موجودگی میں بانی اسلام پر اعتراض کی جرأت مفقود ہو چکی ہے۔

☆ کسر صلیب کا تاریخی کارنامہ احمدیت کے ہاتھوں انتہائی کامیابی سے طے پا چکا ہے۔

☆ مالی جانی اور وقت کی قربانی میں احمدی فدائیوں کی قربانی دشمنوں کو بھی متحقق ہے۔

☆ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے جماعت احمدیہ کے فدائیاں کے گروہ مشرق سے مغرب تک ہر لحہ زمین کو اسلام کے لیے فتح کر رہے ہیں۔

☆ جماعت کی حیرت انگیز ترقیوں اور خدمت دین کے مقابلے پر صرف احمدیوں کی مساجد کو تالے لگوانے ۔ احمدیوں کا تعاقب کرنے کے نعرے۔احمدیوں کو

عدالتوں میں جھوٹے مقدمات میں پھنسوانے کے کارنامے علماء کے ہاتھ میں نظر آتے ہیں جس سے نہ صرف پڑھا لکھا طبقہ نفرت کرتا بلکہ علماء کے اس فعل کو سستی شہرت اور روٹی پانی کا ذریعہ سمجھنے لگ گیا ہے نوجوان طبقہ علماء کے پاس پھٹکنے کے لیے بھی تیار نہیں جس سے علماء پریشان حال نظر آتے ہیں۔

☆ بانی سلسلہ احمدیہ کے اپنے فتح یاب ہونے اور دشمن کے ناکام و نامراد ہونے والی دوہری پیشگوئی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہوچکی ہے۔ آج علماء کے پاس جماعت احمدیہ کی تبلیغ کو بذریعہ قانون اور دھونس دھاندلی کے روکنے کے کوئی چارہ کار نہیں رہ گیا۔ اسی وجہ سے جماعت احمدیہ کو ایک طرف الیکشن میں غیر مسلم قرار دے کر حکومتی دوڑ سے الگ کر دیا گیا ہے اور دوسری طرف ہر حکومت کو اس شرط کے ساتھ اپنی خدمات پیش کی جارہی ہیں کہ وہ احمدیت پر ظلم کا دائرہ ٹوٹنے نہ دے بلکہ اس کو اور سخت کردے۔

لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود جماعت احمدیہ کی صداقت نصف النہار بن کر نہ صرف سطح ارض کے افق کی شان بن چکی ہے تو دوسری طرف نام نہاد محافظین ختم نبوت کی رسوائیاں نصف النہار بن کر ان کی ذلت کا ہار بن چکی ہیں۔

آپ نے ایک طرف سلسلہ احمدیہ کی بے جا مخالفت کرنے والوں کو ان کے انجام کے آئینہ یوں دکھا دیا تھا۔

خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو اب یہ کرامت آنے والی ہے
خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
دلوں میں اس نشاں سے استقامت آنے والی ہے
مری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے
تیرے مکروں سے اے جاہل مرا نقصان نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑھ کر سلامت آنے والی ہے
اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے
بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تو نے اور چھپایا حق
مگر یاد رکھو اک دن ندامت آنے والی ہے

بڑھ بڑھ کے باتیں کرنے والے ان ٹھیکیدار نما لوگوں کو خدا کی پکڑ نے ندامت کی کس وادی میں لا پٹخا ہے یہ بات ان کے ضمیر علم ایمان اور ظرف کی کتنی شفاف آئینہ دار ہے جماعت احمدیہ کی سچائی کی یہ کتنی بے باک دلیل ہے کہ وہ لاکھوں سے نکل کر کروڑوں میں پھیل گئے۔ ان کی مالی قربانی کے بجٹ کروڑوں ڈالر کو چھو رہے ہیں اور ان کے مخالفین روٹی کے ایک ایک ٹکڑے پر ایک دوسرے کی داڑھیاں نوچ رہے ہیں۔"

خدا جب ایمان لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے۔ ایک سچی کہانی ایک سچا عبرت انگیز واقعہ:

بے نقاب چہرے جناب اسلم کھوکھر صاحب اپنے کالم میں لکھتے ہیں:

''بات اتنی پرانی بھی نہیں کہ قصہ پارینہ بن جائے۔ ابھی اس قابل شرم واقعے کو اتنے دن بھی نہیں ہوئے کہ ایک ماہ کو گرہیں لگ سکیں۔ یہ پانچ اگست کا واقعہ ہے۔ اسلام آباد کے کنونشن سنٹر جسے ''فتویٰ گاہ'' قرار دیا جاسکتا ہے، میں ملک بھر سے علماء نے شرکت کی تاکہ اس بل کے اندر پائے جانے والے سقم پر صدائے احتجاج بلند کرنے والوں کو ملحد، کافر اور لادین قرار دے کر حکومتی گاڑی کے رستے میں آنے والے سپیڈ بریکروں کو ختم کیا جاسکے۔ کنونشن کے اختتام پر وہاں جو کچھ ہوا اسے سانحہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ میں پہلے اس واقعے کی خبر کو رقم کررہا ہوں جو ایک معاصر اخبار کے نامہ نگار خصوصی نے رپورٹ کی ہے۔

''نفاذ شریعت سے متعلق حکومت کو تجاویز دینے کے لئے ملک بھر سے آئے ہوئے علمائے کرام اور مساجد کے خطیب کنونشن سنٹر کے سبزہ زار میں ''لنچ بکسوں'' کا پیچھا کرتے ہوئے ایک دوسرے سے الجھ پڑے۔ بعض مذہبی شخصیات باقاعدہ ہاتھا پائی پر اتر آئیں۔ متعدد علمائے کرام کے کپڑے پھٹ گئے میزیں ٹوٹ گئیں۔ شامیانے اکھڑ گئے اور بعض کمزور صحت رکھنے والے حضرات دھینگا مشتی میں کچلے گئے۔ بعد ازاں بعض معززین'' کو درجنوں لنچ بکسوں کے ساتھ جاتے دیکھا گیا جبکہ لنچ بکسوں کے حصول کی جدوجہد میں مصروف مذہبی شخصیات کی چیخ و پکار سے بے نیاز کنونشن سنٹر میں ڈیوٹی پر موجود پولیس اہلکار پرسکون انداز میں لنچ کرتے رہے۔

تفصیلات کے مطابق ہفتہ کے روز وزارت مذہبی امور کی طرف سے نفاذ شریعت کے سلسلے ایک خصوصی مشاورتی کنونشن کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں شرکت کے لیے ملک بھر سے علمائے کرام مساجد کے خطیب اور دیگر مذہبی شخصیات مدعو تھیں۔ کنونشن باقاعدہ ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ اور کسی وقفے کے بغیر دوپہر سوا دو بجے تک جاری رہا۔ وزیراعظم محمد نواز شریف کنونشن کے آخری مقرر تھے۔ ان کی تقریر ختم ہوتے ہی دعا کرائی گئی جونہی اجتماعی دعا ختم ہوئی شرکاء اور شرفا نے تیزی سے اور پوری قوت کے ساتھ سبزہ زار کا رخ کیا اور ایک عدد نان ایک عدد شامی کباب ایک عدد سیب اور ایک عدد فراسٹ جوس پر مشتمل تھا بظاہر تعداد میں خاصے لنچ بکس موجود تھے لیکن ایک

ایک مندوب کی طرف سے کئی کئی لنچ بکس حاصل کرنے کی جدوجہد نے قواعد وضوابط کو تہس نہس کر دیا۔اور ظہرانے کی انتظامیہ ہینڈز اپ کر کے ایک طرف ہوگئی۔ گتے کے بنے ہوئے لنچ بکس پھٹ گئے اور ان میں رکھی خوراک زمین پر گر کر پاؤں میں آنے لگی چونکہ لنچ بکس میزوں پر رکھے ہوئے تھے اسی لئے مندوبین کے شدید اور اچانک حملے کی وجہ سے درجنوں میزیں ٹوٹ گئیں۔اور ایک دوسرے کو دھکے دینے کے عمل نے شامیانے اکھیڑ دیئے۔حصول خوراک کی اس کوشش میں بعض باریش معززین کے مابین تلخ کلامی بھی ہوئی اور نوبت ہاتھا پائی تک جا پہنچی جس کے نتیجے میں قمیضیں اور آستینیں پھٹ گئیں۔ٹوپیاں اور دستاریں پاؤں تلے روند دی گئیں یہ مظاہرہ کم وبیش آدھ گھنٹے تک جاری رہا۔''متعدد معززین'' کئی کئی لنچ بکس گاڑیوں میں رکھ کر نامعلوم مقام پر لے جاتے ہوئے دیکھے گئے۔''

(روزنامہ ''اوصاف'' اسلام آباد 15 اکتوبر 1998ء)

آخر پر میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ایک اقتباس لکھ کر اس مضمون کو ختم کرتا کہ دوستو! خدائی فوج دار کی آواز کو غور سے سنو! تحقیق کرو اور ایسا نہ ہو کہ کل ہم محترمین خدا کے حضور نافرمانوں میں کھڑے ہوں۔

میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں آخری انتباہ

اے نادانو! اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔میں کسی کی پرواہ نہیں کرسکتا میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا۔کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا۔دشمن ذلیل ہونگے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا میں اس کے ساتھ اور وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔اور مجھے اس کی عزت اور جل کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی بھی چیز پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہو۔ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشتِ من
آں منم کاندر میاں خاک وخوں بینی سرے

(انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 23)



دشنام مہدی

(تحریر چوہدری اصغر علی بھٹی نائیجر)

1970 کی دہائی میں دیوبندی محافظین تحفظ ختم نبوت یعنی مولوی فضل الرحمن اور حافظ حمد اللہ صاحب کے مشترکہ آباء واجداد دو دھڑوں میں تقسیم ہو گئے۔ تھے۔ایک کے سرخیل آغا شورش کاشمیری اور بنوری صاحب قرار پائے تو دوسرے گروپ میں مولانا غلام غوث ہزاروی اور مفتی محمود صاحب صف اول میں شمار ہوئے اور تقاریر کے سلسلے شروع ہوگئے آغا شورش کاشمیری صاحب مولوی فضل الرحمن صاحب کے والد گرامی اور مولوی غلام غوث صاحب ہزاروی کا تعارف کرواتے ہوئے فرماتے ہیں مولانا بنوری حکم دیں تو ہم آپ کو بتائیں کہ وہ کیا زبان استعمال کرتے ہیں۔ایسی زبان کہ ہم نے یہ زبان اُن لوگوں سے بھی نہیں سنی جو دوزخ کا ایندھن ہیں۔ہم ایسے گنہگار ان کے ساتھ بہشت میں رہنے کا حوصلہ نہیں کر سکتے۔اور اگر اسلام وہ ہے جو جمعیت کے آخری اجلاس میں حضرت مولانا اور اُن کے ارشد تلامذہ نے پیش کیا تو اللہ ہمیں ان کے اسلام سے محروم کر دے آمین ثم آمین۔

(چٹان 6 جولائی 1970 ص 8) اور پھر 20 جولائی کے چٹان میں ان علماء کا تعارف یوں درج تھا۔حقیقت یہ ہے کہ ہزاروی گروپ کے 99 فیصد خطیب اب گالی دیئے بغیر قرآن بھی نہیں سنا سکتے (چٹان 20 جولاء 1970 ص 5) آج شام ہمارے وزیر داخلہ صاحب بریلوی ختم نبوت کے دھرنے والوں سے مذاکرات سے مایوس ہو کر اور عدالت سے ڈانٹ ڈپٹ کھا کر بڑے دکھ سے قوم کو دھرنے والوں کی گندی زبان کا ذکر کر رہے تھے تو دوسری طرف جناب جسٹس فائز عیسی صاحب علماء کے منہ سے اتنی گندی زبان سن کر حیران ہو ہو کر سوال کر رہے تھے۔اس صورت حال پر مجھے ایوب خاں صاحب کے دور کا آخری حصہ یاد آ گیا۔ہر طرف مظاہرے ہو رہے تھے اور مظاہرین خاص طور پر اُن کے لئے کتے کا لفظ استعمال کر رہے تھے۔ایک دن ایک صحافی نے ان سے پوچھ ہی لیا کہ صدر صاحب ساری قوم آپ کے بارے میں کتے کا لفظ استعمال کر رہی ہے آپ کیا کہیں گے۔جواب میں اُنہوں نے ایک بڑا تاریخی فقرہ کہا۔فرمایا کہ جس قوم کا سردار کتا ہو خود اُس قوم کی کیا حالت ہوگی۔میں سوچتا ہوں کہ 1970 کے دیوبندی ختم نبوت کے محافظ ہوں یا 2017 کے بریلوی ختم نبوت کے محافظ۔اگر اسی گندی زبان کے ساتھ یہی ہماری قوم کے سردار اور علماء ہیں تو ہماری قوم کا اللہ ہی حافظ۔اور مزید ظلم یہ ہے کہ خادم رضوی صاحب اسی زبان مبارک سے مہدی ہونے کے دعویداری کے بھی قریب پہنچ گئے ہیں۔اگر ہمارے مہدی نے بھی دشنام مہدی ہی ہونا ہے جس کا ہم 15 صدیوں سے انتظار کر رہے ہیں تو پھر تو ہم سب کو چلو بھر پانی میں ڈوب مرنا چاہئے۔ ***

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق غیروں کے تاثرات

اے آر راجپوت

مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب



اب ایک ایسے شخص سے میرے ملنے کا حال سنیے جو اپنے فرقے میں نبی سمجھا جاتا ہے اور دوسرے فرقے والے خدا جانے اسے کیا کچھ نہیں کہتے۔ یہ کون ہے؟ جناب مرزا غلام احمد قادیانی، بانی فرقہ احمدیہ۔ان سے میرا رشتہ یہ ہے کہ میری خالوزاد بہن ان سے منسوب تھیں۔ اس لئے یہ جب کبھی دلّی آتے تو مجھے ضرور بلا بھیجتے اور پانچ روپے دیتے۔ چنانچہ دو تین دفعہ ان سے میرا ملنا ہوا مگر میں یقین دلاتا ہوں کہ انہوں نے کبھی مجھ سے ایسی گفتگو نہیں کی جس کو تبلیغ کہا جاسکے۔ میں اس زمانہ میں ایف اے میں پڑھتا تھا۔ زیادہ تر مسلمانوں کی تعلیم کا ذکر ہوتا تھا۔ اس پر وہ افسوس ظاہر کیا کرتے تھے کہ مسلمان اپنی مذہبی تعلیم سے بالکل بے خبر ہیں اور جب تک مذہبی تعلیم عام نہ ہوگی اس وقت تک مسلمان ترقی کی راہ سے ہٹے رہیں گے۔ میرے ایک چچا تھے جن کا نام مرزا عنایت اللہ بیگ تھا۔ یہ بڑے فقیر دوست تھے۔ تمام ہندوستان کا سفر فقیروں سے ملنے کے لئے کیا۔ بڑی بڑی سخت ریاضتیں کیں۔ چنانچہ اس سے ان کی محنت کا اندازہ کر لیجئے کہ تقریباً چالیس سال تک یہ رات کو نہیں سوئے۔ صبح کی نماز پڑھ کر دو اڑھائی گھنٹے کے لئے سو جاتے ورنہ سارا وقت یادِ الٰہی میں گزارتے۔ ایک دن میں جو مرزا غلام احمد صاحب کے ہاں جانے لگا تو چچا صاحب قبلہ نے کہا ''بیٹا میرا ایک کام ہے وہ کردو اور وہ کام یہ ہے کہ جن صاحب سے تم ملنے جارہے ہو ان کی آنکھوں کو دیکھو کہ کس رنگ کی ہیں'' میں سمجھا بھی نہیں اس سے ان کا کیا مطلب ہے مگر جب مرزا صاحب کے پاس گیا تو بڑے غور سے ان کی آنکھوں کو دیکھتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں سبز رنگ کا پانی گردش کرتا معلوم ہوتا ہے۔

اسی سلسلہ میں مَیں نے خود بھی ان کو ذرا غور سے دیکھا کیونکہ اس سے پہلے جو میں ان کے پاس جاتا تھا تو ہمیشہ نیچی آنکھ کر کے بیٹھتا تھا۔ اس دفعہ میں نے دیکھا ان کا چہرہ بہت بارونق تھا۔ سر پر کوئی دو انگل کے بال ہیں۔ ڈاڑھی خاصی نیچی ہے۔ آنکھیں جھکی جھکی ہیں۔ بات کرتے ہیں تو بہت متانت سے کرتے ہیں مگر بعض وقت جھلا بھی جاتے ہیں۔ بہر حال وہاں سے واپس آنے کے بعد میں نے چچا صاحب قبلہ سے تمام واقعات بیان کئے تو فرمایا ''فرحت دیکھو اس شخص کو برا کبھی نہ کہنا، فقیر ہے اور یہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہیں'' میں نے کہا یہ آپ نے کیونکر جانا؟ فرمایا کہ جو آنحضرت ﷺ کے خیال میں غرق رہتا ہے اس کی آنکھوں میں سبزی آجاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ سبز رنگ کے پانی کی ایک لہر ان میں دوڑ رہی ہے۔ میں نے اس وقت تو ان سے وجہ نہ پوچھی مگر بعد میں معلوم ہوا کہ سب فقراء اور اہلِ طریقت اس پر متفق ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا رنگ سبز ہے اسی کا عکس آپ کے زیادہ خیال کرنے سے آنکھوں میں جم جاتا ہے۔

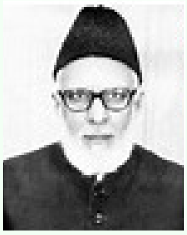
(عالمی ڈائجسٹ کراچی بابت اکتوبر 1968ء)

مولانا ابوالکلام آزاد کے برادر مکرم ابوالنصر مولانا غلام یاسین آہ

مولانا ابوالکلام آزاد کے برادر مکرم ابوالنصر مولانا غلام یاسین آہ نے اپریل 1905ء میں اپنی قادیان آمد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کا حال اخبار وکیل امرتسر میں شائع کیا۔ وہ لکھتے ہیں:

''میں نے کیا دیکھا، قادیان دیکھا۔ مرزا صاحب سے ملاقات کی اور ان کا مہمان رہا۔ مرزا صاحب کے اخلاق اور توجہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ میرے منہ میں حرارت کی وجہ سے چھالے پڑ گئے تھے اور میں شور غذائیں کھا نہیں سکتا تھا۔ مرزا صاحب نے (جبکہ دفعتاً گھر سے باہر تشریف لے آئے تھے) دودھ اور پاؤ روٹی تجویز فرمائی۔ آج کل مرزا صاحب قادیان سے باہر ایک وسیع اور مناسب باغ میں (جو خود انہیں کی ملکیت ہے) قیام پذیر ہیں۔ بزرگانِ ملت بھی وہیں ہیں۔ قادیان کی آبادی تقریباً تین ہزار آدمیوں کی ہے مگر رونق اور چہل پہل بہت ہے۔ بلند عمارت تمام بستی میں صرف ایک ہی عمارت ہے...رستے کچے اور ناہموار ہیں۔ بالخصوص وہ سڑک جو بٹالہ سے قادیان تک آتی ہے، اپنی نوعیت میں سب پر فوقیت لے گئی ہے۔ آتے ہوئے یکہ میں مجھے جس قدر تکلیف ہوئی تھی، نواب صاحب کے رتھ نے لوٹنے کے وقت اس میں نصف تخفیف کر دی۔ اگر مرزا صاحب کی ملاقات کا اشتیاق میرے دل میں موجزن نہ ہوتا تو شاید آٹھ میل تو کیا آٹھ قدم بھی میں آگے نہ بڑھ سکتا۔ اکرام ضیف کی صفت خاص اشخاص تک محدود نہ تھی۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر کسی نے بھائی کا سا سلوک کیا اور مولانا حاجی حکیم نور الدین صاحب جن کے اسم گرامی سے تمام انڈیا اس وقت واقف ہے اور مولانا عبدالکریم صاحب جن کی تقریر کی پنجاب میں دھوم ہے، مولوی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر، جن کی تحریروں سے کتنے انگریز یورپ میں مسلمان ہوگئے ہیں۔ مرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے جس کا اثر بہت قوی ہوتا ہے۔ آنکھوں میں خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے اور باتوں میں ملائمت ہے۔ طبیعت منکسر مگر حکومت خیز ہے۔ مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا ہے۔ بردباری

کی شان نے انکساری کی کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا ہے۔گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا متبسم ہیں۔ رنگ گورا ہے۔ بالوں کو حنا کا رنگ دیتے ہیں۔جسم مضبوط اور محنتی ہے۔سر پر پنجابی وضع کی سفید پگڑی باندھتے ہیں۔ پاؤں میں جراب اور دیسی جوتی ہوتی ہے۔عمر تقریباً 66 سال کی ہے۔مرزا صاحب کے مریدوں میں، مَیں نے بڑی عقیدت دیکھی اور انہیں خوش اعتقاد پایا۔میری موجودگی میں بہت سے معزز مہمان آئے ہوئے تھے جن کی ارادت بڑے پایہ کی تھی اور بے حد عقیدتمند تھے۔مرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ایک ادنیٰ نمونہ ہے کہ اثنائے قیام کی متواتر نوازشوں کے خاتمہ پر بایں الفاظ مجھے مشکور ہونے کا موقع دیا'' ہم آپ کو اس وعدہ پر اجازت دیتے ہیں کہ آپ پھر آئیں اور کم از کم دو ہفتے قیام کریں'' (اس وقت کا تبسم ناک چہرہ اب تک میری آنکھوں میں ہے) میں جس شوق کو لے کر گیا تھا ساتھ لایا اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لے جائے واقعی قادیان نے اس جملہ کو اچھی طرح سمجھا ہے۔'' (حیات طیبہ صفحہ 682)



مولوی محمد حسین بٹالوی

فرقہ اہلحدیث کے چوٹی کے عالم تھے۔انہوں نے کتاب براہین احمدیہ پڑھنے کے بعد کہا:'' ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ کی موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں لَعَلَّ اللّٰہُ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی۔ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ نہ سمجھے تو ہم کو کم از کم ایک ایسی کتاب بتاوے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہموسماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کر دے جنھوں نے اسلام کی نصرت مالی وجانی۔قلمی ولسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑہ اُٹھایا ہو اور مخالفین اسلام و منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدّی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام میں شک ہو وہ ہمارے پاس آ کر اس کا تجربہ ومشاہدہ کر لے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزا چکھا دیا ہو۔نیز لکھتے ہیں'' مؤلف صاحب ہمارے ہم وطن ہیں بلکہ اوائل عمر کے (جب ہم قطبی و شرح ملا پڑھتے تھے)ہمارے ہم مکتب ہیں اس زمانہ سے آج تک ہم میں ان کی خط و کتابت اور ملاقات و مراسلات برابر جاری رہی ہے اس لئے ہمارا یہ کہنا کہ ہم ان کے حالات وخیالات سے بہت واقف ہیں مبالغہ قرار نہ دئے جانے کے لائق ہے۔مئولف براہین احمدیہ نے مسلمانوں کی عزت رکھ دکھائی ہے اور مخالفین اسلام سے شرطیں لگا لگا کر تحدّی کی ہے اور یہ منادی اکثر رُوئے زمین پر کر دی ہے کہ جس شخص کو اسلام کی حقانیت میں شک ہو وہ میرے پاس آئے۔نیز لکھتے ہیں'' اے خدا اپنے طالبوں کے رہنما ان پر اپنی ذات سے ان کے ماں باپ سے، تمام جہان کے مشفقوں سے زیادہ رحم فرما تو اس کتاب کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دے اور اس کے برکات سے ان کو مالا مال کر دے اور کسی اپنے صالح بندے کے طفیل اس خاکسار شرمسار گناہگار ہوا پنے فیوض اور انعامات اور اس کتاب کی برکات سے فیض یاب کر۔آمین۔وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَأْسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ۔''

(اشاعۃ السنہ جلد 6 و جلد 7 نمبر 11)

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی حق پر ہیں اور اپنے دعویٰ میں راستباز اور صادق ہیں۔اور آٹھوں پہر اللہ تعالیٰ حق سبحانہ کی عبادت میں مستغرق رہتے ہیں اور اسلام کی ترقی اور دینی امور کی سربلندی کے لئے دل وجان سے کوشاں ہیں۔میں ان میں کوئی مذموم اور قبیح چیز نہیں دیکھتا۔اگر انہوں نے مہدی اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ بھی ایسی بات ہے جو جائز ہے''۔ (اشارات فریدی۔مرتبہ۔رکن الدین جلد 3 ص 971۔

ترجمہ از فارسی مطبوعہ مفید عام پریس۔آگرہ 0231ھ)



چوہدری افضل حق صاحب مفکر احرار

جماعت احمدیہ کی اشاعت دین کے لئے تڑپ اور تبلیغی مساعی کے متعلق لکھتے ہیں:'' مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہوسکی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اُٹھا۔ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا...پنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے''

(فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں ص 64۔از چوہدری افضل حق)

ادیب، شاعر، ایڈیٹر علامہ نیاز فتحپوری صاحب



جماعت احمدیہ کے اعلیٰ کردار کا یوں ذکر کرتے ہیں:

'' اس میں کلام نہیں کہ انہوں نے یقیناً اخلاق اسلامی کو دوبارہ زندہ کیا اور ایک ایسی جماعت پیدا کر کے دکھا دی جس کی زندگی کو ہم یقیناً اسوہ نبی کا پرتو کہہ سکتے ہیں''۔

(رسالہ نگار لکھنؤ ماہ نومبر 1959ء)



مدیر سیاست مولانا سیّد حبیب صاحب

عیسائیوں اور آریوں کے مقابل پر حضرت بانی جماعت احمدیہ کی خدماتِ دین کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

'' اس وقت کے آریہ اور مسیحی مبلغ اسلام پر بے پناہ حملے کر رہے تھے اِکے دُکے جو عالم دین بھی کہیں موجود تھے وہ ناموس شریعت حقہ کے تحفظ میں مصروف ہو گئے مگر کوئی زیادہ کامیاب نہ ہوا اس وقت مرزا غلام احمد صاحب میدان میں اُترے اور انہوں نے مسیحی پادریوں اور آریہ اپدیشکوں کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے

سینہ سپر ہونے کا تہیہ کرلیا۔۔۔ مجھے یہ کہنے میں ذرا باک نہیں کہ مرزا صاحب نے اس فرض کو نہایت خوبی وخوش اسلوبی سے ادا کیا اور مخالفین اسلام کے دانت کھٹے کردیئے''

(تحریک قادیان صفحہ 208)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر اخبارات کے تبصرے

مرزا صاحب جیسی بین الاقوامی شخصیت کا انتقال جس نے مذہبی دنیا میں اپنے فولادی قلم، زبردست مقناطیسی کشش، مقدس تعلیمات اور غیر معمولی قوت قدسی کے ساتھ رُبع صدی سے زائد عرصہ تک تہلکہ مچائے رکھا، کوئی معمولی حادثہ نہ تھا کہ اس پر خاموشی اختیار کی جاسکتی۔ ادھر یہ چونکا دینے والی خبر سنی گئی اور ادھر ملک کے ایک سرے سے لے کر دوسرے تک پریس میں ایک شور پڑ گیا اور اخبارات نے حضور کی وفات کی خبر شائع کرتے ہوئے آپ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ان اخبارات میں مسلمان، ہندو اور عیسائی وغیرہ ہر قسم کے طبقہ وخیال کے لوگ شامل تھے۔ ہندوستان کے جن مسلم اخبارات نے اس موقع پر تبصرے شائع کئے ان میں اخبار وکیل امرتسر، البیان، لکھنؤ، تہذیب نسواں، لاہور، اخبار کرزن گزٹ دہلی، البشیر (اٹاوہ) یونین گزٹ بریلی، میونسپل گزٹ لاہور، علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ، صادق الاخبار ریواڑی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اخبار ''وکیل'' امرتسر

مسلمان اخبارات میں سب سے زیادہ زوردار اور مؤثر اور حقیقت افروز ریویو اخبار ''وکیل'' امرتسر کا تھا جو مولانا ابوالکلام آزاد کے قلم سے نکلا۔ انہوں نے لکھا:

''وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی اُنگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شورِ قیامت ہو کے خفتگان خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا خالی ہاتھ دنیا سے اُٹھ گیا۔۔۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے اور مٹانے کے لئے اسے امتدادِ زمانہ کے حوالہ کرکے صبر کرلیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ اس دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظرِ عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرکے دکھا جاتے ہیں۔''

''میرزا صاحب کی اس رفعت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرادیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص اُن سے جدا ہوگیا ہے اور اس کے ساتھ مخالفینِ اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہوگیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا اور آئندہ بھی جاری رہے۔'' مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا۔ قبولِ عام کی سند حاصل کرچکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر وقیمت آج جب کہ وہ اپنا فرض پورا کرچکا ہے۔ ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے کہ وہ ہرگز قلب سے نسیاً منسیاً نہیں ہوسکتا جب کہ اسلام مخالفین کی یورشوں میں گھر چکا تھا اور مسلمان حافظ حقیقی کی طرف سے عالم اسباب ووسائل میں حفاظت کا واسطہ ہوکر اس کی حفاظت پر مامور تھے اپنے قصوروں کی پاداش میں پڑے سسک رہے تھے اور اسلام کے لئے کچھ نہ کرتے تھے یا نہ کرسکتے تھے۔ ایک طرف حملوں کے امتداد کی یہ حالت تھی کہ ساری مسیحی دنیا اسلام کی شمع عرفان حقیقی کو سرراہ منزل مزاحمت سمجھ کر مٹا دینا چاہتی تھی اور عقل ودولت کی زبردست طاقتیں اس حملہ آور کی پشت گری کے لئے ٹوٹی پڑی تھیں اور دوسری طرف ضعف اور مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے اور حملہ اور مدافعت دونوں کا قطعی وجود ہی نہ تھا کہ مسلمانوں کی طرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی کہ جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اُڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھے اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دُھواں ہوکر اُڑنے لگا۔۔ غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہوکر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے گا اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے، قائم رہے گا۔

اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں بھی مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے۔ مرزا صاحب اور مولوی محمد قاسم صاحب نے اس وقت سے کہ سوامی دیانند نے اسلام کے متعلق اپنی دماغی مفلسی کی نوحہ خوانی جابجا آغاز کی تھی، ان کا تعاقب شروع کیا۔ ان حضرات نے عمر بھر سوامی جی کا قافیہ تنگ رکھا اور جب وہ اجمیر میں آگ کے حوالے کردئے گئے۔ اس وقت سے اخیر عمر تک برابر مرزا صاحب آریہ سماج کے چہرہ سے اُنیسویں صدی کے ہندو ریفارمر کا چڑھایا ہوا ملمع اُتارنے میں مصروف رہے۔ ان کی آریہ سماج کے مقابل کی تحریروں سے اس دعویٰ پر نہایت صاف روشنی پڑتی ہے کہ آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہوجائے ناممکن ہے کہ یہ تحریریں نظرانداز کی جائیں۔ فطری ذہانت مشق ومہارت اور مسلسل بحث مباحثہ کی عادت نے مرزا صاحب میں ایک شان خاص پیدا کردی تھی۔ اپنے مذہب کے علاوہ مذاہب غیر پر ان کی نظر نہایت وسیع تھی اور اپنی معلومات کا نہایت سلیقہ سے استعمال کرتے تھے۔

تبلیغ وتلقین کا یہ ملکہ ان میں پیدا ہوگیا تھا کہ مخاطب کسی قابلیت یا کسی مذہب وملت کا ہواُن کے برجستہ جواب سے ایک دفعہ ضرور گہرے فکر میں پڑ جاتا تھا۔ ہندوستان آج مذاہب کا عجائب خانہ ہے اور جس کثرت سے چھوٹے بڑے مذاہب یہاں موجود ہیں اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی کا اعلان کرتے رہتے ہیں اس کی نظیر غالباً دنیا میں کسی جگہ سے

نہیں مل سکتی۔ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں ان سب کے لئے حکم وعدل ہوں۔ لیکن اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں بہت مخصوص قابلیت تھی اور یہ نتیجہ تھی ان کی فطری استعداد کا ذوق مطالعہ اور کثرت مشق کا۔ آئندہ اُمید نہیں ہے کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلیٰ خواہشیں محض اس طرح مذاہب کے مطالعہ میں صرف کردے۔ (بحوالہ بدر جون 1908ء)

(دوسرا تبصرہ اخبار وکیل امرتسر۔ مورخہ 30 مئی 1908ء صفحہ 1)

مرزا غلام احمد مرحوم

26 مئی 1908ء کی صبح ہندوستان کی جدید مذہبی تاریخ میں دیر تک اہمیت سے دیکھی جائے گی۔ جب کہ دس بجے کے قریب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بعارضہ ہیضہ یا بقول بعارضہ دردگردہ انتقال کیا۔ مرحوم آج کل اپنی اہلیہ کے علاج اور تبدیل آب و ہوا کی غرض سے لاہور میں مقیم تھے مگر وہ خدائی حکم جو ایک ادنیٰ فرد اور زبردست تاجدار اور ایک فقیر اور اولوالعزم نبی پر یکساں عمل کرتا ہے آپہنچا۔ اور اس سے ایک ایسے شخص کے وجود پر بدنیتی کا پردہ ڈال دیا جس نے عبرت ناک دعاوی سے مذہبی دنیا میں تلاطم برپا کردیا۔ مرزا صاحب کی لائف (سوانح عمری) میں ابتدائی دنوں کے سوا آپ کو ایسے تھوڑے ہی صفحے ملیں گے جو حیرت انگیز واقعات سے معنون اور تعجب خیز کیفیتوں سے مزّین نہ ہوں۔ خواہ ہندوستان کے مختلف شہروں میں دشمنان اسلام کے ساتھ نبرد آزمائی کر رہے ہوں خواہ قادیان میں بیٹھے ہوئے پیروان رسول پر مخالفت کی آگ برسا رہے ہوں۔ خواہ یورپ میں مادہ پرست عیسائیوں کو مذہب اسلام کی برکتوں سے آگاہ کر رہے ہوں۔ اگرچہ مرزا صاحب نے علوم مروجہ اور دینیات کی باقاعدہ تعلیم نہیں پائی تھی مگر ان کی زندگی اور زندگی کے کارناموں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خاص فطرت لے کر پیدا ہوئے تھے جو ہر کس و ناکس کو حاصل نہیں ہوتی۔ انہوں نے اپنے مطالعہ اور فطری سلیم کے رُو سے مذہبی لٹریچر پر کافی عبور کرلیا تھا۔ 1877ء کے قریب جب کہ اُن کی 35 یا 36 سال کی عمر تھی ہم اُن کو ایک غیر معمولی مذہبی جوش میں سرشار پاتے ہیں۔ وہ ایک سچے اور پاکباز مسلمان کی طرح زندگی بسر کرتا ہے۔ اس کا دل دنیوی کششوں سے غیر متاثر ہے وہ خلوت میں انجمن اور انجمن میں خلوت کا لطف اُٹھانے کی کوشش میں مصروف رہے۔ ہم اُسے بے چین پاتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی ایسی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں ہے جس کا پتہ فانی دنیا میں نہیں ملتا۔ اسلام اپنے گہرے رنگ کے ساتھ اُس پر چھایا ہوا ہے۔ کبھی وہ آریوں سے مباحثہ کرتا ہے۔ کبھی حمایت وحقیقت اسلام میں وہ کتابیں لکھتا ہے۔ 1886ء میں بمقام ہوشیارپور آریوں سے جو مباحثات انہوں نے کئے تھے ان کا لطف اب تک دلوں سے محو نہیں ہوا۔ غیر مذاہب کی تردید اور اسلام کی حمایت میں جو نادر کتابیں انہوں نے تصنیف کی تھیں ان کے مطالعہ سے جو وجد پیدا ہوا وہ اب تک نہیں اُترا۔ ان کی ایک کتاب براہین احمدیہ نے غیر مسلموں کو مرعوب کر دیا اور اسلامیوں کے دل بڑھا دئے اور مذہب کی پیاری تصویر کو ان آلائشوں اور گرد وغبار سے صاف کر کے دنیا میں پیش کیا جو مجاہیل کی توہم پرستیوں اور فطری کمزوریوں نے چڑھادئے تھے۔ غرض یہ کہ اس تصنیف نے کم از کم ہندوستان کی مذہبی دنیا میں ایک گونج پیدا کر دی تھی جس کی صدائے بازگشت ہمارے کانوں میں اب تک آ رہی ہے۔ گو بعض بزرگان اسلام اب براہین احمدیہ کے برا ہونے کا فیصلہ دے دیں محض اس وجہ سے کہ اس میں مرزا صاحب نے اپنی نسبت بہت سی پیشگوئیاں کی تھیں اور بطور حفظ ماتقدم اپنے آئندہ دعاویٰ کے متعلق بہت کچھ مصالحہ فراہم کر لیا تھا لیکن اس کے بہترین فیصلہ کا وقت 1880ء تھا جب کہ وہ کتاب شائع ہوئی مگر اس وقت مسلمان بالاتفاق مرزا صاحب کے حق میں فیصلہ دے چکے تھے۔ یہ دوسری بات ہے کہ اس کے بعد مرزا صاحب نے اپنے تئیں اس کا مستحق نہ دکھایا۔ کیریکٹر کے لحاظ سے ہمیں مرزا صاحب کے دامن پر سیاہی کا ایک چھوٹا سا دھبہ بھی نظر نہیں آتا۔ وہ ایک پاکباز کا جینا جیا اور اس نے ایک متقی کی زندگی بسر کی۔ غرض کہ مرزا صاحب کی ابتدائی زندگی کے پچاس سالوں نے بلحاظ اخلاق وعادات اور پسندیدہ اطوار کیا بلحاظ مذہبی خدمات وحمایت دین مسلمانان ہند میں ان کو ممتاز، برگزیدہ اور قابل رشک مرتبہ پر پہنچا دیا۔“

(اخبار وکیل امرتسر 30 مئی 1908ء)

”تہذیب النسواں“ لاہور

سیّد ممتاز علی صاحب امتیاز نے لکھا:

”مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دلوں کو تسخیر کر لیتی تھی وہ نہایت باخبر عالم، بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ ہم انہیں مذہباً مسیح موعود تو نہیں مانتے تھے لیکن ان کی ہدایت و رہنمائی مردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی“

اخبار زمیندار، لاہور

منشی سراج الدین صاحب (والد مولوی ظفر علی خاں صاحب) ایڈیٹر اخبار ”زمیندار“ نے لکھا: ”مرزا غلام احمد صاحب 1860ء یا 1861ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے۔ اس وقت آپ کی عمر 22 یا 24 سال ہوگی اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔ 1877ء میں ہمیں ایک شب قادیان میں آپ کے ہاں مہمانی کی عزت حاصل ہوئی۔ ان دنوں بھی آپ عبادت اور وظائف میں اس قدر محو و مستغرق تھے کہ مہمانوں سے بھی بہت کم گفتگو کرتے تھے۔ 1881ء یا 1882ء میں آپ نے براہین احمدیہ کی تصنیف کا اعلان کر دیا اور ہم اس کتاب کے اوّل خریداروں میں سے تھے۔۔۔ ہم بارہا کہہ چکے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ آپ کے دعاوی خواہ وہ دماغی استغراق کا نتیجہ ہوں مگر آپ بناوٹ اور افتراء سے بری تھے مسیح موعود یا کرشن کا اوتار ہونے کے دعاوی جو آپ نے کئے اُن کو ہم ایسا ہی خیال کرتے ہیں جیسا کہ منصور کا دعویٰ انا الحق تھا۔ گو ہمیں ذاتی طور پر مرزا صاحب کے دعاوی یا الہامات کے قائل اور معتقد ہونے کی عزت حاصل نہیں ہوئی مگر ہم ان کو ایک پکا مسلمان سمجھتے تھے۔“

’’البشیر‘‘ اٹاوہ

البشیر اٹاوہ نے لکھا کہ’’اس سے انکارنہیں ہوسکتا ہے حضرت اقدس اس زمانہ کے نامور مشاہیر میں سے تھے۔اس ترقی علوم فنون کے زمانہ میں درحقیقت یہ امر کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے کہ اُنکے کئی لاکھ راسخ الاعتقاد مرید ایسے تھے جواُن کے ہر ایک حکم کو ہر ایک پیشگوئی کو وحی خیال کرتے تھے اور بلاچوں وچرا تسلیم کرتے تھے۔اُن مریدوں میں عوام الناس اور جہلا، پڑھے لکھے،غریب اور امیر عالم وفاضل اور نئے تعلیم یافتہ غرض کہ ہر درجہ اور ہر حیثیت کے مسلمان موجود ہیں۔ جو درجہ کہ حضرت مرزا صاحب کو اپنے مریدوں میں حاصل تھا اور جو اثر کہ حضرت اقدس کا اپنے مریدوں کی جماعت پر تھا اس میں کچھ کلام نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں نہ یہ اثر کسی مولوی اور نہ عالم وفاضل کو اپنے معتقدوں پر تھا اور نہ کسی صوفی اور ولی اللہ کا اپنے مریدین پر تھا اور نہ کسی لیڈر اور نہ کسی ریفارمر کا اپنے مقلدین پر۔ چونکہ وہ مسلمان کی ایک کثیر جماعت کے پیشوا اور امام برحق تھے لہٰذا تہذیب مجبور کرتی ہے کہ ہم ان کی عزت کریں اور ان کے انتقال پر افسوس ظاہر کریں۔

’’علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ‘‘ علی گڑھ

علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ علی گڑھ نے لکھا کہ:

مرحوم ایک مانے ہوئے مصنف اور مرزائی فرقہ کے بانی تھے۔1874ء سے 1876ء تک شمشیر قلم عیسائیوں، آریوں اور برہموسماج کے خلاف خوب چلایا۔آپ نے 1880ء میں تصنیف کا کام شروع کیا۔آپ کی پہلی کتاب اسلام کے ڈیفنس میں تھی جس کے جواب کے لئے آپ نے دس ہزار روپیہ انعام رکھا تھا۔آپ نے اپنی تصنیف کردہ اسی کتابیں پیچھے چھوڑی ہیں جس میں سے بیس عربی زبان میں ہیں۔ بیشک مرحوم اسلام کا ایک بڑا پہلوان تھا۔‘‘

’’صادق الاخبار‘‘ ریواڑی

صادق الاخبار ریواڑی نے لکھا:

’’مرزا صاحب نے اپنی پرزور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام کو ان کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا ہے۔اور کر دکھایا ہے کہ حق حق ہی ہے۔اور واقعی مرزا صاحب نے حق حمایت اسلام کا کما حقہ ادا کر کے خدمتِ دین اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ انصاف متقاضی ہے کہ ایسے اولو العزم حامی اسلام اور معلم المسلمین فاضل اجل عالم بے بدل کی ناگہانی اور بیوقت موت پر افسوس کیا جائے۔‘‘ (اخبار’’صادق الاخبار‘‘ریواڑی۔ جون 1908ء)

’’کرزن گزٹ‘‘ دہلی ’’یونین گزٹ‘‘ بریلی

’’کرزن گزٹ‘‘ دہلی کے ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی نے لکھا کہ:

’’مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ ہم بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا...اگرچہ مرحوم پنجابی تھا۔مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندی ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں...اس کا پُرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔اُس نے ہلاکت کی پیشگوئیوں، مخالفتوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا رستہ صاف کیا اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا۔‘‘

’یونین گزٹ‘‘ بریلی میں بھی مرزا حیرت دیلوی کا یہ تبصرہ معمولی تخفیف الفاظ کے ساتھ شائع ہوا۔ان اخبارات کے علاوہ ملت، پیسہ اخبار لاہور، نسیم آگرہ نیراعظم مرادآبادی، روہیل کھنڈ بریلی وغیرہ بلکہ بیسیوں اخباروں میں آپ کی وفات پر عمدہ مضامین شائع ہوئے۔

غیر مسلم اخبارات

یہ تو ہندوستان کے اسلامی جرائد ورسائل کا تذکرہ تھا جہاں تک غیر مسلم اخباروں اور رسالوں کا تعلق ہے اُن میں بھی اس موقع پر بڑے موثر اور زوردار اداریے لکھے گئے مثلاً میونسپل گزٹ لاہور، آریہ پتریکا لاہور، اِندر، سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور امرتا بازار پتریکا، برہم پرچارک، پانیر الہ آباد، جیون تت، یونٹی کلکتہ، بنگالی کلکتہ، سٹیٹسمین۔

’’میونسپل گزٹ‘‘

چنانچہ میونسپل گزٹ نے لکھا کہ:

’’مرزا صاحب علم وفضل کے لحاظ سے خاص شہرت رکھتے تھے تحریر میں بھی روانی تھی بہرحال ہمیں ان کی موت سے بحیثیت اس بات کے کہ وہ ایک مسلمان عالم تھے نہایت رنج ہوا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ایک عالم دنیا سے اٹھ گیا۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ‘‘ لاہور

سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے لکھا کہ’’مرزا غلام احمد صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور... ایک مشہور ومعروف اسلامی واعظ اور سلسلہ احمدیہ کے بانی تھے... انہوں نے مذہبی اور تعلیمی کام میں مشغول ہونے کی خاطر ملازمت سے استعفیٰ دے دیا تھا... وہ لاہور میں ہندو مسلمانوں میں اتحاد واتفاق کے بڑھانے کے لئے ایک انجمن قائم کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔‘‘

’’امرتا بازار پتریکا‘‘

امرتا بازار پتریکا کلکتہ نے لکھا کہ’’ وہ فقیرانہ طور پر زندگی بسر کرتے تھے اور سینکڑوں آدمی روزانہ اُن کے لنگر سے کھانا کھاتے تھے ان کے مریدین میں ہر قسم کے لوگ فاضل، مولوی، با اثر، رئیس، تعلیم یافتہ آدمی، امیر اور سوداگر ہیں۔

’’آریہ پتر کا‘‘

آریہ پتریکا نے لکھا کہ:’’عام طور پر جو اسلام دوسرے مسلمانوں میں پایا جاتا ہے اس کی نسبت آپ کے خیالات اسلام کے متعلق زیادہ وسیع اور زیادہ قابل برداشت تھے۔ مرزا صاحب کے تعلقات آریہ سماج سے کبھی بھی دوستانہ نہیں ہوئے اور جب ہم آریہ سماج کی گزشتہ تاریخ کو یاد کرتے ہیں تو ان کا وجود ہمارے سینوں میں بڑا جوش پیدا کرتا ہے۔

اندر لاہور

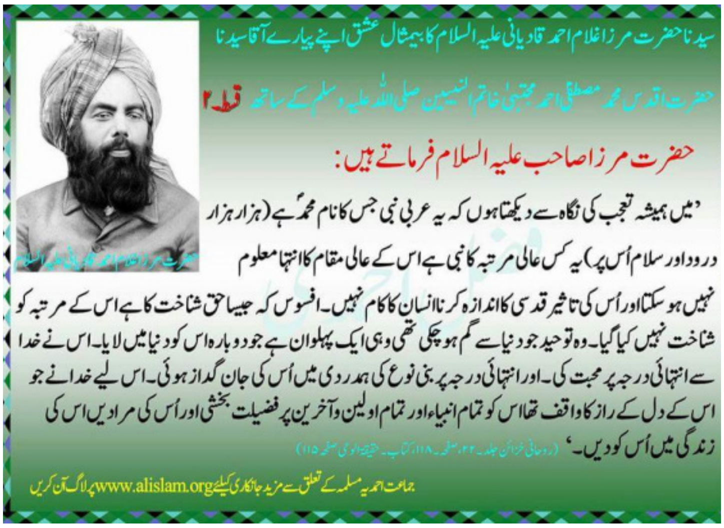
’’اندر‘‘ لاہور نے لکھا کہ:’’اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو مرزا غلام احمد صاحب ایک صفت میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بہت مشابہت رکھتے تھے اور وہ صفت ان کا استقلال تھا۔خواہ وہ کسی مقصود کو لے کر تھا۔اور ہم خوش ہیں کہ وہ آخری دم تک اس پر ڈٹے رہے اور ہزاروں مخالفتوں کے باوجود ذرا بھی لغزش نہیں کھائی۔‘‘

برہم پرچارک

برہم پرچارک نے لکھا کہ:’’ہم یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ وہ کیا بلحاظ لیاقت اور کیا بلحاظ اخلاق اور شرافت کے ایک بڑے انسان تھے‘‘

’’پائونیر‘‘ الہ آباد

نے لکھا کہ’’اگر پچھلے زمانہ کے اسرائیلی نبیوں میں سے کوئی نبی عالم بالا سے واپس آکر دنیا میں اس وقت تبلیغ کرے تو وہ بیسویں صدی کے حالت میں اس سے زیادہ غیر موزوں نہ ہوگا جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی معلوم ہوتے تھے...مرزا غلام احمد صاحب کو اپنے متعلق کبھی کوئی شک نہیں ہوا اور وہ کامل صداقت اور خلوص سے اس بات کا یقین رکھتے تھے کہ ان کو خارق عادت طاقت بخشی گئی ہے۔انہوں نے بشپ ویلڈن (بشف لیفرائے چاہیے۔ناقل) کو...چیلنج دیا کہ نشانوں میں ان کا مقابلہ کریں۔اور اس مقابلہ کا یہ نتیجہ قرار دیا کہ تافیصلہ ہو کہ سچا مذہب کون سا ہے...بہر حال قادیان کا نبی ایک ایسا انسان تھا جو ہر روز دنیا میں پھر نہیں آیا کرتے،ان پر سلامتی ہو۔‘‘’’جیون تت‘‘ دیو سماج جیون تت میں دیو سماج کے سیکریٹری نے لکھا کہ وہ اسلام کے مذہبی لٹریچر کے خصوصیت سے عالم تھے سوچنے اور



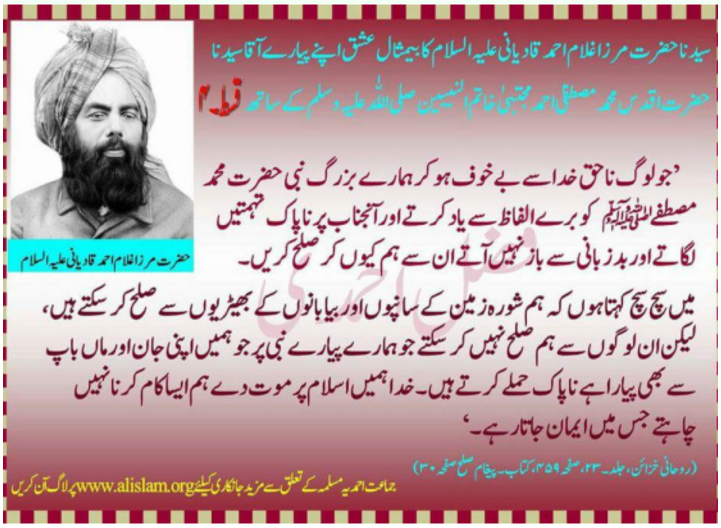
لکھنے کی اچھی طاقت رکھتے تھے۔کتنی ہی بڑی کتابوں کے مصنف تھے...مرزا صاحب اپنے خاص عقائد اور ارادہ کے پکے تھے اس لئے انہیں اپنی راہ میں بہت سخت مخالفتیں اور بدنامیاں سہنی پڑیں مگر وہ ان پر قائم رہے۔‘‘

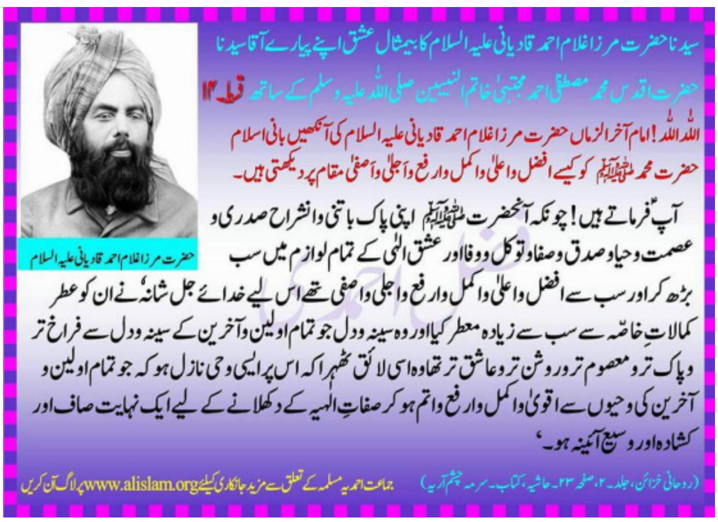
دی یونٹی اینڈ دی مسٹری کلکتہ

دی یونٹی اینڈ سی مسٹر دی کلکتہ نے لکھا کہ’’مرحوم ایک عالم آدمی تھے اور صرف اپنے ہی مذہب سے پوری پوری واقفیت نہ رکھتے تھے بلکہ عیسائیت اور ہندو مذہب کے بھی خوب جاننے والے تھے۔آپ کا میگزین جس کا نام ریویو آف ریلیجنز ہے اور جس کو بڑی قابلیت سے چلایا جاتا ہے آپ کی طاقت تنقید کی باریکی کو ظاہر کرتا ہے۔ان کو بھی مذہبی اتحاد کا خیال تھا۔لیکن آپ نے عیسایت کے بعض مسائل کی خوب دل بھر کر قلعی کھولی ہے...ایسے آدمی کی وفات قوم کیلئے افسوس ناک ہے۔ بنگالی کلکتہ۔ بنگالی کلکتہ نے لکھا کہ’’مرزا صاحب مذہب اسلام کے مجدد تھے۔‘‘

سٹیٹس مین کلکتہ

سٹیٹس مین کلکتہ نے لکھا کہ:’’مرزا صاحب ایک مشہور مقدس اسلامی واعظ اور فرقہ احمدیہ کے بانی تھے (ترجمہ) ان کے علاوہ اور بھی کئی اخبارات مثلاً اخبار’’عام لاہور‘‘اخبار’’ٹائمز‘‘لندن وغیرہ نے بھی تبصرے کئے مگر ان کے درج کرنے کی ضرورت نہیں۔ ***





قرآن نبوت کو ختم نہیں کرتا

جمیل احمد بٹ



(زیرِ تصنیف کتاب بعنوان 'ختمِ نبوّت' کا باب چہارم۔ پہلا حصہ)

قرآن کریم میں ختم نبوت کے الفاظ کہیں استعمال نہیں ہوئے اور نہ کسی آیت میں یہ فرمایا گیا کہ نبوت ختم ہوگئی ہے بلکہ اس کے برخلاف قرآن نے ان گزشتہ اقوام کو جنہوں نے ماضی میں یہ عقیدہ اختیار کیا کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا گمراہ اور حد سے گزرنے والا قرار دیا ہے۔دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے نبوت اور اس کے لوازمات یعنی فرشتوں کے نزول اور وحی والہام کے جاری رہنے کو بطور اصول اور قانون بیان فرمایا ہے۔انعام نبوت پانے کے لئے دعا سکھلائی ہے۔اُمت میں نبوت کا وعدہ فرمایا ہے اور کئی آیات میں معین طور پر نبی آنے کی خبر دی ہے۔اور ساتھ ہی اس نبوت کی نوعیت اور حدود بھی بیان فرمادی ہیں۔یعنی تکمیل دین کے اعلان کے ساتھ کسی نئی شریعت کے امکان کو رد فرمایا ہے اور آنحضرت ﷺ کے مقام خاتم النبیین کے اعلان کے ساتھ نبوت کے لئے آپ کی مہر تصدیق لازمی ٹھہرا کر اس نبوت کو امتی نبوت قرار دیا ہے۔قرآن کریم میں مذکور اس مضمون کی وضاحت اس باب کا موضوع ہے۔

ا۔ختم نبوت کے عقیدہ کی مذمت

تاریخ انبیاء کے مطابق ان کے مخاطبین میں سے بیشتر تو اپنی دانست میں نبوت کی ضرورت ہی نہ پا کر ان کو ماننے سے انکار کرتے رہے ہیں۔پھر جو ایمان لاتے ان میں سے بہت سے کچھ عرصہ بعد خود بھی اس عقیدہ کو اپناتے رہے ہیں کہ ان کے نبی کے بعد اللہ آئندہ کوئی رسول معبوث نہیں ہوگا۔اور اس طرح نبوت کی عدم ضرورت کی سوچ میں انکار کرنے والوں کے ہم رنگ ہو جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو گمراہ اور حد سے گزرنے والا قرار دیا ہے۔

پہلی مذمت

چنانچہ قرآن کریم میں حضرت یوسفؑ کو آخری نبی کہنے والوں کا ذکر یوں ہوا ہے:

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۝ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۝ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ۝ (مومن 40:35)

ترجمہ: اور یقینا تمہارے پاس اس سے پہلے یوسف بھی کھلے کھلے نشانات لے کر آچکا ہے مگر تم اس بارہ میں ہمیشہ شک میں رہے ہو جو وہ تمہارے پاس لایا یہاں تک کہ جب وہ مر گیا تو تم کہنے لگے کہ اب اس کے بعد اللہ ہرگز کوئی رسول معبوث نہیں کرے گا۔ اسی طرح اللہ حد سے بڑھنے والے (اور) شکوک میں مبتلا رہنے والے کو گمراہ ٹھہراتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ حضرت یوسفؑ کے دعویٰ نبوت پر شکوک میں مبتلا رہنے والوں اور آئندہ نبی نہ آنے کا عقیدہ رکھ کر حد سے بڑھنے والوں کو یکساں گمراہ ٹھہراتا ہے۔ حضرت یوسفؑ کا زمانہ حضرت موسیٰؑ سے پہلے کا ہے اور اس سے ختم نبوت کے عقیدے کی قدامت اور اس کا غلط ہونا ظاہر ہے۔

یہ مضمون اگلی آیت میں بھی چلتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

(5) الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۚ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۔

(مومن 36:40)

ترجمہ: اُن لوگوں کو جو اللہ کی آیات کے بارہ میں بغیر کسی غالب دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو جھگڑتے ہیں۔اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے اور ان کے نزدیک بھی جو ایمان لائے ہیں۔اسی طرح اللہ ہر متکبر (اور) سخت جابر کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ مدعی نبوت کو دئے گئے نشانات کے بارے میں بلا کسی غالب دلیل کے جھگڑے کھڑے کرنے کو بہت بڑا گناہ فرماتا ہے اور ایسا کرنے والوں کو متکبر اور جابر قرار دے کر ان کے دلوں پر مہر لگا دینے کا فیصلہ فرماتا ہے۔یہ مہر لگنے کا ذکر نبوت پر نہیں بلکہ ان لوگوں کے دلوں پر ہے جو نبی کا انکار اس بہانے کرتے ہیں کہ نبوت ختم ہو چکی ہے۔

دوسری مذمت

نبوت ختم ہو جانے کا عقیدہ رکھنے والوں کا ایک اور ذکر اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے:

(1) وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا (جن 72:8)

ترجمہ: اور انہوں (جنوں کی جماعت) نے بھی گمان کیا تھا جیسے تم (یہود نے) گمان کر لیا کہ اللہ ہرگز کسی کو معبوث نہیں کرے گا۔

اس آیت کی رو سے جنوں کی اس جماعت کا بھی وہی عقیدہ تھا جو ان انسانوں نے جن کا ذکر سورۃ مومن کی اوپر درج شدہ آیت میں ہوا ہے حضرت یوسفؑ کے بعد اختیار کر لیا تھا کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔اس سے ظاہر ہے کہ انکار نبوت کی غرض سے ختم نبوت کا غلط عقیدہ قدیم سے جن وانس سب میں رہا ہے۔اس عقیدہ کو اختیار کرنے والے لوگوں کا ردّ اس سے ماقبل آیت میں یوں فرمایا گیا ہے: وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۔ (جن 7:72)

ترجمہ: اور یقینا عوام الناس میں کئی ایسے تھے جو بڑے لوگوں کی پناہ میں آجاتے

تھے انہوں نے ان کو بداعمالی اور جہالت میں بڑھا دیا۔
عوام الناس کا ایسے لوگوں کے تابع ہونا جنہیں وہ اپنی دانست میں بڑا شمار کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ یہ بڑے ان کے لئے بطور پناہ ہیں اور وہ خود اپنے افعال کے بدنتائج سے بری الذمہ ہو جائیں گے اور ایسا سمجھنے کے نتیجے میں ان کا اپنی بداعمالیوں اور جہالت میں اور بھی بڑھ جانا گزشتہ لوگوں کے اس ذکر پر محدود نہیں بلکہ آج بھی ایک عام مشاہدہ کی بات ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ نبوت ختم ہونے کے عقیدے کے بدنتائج کے ذکر پر مشتمل یہ تمام آیات قرآن کریم میں آیت خاتم النبیین کے بعد آتی ہیں اور یوں یہ مقام خاتم النبیین کے درست معنی اختیار کرنے پر بھی راہنما ہیں۔
اس تنبیہ کے باوجود آں حضرت ﷺ کے بعد ختم نبوت کے عقیدہ کا اختیار کیا جانا بظاہر قرآن کریم کی اس پیش خبری کا پورا ہونا ہے:

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ (حٰم سجدہ 41:44)

ترجمہ: تجھ سے کچھ نہیں کہا جاتا مگر وہی جو تجھ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا۔

۲۔ نبوت جاری رہنے کا قانون

قرآن کریم نہ صرف نبوت کو رحمت اور نعمت قرار دیتا ہے بلکہ بطور اصول کئی بار نبوت کا جاری رہنا بیان فرماتا ہے جیسا کہ قرآنی ترتیب کے مطابق درج ذیل سات آیات سے واضح ہے:

پہلی آیت: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ (آل عمران 180:3)

ترجمہ: اور اللہ کی یہ سنت نہیں کہ تم (سب) کو غیب پر مطلع کرے بلکہ اللہ اپنے پیغمبروں میں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔
اس آیت کے اول مخاطب صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اور پھر ساری امت مسلمہ ہے یہاں یجتبی مضارع کا صیغہ ہے اور یوں یہ اللہ تعالیٰ کی ایک جاری سنت کا بیان ہے اور اس کے مطابق اظہار غیب کے لئے اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اپنے رسول منتخب فرماتا رہے گا۔

دوسری آیت: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(2) وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ (نساء 70:4)

ترجمہ: اور جو بھی اللہ کی اور اس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔
اس آیت میں تمام روحانی مدارج بشمول نبوت کو الرسول یعنی اس خاص رسول آنحضرت ﷺ کی متابعت سے وابستہ کر دیا گیا ہے۔ اور مع کے بعد النبیین فرما کر 'ان میں سے' ہونا بیان کر دیا ہے۔ مع کا ایسا استعمال قرآن میں اور بھی جگہ ہوا ہے جیسا کہ درج ذیل آیات سے ظاہر ہے: وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۝ (آلِ عمران ۳: ۱۹۴)

ترجمہ: اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ۝ (نساء ۴: ۱۴۷)

ترجمہ: یہی وہ لوگ ہیں جو مومنوں کے ساتھ ہیں۔

اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ۝ (حجر ۱۵: ۳۲)

ترجمہ: اس نے انکار کر دیا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہو۔
گزشتہ تفاسیر میں بھی یہی معنی لئے گئے ہیں چنانچہ تفسیر بحر المحیط میں اس آیت کے ذیل میں درج ہے کہ:

قال الراغب: ممن أنعم عليهم من الفرق الأربع في المنزلة والثواب النبي بالنبي والصديق بالصديق والشهيد بالشهيد والصالح بالصالح

(تفسیر بحر المحیط از ابو حیان اُندلسیؒ جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 699 بحوالہ پاکٹ بک از ملک عبد الرحمن صاحب خادم صفحہ نمبر 255)

ترجمہ: امام راغبؒ نے کہا ہے کہ ان چار گروہوں میں شامل کرے گا مقام اور نیکی کے لحاظ سے۔ نبی کو نبی کے ساتھ اور صدیق کو صدیق کے ساتھ اور شہید کو شہید کے ساتھ اور صالح کو صالح کے ساتھ۔
اس کے باوجود بعض حلقوں کا مع کے معنی 'ان میں سے' ہونے کے بجائے 'ان کے ساتھ' ہونا قرار دے کر انعام نبوت سے انکار کا مطلب ان چاروں درجوں کا انکار ہوگا۔ اور ایسا کہنا آنحضرت ﷺ کے مقام کو ان گزشتہ انبیاء کے مقام سے گھٹانے کے مترادف بھی ہوگا جن کی اطاعت سے ان میں سے دو درجوں کا ملنا قرآن کریم میں یوں مذکور ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ (حدید 20:57)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے ربّ کے حضور صدیق اور شہید ٹھہرتے ہیں۔

تیسری آیت: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۝ (اعراف 36:7)

ترجمہ: اے ابنائے آدم! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں جو تم پر میری آیات پڑھتے ہوں تو جو بھی تقویٰ اختیار کرے اور اصلاح کرے تو ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔
ایسا ہی مضمون سورت بقرہ 39:2 میں بھی بیان ہوا ہے۔ وہاں ہدایت کا لفظ ہے جس کی پیروی کرنے والے خوف اور غم سے نجات پائیں گے۔
اس آیت میں بنی آدم کو مجموعی خطاب ہے اور اس طرز خطاب کی دو اور مثالیں چند آیات پہلے بیان ہوئی ہیں۔ ایک:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ (اعراف 28:7)

ترجمہ: اے بنی آدم شیطان ہرگز تمہیں فتنہ میں نہ ڈالے۔ اور دوسرے:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ○ (اعراف 32:7)

ترجمہ: اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت (یعنی لباس تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔

اس سیاق کلام سے بعض حلقوں کا یہ خیال درست نہیں ٹھہرتا کہ یہ خطاب بنی آدم کو عالم ارواح میں کیا گیا تھا اور قرآن کریم میں حکایتاً بیان ہوا ہے بلکہ جس طرح چند آیات پہلے مذکور یہ احکامات عام ہیں اسی طرح یہ ارشاد بھی قرآن کریم کے ہمیشہ کے مخاطبین کے لئے ہے۔

یہی معنی گزشتہ تفاسیر میں بھی لئے گئے ہیں۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اس آیت کے ذیل میں لکھا ہے: فانه خطاب لاهل ذلك الزمان ولكل من بعدهم

یعنی بنی آدم کا خطاب اس زمانہ سے اور بعد کے زمانہ کے سب لوگوں کے لئے ہے۔

(تفسیر اتقان از علامہ جلال الدین سیوطیؒ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 34 سہیل اکیڈمی کارواں پریس لاہور۔ بحوالہ علمی تبصرہ از قاضی محمد نذیر صاحب فاضل صفحہ 9)

چوتھی آیت: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ○ (نحل 3:16)

ترجمہ: وہ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے فرشتوں کو روح القدس کے ساتھ اتارتا ہے کہ خبردار کرو کہ یقیناً میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس مجھ ہی سے ڈرو۔

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے چیندہ بندوں پر فرشتوں کے وحی نبوت کے ساتھ اترنے کا قانون بیان فرمایا ہے۔ ایسا اللہ کے حکم سے ہونا اس بات کو لازم کرتا ہے کہ وحی نبوت کے ان حاملین کو مانا جائے۔ اللہ کا یہ فرمانا کہ یہ وحی نبوت اس کی مرضی کے تابع اس کے عابد بندوں پر اترتی ہے وہب نبوت کو عبد ہونے کے کسب سے جوڑ دیتا ہے۔ یوں یہ آیت بھی سلسلہ نبوت کے جاری رہنے پر دلیل ہے۔

پانچویں آیت: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ○ (حج 76:22)

ترجمہ: اللہ فرشتوں میں سے رسول چنتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔

اس آیت میں ایک الٰہی سنت کو بطور قاعدہ بیان فرمایا گیا ہے۔ اس آیت میں بھی لفظ **یصطفی** مضارع کا صیغہ ہے جو حال اور مستقبل دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ پس رسولوں کا چننا خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور پھر قرآن کریم میں یہ اصول بھی مذکور ہے کہ:

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ○ (احزاب 63:33)

ترجمہ: اور تو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔

اس آیت کے تحت اپنی سنت اور فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ آئندہ بھی رسول چن سکتا ہے اور یوں اس آیت سے نبوت کا جاری رہنا ثابت ہے۔

چھٹی آیت: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ○ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ○ (مومن 16:40)

ترجمہ: وہ بلند درجات والا صاحب عرش ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنے امر سے روح کو اتارتا ہے تا کہ وہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے فرمایا:

روح سے مراد کلام الٰہی ہے جان سول (Soul) کو عربی بول میں نفس کہتے ہیں قرآن شریف میں روح کے معنی کلام ہی کے ہیں۔ (حقائق الفرقان جلد سوئم صفحہ نمبر 515)

گزشتہ مفسرین نے بھی یہی قرار دیا ہے جیسا کہ علامہ آلوسیؒ نے اس آیت کے ذیل میں لکھا ہے: ''اس آیت میں روح سے مراد کلام الٰہی ہے''

(تفسیر روح المعانی از علامہ شہاب الدین محمود آلوسی جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 4 مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور بحوالہ کلید دعوت از جمال الدین شمس صفحہ نمبر 55)

اسی طرح علامہ طبرسی نے لکھا ہے:

''روح سے مراد وحی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہاں روح سے مراد نبوت ہے''

(مجمع البیان از ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی جلد 8 صفحہ نمبر 517 مکتبۃ العلمیہ الاسلامیہ سوق الشیر ازی طہران ایران بحوالہ کلید دعوت صفحہ نمبر 39)

اس آیت میں بھی کلام الٰہی یعنی وحی نبوت کے نزول کی الٰہی سنت کا ذکر ہے کہ وہ جب چاہے ایسا کرتا ہے اور یوں یہ سلسلہ وحی اور نبوت کے جاری رہنے پر دلیل ہے۔

ساتویں آیت: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا (حٰم سجدہ 31:41)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے پھر استقامت اختیار کی ان پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور بشارت ہو۔

حضرت مسیح موعود نے اس آیت کی تشریح میں فرمایا:

جن لوگوں نے اپنے قول اور فعل سے بتا دیا کہ ہمارا ربّ اللہ ہے اور پھر انہوں نے استقامت دکھائی ان پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اب یہ تو نہیں ہوسکتا کہ فرشتوں کا نزول ہو اور مخاطبہ نہ ہو، نہیں۔ وہ انہیں بشارتیں دیتے ہیں۔

(الحکم جلد 10 نمبر 4 مورخہ 31 جنوری 1906ء بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد چہارم صفحہ نمبر 88)

خاص لوگوں پر ملائکہ کا یہ نزول اور ان کے ذریعہ پیش خبریوں اور بشارات کا ملنا نبوت کا ملنا ہی ہے۔

۳۔ انعام نبوت کے لئے دعائیں:

پہلی دعا: سورۃ فاتحہ قرآن کریم کا خلاصہ ہے اور اس میں جو جامع دعا سکھائی گئی ہے اس کا ایک جزو ایسے لوگوں کے راستہ پر چلنے کی دعا ہے جن پر اللہ نے انعام کیا:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (فاتحہ 1:6-7)

ترجمہ: ہمیں سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا۔

انعام یافتہ لوگوں کی نشان دہی قرآن کریم میں یوں فرمائی گئی ہے:

اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ ○ (نساء 4:70)

ترجمہ: جن پر اللہ نے انعام کیا (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔

پس اللہ تعالیٰ کی سکھائی ہوئی یہ دعا تمام روحانی مراتب کے حصول کے لئے ہے جن پر بدرجہ اولیٰ نبوت شامل ہے اور ایک کی نفی کا مطلب سب سے محرومی ہوگی۔ جو خلاف واقعہ ہے۔

ماقبل آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَّلَهَدَيۡنٰهُمۡ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ○ (نساء 4:69)

ترجمہ: اور ہم ضرور انہیں سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دیتے ہیں۔

سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کی اس یقین دہانی اور اس سے اگلی آیت میں اس انعام کی تفصیل اس کے سورۃ فاتحہ کی دعا سے جڑا ہونے پر ایک مضبوط حوالہ ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ نبوت کے جاری رہنے کی دعا ہی ہے۔

نبوت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اس کا قرآن کریم میں علیحدہ بھی ذکر ہے جیسا کہ فرمایا:

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ جَعَلَ فِيۡكُمۡ اَنۡۢبِيَآءَ (مائدہ 5:21)

ترجمہ: اور (یاد کرو) وہ وقت جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب اس نے تمہارے درمیان انبیاء بنائے۔

دوسری دعا: آں حضرت ﷺ پر بکثرت پڑھے جانے والے درود میں آپ ﷺ اور اولاد کی طرح آپ ﷺ کے اطاعت گزار مومنین کے لئے اللہ تعالیٰ سے جن نعمتوں کے پانے کی دعا کی جاتی ہے اس میں وہ برکتیں بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی آل کو عطا فرمائیں۔

(کما بارکت علی ابراهیم و علی اٰل ابراهیم) ان برکات میں سب سے اوّل نبوت تھی۔ کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو نبی بنایا تو آپ نے اپنی اولاد میں اسی نعمت کے جاری رہنے کی دعا کی جسے اللہ تعالیٰ نے قبول بھی فرمایا۔ اس مکالمہ کو قرآن کریم نے یوں محفوظ فرمایا ہے:

قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهۡدِی الظّٰلِمِیۡنَ ○ (بقرہ 2:125)

ترجمہ: اس (اللہ) نے کہا میں یقیناً تجھے (ابراہیمؑ کو) لوگوں کے لئے امام بنانے والا ہوں تو اس (ابراہیم) نے عرض کیا اور میری اولاد میں بھی (اس نبوت کو جاری رکھیو)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ہاں مگر) ظالموں سے میرا یہ عہد نہیں۔

اس دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اولادِ ابراہیمؑ میں سلسلہ نبوت کو جاری رکھا جیسا کہ ایک اور جگہ فرمایا: وَجَعَلۡنَا فِیۡ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالۡكِتٰبَ (عنکبوت 28:29)

ترجمہ: اور (ہم نے) اس (ابراہیم) کی ذریّت میں بھی نبوت اور کتاب (کے انعام) رکھ دیئے۔

پس ایک طرف اللہ تعالیٰ کا حضرت ابراہیمؑ کی دعا کو قبول کرتے ہوئے ان کی نسل کے نیکوں میں بوقت ضرورت امامت جو جامع نبوت ہے کے عطا کئے جانے کا وعدہ ہے اور دوسری طرف آں حضرت ﷺ نے امت کو جس درود کے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الصلوٰۃ النبی ﷺ)

اس کے الفاظ میں آل ابراہیمؑ کو ملنے والے انعامات کے حصول کی دعا بھی شامل کی۔

اس لئے اہل ایمان بار بار اس دعا کو دہراتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس برکت کو امت میں بھی جاری رکھے کہ امت محمدیہ ہی برکات ابراہیمی کی حقیقی وارث ہے۔ سو اس دعا کا سکھلایا جانا نبوت کے تسلسل پر ایک مضبوط قرینہ ہے۔ اس حقیقت کا اظہار گذشتہ بزرگ بھی کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابن عربیؒ نے لکھا: "درود شریف سے قطعی طور پر معلوم ہوگیا ہے کہ بعض لوگ اس امت کے اللہ کے نزدیک نبوت کا مقام پانے والے ہیں"

(فتوحات مکیہ جلد اوّل از حضرت امام ابن عربی صفحہ نمبر 545 زیر آیت نساء 55 بحوالہ کلید دعوت از جمال الدین شمس صفحہ نمبر 40)

۴۔ نبوت کا وعدہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ○ (نور 24:56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔

پہلے لوگوں میں سے بنی اسرائیل میں جو خلیفہ بنائے گئے وہ نبی بھی تھے جیسے وہ تمام انبیاء جو حضرت موسیٰؑ کے بعد آئے اور جو تورات کے احکام کے مطابق یہود کے لئے فیصلہ کیا کرتے تھے۔ (مائدہ 5:45)

اور جن میں سے ایک حضرت داؤدؑ کے بارے میں واضح طور پر فرمایا گیا:

بَلۡ هُمُ الۡیَوۡمَ مُسۡتَسۡلِمُوۡنَ ○ (ص 38:27)

ترجمہ: اے داؤد! یقیناً ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔

اور غیر نبی بھی جیسے حضرت موسیٰؑ کی وفات کے بعد حضرت یوشع بن نون ان کے خلیفہ ہوئے اور پھر اسی آیت میں مذکور ان عارف اور ربانی علماء کا سلسلہ جو انبیاء کی مانند تورات کی حفاظت کرتے رہے۔

پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ سے دونوں اقسام کے خلفاء کا وعدہ فرمایا ہے وہ بھی جو نبی نہ ہوں گے جیسے خلفائے راشدینؓ، سلسلہ مجددین، بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند علمائے حق اور موعود مسیح کے بعد دوبارہ خلافت علیٰ منہاج نبوت اور نبی خلیفہ بھی۔

احادیث میں خبریں: ان سب کی علیحدہ علیحدہ خبریں احادیث رسول ﷺ میں یوں بیان ہوئی ہیں:

خلافت راشدہ:

اِنَّ اَوَّلَ دِیۡنِکُمۡ بَدَا نبوۃ وَّ رَحۡمَۃً ثُمَّ یَکُون خلافت وَّرحۡمَۃً یعنی بلا شبہ تمہارے دین کی ابتداء نبوت اور رحمت سے ہوئی پھر خلافت اور رحمت رہے گی۔

(مجمع الزوائد از علامہ نور الدین الہیثمی جلد اول صفحہ نمبر 342 بیروت بحوالہ خلافت احمدیہ از مجیب الرحمٰن صفحہ نمبر 47)

سلسلہ مجددین:

إنَّ اللہ یَبۡعَثُ ھٰذہ إلأمۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ مَن یُجَدِّدُلھا دینھا (ابو دائود)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک ایسے شخص کو امت کے لئے معبوث کرتا رہے گا جو اس کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔

مجددین کا تجدید دین کا کام اسی نتیجہ کا حامل ہے جو اس آیت میں خلافت کا قرار دیا گیا ہے یعنی: **وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی** (نور 56:24)

ترجمہ: اور ان کے لئے ان کے دین کو ضرور تمکنت عطا کرے گا۔

اس سے ظاہر ہے کہ مجددین کا یہ سلسلہ اسی وعدہ کی ایک کڑی ہے۔

انبیاء بنی اسرائیل کی مانند علمائے حق:

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے ہم پلہ ہیں۔

(مکتوبات امامِ ربانی اردو از حضرت مجدد الف ثانیؒ مترجم محمد سعید نقشبندی دفتر اوّل حصہ چہارم صفحہ نمبر 72 مدینہ پبلیشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی بحوالہ کلید دعوت از جمال الدین شمس صفحہ نمبر 57)

دوبارہ خلافت علیٰ منہاج النبوت:

ثم تکون الخلافہ علیٰ منھاج النبوۃ (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

یعنی پھر منہاج نبوت پر خلافت قائم ہوگی۔

خلیفہ نبی: اَلَا۔ اِنَّہ لَیۡسَ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَہ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُولٌ اَلَا۔ اِنَّہ خَلِیۡفَتِیۡ فِیۡ اُمَّتِیۡ (طبرانی فی الاوسط)

یعنی سن لو! میرے اور مسیح موعود کے درمیان نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول اور سن لو! کہ وہ میری امت میں میرا خلیفہ ہے۔

مثیلِ عیسیٰ نبی: گزشتہ سلسلہ کے مطابق امت محمدیہ میں خلفاء کا ہونا اس سے بھی ظاہر ہے کہ آں حضرت ﷺ کو حضرت موسیٰؑ کے مثیل رسول فرمایا گیا۔

اِنَّآ اَرۡسَلۡنَآ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۙ شَاھِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَآ اَرۡسَلۡنَآ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ○ (مزمّل 16:73)

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف بھی ایک رسول بھیجا تھا۔

گزشتہ لوگوں کی طرح خلیفہ بنانے کا الٰہی وعدہ اس امر کا متقاضی ہے کہ دونوں سلسلوں کے مماثل آغاز کی طرح امت محمدیہ کا آخری خلیفہ بھی بنی اسرائیل کے آخری خلیفہ حضرت عیسیٰؑ کے ہم رنگ ہو تا کہ یہ مشابہت پورے طور پر ظاہر ہو سکے۔

اس طرح یہ آیت اپنے اندر اس وعدہ کو لئے ہوئے ہے کہ امت میں حضرت عیسیٰ کے ہم رنگ ایک نبی ظاہر ہوگا۔

منکم کے معنی: بعض لوگ اس حتمی نتیجہ سے بچنے کے لئے آیت میں مذکور لفظ 'منکم' بمعنی تم میں سے۔ کو صحابہ کرامؓ سے مخصوص کر کے کہتے ہیں کہ خلیفہ بنائے جانے کا یہ وعدہ صرف اصحاب رسول ﷺ سے تھا۔ یہ توجیہ جہاں آیت میں مذکور دیگر تفاصیل اور آں حضرت ﷺ کو حضرت موسیٰؑ کے ہم رنگ قرار دینے کے تقاضوں کے خلاف ہے وہیں بکثرت دہرائے گئے قرآنی اسلوب سے بھی متصادم ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

منکم کا لفظ قرآن کریم میں قریباً 82 جگہ آیا ہے اور بجز دو تین جگہ کے جہاں کوئی خاص قرینہ قائم کیا گیا ہے باقی تمام مواقع میں **منکم** کے خطاب سے وہ تمام مسلمان مراد ہیں جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 331)

ان مقامات میں جو احکامات بیان ہوئے ہیں وہ رائج چلے آتے ہیں مثلاً **امر بالمعروف و نھی عن المنکر** کا حکم اور یہ اس بات پر گواہ ہیں کہ **منکم** کو محدود کرنے کا استدلال درست نہیں۔ اور حقیقت یہی ہے کہ یہ وعدہ بشرط ایمان، اعمال صالح اور اس انعام پر شکر گزاری کے عام ہے۔

حدیث میں منکم: آیت استخلاف کے ہم رنگ یہی **منکم** کا لفظ آں حضرت ﷺ نے بھی امت کے موعود نبی کی پیش خبری میں استعمال فرمایا۔ یعنی **امامکم منکم** (صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم) کہ وہ تمہارا امام ہوگا تم میں سے اور **اَمَّکُم منکم** (صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ بن مریم) اور یوں اس پیشگوئی کو قرآنی وعدہ خلافت کی آیت سے جوڑ دیا۔ اور واضح فرما دیا کہ آنے والا موعود اسی امت میں سے ہوگا نہ کہ بنی اسرائیل کے لئے معبوث کئے جانے والے حضرت عیسیٰؑ۔

حدیث میں تمکنت دین: آں حضرت ﷺ نے آنے والے مہدی اور مسیح کے جو کام بتائے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ: **لَوۡ کَانَ الۡاِیۡمَانُ عِنۡدَ الثُّرَیَّا**

(صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ)

یعنی وہ ایمان کو ثریا ستارے سے لوٹا لائے گا۔ یہ کام اس آیت میں مذکور اس وعدہ کے تابع لگتا ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) خلافت کے ذریعہ دین کو تمکنت عطا فرمائے گا۔ اور اس یکسانیت سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ امت میں نبی کا وعدہ آیت استخلاف کے مطابق ہے۔

طویل دورانیہ: آں حضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم فضلوں کا مورد بنایا جیسا کہ ارشاد ہوا: **وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ** (نساء 114:4)

ترجمہ: اور تجھ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔

اور آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں کو بہترین امت فرمایا:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ (آل عمران 111:3)

ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

ان اعلیٰ مقامات کا تقاضا تھا کہ آپ ﷺ کی امت سے خلافت کا وعدہ بنی اسرائیل سے مماثلت رکھنے کے باوجود دورانیہ کے لحاظ سے بھی ممتاز ہو اور جب کہ حضرت موسیٰؑ سے حضرت عیسیٰؑ تک کا دور ۱۴۰۰ سال پر ممتد رہا۔ امت محمدیہ میں سلسلہ خلافت انتہائے دنیا تک جاری رہے۔

شائد اسی تناظر میں آں حضرت ﷺ نے جب امت میں خلافت کے قیام کی خبر دی اور اس کے مختلف ادوار کا ذکر فرمایا تو سب کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت کی خبر دے کر سکوت فرمایا اور مزید کسی دور کی خبر نہ دی۔ (مسند امام احمد بن حنبلؒ زیر عنوان حدیث حضرت نعمان بن بشیرؓ جلد 4 صفحہ نمبر 273 دار صادر۔ بیروت)

حفاظت قرآن: ایک اور آیت قرآنی میں اللہ نے فرمایا ہے کہ:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (حجر 10:15)

ترجمہ: یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اُتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

قرآن کریم کی معنوی حفاظت کا آسمانی انتظام یہی وعدہ خلافت ہے کیونکہ ان خلفاء کے ذریعہ بار بار دین کی تجدید ہوتی رہتی ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ پر زمانے کے ہاتھوں پڑنے والی گرد صاف ہو جاتی ہے اور اس کی روشن تعلیم پھر نکھر کر سامنے آجاتی ہے۔ چونکہ حفاظتِ قرآن کا وعدہ دائمی ہے اس لئے یہ انتظام بھی ہمیشہ رہے گا۔

مذکورہ بالا تفصیل امتِ محمدیہ میں انعامِ نبوت کے وعدہ پر کافی دلیل ہے

۵۔ نبی کی خبریں:

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ ﷺ میں انعام نبوت کا صرف وعدہ ہی نہیں فرمایا بلکہ قرآن کریم میں مختلف رنگوں میں امت میں نبی کی آمد کی خبر بھی دی گئی ہے۔ یہ آیات اور ان کی کسی قدر وضاحت ذیل میں درج کی جاتی ہے:

پہلی خبر: عذاب سے پہلے نبی:

اللہ تعالیٰ نے یہ اصول مقرر فرمایا ہے کہ عذاب کے آنے سے پہلے نبی ضرور بھیجا جاتا ہے تاکہ اتمام حجت ہو جائے:

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا ○ (بنی اسرائیل 16:17)

ترجمہ: اور ہم ہرگز عذاب نہیں دیتے یہاں تک کہ کوئی رسول نہ بھیج دیں۔

یہ اس لئے ہے تا مستحقین عذاب یہ گلہ نہ کریں کہ:

وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزَى ○ (طٰہٰ 135:20)

ترجمہ: اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ ضرور کہتے کہ اے ہمارے ربّ کیوں نہ تو نے ہماری طرف رسول بھیجا کہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے بیشتر اس کے کہ ہم ذلیل اور رسوا ہو جاتے۔

اس آیت کے مطابق صرف اتمام حجّت کے لئے بھی نبی بھیجے جاتے ہیں۔ صرف اس غرض سے بھیجے گئے نبی بلا شریعت ہی ہوں گے۔

اس قانون الٰہی کے پس منظر میں قرآن کریم یہ خبر بھی دیتا ہے:

وَإِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ (بنی اسرائیل 59:17)

ترجمہ: اور کوئی بستی نہیں مگر اسے ہم قیامت کے دن سے پہلے ہلاک کرنے والے یا اسے بہت سخت عذاب دینے والے ہیں۔

ان تباہیوں کی خبر انجیل میں بھی ہے: قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے۔ (متی باب 24 آیات 7-8)

عالمگیر عذاب کی یہ خبر پہلے ذکر ہوئی سنت الٰہی کی روشنی میں آئندہ ایک نبی کی بعثت کی خبر ہے۔

۱۹ ویں صدی کے آخر سے شروع دنیا پر نازل ہونے عذابوں کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ طاعون سے بستیوں کی بستیاں تباہ ہوئیں۔ زلزلوں نے متعدد شہروں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔ دونوں عالمگیر جنگوں میں بے انتہا ہلاکتیں ہوئیں۔ پہلی جنگ عظیم میں تین کروڑ اور دوسری میں ساڑھے پانچ کروڑ انسان ہلاک ہوئے اور تیسری جنگ تو لگتا ہے کہ انسانیت کی صف لپیٹ دے گی۔ ان عذابوں کی آمد ان سے پہلے ایک نبی کی آمد کی متقاضی ہے۔

دوسری خبر: میثاق النبیین:

قرآن کریم دو میثاقوں کا ذکر فرماتا ہے جو انبیاء سے لئے گئے۔ ان میں اول یہ ہے:

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ○

(آل عمران 82:3)

ترجمہ: اور جب اللہ نے نبیوں کا میثاق لیا کہ جبکہ میں تمہیں کتاب اور حکمت دے چکا ہوں پھر اگر کوئی ایسا رسول تمہارے پاس آئے جو اس بات کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لے آؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔

اس آیت کی تشریح مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی نے یوں فرمائی ہے:

''ان آیات میں اس بات کی تصریح کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے یہ پختہ عہد لیا ہے کہ جب تم میں سے کسی نبی کے بعد دوسرا نبی آئے جو یقیناً پہلے انبیاء اور ان کی کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہو گا تو پہلے نبی کے لئے ضروری ہے کہ پچھلے نبی کی سچائی اور نبوت پر ایمان خود بھی لائے اور دوسروں کو بھی اس کی ہدایت کرے۔

(معارف القرآن جلد نمبر 2 از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 100 بحوالہ راہ ہدیٰ از ایم۔ کے۔ خالد، صفحہ نمبر 142 ناشر اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ، اسلام آباد، یوکے 1991ء)

مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی (جو شیخ الہند لکھے جاتے ہیں) نے تقریباً انہی الفاظ میں یہ تشریح اپنے ترجمۃ القرآن صفحہ نمبر 78 پر کی ہے۔

(بحوالہ راہ ہدیٰ از ایم۔کے۔خالد، صفحہ نمبر 141 ناشر اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹیڈ، اسلام آباد، یوکے 1991ء)

نبیوں سے اور ان کے توسط سے ان کی قوموں سے لیا جانے والا یہ عہد آئندہ آنے والے نبیوں پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے کا تھا۔ درمیانے عرصہ میں آنے والے انبیاء سے لیا جانے والا یہ عہد بطور خاص تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفی ﷺ کے بارے میں تھا۔ ابن جریر نے حضرت علیؓ کے حوالے سے یہ روایت لکھی ہے کہ حضرت آدمؑ سے لیکر کوئی نبی معبوث نہیں ہوا جس سے اللہ تعالیٰ نے آں حضرت ﷺ کے متعلق عہد نہ لیا ہو۔

یہ عہد بنی نوع انسان کو انبیاء کے ذریعہ ان کے خالق کی طرف رجوع کرکے انسانوں کے اپنے مقصد پیدائش کی طرف متوجہ رکھنے اور سچائی کے تسلسل کی خاطر تھا۔ اور اس بات سے قطع نظر تھا کہ بعد میں آنے والے نبی فضیلت کے کس بڑے یا چھوٹے درجہ پر تھے۔ چنانچہ واقعاتی طور پر ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ سے لیا گیا عہد خود ان کے بیٹوں حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کے لئے تھا۔ اور حضرت موسیٰؑ سے لیا گیا عہد ان کے بعد آنے والے بنی اسرائیل کے غیر تشریعی رسول تھے۔ یہ امر انبیاء میں ان کے مقام نبوت کے بارے میں کوئی فرق نہ کرنے کا ایک خوبصورت اظہار ہے۔

اسی عہد کے پاس میں حضرت موسیٰؑ نے اپنے بعد حضرت ایلیاءؑ، حضرت مسیحؑ، اور 'وہ نبیٔ' کی خبر دی۔ اور حضرت عیسیٰؑ نے اس روح حق کی آمد کی نوید دی جو سب کچھ کہہ دے گا۔

اس سفر کو جاری رکھتے ہوئے قرآن کریم اس عہد کا آنحضرت ﷺ سے لیا جانا بھی بیان فرمایا ہے: وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیۡثَاقَہُمۡ وَمِنۡکَ وَمِنۡ نُّوۡحٍ وَّاِبۡرٰہِیۡمَ وَمُوۡسٰی وَعِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ (احزاب 8:33)

ترجمہ: اور جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے بھی اور نوح سے بھی اور ابراہیم سے بھی اور موسیٰ سے بھی اور عیسیٰ ابن مریم سے بھی۔

اس آیت میں آں حضرت ﷺ کے ذکر کے ساتھ چار انبیاء کا نام لیا گیا۔ حضرت نوحؑ اور حضرت موسیٰؑ صاحب شریعت انبیاء تھے جس طرح خود آں حضرت ﷺ۔ حضرت ابراہیمؑ، آں حضرت ﷺ اور بنو اسماعیل کے جد امجد تھے اور حضرت عیسیٰؑ آں حضرت ﷺ سے پہلے آنے والے نبی اور بنی اسرائیل کے سلسلہ کے آخری نبی تھے۔ ان انبیاء کے ذکر کی حکمتیں ایک علیحدہ مضمون ہے۔ یہاں یہ امر مفید طلب ہے کہ آں حضرت ﷺ سے بھی انبیاء کا وہ عہد لیا گیا جس کا تفصیل سے اوپر ذکر ہوا۔ آپ ﷺ سے اس عہد کا لیا جانا یعنی آں حضرت ﷺ کو اپنی امت کو آنے والے پر ایمان لانے اور اس کی مدد کرنے کا عہد لیا جانا اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ آں حضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا تھا۔

اگر آں حضرت ﷺ کے بعد کسی نبی نے نہیں آنا تھا تو آپ سے اس عہد کے لئے جانے کا کیا جواز تھا؟

غالباً یہی عہد تھا جس کے تحت آں حضرت ﷺ نے اپنے بعد آنے والے مہدی اور مسیح کی بشارت دی۔ کم وبیش ستر احادیث میں یہ خبر اور اس کی علامات کا ذکر ملتا ہے۔

خاص طور پر آنے والے پر ایمان لانے اور اس کی مدد کرنے کے حوالے سے آپ ﷺ نے فرمایا:

فَاِذَا رَاَیۡتُمُوۡہُ فَبَایِعُوۡہُ وَلَوۡ حَبۡوًا عَلَی الثَّلۡجِ فَاِنَّہٗ خَلِیۡفَۃُ اللّٰہِ الۡمَہۡدِیُّ (سنن ابن ماجہ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 1367 کتاب الفتن باب خروج المہدی)

ترجمہ: جب تم مہدی کو پاؤ تو اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف کے پہاڑوں پر گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے کیونکہ وہ مہدی اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔

من ادرک منکم عیسی ابن مریم فَلْیُقۡرِئۡہُ منی السلام

(تفسیر دُرِمنثور از علامہ جلال الدین سیوطی جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۴۳ فی تفسیر الماثور سورۃ النساء زیر آیت وَاِنۡ مِّنۡ اھل الکتاب، شائع کردہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

ترجمہ: جو بھی تم میں سے عیسیٰ بن مریم کو پائے تو اس کو میرا اسلام پہنچادے۔

سلامتی کا یہ پیغام اس آنے والے کے لئے امن و آشتی کا سامان کرنے کا حکم تھا جو اس سے تعاون کے بغیر محال ہے اور یہ صریح اس کی مدد کا قرینہ ہے۔

تیسری خبر: سورج کا چاند:

آں حضرت ﷺ کے مراتب عالیہ کے بیان میں قرآن کریم نے آپ ﷺ کو **سراج منیر** (احزاب 47:33) یعنی چمکتا ہوا سورج بھی فرمایا۔ سورج جسمانی زندگی میں روشنی، حرارت، توانائی اور نور کا سرچشمہ ہے اور اسی طرح آں حضرت ﷺ روحانی زندگی بھی انہی صفات سے متصف ہے۔ ہر روحانی ہدایت، روشنی اور نور آپ ﷺ کے وجود سے ہے۔ پھر جس طرح سورج ہمارے جسمانی نظام شمسی کا محور ہے اور بے شمار ستارے اور ایک چاند سورج سے فیض پا کر روشن ہیں اور مخلوق خدا کو نفع پہنچا رہے ہیں۔ آپ ﷺ کا سراج منیر ہونا اس خبر کو لئے ہوئے ہے کہ آپ ﷺ کے وجود باجود سے فیض پا کر آسمانِ روحانی پر بھی بے شمار ستارے اور ایک چاند جیسا وجود ظاہر ہوں گے۔

ان ستاروں کی نشاندہی آں حضرت ﷺ نے ان الفاظ میں فرمائی کہ: **اَصحابی کالنجوم** (مشکوٰۃ کتاب المناقب صحابہؓ) 'میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں اور اس روحانی چاند کے ظہور کی مہدی اور مسیح کے نام سے پیشگوئی فرمائی۔ جس طرح چاند چودھویں تاریخ کو سورج کی روشنی کو درجہ کمال تک جذب اور منعکس کرتا ہے اس روحانی چاند کا ظہور بھی چودھویں صدی میں مقرر کیا گیا۔

چاند کی روشنی تمام تر سورج کا فیض ہوتا ہے اس روحانی چاند کے لئے بھی فیض کا سرچشمہ سراج منیر حضرت محمد مصطفی ﷺ کو ہونا تھا۔ پس چونکہ آپ کے سورج کی روشنی نور نبوت ہی ہے اور آپ ﷺ کو صرف چراغ ہی قرار نہیں دیا گیا بلکہ منیر بھی فرمایا ہے یعنی دوسرے چراغوں کو روشن کرنے والا اس لئے دوسرے چراغ کا روشن ہونا بھی ضروری ہے اور یوں یہ آپ کے فیض سے مستفید ہو کر ایک ایسے نبی کی آمد کی خبر ہے جو ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی۔

اس سے اگلی آیت اس مضمون کو آگے بڑھاتی ہے:

وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ بِاَنَّ لَہُمۡ مِّنَ اللّٰہِ فَضۡلًا کَبِیۡرًا ○ (احزاب 48:33)

ترجمہ: اور مومنوں کو خوش خبری دے دے کہ (یہ) ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔

یہ آیت واضح طور پہلی بات کو جو سورج کے تابع چاند کے ظہور کی ہے نہ صرف ایک خبر بلکہ خوش خبری قرار دے کر بتا رہی ہے کہ ایسا مستقبل میں ہوگا۔

نیز اس انتظام کو کہ اوّل آں حضرت ﷺ جیسے عظیم وجود کو ایک منور کرنے والے سورج کی طرح بھیجا اور پھر بعد کے زمانے میں اس سورج سے روشن شدہ ایک روحانی چاند کے ذریعہ تکمیل تبلیغ ہدایت کا سامان کیا۔ اس کی عظیم برکات کے پیش نظر اللہ کا بڑا فضل قرار دیتی ہے۔

انعام نبوت اللہ تعالیٰ کے بڑے فضلوں میں سے ہے جیسا کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں۔

غرضیکہ یہ آیت ایک امتی نبی کی آمد کی خبر ہے۔

اس آیت سے ایک اور استنباط ایک اہل علم نے یوں کیا ہے:

'عربی سے ترجمہ: آں حضرت ﷺ کو چراغ اس لئے قرار دیا گیا ہے کہ ایک چراغ سے بہت سے دوسرے چراغ روشن ہو سکتے ہیں جبکہ اصل چراغ کی روشنی میں اس سے کوئی کمی نہیں آتی'۔ (زرقانی شرح مواہب الدنیہ از حضرت امام محمد بن عبدالباقی زرقانیؒ جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر 171 بحوالہ ضرورت نبوت کا ثبوت از حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری صفحہ نمبر 83)

آیت خاتم النبیین کے بعد سورت احزاب ہی میں اس آیت کی موجودگی سے مقام خاتم النبیین کے حقیقی معنوں کی بھی خوب وضاحت ہو جاتی ہے۔

۴۔ چوتھی خبر: برائے اصلاحِ بگاڑ:

قرآن کریم میں یہ سنت الٰہی بیان ہوئی ہے کہ جب بھی اکثریت گمراہ ہو جاتی ہے تو اللہ ان میں ڈرانے والا بھیجتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ○ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ○ (صافات 37:72-73)

ترجمہ: اور یقیناً ان سے قبل پہلی قوموں میں سے بھی اکثر گمراہ ہو چکے تھے اور یقیناً ہم نے ان میں ڈرانے والے بھیجے تھے۔

یہ ڈرانے والے نبی یا رسول ہوتے ہیں جیسا کہ فرمایا:

فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ○ (بقرہ 2:214)

ترجمہ: پس اللہ نے نبی معبوث کئے اس حال میں کہ وہ بشارت دینے والے تھے اور انذار کرنے والے تھے۔

نیز فرمایا: رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ (نساء 4:166)

ترجمہ: کئی بشارتیں دینے والے اور انذار کرنے والے رسول بھیجے۔

بگاڑ کا ضرورت نبوت ہونا عام طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ کتاب ختم نبوت کے مصنف لکھتے ہیں:

''بعثت نبی کی ضرورت جب ہوتی ہے کہ خدا کے بندے اس کی صراط مستقیم کو چھوڑ دیں، تا کہ یہ نبی ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دے''

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی صفحہ نمبر 175 ادارۃ المعارف کراچی ستمبر 2012ء)

آں حضرت ﷺ نے معین طور پر ایک وقت میں اپنی امت کے بگاڑ کی خبر بھی دی۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں ہے:

i۔ ترجمہ حدیث: 'تم لوگ اپنے سے پہلی اقوام کی پیروی کرو گے جس طرح ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کی طرح ہوتا ہے یہاں تک اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی ایسا کرو گے۔ صحابہ نے عرض کیا، کیا آپ ﷺ کی مراد یہود و نصاریٰ سے ہے؟ آپ نے فرمایا اور کس سے؟ (بخاری کتاب الاعتصام والسنۃ)

يوشِكُ أنْ يأتي على الناس زمان لا يبقى من الإسلامِ إلا اسْمُه ولا يبقى من القُرآن إلا رَسْمُه مساجِدُهم عامرةٌ وهي خرَابٌ من الهُدَى

ii۔ (مشکوۃ کتاب العلم الفصل الثالث جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 91 الجز الاول المکتب الاسلامی، کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۳)

ترجمہ: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا اس زمانے کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔

iii۔ وَتفترقُ أمتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِى النَّارِ إِلَّا مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ۔ (جامع ترمذی جلد 2 صفحہ نمبر 89 کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامت)

ترجمہ: اور میری امت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں سے صرف ایک جنتی ہوگا اور باقی جہنمی ہوں گے۔

عام لوگوں کے اس بگاڑ کے ساتھ علماء کا حال بھی ابتر ہونے کی خبریں یوں دی گئیں:

۱۔ عُلماؤهم شرمَنْ تحت اديمِ السماء من عند هم تخرج الفتنة وفيهم تعود

(مشکوۃ کتاب العلم الفصل الثالث جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 91 الجز الاول المکتب الاسلامی، کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۳)

یعنی اس زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ انہیں سے فتنے اٹھیں گے اور انہیں میں لوٹ جائیں گے۔

۲۔ فَيَصِيرُ النَّاسُ اِلٰى عُلَمَا فَاِذَا هُم قِرَدَةٌ وَخَنَازِيرُ

(کنز العمال جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 190 حدیث نمبر 2013 مطبع دائرہ معارف نظامیہ حیدر آباد دکن 1314ھ)

ترجمہ: لوگ ہدایت اور راہنمائی کے لئے علماء کے پاس جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سوروں کی طرح پائیں گے۔

آں حضرت ﷺ کی مسلمانوں کی اکثریت اور علماء کے بگاڑ کی پیش خبریاں یقیناً اس امر کی متقاضی ہیں کہ ان کے ساتھ نبی بھیجنے کی الٰہی سنت بھی ظاہر ہو۔ اور یوں یہ امت میں نبی آنے کی خبر ہے۔

پانچویں خبر: اسمہ احمد:

حضرت عیسیٰ ؑ نے انجیل میں یہ پیشگوئیاں فرمائیں:

i۔ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا'(یوحنا باب 16 آیت 7)

ii۔ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا بلکہ جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔ (یوحنا باب 16 آیت 12-13)

iii۔سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمانوں سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی اور اس وقت زمین کی سب قوتیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس کنارے سے اس کنارے تک جمع کریں گے۔

(متی باب 24 آیات 29-31)

یہ دو پیش خبریاں تھیں۔ایک 'وہ نبی' کی یعنی آں حضرت ﷺ کی اور دوسری ابن آدم یعنی حضرت عیسیٰ ؑ کی اپنی آمد ثانی کی۔

قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ ؑ کی ان پیشگوئیوں کو یوں دہرایا ہے:

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ○ (صف 7:61)

ترجمہ: اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

(کنز الایمان ترجمہ قرآن از مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی، زیر آیت 6 سورۃ صف)

یہ خبر اوّل درجے پر آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ کے وجود باجود سے پوری ہوئی۔گو آپ ﷺ کا ذاتی نام احمد نہ تھا لیکن اس حدیث کے مطابق کہ:

انا محمد و انا احمد و انا ماحی و انا عاقب (بخاری کتاب المناقب)

ترجمہ: کہ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں اور عاقب ہوں۔

ماحی اور عاقب کی مانند احمد بھی آپ ﷺ کا صفاتی نام تھا۔

اور پھر ان خبروں میں بتائی گئی علامتیں 'حضرت عیسیٰ ؑ کے بعد' 'روح حق' 'سچائی کی تمام راہ'' جو سنے گا وہی کہے گا سب آپ ﷺ میں پوری ہوگئیں۔آپ ﷺ کی بعثت حضرت عیسیٰ ؑ کی وفات کے بعد ہوئی۔

آپ پر روح حق کا اترنا بیان ہوا: قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ (نحل 103:16)

ترجمہ: تو کہہ دے کہ اسے روح القدس نے تیرے ربّ کی طرف سے حق کے ساتھ اتارا ہے۔اور یہ بھی کہ آپ ﷺ وہی کہتے ہیں جو سنتے ہیں:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى ○ (نجم 4:53-5)

ترجمہ: اور وہ خواہش نفس سے کلام نہیں کرتا یہ تو محض ایک وحی ہے جو اتاری جا رہی ہے۔

قرآن کریم کی فصاحت کا کمال ہے کہ سورۃ صف کی اس پیش گوئی میں درج ذیل ایک جملہ کا اضافہ کر کے اس میں حضرت عیسیٰ ؑ کی اپنی آمد ثانی کی دوسری پیشگوئی کو بھی دہرا دیا:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَى إِلَى الْإِسْلَامِ ○

(صف 8:61)

ترجمہ: اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو۔

اور یوں انجیل کی مسیح کی آمد ثانی کی یہ پیش گوئی اسلام میں آں حضرت ﷺ کے بعد ایک ایسے امتی نبی کی خبر بن گئی جس کا نام احمد ہوگا اور جس کے دعوے کو جھٹلا کر اسے اسلام کی طرف بلایا جائے گا۔

آیت کا یہ آخری حصّہ اس خبر کو بعد کے زمانے سے متعلق کر دیتا ہے کہ جب کچھ لوگ اپنی دانست میں اسلام کے اجارہ دار بن جائیں گے اور اس موعود نبی کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر اسے ازسرنو دعوت اسلام دیں گے۔اسلام کی طرف بلایا جانا ایک مستحسن فعل ہے لیکن یہاں اسے اس موعود کی دعوت کو جھٹلانے والوں کی طرف منسوب کیا گیا ہے جس سے اس دعوت کا باطل ہونا اور اس دعویدار کا اسلام پر ہونا ظاہر ہے۔

یہاں یہ بات بھی واضح ہے کہ اس آیت میں مذکور موعود نبی کی خبر دیگر اور پیش خبریوں کے تناظر میں جمالی شان میں آں حضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ کی خبر بھی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

i''اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ مہدی معہود جس کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمد ہے جب مبعوث ہوگا تو اس وقت وہ نبی کریم ﷺ جو حقیقی طور پر اس نام کا مصداق ہے اس مجازی احمد کے پیرایہ میں ہو کر اپنی جمالی تجلی فرمائے گا۔

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 254 نیا ایڈیشن)

ii۔'آیت **و مبشر الرسول یاتی من بعدی اسمه احمد** میں یہ اشارہ ہے کہ آں حضرت ﷺ کا آخری زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہوگا گویا وہ اس کا ہاتھ ہوگا جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلائے گا'

(اربعین نمبر 3 روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 421 نیا ایڈیشن)

چھٹی خبر: آں حضور ﷺ کی دوسری بعثت:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا (جمعہ 3:62)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا۔

پھر اگلی آیت میں فرمایا: وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ○ (جمعہ 4:62)

ترجمہ: اور (اسے مبعوث کیا ہے) انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی جو ابھی ان سے نہیں ملے۔

ان آیات کے مطابق آں حضرت ﷺ کو دو لوگوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے

:اول۔ اُمیین اور دوسرے اُخرین۔

اُمیین کی نشاندہی آں حضورﷺ نے خود یوں فرمائی ہے: **انا امت امیته لا لکتب ولا نحسب** (درمنثور)

ترجمہ: ہم امت اُمی ہیں کتاب پڑھنا اور حساب کتاب نہیں جانتے۔

ان امیین میں آں حضورﷺ کی بعثت اور ان کا تزکیہ اور تعلیم و کتاب وحکمت اور ان کو اصحاب رسولﷺ کے بلند درجہ پر پہنچانا ایک تاریخی حقیقت ہے۔

اخرین ۔ اٰخر کی جمع ہے جس کے لغوی معنی ہیں:

'اٰخر' (خا کی زبر کے ساتھ) غیر کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے یعنی جو دوسرے سے مختلف ہو۔ جیسے رجُلٌ اٰخرُ دوسرا آدمی دوسرے کے معنی (Second) نہیں بلکہ (Another) یا (Other Than) ہیں۔

(لغات القرآن جلد اوّل از غلام احمد پرویز صفحہ نمبر 209 ادارہ طلوع اسلام لاہور، دوسرا ایڈیشن 1984ء)

ان دوسروں کی جن میں آں حضورﷺ کو دوبارہ معبوث کیا جانا تھا۔ ایک علامت یہ بھی بتائی گئی کہ وہ ابھی ان امیین سے نہیں ملے۔

یہ اٰخرین کون ہیں؟ اس کے جواب میں گزشتہ مفسرین نے کئی اندازے لگائے ہیں لیکن وہ اپنی آراء کے حق میں کوئی تائیدی حدیث پیش نہیں کرتے۔ اس لئے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کردہ یہ حدیث ہی جسے بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی سب نے روایت کیا ہے اس سوال کا اصل جواب ہے۔

ترجمہ: ہم آں حضرتﷺ کے حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۃ جمعہ نازل ہوئی آپ نے پڑھنا شروع کیا جب آپ **و اخرین منھم لما یلحقو** پر پہنچے تو ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہﷺ وہ کون لوگ ہیں جو ہم سے نہیں ملے۔ تین بار پوچھنے پر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر رکھ کر فرمایا اگر ایمان ثریا پر بھی پہنچ گیا تو ان لوگوں میں سے ایک مرد یا بعض مرد اسے واپس لے آئیں گے۔

(بخاری کتاب التفسیر سورہ جمعہ و مسلم)

یہ ارشاد ظاہر کرتا ہے کہ اس آیت میں آپﷺ کی جس دوسری بعثت کا ذکر ہے وہ اہل فارس میں سے ایک وجود ہوگا اور اس پر ایمان لانے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے۔

آں حضرتﷺ کی اس وضاحت میں یہ امر از خود شامل ہے کہ یہ واقعہ بعد کے زمانے میں ہونے والا ہے کیوں کہ آپﷺ کی موجودگی میں تو ایمان سینوں میں جگمگا رہا تھا اور خود آں حضرتﷺ نے اپنی صدی کو بہترین صدی فرمایا پھر درجہ بدرجہ اگلی دو صدیوں کو اور پھر بعد کے ہزار سال کو فیج اعوج کا زمانہ قرار دے کر اس زمانہ کا تعین فرمادیا جس میں ایک بار پھر اُمیّت کے غلبہ ہونے اور آں حضرتﷺ کے اپنے بروز کے رنگ میں معبوث ہونے کی خبر تھی۔

اٰخرین کا امیین کے بالمقابل ذکر ان کے اور ان میں آپﷺ کے بروز کے غیر اُمی ہونے کا بھی ذکر ہے۔ اس لئے بعض حلقوں کا اخرین سے یہ مراد لینا کہ اس سے مراد امیین میں سے وہ عرب ہیں جو ابھی اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ جہاں آں حضرتﷺ کے اس ارشاد مبارک سے ہٹ کر ہے وہیں آں حضورﷺ کی بعثت کو صرف امیین تک محدود کر کے قرآن کریم کی ان آیات کے بھی خلاف ہے جن میں آپﷺ کو تمام بنی نوع انسان کے لئے رسول فرمایا گیا ہے۔

جیسا کہ فرمایا: قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعَا (اعراف 159:7)

ترجمہ: تو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

نیز: وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ (سبا 29:34)

ترجمہ: اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لئے۔

پس قرآن کریم کی یہ آیت یقینی طور پر امت میں ایک ایسے وجود کی بعثت کی خبر ہے جو اہلِ فارس میں سے ہوگا۔ آں حضورﷺ کا بروز کامل ہوگا اور غیر اُمیین کو کتاب و حکمت کی دعوت دے گا اور ان کا تزکیہ کرے گا۔ اور یوں یہ آیت آنے والے اس موعود کے قلم کے ذریعہ دعوت دینے پر بھی قرینہ ہے۔

یہی خبر ایک اور حدیث میں یوں دی گئی يَفِيۡضُ الۡمَالُ (بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ) کہ وہ موعود (علم کے) خزانے لٹائے گا۔

اُخرین منھم میں منہم سے مراد اصحابؓ ہیں۔ بعد میں آملنے والوں کو صحابہ قرار دینا ظاہر کرتا ہے کہ آں حضرتﷺ کا یہ آنے والا بروز نبی ہوگا اور اسی لئے اس کے اصحاب آں حضرتﷺ کے اصحاب کہلائیں گے۔

حضرت مسیح موعود اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

'خدا تعالیٰ قرآن کریم میں آں حضرتﷺ کے دو منصب قائم کرتا ہے:

(۱) کامل کتاب کو پیش کرنے والا جیسا کہ فرمایا:

يَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيۡهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ○ (بینة 3-4)

(۲) دوسرے تمام دنیا میں اس کتاب کی اشاعت کرنے والا جیسا کہ فرماتا ہے

:لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ (صف 10)

چونکہ آں حضرتﷺ کا دوسرا غرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے آں حضرتﷺ کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا اس لئے قرآن کریم کی آیت وَّاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ میں آں حضرتﷺ کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ (تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 261 حاشیہ اور صفحہ نمبر 263 نیا ایڈیشن)

ان آیات میں آں حضرتﷺ کی بروزی بعثت ثانی کا ذکر ہے اس پر ایک مزید قرینہ اس سے اگلی آیت ہے: ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ○ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ○ (جمعہ 5:62)

ترجمہ: یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔

نبوت ایک انعام ہے جس کی عطا اللہ تعالیٰ اپنی مرضی سے فرماتا ہے اس حقیقت کا یہاں اظہار ایک اور وجود کو یہ مقام دیئے جانے کی خبر ہے۔

غرضیکہ سورۃ جمعہ کی یہ تین آیات اور صحیح بخاری کی حدیث مبارک واضح طور پر امت میں آں حضرت ﷺ کی ایک امتی نبی کے ذریعہ بروزی بعثت ثانیہ کی پیش خبری ہے۔

ساتویں خبر: امت میں ابن مریم کی پیدائش:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کی مثال دو خواتین سے دی ہے۔ایک فرعون کی بیوی اور دوسری حضرت عیسیٰؑ کی والدہ۔جن کے بارے میں فرمایا:

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا (تحریم 13:66)

ترجمہ: اور عمران کی بیٹی مریم کی (مثال دی ہے) جس نے اپنی عصمت کو اچھی طرح بچائے رکھا تو ہم نے اس میں اپنی روح میں سے کچھ پھونکا۔

چونکہ اسے مومنوں کے لئے مثال کہا گیا ہے اس لئے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو مومن روحانی طور پر مریمی حالت سے گزریں گے ان کے اندر نفخِ روح ہوگا اور وہ عیسیٰ بنائے جائیں گے۔اس حوالے سے حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

'ہر ایک مومن جو تقویٰ وطہارت میں کمال پیدا کرے وہ بروزی طور پر مریم ہوتا ہے اور خدا اس میں اپنی روح پھونک دیتا ہے جو کہ ابن مریم بن جاتی ہے۔زمخشری نے بھی اس کے یہی معنی کئے ہیں کہ یہ آیت عام ہے۔(ملفوظات جلد اوّل صفحہ نمبر 523)

پس یہ اظہار اس عمل سے گزر کر امت میں ایک ابن مریم کے ہونے کی واضح خبر ہے۔

یہ وضاحت حضرت مسیح موعود نے ان الفاظ میں فرمائی ہے:

'اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس امت میں ایک شخص ہوگا کہ پہلے مریم کا مرتبہ اس کو ملے گا پھر اس میں عیسیٰ کی روح پھونکی جائے گی۔گویا مریم ہونے کی صفت نے عیسیٰ ہونے کا بچہ دیا اور اس طرح پر وہ ابن مریم کہلائے گا'۔
(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۸)

آٹھویں خبر: رسولوں کی بعثت ثانی:

روز قیامت رسولوں کا جمع کیا جانا ایک حقیقت ہے۔جس کا قرآن کریم میں یوں ذکر ہے: يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ (مائدہ 110:5)

ترجمہ: جس دن اللہ تمام رسولوں کو اکٹھا کرے گا اور پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب دیا گیا؟

یہ آیت اور اس کا سیاق وسباق واضح طور پر اسے روز قیامت سے متعلق ایک واقعہ ظاہر کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ قرآن کریم اسی دنیا میں رسولوں کو لانے کا بطور خبر بھی ذکر فرماتا ہے۔

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝ (مرسلٰت 12:77)

ترجمہ: اور جب رسول مقررہ وقت پر لائے جائیں گے۔

یہ سورت آئندہ ہونے والی خبروں پر مشتمل ہے جیسا کہ ماقبل آیات میں سے ایک میں یہ خبر دی گئی کہ: فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝ (مرسلٰت 9:77)

ترجمہ: اور جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔

یعنی علم اور روحانیت والے علماء امت اپنی روشنی کھو دیں گے۔اس آیت کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے فرمایا:

''علامات قیامت سے یہ بھی ایک علامت ہے کہ ایسے علماء جو نجوم کی طرح ہیں ان کی نور فراست جاتی رہے گی۔ (حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ نمبر 302)

پس یہ اظہار کہ رسول لائے جائیں گے بھی ایسی ہی ایک پیش خبری ہے۔

بیشتر مذاہب میں آخری زمانے میں ایک نبی کی آمد کا تصور پایا جاتا ہے۔یہود پہلے مسیح کے منتظر ہیں۔عیسائی حضرت مسیح کی آمد ثانی کے۔اور مسلمان امام مہدی اور حضرت عیسیٰؑ کی آمد کے۔ان تمام رسولوں کا اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے یکجا کیا جانا تو ایک ناقابل عمل صورتحال ہوگی۔اس لئے اس یکجائی سے مراد ایک ہی وجود کو ان انبیاء کا نام دیا جانا زیادہ قرین امکان ہے۔جس کی ایک توجیہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ وہ وقت ایسا ہوگا کہ دنیا ایک بار پھر ان سب برائیوں کی آماجگاہ بن چکی ہوگی جن کی اصلاح کے لئے مختلف انبیاء مختلف وقتوں میں بھیجے گئے۔جیسے شرک، لین دین کی بدمعاملگی، جنسی بے راہ روی وغیرہ۔

ایک بڑے تناظر میں ایسا کرنے کی ایک حکمت مختلف انبیاء کے ماننے والوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنا اور بنی نوع انسان کو امت واحدہ میں بدلنا بھی ہوسکتا ہے کہ آں حضرت ﷺ کی بعثت کا مقصد یہی تھا اور اسی لئے تمام بنی نوع کو آپ ﷺ کی دعوت کا مخاطب قرار دیا گیا۔چونکہ وہ وقت عیسائیت کے اسلام پر حملہ آور ہونے کا ہوگا اس لئے اس موعود نبی کا اصل کام ردعیسائیت کر کے حضرت محمد مصطفی ﷺ کے پیغام کو عام کرنا ہوگا۔اسی لئے حضرت مسیح موعود نے اس خبر کو احادیث میں حضرت عیسیٰؑ کی آمد کی خبر قرار دیتے ہوئے فرمایا:

اس مقام پر جو آخری زمانہ کی ابتر علامات بیان فرما کر پھر اخیر پر یہ بھی فرما دیا کہ اس وقت رسول وقت مقرر پر لائے جائیں گے تو قرآئن بیّنہ صاف طور پر شہادت دے رہے ہیں کہ اس ظلمت کے کمال کے بعد خدا تعالیٰ کسی اپنے مرسل کو بھیجے گا تا مختلف قوموں کا فیصلہ ہو اور چونکہ قرآن شریف سے ثابت ہو چکا ہے کہ وہ ظلمت عیسائیوں کی طرف سے ہوگی اور ایسا مامور من اللہ انہیں کی دعوت کے لئے اور انہیں کے فیصلہ کے لئے آئے گا پس اسی مناسبت سے اس کا نام عیسیٰؑ رکھا گیا ہے۔
(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 319۔320 نیا ایڈیشن)

نویں خبر: پیچھے آنے والا گواہ:

اللہ تعالیٰ آں حضرت ﷺ کی صداقت پر تین دلائل یکجا یوں بیان فرماتا ہے:

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۝ (ہود 18:11)

ترجمہ: پس کیا وہ جو اپنے ربّ کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہے اور اس کے پیچھے

اس کا ایک گواہ آنے والا ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب بطور امام اور رحمت موجود ہے (وہ جھوٹا ہو سکتا ہے؟)

یہ آیت آں حضور ﷺ کی صداقت پر حال، مستقبل اور ماضی تینوں زمانوں کی گواہی ہے۔اس وقت ہمارا موضوع مستقبل کی خبر ہے۔

اس خبر کے مطابق یہ آنے والا **یتلوہ** آں حضرت کے پیچھے آئے گا۔یعنی آپ ﷺ کے نقشِ قدم پر ہو گا۔دوسرے وہ شاہد ہو گا یعنی گواہ اور تیسرے **منہ** وہ خدا کی طرف سے ہو گا۔گواہ کی ضرورت صداقت کے اظہار کے لئے ہوتی ہے۔اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ شاہد کے آنے کا وقت وہ ہو گا جب آں حضرت ﷺ اور قرآن کی صداقت کو دشمن اپنی طاقت کے ذریعہ شک وشبہ سے گرد آلود کرنے کی کوشش کریں گے۔تو یہ آنے والا اسلام کی صداقت کو طشت از بام کرے گا۔

(باستفادہ تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ نمبر 164-167 از حضرت مصلح موعود۔نظارت اشاعت ربوہ)

اس خبر کے مطابق احادیث میں آنے والے مسیح اور مہدی کے زمانے میں دشمنوں کی چیرہ دستیوں کا ذکر بھی ملتا ہے اور بطور گواہ تازہ نشانوں اور علم کلام کے ذریعہ **یقیم الناس علی ملتی و شریعتی** اس کا کام بھی قرار دیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں اس آنے والے گواہ کی خبر ایک اور جگہ یوں بیان ہوئی ہے:

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ○ (بروج 4:85)

ترجمہ:اور ایک گواہی دینے والے کی اور اس کی جس کی گواہی دی گئی۔

جس کی گواہی دی جائے گی وہ حضرت محمد مصطفی ﷺ ہیں اور جو گواہی دے گا وہ آں حضور ﷺ کا بیان فرمودہ مہدی اور مسیح ہو گا جس کا آپ ﷺ نے اہل فارس سے ہونا ظاہر فرمایا۔(بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعہ)

اس آیت سے قبل کی دو آیات میں اس شاہد کے آنے کے زمانے کا اشارہ ملتا ہے:

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ○**وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ**○ (بروج 2:85-3)

ترجمہ:قسم ہے برجوں والے آسمان کی اور موعود دن کی۔

ہئیت دان آسمان پر بارہ برج قرار دیتے ہیں جو کہ سیارگان کی قرار گاہ ہیں اور عالم روحانی میں یہ بارہ مجددین اسلام میں جن کے بعد تیرھویں مجدد کی آمد کو ایک خاص دن (زمانہ) فرمایا گیا اور پھر اس کا مقام بتایا گیا کہ وہ شاہد ہو گا۔

(باستفادہ تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ نمبر 354-359 از حضرت مصلح موعود، نظارت اشاعت ربوہ)

مجددین کے سلسلہ کے بارے میں آں حضرت ﷺ کا ارشاد یوں ہے:

إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الأمة على رأس كل مائة سنة مَنْ يُجَدِّدُ لها دينها

(سنن ابی داؤد جلد 4 کتاب الملاحم باب ما یذکر فی قرن المائۃ، صفحہ 109)

ترجمہ:اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے سر پر ایسے لوگ کھڑے کرتا رہے گا جو اس امت کے دین کی تجدید کرتے رہیں گے۔

مجموعی طور پر یہ قرآنی پیشگوئی اسلام پر مخالف حملوں کے دفاع کے لئے آنحضرت ﷺ کے لئے ایک گواہ کی آمد کی ہے جو آپ ﷺ کے کامل بروز کے طور پر امتی نبی ہو گا۔اور احادیث کے مطابق اہلِ فارس میں سے ہو گا اور دین اور شریعت کو قائم کرے گا اور چودھویں صدی میں ظاہر ہو گا۔

۶۔امت میں جاری نبوت کی حدود:

مندرجہ بالا حصہ مضمون میں آیات قرآنیہ کے حوالے سے امت میں نبی کی آمد کے متعلق نو پیش خبریاں درج ہوئیں۔ان خبروں کے ساتھ قرآنِ کریم اس اجراء نبوت کی دو حدود کا تعین بھی فرماتا ہے۔

پہلی حد:بلا شریعت:

ان خبروں کے تحت معبوث ہونے نبی صرف غیر تشریعی ہو سکتے ہیں کیوں کہ قرآن کریم کی شکل میں نسل انسانی کو ایک کامل شریعت عطا ہو چکی جیسا کہ فرمایا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (مائدہ 4:5)

ترجمہ:آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔

اس تکمیل دین کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت بھی خود اپنے ذمہ لی۔جیسا کہ فرمایا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ○ (حجر 10:15)

ترجمہ:یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اس انتظام کے بعد اب کسی اور شریعت کی ضرورت باقی نہیں رہی اور اب تا دم آخر قرآن کریم ہی بنی نوع انسان کے لئے کتاب شریعت ہو گی۔غیر تشریعی نبوت کے جاری رہنے کا مضمون درج ذیل آیات میں بھی ذکر ہوا ہے۔

۱۔سورت آلِ عمران آیت ۱۸۰ کے مطابق اللہ تعالیٰ صرف اظہار غیب کے لئے رسول چنے گا۔رسولوں کی ترسیل کی اس محدود غرض سے ظاہر ہے کہ یہ نبی شریعت کے بغیر ہوں گے۔

۲۔سورت اعراف کی آیت ۳۶ میں مذکور آنے والے رسولوں کے بارے میں یہ فرمانا کہ وہ پہلے سے نازل شدہ آیات یعنی قرآن کریم ہی پڑھیں گے نیز یہ کہ ان کی بعثت کی غرض تقویٰ پیدا کرنا اور اصلاح ہو گی ظاہر کرتا ہے کہ وہ غیر تشریعی ہوں گے اور ان کی اپنی کوئی شریعت نہیں ہو گی کہ یہی کام آں حضرت ﷺ نے امت میں آنے والے نبی کے بتائے ہیں کہ: **يُقِيْمُ النَّاسَ عَلٰى مِلَّتِيْ وَشَرِيْعَتِيْ**

(بحار الانوار جلد نمبر 13 از ملا باقر مجلسی صفحہ نمبر 17)

ترجمہ:وہ لوگوں کو میرے دین اور میری شریعت پر قائم کرے گا۔

۳۔ حٰم سجدہ ۳۱:۴۱ میں اللہ تعالیٰ مومنوں پر فرشتے اترنے کی بشارت دیتا ہے۔یہ بلا شریعت نبیوں کی خبر ہے جیسا کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔**ھذا التنزیل ھو النبوۃ العامۃ لا نبوۃ التشریع۔**

(فتوحات مکیہ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 242، باب معرفۃ الاستقامہ بحوالہ ضرورت نبوت کا

ثبوت از قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری صفحہ نمبر 85)

ترجمہ: یہ اترنا (استقامت دکھانے والوں پر فرشتوں کا کلام کے ساتھ) عام نبوت ہے نہ کہ تشریعی نبوت۔

دوسری حد: آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر تصدیق کے ساتھ:

دوسرے ان خبروں کے تحت معبوث ہونے والے نبی صرف وہی ہو سکتے ہیں جو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیع اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے ہوں گے اور اس کے نتیجہ میں اس انعامِ نبوت کو پانے والے ہوں گے یعنی امتی نبی ہوں گے کیونکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام ممکنہ روحانی رفعتیں عطا فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنا دیا ہے۔ (احزاب 41:33) اور یوں آپ کو یہ منفرد اعزاز بخشا ہے کہ انعام نبوت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر تصدیق لازم کر دی ہے۔ امتی نبوت کا یہ مضمون قرآن کریم میں اور کئی جگہ بھی بیان ہوا ہے۔ ایسی چند آیات درج ذیل ہیں۔

ا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے وابستہ کیا ہے جیسا کہ فرمایا: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران 32:3)

ترجمہ: کہہ تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

اطاعت رسول سے حاصل ہونے والی اللہ کی محبت امتی نبوت پر منتج ہو سکتی ہے۔ اس آیت سے یہ لطیف اور عام فہم استنباط کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

جو جس سے پیار کرتا ہے تو اس سے کلام بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ جس سے پیار کرتا ہے تو اس سے بلا مکالمہ نہیں رہتا۔ آں حضرت کی اتباع سے جب انسان خدا کو پیار کرنے لگتا ہے تو اس سے کلام بھی کرتا ہے۔ غیب کی خبریں اس پر ظاہر کرتا ہے۔ اسی کا نام نبوت ہے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ نمبر 259)

۲۔ انبیاء سمیت چار انعام یافتہ گروہوں کے ذکر پر مشتمل آیت قرآنی (سورت نساء 70:4) جہاں اس امر پر ایک مضبوط حوالہ ہے کہ انعام نبوت جاری ہے وہیں اس میں اس انعام کو اللہ کے ساتھ **الرسول** یعنی اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ساتھ مشروط کیا جانا اس نبوت کے امتی ہونے پر بھی واضح دلیل ہے کہ اطاعت رسول امتی ہونے کا اظہار ہی ہے۔

۳۔ سورۃ اعراف کی آیت 35 میں رسولوں پر ایمان لا کر اصلاح کرنے والوں کے لئے اس نتیجہ کا اظہار ہے کہ: فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ○ (اعراف 35:7)

ترجمہ: ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔

یہ نتیجہ ویسا ہی ہے جیسا آیت استخلاف میں وعدہ خلافت پورا ہونے کا فرمایا گیا:

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا○ (نور 56:24)

ترجمہ: اور ان کے خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔

دونوں کے ہم رنگ نتیجہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس طرح وعدہ خلافت مومنوں سے ہے اسی طرح سورہ اعراف میں جن انبیاء کی آمد کی خبر ہے وہ بھی امتی ہوں گے۔

۴۔ گزشتہ امتوں کی مانند امت محمدیہ سے خلافت کا جو وعدہ فرمایا گیا اسے ایمان لانے والوں سے مختص کیا گیا۔ جیسا کہ فرمایا:

أمنوا منکم (نور 56:24) یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے۔

اور یوں مومنوں میں سے ہونا لازم کر کے اس انعام کے پانے والوں کا ایک پہلو سے امتی ہونا قرار دیا گیا۔

غالباً اسی کے تابع جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت میں امام مہدی اور مسیح کی آمد کی پیشگوئی فرمائی تو اس کے آنے کو **امامکم منکم** (بخاری) اور **امکم منکم** (مسلم) فرمایا یعنی وہ تم میں سے تمہارا امام ہوگا۔ گویا ایک پہلو سے امتی ہوگا اور ایک پہلو سے مقتدا اور امام یعنی نبی۔

۷۔ حاصل کلام:

مندرجہ بالا مضمون میں مندرج 61 آیات (22 بنیادی استدلال کی اور 39 تائیدی یا وضاحتی) قرآن کریم کے اوّل اور آخر سمیت 22 پاروں میں پھیلی ہوئی ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے تکرار کے ساتھ بار بار امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حدود کے اندر انعام نبوت کا جاری رہنا بطور قانون اور اصول دہرایا ہے۔ نبوت عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ معین طور پر آنے والے نبی کی خبریں دی ہیں اور بطور انعام نبوت پانے کے لئے دعائیں سکھائی ہیں اور تنبیہاً ان اقوام اور گروہوں کی مذمت کی ہے جنہوں نے ماضی میں ختم نبوت کے عقیدہ کو اختیار کیا تھا۔ اس سب کا حاصل یہی ہے کہ قرآن کریم نبوت کو ہرگز ختم نہیں کرتا۔

حضرت شیخِ اکبر محی الدین عربیؒ نے نبوت کے ختم نہ کئے جانے کی ایک دلیل یہ دی ہے:

فانه یستحیل ان ینقطع خبر الله و اخباره من العالم اذ لو انقطع لم یبق للعالم غذاء یتغذی به فی بقاء وجوده۔

(فتوحات مکیہ، جلد ۲ باب ۷۳، نمبر ۸۲)

ترجمہ: پس یقیناً یہ محال ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا کو اخبارِ غیبیہ کا ملنا منقطع ہو جائے۔ اس لئے کہ اگر یہ منقطع ہو جائے تو دنیا کے لئے کوئی غذا باقی نہ رہے گی جس سے وہ اپنے وجود (روحانی) کو باقی رکھنے کے لئے غذا دے سکے۔

(بحوالہ ضرورتِ نبوت کا ثبوت از قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری صفحہ ۴۵)

